

عبرت نامہ

از
محمد قاسم عبرت لاہوری

تصحیح و حواشی خلاصہ کتاب و مفت شدہ

ڈاکٹر ظہور الدین احمد



ادارہ تحقیقات پاکستان، دانشگاہ پنجاب، لاہور

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ





عبرت نامہ

از
محمد قاسم عبرت لاہوری

تصحیح و حواشی خلاصہ کتاب و مفت شدہ

ڈاکٹر ظہور الدین احمد

ادارہ تحقیقات پاکستان، دانشگاہ پنجاب، لاہور

جملہ حقوق محفوظ
انتشارات ادارہ تحقیقات پاکستان
شمارہ.....۴۸

39051

تشریح

ادارہ تحقیقات پاکستان متروکہ اوقاف بورڈ ،
حکومت پاکستان کی مالی امداد کا ممنون ہے ،
جس کی وجہ سے ادارے کے لیے تصنیف و
تالیف کا کام آسان ہو گیا ۔

طبع اول : دسمبر ۱۹۷۷ء

قیمت : ۵۵ روپے

طابع : سید ظفرالحسن رضوی
مطبوعہ : ظفر سنز پرنٹرز ، ۹ - کوہر روڈ ، لاہور

مندرجات

صفحات	
۷-۱	۱ - تصحیح متن
۱۸-۸	۲ - مصنف
۳۶-۱۹	۳ - عبرت نامہ
۳۷-۳۶	۴ - اسلوب بیان
۳۹-۳۸	۵ - شاہان تیموری کے القاب و سنین حکومت
۴۴-۴۰	۶ - شجرہ تیموریان ہند
۴۶-۴۵	۷ - شجرہ سادات یارہہ
۹۴-۴۷	۸ - خلاصہ عبرت نامہ
۲۷۷-۹۷	۹ - متن
۲۸۳-۲۷۹	۱۰ - تعلیقات
۳۰۶-۲۸۴	۱۱ - فرہنگ اشخاص
۳۱۰-۳۰۷	۱۲ - فرہنگ الفاظ ہندی و مقامی
۳۱۲-۳۱۱	۱۳ - فرہنگ ترکی و عربی و فارسی
۳۱۸-۳۱۳	۱۴ - فرہنگ مقامات
۳۱۹	۱۵ - اشاریہ

مندرجات عبرت نامہ

- ۱ - تمہید کلام پر کمال بطریق براعت استہلال
۹۷
- ۲ - بیان کیفیت احوال حیرت اشتہال و سبب تصنیف و تالیف
۹۸
- ۳ - سفر ناگزیر محمد اورنگزیب عالمگیر از دار فنا بشہرستان
عالم بقا
۱۰۷
- ۴ - جلوس برکت مانوس حضرت محمد معظم پادشاہ غازی بر تخت
فرمان فرمائی و نہضت بسمت ہندوستان بچنگ برادر -
۱۱۲
- ۵ - ارتفاع لوای گردون بہا محمد اعظم شاہ بعزیمت مصاف محاربہ
با محمد معظم بہادر غازی -
۱۱۵
- ۶ - جنگ محمد اعظم شاہ با محمد معظم بہادر شاہ -
۱۱۷
- ۷ - پرہمت حق پیوستن محمد اعظم شاہ و سلطنت بہادر شاہ غازی
و تقریب کوچ سمت دکن -
۱۲۶
- ۸ - نہضت رایات عالیات حضرت بہادر شاہ بسمت دکن بعزم رزم
کام بخش برادر خرد -
۱۲۸
- ۹ - مراجعت حضرت گیتی خدیو بسوی ہندوستان بعد از فتح
در جنگ با محمد کام بخش و ظہور فتنہ گوروی بدخوی
۱۳۳

- ۱۰ - توجه رایات عالیات حضرت محمد معظم بہادر شاہ بطرف خطہ پنجاب بنا بر گوشالی فرقہ طاعیہ سنگھان و درانجا بلاہور
رسیدن و متوجہ سفر آخرت شدن ۱۴۴
- ۱۱ - در بیان جنگ و جدل برادران و در تقسیم کردن ملک و منال و برپا شدن فساد و کشتہ شدن شاہزادہ محمد عظیم الشان ۱۵۱
- ۱۲ - جنگ محمد معزالدین جہاندار شاہ با دو برادر دیگر محمد رفیع الشان و جہانشاہ ۱۵۶
- ۱۳ - بر تخت نشستن محمد معزالدین جہاندار شاہ و استظلال بچتر سلطنت و عدالت رفتن ۱۶۱
- ۱۴ - احوال فرخ میر شاہزادہ و بچنگ رفتن سلطان اعزالدین پسر جہاندار شاہ معزالدین و شکست یافتن از غردلی صاحبان ناہموار ۱۶۴
- ۱۵ - احوال فتح و نصرت محمد فرخ میر بر محمد معزالدین جہاندار شاہ ۱۶۹
- ۱۶ - جلوس کردن بر تخت سلطنت حضرت محمد فرخ میر ۱۷۵
- ۱۷ - احوال گورو کہ بہ بندہ اشتهار و شہرت دارد ۱۸۰
- ۱۸ - کشتہ شدن عیسی خان من از دست شہداد خان خویشکی قصور صانہا اللہ من الجور ۱۸۵
- ۱۹ - آغاز فساد سلطنت محمد فرخ میر ۱۸۷
- ۲۰ - رفتن نواب سید حسین علی خان بطرف راجپوتانہ و آوردن دختر راجہ اجیت سنگھ برای حضرت محمد فرخ میر بادشاہ ۱۹۰

- ۲۱ - ازدواج خاقان جهان بہ مہارانی دختر راجہ . ۱۹۳
- ۲۲ - رفتن امیرالامرا سید حسین علی خان بہادر بدکن و جنگ با
داؤد خان و کشتہ شدن افغان . . . ۱۹۸
- ۲۳ - معزولی محمد فرخ میر بادشاہ از تخت سلطنت . ۲۰۷
- ۲۴ - برتخت نشستن محمد رفیع الدرجات بدستیاری قطب الملک سید عبداللہ
خان و امیرالامرا بہادر و دیگر سادات . ۲۱۵
- ۲۵ - کوچ نمودن امیرالامرا بسمت اکبر آباد برای فتح قلعہ و
دستگیر کردن محمد نیکوسیر پسر سلطان محمد اکبر و کشتہ
شدن تواری متر مین ۲۲۲
- ۲۶ - جلوس برکت مانوس رفیع الدولہ برادر رفیع الدرجات شاہ مرحوم ۲۲۶
- ۲۷ - جلوس برکت مانوس حضرت محمد شاہ پادشاہ غازی خلداللہ
ملکہ و سلطانہ ۲۳۰
- ۲۸ - نہضت فوج ظفر موج لواب امیرالامرا بہادر بسمت صوبہ الہ آباد
بقصد جنگ کردہر بہادر و رفتن راجہ رتن چند برای صلح ۲۳۷
- ۲۹ - تمہید رفتن امیرالامر حسین سید علی خان بہادر بسمت دکن و
جنگ سید دلاور خان بخشہ ۲۴۱
- ۳۰ - جنگ نظام الملک و سید عالم علی خان برادر زادہ امیرالامرا
نائب صوبیدار دکن ۲۴۹

- ۳۱ - کوچ فرمودن نواب امیرالامرا بطرف دکن بعزم جنگ یا
نواب نظام الملک بانتقام خون سید عالم علی خان و قتل
امیرالامرا - - - - - ۲۵۳
- ۳۲ - رسیدن اخبار شہادت نواب امیرالامرا سید حسین علی خان
مرحوم بقطب الملک سید عبداللہ خان و سامان جنگ نمودن
او با محمد شاہ و محمد امین خان - - - - - ۲۶۳
- ۳۳ - مقابلہ سید عبداللہ خان قطب الملک با حضرت محمد شاہ بادشاہ
غازی و جنگ نمودن و دستگیر شدن - - - - - ۲۶۹

تصحیح متن

”عبرت نامہ“ کے متن کی تصحیح کے وقت بہت سی دشواریاں پیش نظر تھیں۔

۱۔ موجودہ خطی نسخوں سے معلوم ہوا کہ نونی کامل صحیح اور قابل اعتماد نسخہ موجود نہیں۔ کتاب کی مہربانی سے بعض مقامات سے جملے اور عبارات محذوف ہیں۔

۲۔ نقاط لکھنے کی زحمت گوارا نہیں کی گئی اس لیے الفاظ محرف و مصحف اور مغشوش ہو گئے ہیں۔ مثلاً مختلف نسخوں میں ایک ہی مقام پر الفاظ کی یہ صورتیں دیکھیے :
سلامت ، خلافت ، جلادت - جرأت ، حرارت - جرأت ، حرکت -

۳۔ اشخاص و مقامات کی تشخیص و تعیین کرنا بڑا کٹھن ہے۔

۴۔ مصنف کا بیان بعض مقامات پر ادیبانہ اور مترسلانہ ہے۔ اس لیے بعض جملوں کے در و بست کے سمجھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔

۵۔ مصنف نے ہندی و مقاسی ، ترکی و عربی کے الفاظ استعمال کیے ہیں جن کے مطالب و معانی جاننا ضروری ہے۔

بہر حال ان دشواریوں کے باوجود متن کی تصحیح میں ہر ممکنہ کوشش کی گئی ہے۔ سب سے اہم اور ضروری بات یہ نہ مکمل متن

حاصل کرنے کے لیے پانچ نسخوں کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ یعنی نسخہ الف تا ہ۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ان کے علاوہ باقی معلومہ نسخوں کی کیفیت بھی ذیل میں مندرج ہے۔

نسخہ الف :

یہ نسخہ پنجاب پبلیک لائبریری میں شماره 237 و 954 تا پر موجود ہے۔ تقطیع $6\frac{3}{4} \times 13\frac{1}{4}$ ہے۔ کل برگ ہیں۔ ہر صفحے میں 17 سطریں ہیں۔ خط نستعلیق خوب۔ عنوانات سرخ روشنائی سے مرقوم ہیں۔ نسخہ سکنوبہ ۵۱۲۔ - ترقیمہ حسب ذیل ہے :

”تمام شدہ نسخہ متبرکہ عبرت نامہ من تصنیف میر محمد قاسم عبرت تخلص منشی سرکار نواب امیر معین الملک حسب الارشاد فیض بنیاد، زبدۂ خاندان مصطفوی، ندوۂ دودمان مرتضوی جناب مخدومی مطاعی استظہاری افتخاری جناب فقیر سید جمال الدین صاحب بخاری دام اقبالہ و افضالہ بدستخط ذرہ بيمقدار بہاء الدین بتاریخ بیست و چہارم جادی الثانی بروز پنجشنبہ وقت عصر ۱۲۷۰ ہجری مقدم مطابق ۱۵ ماہ بیساکھ ۱۹۱۰ باتمام رسید۔“

خوشخط ہونے کے باوجود اس نسخے میں رجال و امکانہ کی بے شمار غلطیاں ہیں۔ دوسرے مخطوطات کے مقابل میں بعض مقامات سے کچھ عبارات محذوف ہیں اور بعض مقامات پر زاید ہیں۔

نسخہ ب :

نسخہ خطی پنجاب یونیورسٹی لائبریری مجموعہ آذر میں شماره H-52 پر موجود ہے۔ کل 173 برگ ہیں۔ متن کی تقطیع 13.5 سم x 7 سم ہے۔

۱۹ صفحے میں 13 سطریں ہیں۔ خط نستعلیق خوب۔ نسخہ مکتوبہ
۱۹۰۲ بکر می/۵۱۸۳۵ -

ترقیمہ حسب ذیل ہے :

”تمام شد کتاب عبرت نامہ برای پاس خاطر شاہ صاحب
باند اقبال، حقایق و معارف آگاہ، شاہ صاحب غلام محی الدین
شاہجیو۔ تحریر یافت ۱۳ بہادوں ۱۹۰۲۔“

عنوانات سرخ روشنائی سے مرقوم ہیں۔ عنوانات نسخہ الف سے مختلف
ہیں۔ خوشخط ہونے کے باوجود اشخاص و مقامات کی بے شمار غلطیاں
ہیں۔ عبارات میں بھی کمی و بیشی ہے۔

نسخہ ج :

پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں شمارہ Pc II 76 پر موجود ہے۔
کل 216 برگ۔ متن کی تقطیع 11 سم × 5½ سم۔ ہر صفحہ میں تیرہ
سطریں۔ خط نستعلیق متوسط۔ نسخہ کرم خوردہ اور باریک کاغذ سے
مرمت شدہ، آخر سے چند ورق ناپید، تاریخ کتابت درج نہیں۔

یہ نسخہ مقابلتاً صحیح ہے اور اس نسخے سے تصحیح سے مدد
ملی ہے۔

نسخہ د :

نسخہ خطی پنجاب پبلک لائبریری، شمارہ 237 و 254 میں
تقطیع 22 سم × 11 سم، 17 سطریں فی صفحہ، خط نستعلیق متوسط۔
برگ 59 ب، سطر 13 تک یہ نسخہ، نسخہ الف کے مطابق ہے۔ اس کے
بعد عبارت مختلف ہے۔ آخری بیان سود حسین علی خان امیر امرتسر کے

قتل اور سید غیرت علی خان کی انتقامی کوشش سے متعلق ہے ، آخری سطر یہ ہے :

”سر از پا و پا از سر نشناخته یکر امت بر گلال بار پادشاهی رفت۔“

اس کے بعد دوسرے مصنف کی عبارت شروع ہو جاتی ہے ۔ صفحہ 99 تک عہد محمد شاہ کے احوال و کوائف بیان کیے گئے ہیں آخری عنوان ”ذکر بسر بردن اوقات محمد شاہ بعد رفتن نادر شاہ۔“

آخر میں ترقیمہ یہ ہے :

”تمت تمام شد حصہ اول در ذکر خروج نادر شاہ پادشاہ بغایت انہدام از تصنیف عبدالکریم ناسی اہل کشمیر و در حصہ ثانی ذکر نادر شاہ و شاہان ہند تمام خواہد شد۔“

کاتب نے کلمات کی صحت کا خیال نہیں رکھا ۔ اکثر الفاظ مغشوش ہیں ۔ اس لیے اس نسخے سے مدد نہیں ملی ۔

نسخہ ۵ :

انڈیا آفس لائبریری ، فہرست مخطوطات فارسی شماره 993 ، 189 برگ تیرہ سطریں فی صفحہ ، تقطیع $8\frac{3}{4} \times 6\frac{1}{8}$ خط نستعلیق ۔ برگ 145 الف سے دوسرا خط ، سال کتابت درج نہیں ۔

آغاز اس طرح ہے :

”حمد بیحد و ثنای خداوند کارساز حقیقی را کہ سلطان روح انسانی را از کم عدم ۔ ۔ ۔“

اس کی مائیکرو فلم کراچی یونیورسٹی لائبریری میں شماره B-119 پر موجود ہے ۔ اس نسخے سے کہیں کہیں الفاظ کی تصحیح میں مدد ملی ہے ۔

نسخہ ہائے برٹش میوزیم :

۱۔ فہرست مخطوطات فارسی ، صفحہ 273 ب ۔
124 برگ ، 8" × 4" ، 15 سطریں فی صفحہ ، خط شکستہ ،
اٹھارویں صدی کے اواخر کا مکتوبہ ۔

اس نسخے کے علاوہ برٹش میوزیم میں چار نسخے اور موجود
ہیں جن کی تفصیل یہ ہے ۔ ان کا بیان فہرست مخطوطات فارسی
939 سے 940 صفحات پر موجود ہے ۔

۲۔ صفحہ 939a ، شمارہ Or-1934
157 برگ ، تقطیع 7½ × 4½ ، تیرہ سطریں فی صفحہ ۔ ہر سطر
2½ لمبی ، خط نستعلیق ، مکتوبہ بیسویں صدی ۔

۳۔ صفحہ 939 ب ، شمارہ Or-1935
113 برگ تقطیع 8¼ × 5" ، 18 سطریں فی صفحہ ۔ ہر سطر
3½ لمبی ۔ خط شکستہ آمیز ، مکتوبہ اٹھارہویں صدی ۔

۴۔ صفحہ 940a ، شمارہ Or - 1933 ۔
209 برگ ، 14" × 7½" ، تیرہ سطریں فی صفحہ ، فی سطر
3½ لمبی ، خط نستعلیق ، مکتوبہ کاک 1901 ہکرمی
(۱۸۳۷ع) ۔

۵۔ صفحہ 1008a ، شمارہ Or - 1656 ۔
4 تا 57 ب ، تقطیع 11½" × 5¼" ، 19 سطریں فی صفحہ ،
فی سطر 4" لمبی ، خط شکستہ ، مکتوبہ شعبان ۱۱۳۳ھ
(۱۸۱۵ع) ۔

ناقص الآخر اس میں صرف قتل سید حسین علی خان نک کے
حالات درج ہیں ۔

نسخہ رایل ایشیاٹک سوسائٹی گریٹ برٹن و آئرلینڈ -
فہرست مخطوطات فارسی و عربی ، مورلی ، شمارہ 104 -

108 برگ ، تقطیع "9½" × 7" ، بارہ سطریں فی صفحہ ، خط شکستہ
ناخواندنی - مکتوبہ ۱۳۰۳/۱۸۸۷ع -

تاریخی واقعات ، سنین اور اشخاص و اسکنہ کی تشخیص و تعیین کے
لیے مندرجہ ذیل کتابوں سے مدد ملی ہے -

۱ - Later Mughals by Irvine (مطبوعہ) -

۲ - منتخب اللباب : خانی خان (مطبوعہ) -

۳ - تاریخ ارادت خان : مبارک اللہ واضح (مطبوعہ) -

۴ - تاریخ نادر الزمانی : حوشحال چند (نسخہ خطی پنجاب پبلک
لائبریری ، لاہور) -

۵ - احوال الخواقین : محمد قاسم (فوٹو سٹیٹ کاں مملوکہ پروفیسر
احسان سالک ، استاد تاریخ) -

ستن کی تصحیح و تہذیب اور توضیح و تہشہ کے لیے مندرجہ ذیل
اقدامات کیے گئے ہیں :

۱ - پاورق میں صرف واضح اختلاف کی وجہ سے متبادلات درج
کیے گئے ہیں وگرنہ مختلف نسخوں کا مقابلہ کرتے ہوئے صحیح
کو درج کر لیا گیا ہے -

۲ - الفاظ کی تشریح کے لیے مندرجہ ذیل فرہنگ مرتب کیے
گئے ہیں :

(الف) ہندی و مقامی الفاظ کی فرہنگ ۔

(ب) ترکی اور غیر مانوس الفاظ کی فرہنگ ۔

(ج) مقامات و مکانات کی فرہنگ ۔

(د) تلمیحات آیات قرآنی کی تفصیل و تکمیل ۔

۳۔ تاریخ کے معتبر اور اہم اشخاص و کردار پر تشریحی و سوانحی نوٹ لکھے گئے ہیں ۔

۴۔ متن میں مبہم اور غیر واضح اشارات کے متعلق بھی تشریحی نوٹ لکھے گئے ہیں ۔

۵۔ سلاطین تیموری اور ان کے اولاد و احفاد کا شجرہ نسب دیا گیا ہے ۔

۶۔ سادات بارہہ کے اہم اشخاص کا نسب نامہ مرتب کیا گیا ہے تاکہ ان کی شخصیتیں سمجھنے میں مدد ملے ۔

۷۔ فہرست القاب شاہان تیموری جو ان کی وفات کے بعد استعمال کیے جاتے ہیں ۔

مقدمہ میں مصنف کا تعارف کرایا گیا ہے اور اس کی کتاب کی تاریخی اور ادبی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے ۔ کتاب کے ممکنہ ماخذ پر معاصر اور قریب العصر کتب و نسخ کی فہرست پیش کی گئی ہے ۔

مصنف

محمد قاسم عبرت

محمد قاسم نام ، عبرت تخلص تھا ۔ ریو کو ”عبرت نامہ“ کی ایک عبارت سے نام و تخلص کے متعلق شبہ ہوا ہے ۔ انہوں نے لکھا ہے :

The author calls himself in the preface "Ihbat Zuhoor". or Ibrat son of Zuhoor, both appellations being poetical surnames ;

مقدمہ کی اصل عبارت یہ ہے ۔ ”محرر این سطور و مسطر این اوراق عبرت ظہور“۔ ریو صاحب کو مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے ۔ ’عبرت ظہور‘ مصنف اور اس کے باپ کے تخلص نہیں بلکہ عبرت ظہور اوراق کی صفت ہے یعنی یہ اوراق جن سے عبرت ظاہر ہوتی ہے ۔

ریو نے یہ بھی لکھا ہے کہ محمد قاسم امیر الامرا سید حسین علی خان کی خدمت میں دیوان کی حیثیت سے ملازم تھا ۔ یہ غلط ہے ۔ وہ صورت سنگھ ملتان کا ملازم ہوا ۔ غالباً منشی / دبیر کی حیثیت سے ۔ البتہ صورت سنگھ امیر الامرا کا دیوان تھا ۔

محمد قاسم کے والد کا نام سید برہان اللہ تھا جنہوں نے عمر کا بڑا حصہ دکن ، لکھنؤ اور ملتان میں گزارا ۔ دادا کا نام سید خان محمد تھا ۔ ان کے ماسوں شاہ عتیق اللہ لاہور کے صوفی عالم تھے ۔ اندرون شاہ عالمی دروازہ میں محلہ سید نظام بخاری میں رہتے تھے ۔ اس محلے میں ایک مسجد

تھی ، جس میں وہ ہندو مسلم شاگردوں کو پڑھایا کرتے تھے ۔ ان کے ایک شاگرد راجہ خوشحال چند نے میر قاسم کو دو سو پچیس روپے دیے ۔ انہوں نے شکستہ مسجد کو دوبارہ تعمیر کیا اور ایک کنواں بھی بنایا ۔ میر قاسم شاہ عتیق اللہ کے متبتلی بھی تھے ۔ انہوں نے ان کے سایہ عاطفت میں تعلیم و تربیت حاصل کی ۔ میر قاسم نے اپنے ایک بھائی میر قدرت اللہ کا ذکر کیا ہے جو شاہجہان آباد میں نادر شاہ کے قتل عام کے دوران میں مارے گئے ۔ انہوں نے اپنے ایک بیٹے میر محمد ہاشم کا بھی ذکر کیا ہے ۔ میر قاسم ۱۱۱۳ھ تک لاہور میں مقیم تھے ۔ عبرت نامہ کی تمہید میں وہ ذکر کرتے ہیں کہ اس سال وہ معاشی پریشانیوں کی وجہ سے دہلی گئے اور سید حسین علی خان امیر الاسرا کے دیوان صورت سنگھ ملتان اور اس کے بیٹے لالہ اند سنگھ کے توسط سے ملازمت حاصل کی ۔ اتنا یقینی ہے کہ زوال سادات بارہ یعنی ۱۱۱۳ھ تک وہ ان کی خدمت میں حاضر رہے ۔ اور مختلف مہموں میں ان کے شریک سفر رہے ۔

۱ ۔ فتنہ نیکوسیر کو کچلنے کے لیے جو لشکر سید حسین علی خان کی قیادت میں گیا ، وہ اس میں شریک تھے ۔

۲ ۔ نظام الملک کے خلاف مہم میں جو سید عالم علی خان کے انتقام کی غرض سے اختیار کی گئی تھی اور جس میں سید حسین علی خان ، محمد امین خان کی سازش سے قتل کر دیے گئے تھے میر قاسم ، صورت سنگھ ملتان کے ہمراہ اس ہنگامے کے وقت موجود تھے ۔

۲ ۔ بیاض محمد قاسم ، نسخہ خطی پنجاب یونیورسٹی لائبریری ، لاہور ، ۲۰۰۰

۳۔ محمد شاہ اور محمد امین خان کے خلاف امیر الامرا کا انتقام لینے کے لیے قطب الملک سید عبداللہ خان نے جو جنگ کی اس میں میر قاسم موجود تھے۔

۴۔ میر قاسم، عارف بیگ خان نائب ناظم لاہور کی سرکار میں ملازم تھے۔ وہ گورداسپور میں بندہ کے خلاف مہم میں شریک تھے۔

ان کی خود نوشت بیاض کے مندرجات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ۱۱۲۰ھ سے ۱۱۷۱ھ تک ضرور زندہ تھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے لمبی عمر پائی۔ ۱۱۲۰ھ تک وہ ضرور بیس پچیس سال کی عمر تک پہنچے ہوں گے تبھی وہ شعر گوئی میں اتنے پختہ ہو چکے ہوں گے کہ قطعات تاریخ لکھ سکیں۔ انہوں نے نواب خانخازان منعم خان، وزیر بہادر شاہ کی تصنیف 'الہام منعمی' کے متعلق مندرجہ ذیل شعر لکھا جس سے ۱۱۲۰ھ سال تالیف نکلتا ہے۔

از در گہ فیاض خداوند حد
الہام الغیب است تاریخ خرد (۱۱۲۰ھ)

۱۱۳۹ھ میں وہ لاہور میں تھے۔ انہوں نے راجہ خوشحال چند کی امدادی رقم سے مسجد و چاہ تعمیر کئے۔ بیاض کی دوسری تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ناظران لاہور عبدالصمد خان، نواب زکریا خان اور سعین الملک کی ملازمت میں کسی نہ کسی طرح وابستہ تھے۔ ایک جگہ انہوں نے خود کو سعین الملک کا منشی سرکار لکھا ہے۔ بیاض کے تعارف میں ہم ان کے بعض قطعات درج کریں گے جن سے تاریخی واقعات سے ان کی وابستگیاں ظاہر ہوں گی۔

بیاض میر قاسم

اس بیاض کا منفرد نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری مجموعہ شبرانی
شمارہ ۲۲۸۰ پر موجود ہے۔ کتاب متفرق اوراق پر مشتمل ہے۔ بیاض
کتابی صورت میں نہیں بلکہ مختلف کاغذات پر وقتاً فوقتاً یادداشتوں کے
طور پر تحریریں محفوظ کی گئی ہیں۔ قلم بھی مختلف ہیں۔ سطریں بھی آڑی
ترجھی ہیں۔ عمودی افقی سطروں میں ننگ تنگ، اشعار اور دوسری
عبارتیں مرقوم ہیں۔ خط عموماً شکستہ آمیز ہے۔ بیاض کا زیادہ حصہ
شعرا کے منتخب اشعار پر مشتمل ہے۔ ان میں سے بعض نامعلوم بھی
ہیں۔ مثلاً نجیبای خالص۔ محمد علی علم۔ شاہ افضل۔ شاہ طاہر۔ فیض بخش۔
سامی۔ مردہی۔ بینش۔ دانش۔ عاشق۔ ثاقب۔ اسی۔ امالی وغیرہ۔

دوسری تحریروں میں خطوط کی نقول ہیں۔ ایک رنگ ندرج نامہ کی
نقل ہے۔ کچھ طبی نسخے بھی منقول ہیں۔ تعزیت و مہیت کے مواقع
پر اشعار ہیں۔ عمارات کی بنا پر مادہ ہائے تاریخ ہیں۔

اس بیاض میں مندرج بعض مستند قطععات تاریخ کو ہم مجموعہ سے
لیتے ہیں تاکہ ان کے کچھ اشعار سے ان کے یارید شعری کا اندازہ
ہو سکے اور دوسرے لاہور کی مقتدر شخصیتوں کے متعلق کچھ تاثرات
منضبط رہ جائیں۔ شاہ عتیق اللہ کی مسجد مختہ کرنے کی تاریخ:

سعادت نشان راجہ خوشحال چند
کہ تونیق ہمت باو شد رفیق
ہدام از کرمہای دادار باد
ہکام مرادش ز دولاب رحیق
چو سید عتیق اللہ اوستاد او
ز تقدیر حق شد برحمت خریق

کہن داشت این مسجد دیر سال
حوالیہ من کل فج عمیق
بفرمود تا میر قاسم کند
سر نو بنایش نمود آن شفیق
چو تاریخ تعمیر آن خواستم
خرد گفت مسجد چو بیت العتیق

۵۱۱۳۹

نواب عبدالصمد خان بہادر دلیر جنگ نہم ربیع الثانی ۵۱۱۵۰ کو
موت ہوئے۔ مجد قاسم نے تاریخ وفات لکھی۔

نواب دلیر جنگ سیف الدولہ
در بذل و سخاوت آنکہ او داد بداد
از دولت و نعمت و شجاعت در عمر
نگذاشتہ عقدہ کہ عزمش نکشد
فرمان اجل رساند چون پیک اجل
لبیک زد و برفت با خاطر شاد
او شد ز مغفرت بہ جنت داخل
حالم ز غمش بنالہ حسرت فریاد
تاریخ وصال آن کرم پرور دین
جسم از بر عقل با صدق و سداد
گفت از سر الہام بمن ہاتف غیب
بر گوی ہمین کہ حق زوی راضی باد

۵۱۱۵۰

نواب زکریا خان کی وفات پر تاریخ لکھی :

ابن نکتہ بہر کسدام باشد معلوم
موجود ہر آنجہ ہست گردد معدوم

از رحلت نواب مرا ہاتف گفت
از وصل احد خان بہادر مرحوم

۵۱۱۵۸

میر یحییٰ خان پسر زکریا خان کے ناظم صوبہ پنجاب بننے پر مندرجہ
ذیل قطعہ لکھا :

ای مبارک بتو اقبال صمد
حضرت خواجہ احرار مدد
دادہ حق صوبہ پنجاب بتو
مثل این صوبہ دگرہم بدہد
حکم محکم ز مجد شاہ است
کہ ہمیشہ بتو این صوبہ مزد
بہر تو ہر وقت مبارک باشد
کرم و لطف و عنایات احد
سال تاریخ چو جسم از عقل
گفت در گوش من از لطف خرد
مر اعدا شدہ پامال ازو
ناظم صوبہ پنجاب آمد
میر قاسم بدعا مشغول است
چشم دارد کہ اجابت برسد

۵۱۱۵۸

نواب معین الملک ناظم صوبہ پنجاب کی مدح و ستائش میں کئی
قطعے ہیں۔ ۵۱۱۶۱ میں عید قربان پر تہنیت و دعا۔ عید رمضان پر
تہنیت۔ پنجاب میں تشریف آوری پر قطعے میں سے ایک شعر یہ ہے :

تشریف بہ پنجاب ہایون تاریخ
زان میل بچشم دشمن اکنون ہادا

سیالکوٹ میں ناصر خان پر فتح پانے پر مبارکباد لکھی - تاریخ کا شعر یہ ہے -

سال تاریخ مرا ہاتف غیب
گفت " این فتح خدا داد" مبارکباد

۱۱۶۳ھ

مدھیہ قطعے کا آخری شعر یہ ہے :

چون رعایت انس و جان و وحش و طیر از دل کنند
میر قاسم ثناخوان و ثناخوان و ثناخوان تو باد

معین الملک کی وفات پر ذیل کی تاریخ نکالی :

بسر دل خاک کردہ ہاتف گفت
رضی اللہ عنہ سال وفات

۱۱۶۷ھ

کفایت خان مولوی عبد اللہ کا خطاب تھا جو نادر شاہ نے دیا
تھا۔ میر قاسم نے ۱۱۵۷ھ میں اس کی تعریف میں مندرجہ ذیل
اشعار لکھے :

بنگر در کار خان عالیشان
قبلہ مومنان کفایت خان
طرفہ احسان نمودی بر پنجاب
برده کشتی بروش از گرداب
حفظ ناموسها و جان بخشی
از عذاب شدید امان بخشی
خیر خواه خلائق آمدہ است
زان بہ آفاق فائق آمدہ است

لیکن جب نواب زکریا خان نے ملتان میں اسے قید کر لیا اور
لاہور میں لا کر اسے مروا ڈالا تو میر قاسم نے ذیل کے اشعار میں اسے
سکر و فریب کا مجرم قرار دیا۔

مولوی را چون مجرم سکر و کید
در حویلیہای او کردند قید
گفت ہاتف سال تاریخ وفات
از کفایت خان بر آمد جان کید

غلام محی الدین خان روہیلہ پسر قطب الدین نے قصور میں مسجد
عالی تعمیر کرائی۔ میر قاسم نے اس کی تاریخ لکھی۔

مسجد غلام محی الدین بنای ساخت
بہر وضوی رضوان سقا برون شتافت

(تعمیر سقا، ۱۶۱) ۱۱۶۷ھ

غلام محی الدین کی وفات پر بھی تعمیر سے تاریخ وفات نکالی ہے :

آب در جوی زندگی چو نماسد
جان برون آمد از غلام محی الدین

بیاض میں آخری تاریخ ۱۱۷۱ھ کی ہے جو میر قاسم نے میر نعمت
خان بہادر کی وفات پر لکھی :

ز دنیا میر نعمت خان بہادر
قدم برداشتمہ بر اوج افلاک
ز تاریخ شہادت گفت ہاتف
شہید اکبر است این سیدی پاک

۱۱۷۱ھ

بیاض اور عبرت نامہ میں میر قاسم کے اور بھی اشعار مندرج ہیں جن کے مطالعہ سے ان کی شعری استعداد، جوہر فن اور پختگی طبع کا اندازہ ہوتا ہے۔ نمونے کے طور پر ہم غزلیات و قطعات کے اشعار یہاں محفوظ کر لیتے ہیں تاکہ وہ تلف ہونے سے بچ جائیں :

ازدواج فرخ سیر با دختر راجہ اجیت سنگھ کی تقریب پر عہد قاسم نے ایک غزل کہی جس کا مطلع یہ ہے :

بیبا ساقی کہہ ہنگام تماشاست
نگہ از موجدہ گل بادہ پیماست

(عبرت نامہ ص ۷۷)

سید حسین علی خان کے لشکر کی تعریف میں ایک قصیدہ کے چند اشعار مندرج ہیں۔ اس کا ایک شعر یہ ہے :

غبار فوج بود آیہ نشان ظفر
سواد سورہ فتح است ترجان ظفر

(عبرت نامہ ص ۷۳)

غزل - مرقومہ ۱۱۳۳ (بیاض)

بیبا بدیدہ عبرت بہ بین تماشا را
بہار رنگ دگر بست باغ دنیا را
زحسن لالہ رنگین چمن بہر قطعہ ای
فزودہ رنگ پرو غنچہای رعنا را
بہار مملکت ہند ہولی آمدہ است
کہ ساختہ است جنون مست پیروبرنا را

ز فضل بیحد و الطاف صانع قدرت
 فزوده حشمت و اقبال صاحب ما را
 چه صاحبی که ز انعام و فضل او باشد
 همیشه جوهر و سرمایه کان و دریا را
 کریم اصل و کرم پیشه و کرم پرور
 سخنی سرشت و سخاشیوه فیض بخشا را
 بهای گلشن اقبال لاله کشن سهای
 که خرمی است ازو باغ بر تمنا را
 نموده مجلس رنگین زعیش و عشرت و ذوق
 که داغ حسرت ازانست بزم خسرو را
 کمال و رنگ چو بر روی گلرخان دیدیم
 بسیر باغ نماند است آرزو ما را
 صدای دهل و ک و مردنگ تال و طنپوره
 فزوده ولوله دلهای عشق پیرا را
 هوا ز رشحه باران گرفته بچردری
 نه نگ ریخته بر باغ و راغ و صحرا را
 شگوفه شفقی از کمال صنعت حق
 جواهر است مرصع بشاخ مینا را
 همیشه عیش و نشاط و سرور پی در پی
 کسی تمام نکرده است کار دنیا را
 دعای دولت و عمر تو میر قاسم گفت
 قبول باد باقبال حق تعالی را

ہلال عید دیکھنے پر (مرقومہ بیاض)

فرخا روزی کہ دولت در کنارش داده اند
 صد مبارکباد عشرت زر نثارش داده اند
 با کمال ذوق دل سرمایہٴ عمر عزیز
 آرزومندان بشوق انتظارش داده اند
 بہر قطع بیخ غم بنگر ہلال عید را
 در براق جوہری از ذوالفقارش داده اند
 . . . تیغ ہلال عید بنگر بر افق
 همچو تیغ کہکشانش جوہر نگارش داده اند
 بہر قفل غم کلید عیش پیدا شد ہلال
 این کلید خرسی در اختیارش داده اند
 درفضای چرخِ اخضر اینکہ سی بینی ہلال
 طوطی زرین سلب در مرغزارش داده اند
 خامہٴ قاسم کہ گلریز است از رنگین سخن
 شاخ گل بنگر بدست تو بہارش داده اند

—:o:—



عبرت نامہ

عبرت نامہ ۱۱۳۵ھ میں تالیف ہوا۔ میر قاسم مؤلف نے خود

تاریخ لکھی :

شدم فکر چو بہر سال تاریخش خرد گفتا
ز عبرت نامہ سید محمد قاسم، آمد سال تاریخش

۱۱۳۵ھ

کتاب کا نام مصنف کے مخلص عبرت کی وجہ سے ذومعنی ہو گیا ہے۔ عبرت نامہ یعنی عبرت کی لکھی ہوئی تاریخ یا ایسی تاریخ جس سے عبرت و موعظت حاصل ہوتی ہے۔ کتاب کے مندرجات کے مطالعہ سے نام کی دوسری تشریح ہی صادق آتی ہے۔ اس کتاب میں ۱۱۱۸ھ سے ۱۱۳۴ھ تک کے احوال و واقعات بیان ہوئے ہیں۔ لیکن اس مختصر دور کی تاریخ میں دیدہ بصیرت کے لیے عبرت کا سامان موجود ہے۔ حقیقت میں نگاہ کے لیے دس بارہ سال کی اس تاریخ سے اس عظیم تیموری سلطنت کے اسباب و زوال انحطاط کا سراغ لگانا مشکل نہیں۔

کتاب کے مندرجات کی مفصل فہرست متن سے پہلے دی گئی ہے۔ یہاں ہم احوال و واقعات کے اہم عنوانات درج کرتے ہیں۔

نخت نشینی کے لیے جنگیں :

- ۱۔ وفات اورنگزیب پر اعظم شاہ اور معظم شاہ کے درمیان۔
- ۲۔ معظم شاہ اور کام بخش کے درمیان۔
- ۳۔ بہادر شاہ کی وفات پر جہاندار شاہ اور بھائیوں کے درمیان۔

۴ - فرخ سیر اور جہاندار شاہ کے درمیان ۔

۵ - نیکو سیر کے خلاف جنگ ، محاصرہ اکبر آباد ۔

فرخ سیر کا عزل و قتل ، رفیع الدرجات ، رفیع الدولہ ، محمد شاہ اور ابراہیم کی بی در پی تخت نشینی ۔ گردھر بہادر کے خلاف لشکر کشی ، محاصرہ اکبر آباد ، امیرالامراء اور نظام الملک کا تصادم ، قطب الملک اور محمد شاہ و محمد اسمن خان کا تصادم ۔ زوال سادات بارہہ ، سکھوں کے خلاف لشکر کشی ، بندہ اور اس کے ہمراہیوں کی سرکوبی اور قتل ۔

یہ چیدہ چیدہ عنوانات ہیں جن کے متعلق مصنف نے احوال و واقعات قلمبند کیے ہیں ۔ انہی موضوعات پر دوسرے مصنفین نے بھی لکھا ہے ۔ ذیل میں ہم اس دور کے متعلق دوسری تاریخوں کی فہرست درج کرتے ہیں جن کی تفصیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بڑا اہم دور تھا ۔ اس لیے دوسروں نے بھی ان واقعات کو منضبط کرنا ضروری سمجھا ۔ ان میں سے بعض ایسے مصنف ہیں جو اس دور میں زندہ تھے اور بعض واقعات کے عینی شاہد تھے ۔ مثلاً نعمت خان عالی ، مبارک اللہ واضح ، کامراج ۔ خوشحال چند وغیرہ ۔

عبرت نامہ میں مندرج تاریخی واقعات کے دیگر معاصر اور قریب العصر مآخذ و منابع درج ذیل ہیں ۔

وفات عالمگیر پر تخت نشینی کے لیے جنگ :

”اعظم الحرب“ از کامراج ، اعظم شاہ کے مختصر دور حکومت یعنی ۱ ذوالحجہ ۱۱۱۸ھ سے ربیع الاول ۱۱۱۹ھ تک کے احوال و واقعات ۔

1. Persian Literature, C. A. Storey. 2. Mughals in India, Marshall.
3. تاریخ مغلیہ کے فارسی مآخذ (۱۷۰۷-۱۷۰۸ع) محمد اقبال مجددی

”جنگ نامہ محمد اعظم شاہ“ از عطاء اللہ (آصفیہ لائبریری)۔

”وقایع جنگ“ بہادر شاہ عالم غازی و اعظم شاہ عازی وغیرہ، یازدہم
شہر ربیع الثانی ۱۱۱۸ھ۔

”جنگ نامہ“ از نعمت خان عالی۔

”معظم نامہ“ (منظوم) از محمد اسماعیل ابجدی، نسخہ خطی پنجاب
یونیورسٹی لائبریری، شماره Pi VI, 289۔

بہادر شاہ :

”بہادر شاہ نامہ“ نعمت خان عالی، (صرف پہلے دو سالوں کے
واقعات)۔

”جہاندار شاہ نامہ“ از نور الدین بن برہان الدین فاروقی۔

”منتخب التواریخ“ از جگ جیون داس، مؤلفہ ۱۱۱۲ھ۔

”نیرنگ نامہ“ عبدالرسول، سفرنامہ رمضان ۱۱۱۹ تا ربیع الثانی
۱۱۲۰ھ۔

”تاریخ ارادت خان“ مبارک اللہ واضح، ۱۱۱۸ھ سے ۱۱۲۵ھ تک
کے حالات۔

”تاریخ شہنشاہی“ خواجہ محمد خلیل (اورنگزیب کی وفات سے لے کر
فرخ سیر کے ابتدائی حکومت تک)۔

”تنقیح الاخبار“ ملا محمد ماہ (ابتدائی آفرینش سے ۱۱۲۵ھ تک
(انڈیا آفس)۔

شرح سیر:

”فرخ نامہ“ - منعم جعفر آبادی (محمد امین جعفر آبادی)۔

”فرخ سیر نامہ“ - محمد احسن ایجاد ، فرخ سیر کے بچپن سے لے کر ۱۱۲۵ تک کے حالات ، سادات بارہہ کی حیات میں لکھا۔

”نظم ملوک“ (مثنوی) ، مصنف نامعلوم اور نگزیب سے فرخ سیر کے عہد حکومت تک۔

”تاریخ فرخ میری“ مصنف نامعلوم ، (آصفیہ لائبریری)۔

”فرخ سیر نامہ“ مصنف نامعلوم (ایٹن لائبریری ، شمارہ ۱۹۳)۔

”عبرت نامہ“ مرزا محمد بن معتمد خان ، ۱۱۱۸ سے ۱۱۳۱ تک کے واقعات (انڈیا آفس لائبریری شمارہ ۳۴۲)۔

”عبرت نامہ“ کامراج بن نین سکھ ، (۱۴۱۸ سے ۱۱۳۱ تک کے حالات)۔

”مجموعۂ تاریخ شاہنشاہان“ رامی ، مرگ اور نگزیب سے زوال سادات بارہہ تک ، (پنجاب یونیورسٹی لائبریری)۔

”تاریخ محمد شاہی“ (فرخ سیر و محمد شاہ کا تذکرہ) ، محمد بخش آشوب۔

”نظم“ - مصنف نامعلوم ، زوال و مرگ سید حسین علی خان بارہہ اور امین خان اعتماد الدولہ کا تقرر وزیر کی حیثیت سے (بلوشے ۳ : ۱۹۲۷)۔

”عبرت نامہ“ محمد بن رستم حارثی (وفات عالمگیر سے فرخ سیر کے قتل ۱۱۳۱ء تک کے واقعات)۔

”تیمور نامہ مفضلی“ - سید مفضل خان - (تیمور سے لے کر ۱۱۳۱ھ تک)۔

”تاریخ مفضلی“ سید مفضل خان ، (ابتدائی آفرینش سے ۱۱۳۱ھ تک)۔

”بالمکنہ نامہ“ سید عبداللہ خان قطب الملک کے رقعات کا مجموعہ (۲۱ رقعات)۔

”وقایع فرخ سیر و جنگھامے عبدالصمد بہ مکھان“ (برٹش میوزیم)۔
 ”محک السلوک و مصقلۃ النفوس“ (آدم سے لے کر فرخ سیر تک)
 (انڈیا آفس)۔

”تاریخ قبچاق خانی“۔ قبچاق خان عرف خواجہ قلی بیگ ، پنجاب میں
 نظامت عبدالصمد خان کے دوران واقعات و حالات کا بیان)۔

”دستور العمل“ شاہجہان سے فرخ سیر کے سال حکومت ۱۱۲۶ھ
 تک کے واقعات کا بیان)۔

”اسرار صمدی“ عاصی کلاتوری ، ناظم صوبہ لاہور ، عبدالصمد
 کے چار معرکوں کا حال)۔

”فتوحات صمدی“ غلام محی الدین ، مؤلفہ ۱۱۳۵ھ (برٹش میوزیم)۔
 ”مجموعہ“ تواریخ شاہنشاہان ہند ، رامی ، وہات اور نکزیب سے سادات
 بارہہ کے زوال تک کے حالات (پنجاب یونیورسٹی لائبریری)۔

محمد شاہ :

”شاہ نامہ“ نور کلام“ شیو داس لکھنوی ، (فرخ سیر کے تمام
 عہد حکومت اور محمد شاہ کے پہلے چار سال کے واقعات کے لیے معاصر

- درباروں کے اہم اخبار و خطوط و فرامین کا مجموعہ (برٹش میوزیم)۔
- ”ہفت گلشن محمد شاہی“ کامور خان، مختلف ریاستوں یا صوبوں کے حالات (۱۱۲۲ھ تک)۔
- ”تذکرۃ السلاطین چغتاء“۔ محمد ہادی کامور خان، ۱۱۳۷ھ تک کے حالات و واقعات (برٹش میوزیم)۔
- ”شرف نامہ محمد شاہ“ (مثنوی) میر محمد شاہ ذوالفقار۔ عہد محمد شاہ میں ۱۱۳۵ھ تک کے واقعات (برٹش میوزیم)۔
- ”امتیصال سادات بارہہ“ (محمد شاہ خط کا شاہ طہماسپ ثانی ۱۱۳۵-۱۱۳۴ھ) کے نام، مرتبہ منور علی خان (انڈیا آفس شماره ۲۰۰۲)۔
- ”تحفۃ الہند“ لال رام، ۱۱۳۱ھ تک کے واقعات اور جغرافیائی معلومات (برٹش میوزیم)۔
- ”مثنوی“ زور آور سنگھ۔ سید حسن علی خان کا قتل اور محمد امین خان کی وزارت سے متعلق (۱۱۳۲-۱۱۳۳ھ) (نیشنل لائبریری پیرس)۔
- ”محمد شاہ نامہ“ مصنف نامعلوم، سادات بارہہ کے زوال اور عہد محمد شاہ کے پہلے چودہ سالوں کے واقعات (برٹش میوزیم)۔
- ”مرآت واردات“ محمد شفیع وارد، ۱۱۳۲ھ تک کے واقعات (برٹش میوزیم)۔
- ”برہان الفتوح“ محمد علی حسینی نیشاپوری، ۱۱۳۸ھ تک کے واقعات (برٹش میوزیم)۔

”تذکرۃ الملوک“ یحییٰ خان ، ۱۱۴۹ھ تک کے واقعات (انڈیا آفس)۔

”احوال الخواقین“ محمد قاسم ، جانشینانیشن اورنگزیب سے ۱۱۵۱ھ تک کے واقعات (انڈیا آفس)۔

”تاریخ اورنگزیب و جانشینانیشن“ شیخ محمد مراد ، مؤلفہ ۱۱۵۱ھ (بوڈلین لائبریری)۔

”بیست و دو سالہ وقائع محمد شاہی“ مصنف نامعلوم ، سال تالیف ۱۱۵۲ھ (نیشنل لائبریری پیرس)۔

”تاریخ چغتائی“ محمد شفیع وارد ، ۱۱۵۲ھ تک کے واقعات (برٹش میوزیم)۔

”جوہر صمصام“۔ محمد محسن صدیقی ، وفات اورنگزیب سے ۱۱۵۲ھ تک کے واقعات۔

”رسالہ محمد شاہ و خاندوران“۔ مصنف نامعلوم۔

”تاریخ ہند“ رستم علی بن محمد خلیل شاہ آبادی۔ ۱۱۵۰ھ تک کے واقعات (برٹش میوزیم)۔

”منتخب اللباب“۔ محمد ہاشم خافی خان ، امیر تیمور سے محمد شاہ کے سال حکومت ۱۱۴۵ھ تک کے حالات۔

”تاریخ شہادت فرخ سیر و جلوس محمد شاہ“۔ محمد بخش آشوب ، ۱۱۶۰ھ تک کے احوال۔

”تاریخ محمد شاہی“۔ غلام حسین بن ہدایت علی خان ، (اصفیہ لائبریری (۱ : ۲۳۰)۔

”محمد شاہ نامہ“ مصنف نامعلوم ، عہد اورنگزیب سے محمد شاہ تک (کتب خانہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی ، لندن)۔

”تاریخ محمد شاہی عرف نادرالزمانی“ خوشحال چند ، ۱۵۹ھ تک کے واقعات (پنجاب پبلک لائبریری)۔

عمومی و متأخر مآخرا :

”تاریخ راحت افزا“ محمد علی حسینی نیشاپوری ، ۳۶ھ سے ۱۷۳ھ تک کے واقعات۔

”مرآة الصفا“۔ محمد علی حسینی نیشاپوری ، ۷۹ھ تک کے واقعات۔

”مآثر الامرا“۔ صمصام الدولہ شاہنواز خان ، مرتبہ ۱۱۶ھ ، تکملہ مرتبہ میر عبدالجی بن صمصام الدولہ (۱۱۸۲-۱۱۹۲ھ کے درمیان)۔

”ارشاد الوزرا“۔ نواب صدرالدین محمد فائز (م-۱۱۵۱ھ) ، مصنف کے عہد تک کے عقلا و وزراء کے احوال (برٹش میوزیم)۔

”تاریخ فرح بخش“ محمد فیض بخش کاکوروی ، مترجمہ انگریزی William Hoey ، مترجمہ اردو حامد حسین سید ، مطبوعہ بعنوان ”میدان بادشاہ گر“ مرتبہ سید صفدر حسین ، لاہو ، ۱۹۷۵ - (فرخ سیر کے عہد حکومت سے زوال سادات بارہہ تک کے احوال و واقعات)۔

”سادات بارہہ“ ڈاکٹر محمد یامین خان ، مقالہ پی ۔ ایچ ۔ ڈی ، علی گڑھ یونیورسٹی۔

”Later Mughals“ by Irvine.

”History of India as told by its own Historians“,
Elliot & Dowson, Vol. VII, VIII.

میر قاسم ۵۱۱۳۰ میں لاہور سے دہلی چلے گئے اور پھر ۵۱۱۳۴ تک یعنی زوال سادات تک کے احوال و واقعات سلطنت کے عینی شاہد رہے۔ دہلی میں انہوں نے فتح دکن اور قتل داؤد خان کے بعد مرہٹوں، جاٹوں اور پورہیوں کے لشکر کے ہمراہ سید حسین علی خان امیر الاسرا کی دہلی میں آمد اور فرخ میر کے عزل و قتل کے واقعات دیکھے۔ وہ نیکوسیر کے خلاف مہم یعنی محاصرہ اکبر آباد۔ گدھر بھادر کے خلاف مہم یعنی محاصرہ الہ آباد۔ نظام الملک کے خلاف حسین علی خان کی لشکر کشی اور محمد شاہ اور محمد امین خان کے خلاف قطب الملک کی لشکر کشی میں شریک تھے۔ دہلی جانے سے پہلے وہ لاہور میں موجود تھے۔ اس لیے انہوں نے بھادر شاہ کی وفات کے بعد جہاندار شاہ اور بھائیوں میں تخت نشینی کی جنگ بھی دیکھی۔ لاہور میں سکھوں کے خلاف جمہور مسلمانوں کی صف آرائی بھی ملاحظہ کی۔ بندہ بھادر کے خلاف گورداسپور میں محاصرہ آرائی میر وہ خود موجود تھے، اس لیے ظاہر ہے کہ ان واقعات کا بیان ایک معاصر اور عینی شاہد کا بیان ہوتے ہوئے تاریخی نقطہ نظر سے مستند حیثیت رکھتا ہے۔

عبرت نامہ میں مذکورہ دور سے متعلق دوسرے مصنفین نے بھی لکھا ہے لیکن ہر ایک نے اپنی اپنی قوت مشاہدہ اور مؤرخانہ صلاحیت کی بنا پر اپنے اپنے انداز میں لکھا ہے۔ تقابلی مطالعہ سے ظاہر ہے کہ مندرجہ واقعات کی تفصیل جزئیات کے اعتبار سے ہر ایک کتاب میں کم و بیش ہیں۔ اسی طرح عبرت نامہ میں بعض ایسی جزئیات مذکور نہیں جو دوسری تواریخ میں موجود نہیں۔ مثلاً

۱۔ اس میں لاہور، گورداسپور اور سرہند میں سکھوں کے خلاف لشکر کشی کی تفصیل زیادہ ہیں۔

۲۔ جہاندار شاہ اور بھائیوں کے درمیان تخت نشینی کے لیے لاہور میں جنگ کے نقشے زیادہ واضح ہیں۔

۳ - محاصرہ اکبر آباد اور محاصرہ المآباد میں دونوں قلعوں کی استحکامی تنصیبات ، برج و بارہ اور خندقوں کا تفصیلی ذکر ہے ۔

۴ - آگرہ ، دہلی اور لاہور کی نواحی بستیوں ، محلوں اور باغوں کا ذکر کیا گیا ہے ، جن کا آجکل وجود نہیں یا ان کے نام تبدیل ہو چکے ہیں ۔ اس لحاظ سے اس زمانے کے جغرافیائی کوائف جاننے میں مدد ملتی ہے ۔

۵ - بعض بن السطور بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ راجپوت راجہ مجبور ہو کر اپنی لڑکی کا ڈواہ شہنشاہ ہند کے لیے بھیجتے تھے ۔ جنگوں میں جانبازی اور قربانی کی خاطر بعض اوقات اپنے تمام اموال و خزائن ہرہمنوں کو دان ارتھ کے طور پر دے کر میدان میں نکلتے تھے ۔ زعفرانی لباس پہن کر پگڑیوں میں سبز گھاس لگاتے تھے جو انتہائی قربانی کی علامت ہوتی تھی ۔

۶ - سادات بارہہ کا طریق جنگ ہلہ و اوتارہ تھا ۔ یعنی وہ پہلے گھوڑوں پر سوار ہو کر یک لخت حملہ آور ہوتے تھے یا پھر شمشیر بدست گھوڑوں سے اتر کر دست بدست لڑتے تھے ۔

۷ - فرخ سیر کی شادی کے سلسلے میں زمانے کی رسم و رواج کے مطابق بزم آرائی ، سہرا بندی ، یہاں تک کہ آتشبازی کی وہ تمام اقسام مذکور ہیں جو اس وقت استعمال ہوتی تھیں ۔

۸ - جنگوں کی تفصیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ میدان جنگ میں کون کون سے آلات حرب استعمال ہوتے تھے ۔ مورچہ بندی کیسے ہوتی تھی ۔ صف آرائی کے کیا طریق تھے ۔ محاصرے میں کیا کیا احتیاط برقی جاتی تھی ۔ توپخانہ بہت اہمیت رکھتا تھا

عموماً جنگوں میں کامیابی کا انحصار اس کے ہنرمندانہ استعمال پر ہوتا تھا۔ سپاہیوں کی بھرتی کیسے ہوتی تھی۔ نوک اقتصادی بدحالی کے پیش نظر خود ہی گھوڑے خچر ہمراہ لے کر ملازمت کے لیے حاضر ہو جاتے تھے۔ تنخواہیں ادا کرنے کے کیا وسائل تھے۔ جنگ میں شکست خوردہ اشخاص کے مال و اسباب کی نہب و غارت عام شیوہ تھا۔ فتح و شکست کے ساتھ ساتھ موافقین و مخالفین کی وفاداریاں بھی تبدیل ہوتی رہتی تھیں۔

۹۔ دربار کی ملازمتوں کا سلسلہ کچھ ایسا تھا کہ کم حیثیت کے لوگ اثر و رسوخ پیدا کر کے مقربین شاہ بن جاتے تھے اور خزائن و جواہر سے مالا مال ہو کر عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے لگتے۔ لیکن ساتھ ہی حسد و رقابت کا شکار ہو کر ملازمت سے ہر طرف کر دیے جاتے اور تباہ و برباد اور خستہ حال ہو جاتے۔

”منتخب اللباب“ مؤلفہ خافی خان کے ساتھ تقابلی مطالعہ سے ظاہر ہوا کہ عبرت نامہ میں مندرجہ ذیل واقعات کا ذکر نہیں ہوا۔

عہد بہادر شاہ

یہ عظیم نے مختار خان صوبیدار اکبر آباد کو بیدخل کر کے اموال کو ضبط کیا احمد آباد میں خطبہ جمعہ میں علی وصی اللہ کا اضافہ کرتے ہوئے ہنگامہ۔ لاہور میں اس موضوع پر بادشاہ کے ساتھ مناقشہ و ہنگامہ

عہد جہاندار شاہ

سید عبداللہ خان بارہہ اور عبدالغفار خان کی جنگ اور شکست۔ امانت خان صوبیدار مالوہ اور اسلام خان (رتن مسکوا) میں جنگ

عہد فرخ سیر

عنایت خان دیوان کی سفارش سے جزیہ کا نفاذ ہوا جو ہنود کو شاق گزرا۔ تمایستہ خان فرخ سیر کے لیے راجہ اجیت سنگھ کی بیٹی جو دھیور سے دہلی لایا

عہد محمد شاہ

محمد شاہ اور اس کی ماں کے دستخطوں سے نظام الملک کو خط لکھے گئے کہ وہ ہوشیار و باخبر رہے کیونکہ سادات اس کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔

محمد قاسم کی نگاہ میں بادشاہ کا بڑا مرتبہ ہے۔ وہ اسے ظل اللہ اور ظل سبحانی کہتے ہیں۔ چونکہ وہ مملکت کا سربراہ ہے اور رعایا کی فلاح و بہبود اس کی ذمہ داری ہے اور اس کے ساتھ سلطنت کا زوال بھی وابستہ ہے، اس لیے وہ اس کو لغزش و خطا سے مبرا نہیں سمجھتے۔ ان کا نظریہ ہے کہ خالق ہوں و مکان اپنے بندوں سیر عمدہ خصایل و فضائل پیدا کرتا ہے۔ پھر ان میں سے ایک علی نسب کو انتخاب کرتا ہے تاکہ وہ عدل و احسان سے حکومت کرے اور بندوں کے کام سنوارے لیکن جب یہ شخص اپنے منصب سے انحراف کرتا ہے تو اپنے زوال کا خود سامان کرتا ہے۔ اس نظریے کی حد تک تو مکافات کا قانون درست ہے اور یہی قانون خداوندی کے سزاوار ہے لیکن مصنف نے یہ اصول فرخ سیر کی شخصیت پر منطبق کرنے میں کوتاہی کی ہے۔ وہ فرخ سیر کے متعلق خود لکھتے ہیں کہ وہ 'پرسادہ و سہل گیر' تھا (ص ۶۱) اس نے میر جملہ اور دوسرے مصاحبین کے اغوا پر شاہزادوں کو اندھا کروا دیا۔ اس میں اس کا دس ساٹھ بھائی ہمایوں بخت بھی شامل تھا۔ بعض دوسرے اشخاص کو بھی قتل کروا دیا۔ اپنے محسن سادات بارہہ کے خلاف قتل کروانے کی منافقانہ سازش بھی کی۔ اس کے باوجود وہ کسی شخص کو اس

کی شان میں درشت الفاظ اور توہین آمیز سلوک برداشت نہیں کر سکتے۔
فرخ سیر کے قتل کے بعد اسے مغفور و شہید لکھتے ہیں۔

زوال سلطنت کے متعلق ان کا نظریہ ہے کہ بادشاہ کا اختلاف مزاج اور لشکر گمراہ کا انحراف مملکت کی خرابی کا باعث بنتا ہے۔ کسی حد تک مطلق العنان بادشاہوں کے زوال کا یہ سبب صحیح ہے لیکن اس کے علاوہ اور اسباب بھی ہوتے ہیں۔ خصوصاً موجودہ کتاب میں زیر بحث سلاطین کے زوال میں امرا و وزرا کا حسد و نفق بہت بڑا عامل رہا ہے۔

مصنف کے نقطہ نظر سے اشخاص کے عروج و زوال میں تقدیر کا ہاتھ شامل ہوتا ہے۔ قانون مکافات عمل کے علاوہ تاریخ کا حلالیاتی عمل بھی کار فرما ہوتا ہے۔ ایک شخص عروج پر پہنچتا ہے پھر اس سے ایسی اجتہادی اور سیاسی غلطیوں سرزد ہوتی ہیں کہ وہ خود اپنی تباہی کا سبب بنتا ہے اور روبزوال ہو جاتا ہے۔ سادات بارہہ کی مثال ہمارے پیش نظر ہے۔ دو سال میں ہی جاہ و اقتدار کی عمارت دھڑام سے گر پڑی۔ انہوں نے اپنے سے زیادہ پختہ مقابل یعنی نظام الملک سے خواہ مخواہ تصادم مول لیا۔ اپنے آدمی کو ہٹا کر در پردہ مخالف حیدر علی خان (مغل) کو داروغہ توپخانہ مقرر کیا۔ سید غلام علی خان کو نظام الملک سے لڑوا کر حریف کو اور مضبوط کیا۔ محمد امین خان کے مشورے پر عمل نہ کیا کہ دکن کی صوبیداری نظام الملک کو دی جائے۔ امیرالامرا نے جذبہ انتقام کے تحت شوریدہ سری اختیار کی۔ بعض سادات بارہہ بددل ہو کر اس سے الگ ہو گئے۔ محمد امین خان نے کہا: ”میرے ساتھ مغل نظام الملک کے حامی ہیں۔ انہیں نظام الملک کے خلاف جنگ میں بھیجنا مناسب نہیں۔“ لیکن اس نے توجہ نہ دی اور آخر سازش کا شکار ہو کر قتل ہوا۔ قطب الملک فوری بھرتی کیے ہوئے سپاہی لے کر شاہی افواج اور توپخانے کے مقابل لڑائی کے لیے چل پڑا اور شکست کھا کر گرفتار ہوا۔

عبرت نامہ کا بیشتر حصہ یعنی فرخ سیر کے سات سال اور محمد شاہ کے پہلے دو سال (۱۱۲۴-۱۱۳۳ھ) کے واقعات پر مشتمل حصہ سادات بارہہ خصوصاً سید حسن علی قطب الملک اور سید حسین علی خان امیرالامرا کے اذکار سے معمور ہے۔ ان دو ہائیوں میں سے ایک وزیر اور دوسرا سپہسالار تھا۔ گویا دیوانی اور فوجداری معاملات پر ان کا اختیار و اقتدار تھا۔ یہاں تک کہ بادشاہ بھی انہی کی مرضی سے تخت نشین ہوتے تھے۔ مصنف ان کا ملازم در ملازم تھا۔ شیعہ مومن ہونے کی بنا پر بھی اس کے دل میں ان کے لیے عقیدت و ارادت تھی، اس لیے ممکن ہے کہ ایک قاری کو مصنف پر ان کی بے جا حایت و طرفداری کا شبہ ہو لیکن اس نے ان کے کارہائے نمایاں کی ستائش تو کی ہے مگر چونکہ 'قانون مکانات عمل' اس کے پیش نظر ہے، اس لیے ان کے کردار کا جائزہ لیتے ہوئے انہیں بالکل خیر و صداقت کا مجسمہ قرار نہیں دیا۔ فرخ سیر کے عزل و قتل پر اس نے جس رائے کا اظہار کیا ہے، اس سے اس کی متوازن فکر کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس کے اپنے الفاظ یہ ہیں :

”اگرچہ ایشان ہرچہ کردند از خوف جان و حفظ آبروی خود و خاندان خویش کردند اما در حقیقت ارتکاب این ہمہ گستاخی و اختیار این ہمہ سوء ادب کہ بہ نیرنگی تقدیر در حق ولی نعمت ازین چند کس بی سعادت بوقوع آمد نیل بدنامی برپیشانی خود کشیدند۔ عنقریب اوقات از شومی کردار دیدند آنچه دیدند“۔

اگر میر قاسم نے ان کی تعریف کی ہے تو وہ اپنے فضائل کے اعتبار سے اس کے لایق تھے اور میر قاسم ہی ان کے مداح نہیں، دوسرے معاصر بھی ان کے کمالات کے قائل تھے۔ مبارک اللہ واضح مؤلف تاریخ ارادت خان لکھتے ہیں :

ساتھیوں کو زیر کیا ، سرہٹوں کو رام کیا ، کیا یہ سب کچھ اپنے لیے تھا ۔ ہم ایسا کیوں نہ سمجھیں کہ وزیر مملکت اور سالار سپہ ہونے کی بنا پر جو ذمہ داریاں ان پر عاید ہوتی تھیں ، وہ انہوں نے بحسن و خوبی سرانجام دیں ۔ ایک وقت ایسا آیا کہ قلعہ دہلی پر ان کا قبضہ تھا ۔ تمام اسواں و خزائن ان کے اختیار میں تھے ۔ وہ چاہتے تو اپنا اقتدار قائم کر لیتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا ۔ خاندان سلسلہ تیموریہ سے ہی ایک نہ ایک شاہزادے کو سربراہ مملکت منتخب کیا اور ادب و احترام سے اسے سلام کیا ۔

اپنے اس الزام کو دہرانے ہوئے مسر صاحب لکھتے ہیں :
 ”ان لوگوں کی کوتاہ نظری اور کم سواد پر حیرت ہوتی ہے کہ جس درخت کے سائے میں بیٹھے تھے ، اسی کی جڑیں کاٹتے تھے ۔“

یہ الزام واقعیت کے خلاف ہے ۔ جب تک مادات زندہ رہے ۔ سلطنت کے محافظ رہے اور امر کا بال بیکا تک نہ ہوا ۔

مسر صاحب نے مادات کے جرائم میں دو کا اور اضافہ کیا ہے :

۱ ۔ امیرالاسراء حسین علی خان دکن سے سرہٹوں کو رفیق و یاور بنا کر بدین غرض دہلی لایا کہ فرخ میر کا کانٹا اپنے بھائی عبداللہ خان کے پہلو سے نکال دے ۔ سرہٹوں کی نگاہیں تخت گاہ کے جلال و جمال سے خیرہ ہوئیں ۔ یہی نظارہ سرہٹوں کے لیے شہلی بند کی جانب اقدامات کی خاص کشش کا باعث ہوا ۔ یہاں تک کے چالیس سال بعد مہاشیو بھاؤ لشکر کے ساتھ دہلی پہنچا اور اس نے دیوان عام کی رو پہلی چہت اکھڑوا کر سکر ڈھنوائے ۔

مرہٹوں کو دارالسلطنت پر قبضہ دلانے کے لیے یہ دلیل دور کی
 کوڑی لانے والی بات ہے۔ چند ہزار سپاہی جو دہلی آتے اور آتے ہی
 مغلیہ فوج کے ساتھ ایک جھڑپ میں ان کے پندرہ سو آدمی ہلاک ہوئے
 اور ان کا سالار سنتا جی مارا گیا (خانی خان)۔ یہ سپاہی جب واپس گئے
 اور ان میں سے بعض چالیس سال تک زندہ رہے اور سداشیو بھاؤ کو
 تخت گاہ کے جلال و جہاں کا تصور دلا دلا کر قبضہ کرنے پر اکساتے رہے
 یہ سوچ درست نہیں۔ اس کی اور بہت سی وجوہ تھیں۔ مرہٹے تو عالمگیر
 کے عہد سے ہی مغلیہ سلطنت کے جاہ و جلال سے آشنا تھے اور بے در پے
 شکستوں کا انتقام لینے کے لیے اندر اندر کھول رہے تھے۔ سادات پارچہ
 کے زوال کے بعد سے ہی سلطنت کے حصے بخرے شروع ہو گئے۔ دکن اور
 بنگال مرکز سے علیحدہ ہو گئے۔ آگرہ کے نزدیک جاٹ خود مختار ہو گئے۔
 رھیلوں نے رھیل کھنڈ بنا لیا۔ مرہٹوں نے مرکز کی کمزوری دیکھ کر
 پہلے جنوب میں فتوحات کیں، پھر شمال کی طرف بڑھے۔ ۱۷۳۱ء میں
 نظام الملک اور مرہٹوں میں معاہدہ ہو گیا۔ ۱۷۳۷ء کو بھوبال کے مقام پر
 نظام الملک نے باجی راؤ سے شکست کھائی۔ مالوا اور نربدا اور چنبیل کا
 درمیانی علاقہ ان کو دے دیا۔ ۱۷۵۴ء کو عہد المدف وزیر نے مرہٹوں
 کو بلا کر احمد شاہ کو تخت سے اتارا۔ ۱۷۵۷ء میں ملہار راؤ ہولکر
 اور رگو ناٹھ راؤ نے دہلی پر حملہ کیا اور مرہٹوں کی شرائط پر صلح نامہ
 ہوا۔ شاہ عالم ثانی بھی مرہٹوں کے بل پر تخت پر بیٹھا۔ مرہٹوں کو
 یہاں تک اقتدار و رسوخ حاصل تھا کہ ۱۷۶۰ء کو سداشیو بھاؤ
 دہلی پر قابض ہوا۔

کیا ان تیس سالہ واقعات کی ذمہ داری سادات پارچہ و ثانی جا سکتی
 ہے جو زندہ نہیں تھے۔

۲۔ دوسرا جرم یہ ہے کہ ”انہی کی حرص و اقتدار ہی جس نے
 آگے چل کر عہد الملک اور آدینہ بیگ جیسے لوگ پیدا کیے اور
 سلطنت کا ڈھانچہ ایک بے روح جسد رہ گیا۔“

یہ تو عین ”طویلے کی بلا بندر کے سر“ والا معاملہ ہے۔ سادات بے چاروں کا اس سے کیا تعلق۔ سادات تو خود حاسدوں اور رقیبوں کی سازشوں کا شکار ہو گئے اور عمر بھر کی قربانیوں کا معاوضہ صرف آٹھ سال پا کر لے وفائی اور احسان فراموشی کا صدمہ اٹھا کر بصد حسرت و یاس دنیا سے چلے گئے۔ وہ عہاد الملک اور آدینہ پیگ جیسے غداروں اور بے وفاؤں کو وجود میں لانے کے لیے کیسے ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔ سادات کے عبرت ناک انجام سے تو بعد میں آنے والوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے تھی۔

اسلوب بیان :

محمد قاسم انشا پرداز کے ساتھ ساتھ شاعر بھی ہیں۔ اس لیے زمانے کے رواج کے مطابق ان کا انداز نگارش بھی مترسلانہ اور ادیبانہ ہے۔ علاوہ بریں ان کے پیش نظر ”اکبر نامہ“ اور ”بادشاہ نامہ“ جیسی تواریخ کا اسلوب تحریر تھا۔ اس لیے بھی انہوں نے انہی کے تتبع میں اپنی تاریخ لکھی۔ انہوں نے بڑی مسجع و مقفی عبارات لانے کا التزام کیا لیکن سب جگہ نہیں۔ واقعات کے بیان میں جملے مختصر اور واضح ہو گئے ہیں اور عبارت آرائی بھی کم ہو گئی ہے۔

تاریخی واقعات کے سوا مندرجہ ذیل موقعوں پر محض نثر نگاری میں کمال فن دکھانے کے لیے عبارت آرائی سے کام لیا ہے۔

- ۱۔ عالمگیر کی وفات پر اظہار تعزیت۔
- ۲۔ اعظم و معظم کی جنگ سے متعلق تفصیل۔
- ۳۔ فرخ سیر کی شادی پر جشن کی تفصیل۔
- ۴۔ اکبر آباد کے محاصرے پر دریا عبور کرنے کا سفر۔
- ۵۔ مدیحہ سرائی ممدوح۔

بعض مقامات پر جملہ معترفہ، جملہ وصفی اور جملہ موصولہ پے در پے لائے گئے ہیں کہ مبتدا خبر سے اور فاعل فعل سے تین تین چار چار جملوں تک دور رہ جاتا ہے۔

بعض جگہ مفعول پہلے اور فاعل بعد میں لاتے ہیں۔ مثلاً :

”دستخط عرایض نامہ او میگرد“

شہانہ جاہ و جلال اور اس کے لوازم کی عظمت دکھانے کے لیے اکبر نامہ اور ”بادشاہ نامہ“ کے تتبع میں مرکبات لائے گئے ہیں۔ یہ مرکبات تقلیداً نقل نہیں کیے گئے بلکہ اپنے تخیل اور قدرت کلام سے ایسی نئی ترکیبات کا اضافہ کیا گیا ہے جن میں ندرت اور شگفتگی پائی جاتی ہے۔ مثلاً :

”بخت سعادت رخت، فرق فرقد ما، زمین فتنہ کمین، دشنہ خون
تشنہ، میل طوفان ذیل۔“

بعض جگہ تشبیہ در تشبیہ یا استعارہ در استعارہ سے توالی اضافات لا کر اپنی ہنرمندی کا ثبوت دیا ہے۔ مثلاً :

”خطفہ“ برق شمشیر خون آشام جوانان دلیر۔ بیاوری رشحات
سحاب تائیدات قادر بی انباز تحقیق۔“

کسی صدمہ عظیم یا مرگ عزیز پر وہ یک دم اپنا اسلوب تحریر بدل لیتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے پختہ ادیبانہ دلگداز جملے لاتے ہیں۔
مثلاً فرخ سیر کی توہین پر یہ جملے دیکھیے :

”آسمان برخود لرزید۔ زمین را جگر ترقید۔ در و دیوار فریاد
برآورد۔ دولت و حشمت خون می خورد۔ قوایم تحت خلافت
شکست۔ بنای مردی از پانشست۔“

شاہان تیموریہ کے القاب

جو ان کی وفات کے بعد مؤرخین اپنی کتابوں میں استعمال کرتے ہیں اور جو "عبرت نامہ" میں بھی اکثر مذکور ہیں۔

بابر	-	-	فردوس مکان
ہمایوں	-	-	جنت ایشیان
اکبر	-	-	عرش ایشیان
جہانگیر	-	-	جنت مکان
شاہجہان	-	-	فردوس ایشیان
عالمگیر	-	-	خلد مکان
بہادر شاہ	-	-	خلد منزل
محمد شاہ	-	-	فردوس آرامگاہ

—:0:—

سنین حکومت تیموریہ

سنین حکومت تیموریان ہند مذکورہ عبرت نامہ :

ع ۱۷۰۷/۱۱۱۸	وفات عالمگیر
ع ۱۷۰۷/۱۱۱۸	اعظم شاہ
ع ۱۷۰۸/۱۱۲۰-۱۱۱۹	کام بخش
ع ۱۷۰۷/۱۱۱۹	شاہ عالم بہادر شاہ اول
ع ۱۷۱۲/۱۱۲۳	جہاندار شاہ معزالدین
ع ۱۷۱۳/۱۱۲۳	فرخ میر
ع ۱۷۱۹/۱۱۳۱	رفیع الدرجات ، شمس الدین
ع ۱۷۱۹/۱۱۳۱	رفیع الدولہ ، شاہ جہان ثانی
ع ۱۷۱۹/۱۱۳۱	نیکو سیر
ع ۱۷۲۰/۱۱۳۲	ابراہیم
ع ۱۷۱۹/۱۱۳۱	مجد شاہ ، ناصرالدین

—:0:—

• شجرۂ تیموریان ہند

اس کتاب میں عالمگیر سے لے کر محمد شاہ تک کے سلاطین تیموری کا ذکر آیا ہے۔ اکثر ان کی اولاد کے نام بھی مذکور ہوئے ہیں۔ ان کا سلسلہ نسب سمجھنے کے لیے بالترتیب ان کے نام لکھتے ہیں تاکہ ضرورت کے وقت ان کی طرف رجوع کیا جاسکے۔

عالمگیر (۱۱۱۸-۲ھ)

محمد سلطان	محمد معظم شاہ عالم	محمد اعظم شاہ عالیچاہ	محمد اکبر	محمد کام بخش	زینب النساء
تولد - ۳ رمضان ۱۰۴۹	تولد بہادر شاہ ۱۰۶۳	تولد ۱۲ شوال ۱۰۶۳	تولد ۱۱ ذیحجہ ۱۰۶۷	تولد ۱۰ رمضان ۱۰۷۰	
وفات - ۷ شوال ۱۰۸۷	تولد سلخ رجب ۱۰۶۳	والدہ ۱۰۶۳	۱۰۶۷	والدہ - بانو اودیپوری (شاہ عالم)	
۱۰۸۷	۱۱۲۳	شاہنواز صفوی)			
(والدہ : نواب بانو دختر راجہ راجوڑی کشمیر)		جلوس سلطنت ۱۱۱۸		کے خلاف لڑائی میں مارا گیا - ۱۳ ذیقعد ۱۱۲۰	
		تخت نشینی میں مارا گیا - ۱۱۱۹			

معظم شاه بہادر شاہ عالم

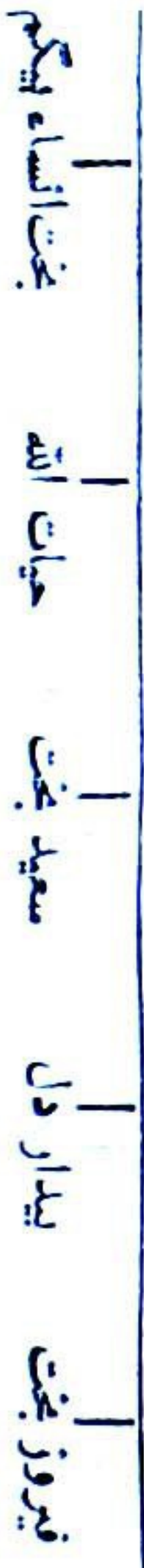
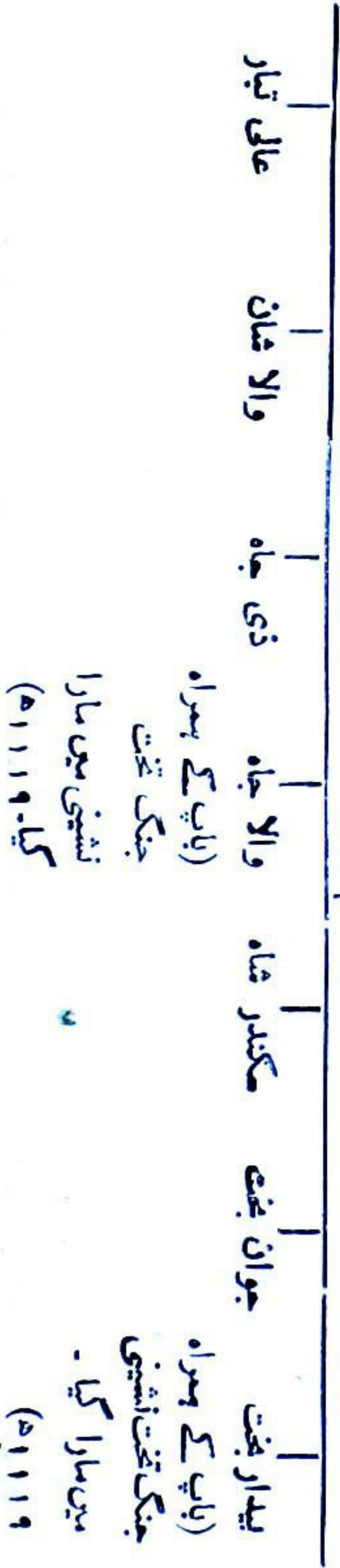
و - ۸ محرم ۱۱۲۳ھ

عزالدین	عزالدین	عظیم شاہ	دولت افزا	رفیع القدر	خجستہ خانہ	عہد ہایوں
معزالدین جہاندار شاہ	عزالدین	عظیم شاہ	دولت افزا	رفیع القدر	خجستہ خانہ	عہد ہایوں
۸ صفر ۱۱۲۳ھ ۲ محرم ۱۱۲۳ھ	عظیم شاہ	عظیم شاہ	دولت افزا	رفیع القدر	خجستہ خانہ	عہد ہایوں
عہد سلطنت	عظیم شاہ	عظیم شاہ	دولت افزا	رفیع القدر	خجستہ خانہ	عہد ہایوں
	عظیم شاہ	عظیم شاہ	دولت افزا	رفیع القدر	خجستہ خانہ	عہد ہایوں
	عظیم شاہ	عظیم شاہ	دولت افزا	رفیع القدر	خجستہ خانہ	عہد ہایوں
	عظیم شاہ	عظیم شاہ	دولت افزا	رفیع القدر	خجستہ خانہ	عہد ہایوں
	عظیم شاہ	عظیم شاہ	دولت افزا	رفیع القدر	خجستہ خانہ	عہد ہایوں
	عظیم شاہ	عظیم شاہ	دولت افزا	رفیع القدر	خجستہ خانہ	عہد ہایوں
	عظیم شاہ	عظیم شاہ	دولت افزا	رفیع القدر	خجستہ خانہ	عہد ہایوں

عہد عظیم ، عظیم الشان

عہد گریہ	عہد سیر	عہد ہایوں بخت	روح القدس	احسن اللہ
عہد گریہ	عہد سیر	عہد ہایوں بخت	روح القدس	احسن اللہ
عہد گریہ	عہد سیر	عہد ہایوں بخت	روح القدس	احسن اللہ
عہد گریہ	عہد سیر	عہد ہایوں بخت	روح القدس	احسن اللہ
عہد گریہ	عہد سیر	عہد ہایوں بخت	روح القدس	احسن اللہ
عہد گریہ	عہد سیر	عہد ہایوں بخت	روح القدس	احسن اللہ
عہد گریہ	عہد سیر	عہد ہایوں بخت	روح القدس	احسن اللہ
عہد گریہ	عہد سیر	عہد ہایوں بخت	روح القدس	احسن اللہ
عہد گریہ	عہد سیر	عہد ہایوں بخت	روح القدس	احسن اللہ
عہد گریہ	عہد سیر	عہد ہایوں بخت	روح القدس	احسن اللہ

اعظم شاہ . ۱۰ ذوالحجہ ۱۱۱۸ھ -
تخت نشین ہوا - وفات ۱۱۱۹ھ



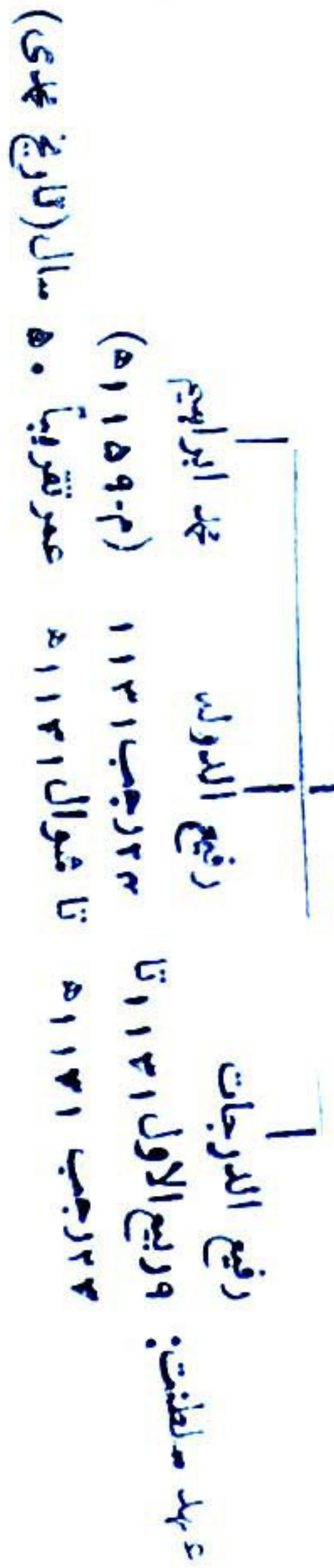
کام بخش

اسید بخش (۲ - ۱۰۹۵ھ)	عبد فیروز سند	بارک اللہ معظم شاہ کے خلاف لڑائی میں مارا گیا۔ (۱۱۲۰)	سنۃ عی ۱۱۶۰ - ۲	عی الدین شاہجہان ثانی ۸ ربیع الثانی ۱۰۲۰
-------------------------	---------------	--	--------------------	---

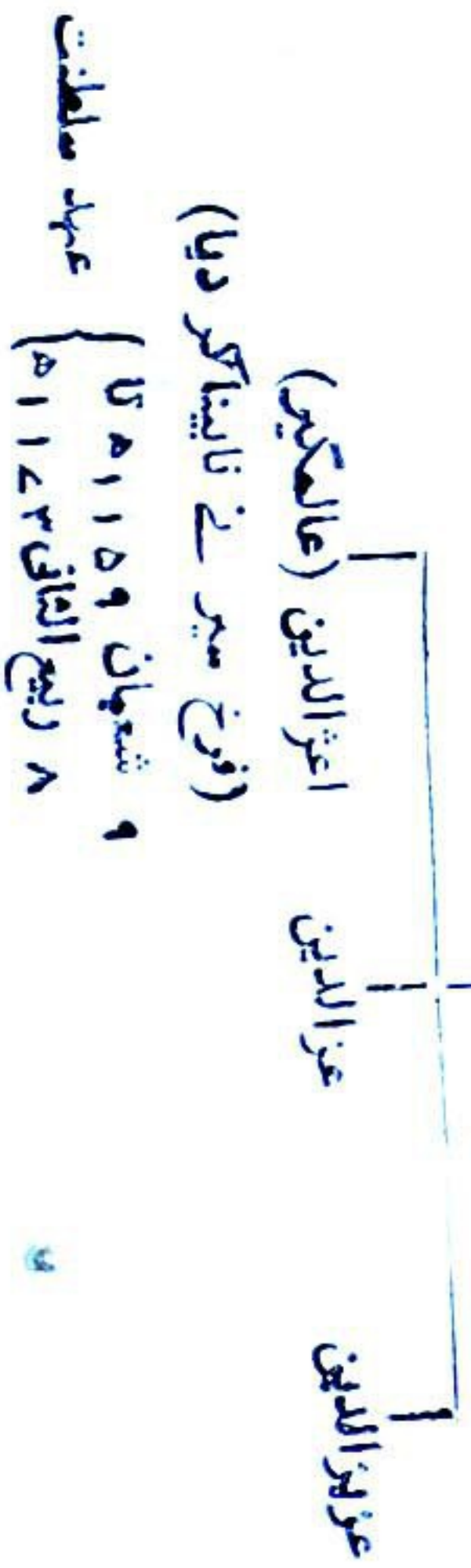
عبد اکبر
لیکو میر

قلم اکبر میں عبوس تھا۔ ۳۰ سال
کی عمر میں تخت لکھنؤ کا دعویٰ کیا۔

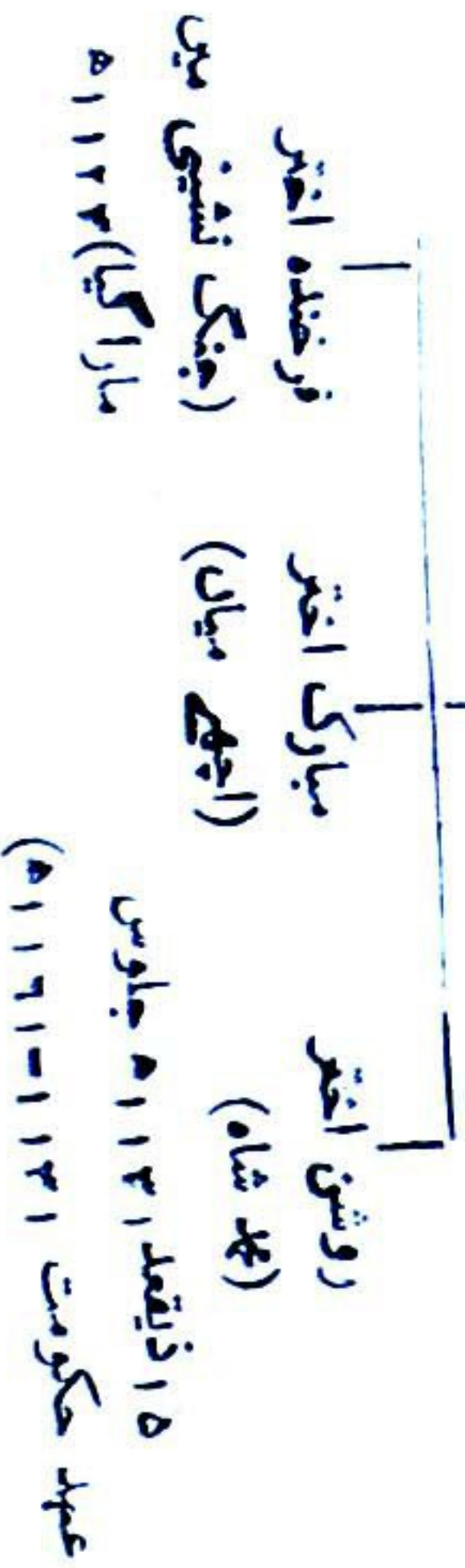
رفیع القدر رفیع السمان



معزالدین جہاندار شاہ

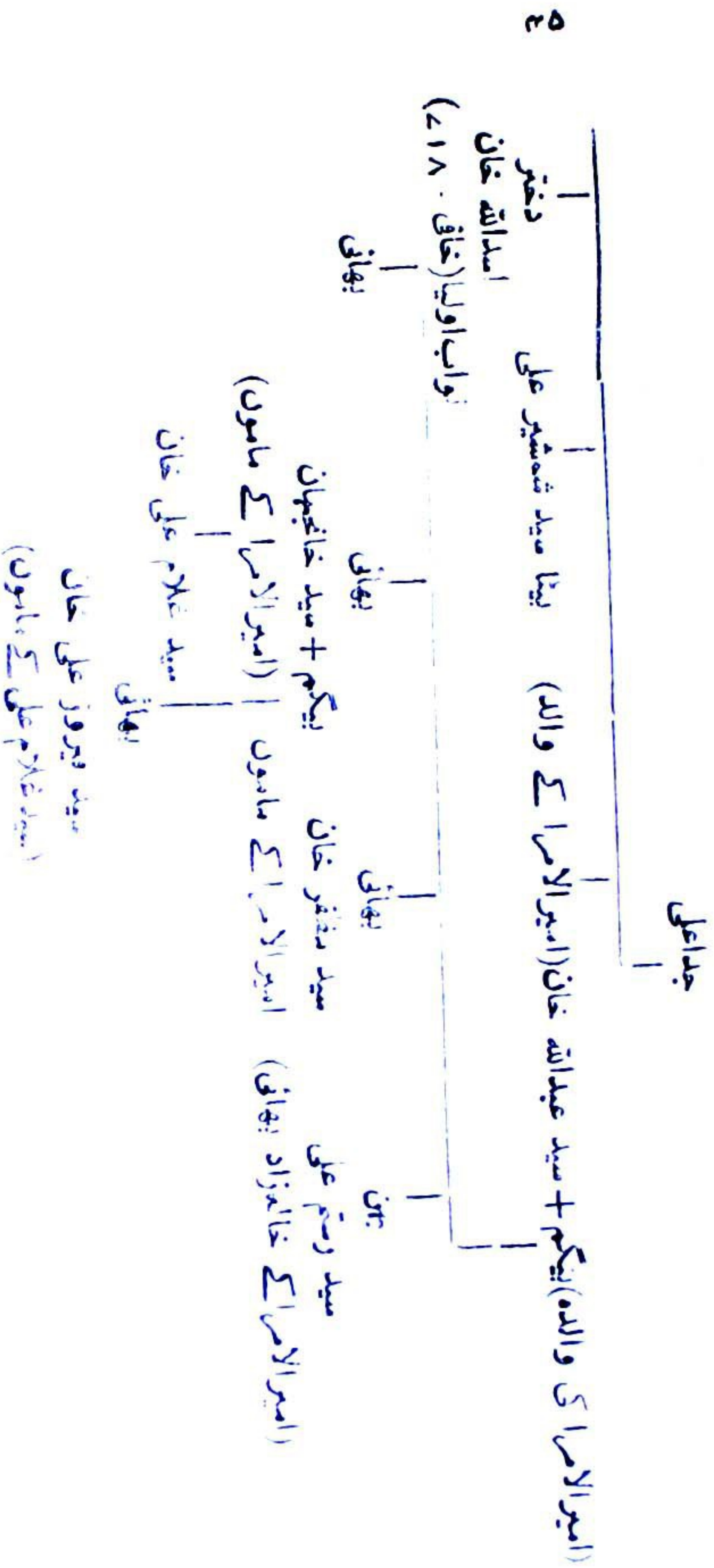


خجستہ اختر ، جہاآشاہ



شجرۂ سادات بارہہ

عبرت نامہ میں سلاطین تیموری کے علاوہ امراء و وزراء میں سے سب سے زیادہ نمایاں ذکر سادات بارہہ کا ہے۔ خاص طور پر دو بھائیوں سید حسن علی خان قطب الملک، سید حسین علی خان امیر الامرا اور ان کے خاندان کے اقربا کا ذکر آیا ہے۔ ان کا سلسلہ نسب سمجھنے کے لیے ہم ذیل کا نقشہ پیش کرتے ہیں تاکہ ان کے باہمی تعلقات جاننے میں آسانی ہو :



خلاصہ عبرت نامہ

عبرت نامہ کی زبان عام قاری کے لیے مشکل ہے اس لیے آرائشی عبارات و اشعار حذف کر کے صرف واقعات کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ فارسی سے کم آشنا اشخاص بھی اس سے استفادہ کر سکیں۔

تمہید

انقلابات روزگار کے عجیب و غریب واقعات جب ضبط تحریر میں آئیں تو ان کو تاریخ کا نام دیا جاتا ہے۔ اگر یہ واقعات اہل دنیا کے خواص سے متعلق ہوں تو ان سے عبرت حاصل ہوتی ہے۔ اگر یہ احوال اہل طریقت سے متعلق ہوں تو ان کو پندنامہ یا ملحوظات کا نام دیا جاتا ہے۔ اگر یہ احوال سلاطین سے متعلق ہوں تو نثر و نظم میں لکھنے والے ان کو شاہنامہ یا تاریخ نامہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

سبب تالیف

عام دستور یہ رہا ہے کہ سلاطین اپنے عہد کی تاریخ لکھوانے پر اشخاص کو مامور کرتے آئے ہیں۔ اور اپنی خواہش کے مطابق بعض واقعات کو نظر انداز اور بعض غیر ضروری حوادث کو ضبط تحریر سے لانے کے لیے مجبور کرتے آئے ہیں۔ اس کتاب کا مؤلف کسی کے خواص کرم کا منت پذیر ہوئے بغیر لاہور میں متوکلانہ زندگی بسر کر رہا تھا۔ ۱۱۳۰ھ میں ہریشانی احوال کی وجہ سے لاہور چھوڑنے پر مجبور ہوا۔ اور ایک عزیز کی وساطت سے دہلی پہنچا۔ وہاں بادشاہ وقت برج سبک اور وزیر سلطنت سید عبداللہ خاں قطب الملک اور لارسیہ سید حسین علی خان بخش مالک امیرالامرا کے باہمی اختلافات کی وجہ سے تلاش

معاش کا مسئلہ بڑا دشوار نظر آیا۔ وزیر بے دلی سے امور سلطنت کی دیکھ بھال کر رہے تھے اور رعایا پریشان حال تھی۔ بادشاہ نشہ جوانی و دولت میں مست تھا۔ اس نے دو تین اشخاص کو اعلیٰ مناصب پر مامور کر رکھا تھا۔ قاضی شریعت اللہ میر جملہ کو ہفت ہزاری منصب عطا کر کے زر و جواہر سے مالا مال کر دیا تھا۔ یہ شخص بہار و پٹنہ میں تجارت اجناس پر گزران کرتا تھا۔ دوسرا خواجہ عاصم خاندوران ایک سادہ ترک تھا جسے بے حساب دولت سے نواز کر عالی منصب عطا کیا تھا۔ یہ نو سرافراز چاہتے تھے کہ قطب الملک اور امیرالامرا دونوں بھائی غرور سیادت و شجاعت چھوڑ کر بادشاہ کے مطیع و منقاد رہیں یا اپنے حریفوں کے سامنے مجبور و معذور ہو کر ذلیل و خوار رہیں۔ دہلی میں اقتدار کی رسہ کشی جاری تھی کہ امیرالامرا کی آمد آمد کا غلغلہ بلند ہوا۔ وہ فتح دکن کے بعد بادشاہ سے رنجیدہ خاطر ہو کر مرہٹوں تلنگوں اور ایک بے نام شاہزادہ ساتھ لے کر اپنے بھائی قطب الملک کی مدد کو آرہا تھا۔ بادشاہ نے اورنگ آباد سے اس کی روانگی کے آغاز سے مالوہ اور اجین کے صوبیداروں اور شاہراہ کے دوسرے فوجداروں اور زمینداروں کو فرمان بھیجے تا کہ وہ اسے بے اجازت دربار میں آنے سے روکیں لیکن کسی کو ایسا کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ آخر سید حسین علی خان ۲۷ ربیع الاول ۱۱۳۱ھ کو دہلی پہنچا۔ ۵ ربیع الثانی کو بادشاہ سے ملاقات ہوئی۔ بادشاہ نے انجام نہ سوچتے ہوئے تمام اختیارات اپنے مخالفوں کے حوالے کر دیے۔ ۸ ربیع الثانی کو انہوں نے فرخ سیر کو قید کر لیا اور ۹ ربیع الثانی کو رفیع الدرجات پسر رفیع الشان کو تخت سلطنت پر بٹھا دیا۔

اسی اثناء میں میراتعارف صورت سنگھ ملتانی دیوان نواب سید حسین علی خان سے ہوا۔ وہ ایک نیک خو بہادر اور فیاض شخص تھا۔ اس کے دو بیٹے لالہ آئند روپ اور لالہ لاہوری مل بھی حسن صورت و سیرت سے آراستہ تھے۔ صورت سنگھ نے میرے لیے اسباب معاش مہیا کیے اور

اور نواب سے میرا تعارف کرایا۔ میں بھی صدق و اخلاص سے خدمت میں حاضر ہوا اور مجھے زندگی کی خوشحالیاں میسر آ گئیں لیکن ملک کے سیاسی حالات سازگار نہیں تھے۔ فرخ سبر کے عزل کے بعد لوگ مادات کو ہدف ملامت بناتے تھے۔ تھوڑے ہی عرصے میں یکے بعد دیگرے دو بادشاہ تخت پر بیٹھے۔ اکبر آباد میں شورشیں برپا ہوئیں۔ میں بھی اپنے محسن کے ہمراہ وہاں موجود تھا۔ کبھی کبھی مجلس میں مجھ سے کہا جاتا کہ میں تاریخی و سیاسی واقعات کو ضبط تحریر میں لاؤں۔ میں عرض کرتا کہ میں اپنی کم استعداد کے باوجود صرف چشم دید واقعات کی مختصر رویداد لکھ سکتا ہوں۔ صاحبزادہ نے فرمایا کہ سلاطین سلف کی تاریخیں مسلسل مرتب ہوتی آتی ہیں جیسا کہ ابوالفضل نے ”اکبر نامہ“، معتمد خان نے ”افغان نامہ“ جہانگیری“ اور محمد صالح نے ”شاہجہان نامہ“ لکھا۔ لیکن عالمگیر کے زمانے کے واقعات ضبط تحریر میں نہیں آئے۔ میں نے عرض کیا کہ عالمگیری عہد کے پہلے دس سالوں کے احوال و واقعات تو محمد کاظم نے لکھے ہیں۔ بختاور خان نے بھی اس کے چالیس سالہ کارہائے نمایاں کو لکھا ہے۔ یہ لوگ اس کام کی اہلیت و استعداد رکھتے تھے۔ میں اس کام کے لائق نہیں۔ آخر یہ قرار پایا کہ عہد محمد معظم بہادر شاہ، جہاندار شاہ اور فرخ سبر کے احوال و کوائف منضبط کر لیے جائیں۔ دوستوں کے اصرار پر میں نے یہ کام سرانجام دینا قبول کر لیا۔

وفات اور نگزیب عالمگیر

اورنگزیب عالمگیر ۲۸ ذی قعدہ ۱۱۱۸ھ کو وفات پا گیا۔ اس کا دوسرا بیٹا محمد اعظم خبر سن کر پہنچ گیا۔ وہ پندرہ کوس دور مقیم تھا۔ تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر اعیان سلطنت میں سے بعض نے رضامندی سے اور بعض نے مجبوراً اسے بادشاہ تسلیم کر لیا۔ کام بخش چوتھا بیٹا عالمگیر کو مرغوب خاطر تھا۔ حیدرآباد، بیجاپور وغیرہ

دکن کے علاقے اس کے زیر حکومت تھے۔ عالمگیر نے محمد معظم اور محمد اعظم بڑے بیٹوں سے استعدا کی تھی کہ میرے مرنے کے بعد کام بخش کو حسب حال رہنے دیا جائے، چنانچہ دونوں بھائی باپ کی اس وصیت پر عمل پیرا ہونے کے لیے تیار تھے۔ محمد اعظم اپنے دو بیٹوں اور پوتوں کے ہمراہ آگرہ کی طرف روانہ ہوا۔

محمد اعظم تند مزاج اور خود پسند تھا۔ ایسا شخص امور مملکت کے لیے اطمینان بخش عامل نہیں ہوتا۔ اس لیے عالمگیر نے اپنی بیماری اور ضعف کے پیش نظر اپنے ہونہار پوتے محمد عظیم پسر معظم شاہ کو اپنے پاس بلا بھیجا۔ عالمگیر نے پہلے بھی مہراوزک اس کے سپرد کر رکھی تھی اور خاص عرایض پر وہی دستخط کرتا تھا۔ محمد اعظم صوبہ بہار و پورب کا نظم و نسق اپنے بیٹے فرخ سیر کے سپرد کر کے عجلت کے ساتھ وہاں سے چلا اور دریائے گنگا کے کنارے کڑھ جہاں آباد میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اس نے مرگ عالمگیر اور بادشاہ گردی کی خبر سنی۔ اس کے رفقا سربلند خان اور حکیم محمد سعید وغیرہ نے مشورہ دیا کہ محمد اعظم کے پہنچنے سے پہلے آگرہ شہر و قلعہ پر قبضہ کر کے خزاہن و دفاہن پر متصرف ہو جانا چاہیے تاکہ جب اس کے والد محمد معظم اور بھائی کابل سے یہاں پہنچیں تو ان کے لیے پہلے سے ایک مرکز موجود ہو۔ محمد اعظم نے باقی خان قلعدار کو نوازش و عنایات کا یقین دلا کر قلعہ سپرد کرنے کا پیغام بھیجا لیکن اس نے انکار کیا اور کہا کہ محمد معظم اور دوسرے بھائیوں کے زندہ ہوتے ہوئے قلعہ آپ کے سپرد نہیں کیا جا سکتا۔ محمد اعظم نے قلعے کے محاصرے کا حکم دیا لیکن قلعہ کے استحکام کے پیش نظر کامیابی کا کوئی امکان نہیں تھا، اس لیے مجبوراً باپ اور بھائیوں کی آمد کا انتظار کرنے لگا۔

ادھر محمد معظم افغان و مغل قبائل کے ہمراہ کابل سے روانہ ہوا۔ اس کا بڑا بیٹا معزالدین جہاندار شاہ ملتان میں تھا۔ صوبہ پنجاب کا ناظم منعم خان خانخاناں، عنایت خان کی سرکوبی کے لیے دریائے بیاس

و سہلج کے پار وسائل جنگ مہیا کرنے میں مصروف تھا۔ محمد معظم نے
پل شاہ دولا پر پہنچ کر بادشاہت کا اعلان کر دیا۔

محمد معظم شاہ کی تخت نشینی اور بھائی سے جنگ کے لیے روانگی

محمد معظم شاہ نے ادنیٰ و اعلیٰ اور فقرا و مساکین کو نوازا۔ منعم خان
خاناناں اپنے رفقا کے ساتھ اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ معظم لاہور
میں داخل ہوتے وقت حضرت گنج بخش کے مزار پر حاضر ہوا۔
شاہ رمزی اور دوسرے درویشوں سے بھی ملاقات کی۔ معزالدین بھی
لاہور پہنچا۔ بادشاہ اور تینوں بیٹے پانچ دن شالامار باغ میں ٹھہرے۔
پھر قلعہ کے احوال و خزانہ کا جائزہ لے کر شاہجہان آباد روانہ ہو گئے۔
محمد عظیم کے خط آ رہے تھے کہ حالات سنگین ہو رہے ہیں، فوراً پہنچو۔
محمد معظم چودہ پندرہ کوس روزانہ طے کر کے جلد سے جاد شاہجہان آباد
پہنچا۔ محمد یار خان ناظم قلعہ نے تمام اسواں و خزانہ کی فہرست کے
ساتھ قلعے کی چابیاں اس کے حوالے کر دیں۔ یہاں بھی وہ خواجہ بختیار
کاکی اور نظام الدین اولیا کے مزارات پر دعا کے لیے حاضر ہو کر
اکبر آباد کی طرف روانہ ہوا۔ ۱۷ ربيع الاول ۱۱۱۹ھ کو آگرہ پہنچا
اور سموگڑھ میں لشکر نے ڈیرے ڈالے۔ محمد عظیم خدمت میں حاضر
ہوا۔ چاروں بیٹے رزم و پیکار کے لیے آمادہ ہوئے۔

محمد اعظم کی جنگ کے لیے روانگی

محمد اعظم اپنے دو بیٹوں بیدار بخت اور والا جاہ کے ہمراہ جوش و
خروش سے اپنے رفقا کی افسردگی اور بیدلی سے قطع نظر منزلیں مارتا ہوا
چلا آ رہا تھا۔ پرانے تجربہ کار ساتھیوں نے کہا۔ ”تھمل سے کام لیجیے۔
چھوٹے سے چھوٹے منصبدار کی ہمت بندھا کر اسے اپنے ساتھ رکھیے۔“ لیکن
اس نے غضبناک ہو کر ان کو بزدلی کا طعنہ دیا۔ اپنے ایک قدیم جانباز

رای گویال چودھری کو قتل کروا دیا۔ پرانے خدمت گزار سالار۔
غازی الدین خان بہادر اور چن قلیچ خان اس کے ساتھ جانے سے پہلوتھی
کر رہے تھے۔ امیرالامرا ذوالفقار علی خان بہی اس کی تیزی و خود
پسندی سے بیزار تھا۔ لیکن اس کے قدم و فائدہاں خادم اس کے ہمراہ
مرنے مارنے پر آمادہ گوالیار پہنچے اور وہاں توقف کیا۔

جنگ اعظم و معظم

خانعالم دکنی، امان اللہ خان اور اس کا بھائی، شیخ ضیا اللہ لکھنوی،
تربیت خان، مطالب خان اور دوسرے بہادر مجد اعظم کے ہمراہ تھے۔
شدت گرما میں ملاح و کشتی کی استعانت کے بغیر دریائے چنبل کو
عبور کر کے جا جو جا پہنچے جو آگرہ سے آٹھ کوس کے فاصلے پر ہے۔
مجد معظم چاہتا تھا کہ نامہ و پیام سے تقسیم ملک پر رضامند ہو کر
کشت و خون سے خلق خدا کو محفوظ رکھے۔ لیکن بہتیجوں اور بیٹوں
کی جلد بازی سے جنگ شروع ہو گئی۔ پہلی آویزش بیدار بخت اور
مجد اعظم کے درمیان ہوئی۔ بعد میں دونوں لشکروں کے درمیان گھمسان
کا رن پڑا۔ مجد اعظم کی فوج میں خانعالم دکنی کے دو سو زرہ پوش
سوار سرخ لباس پہنے اور زر تار پگڑیاں باندھے ولی نعمت پر قربان ہو گئے۔
اس کشمکش میں بیدار بخت اور مجد والاجاہ گولی کا نشانہ بن گئے۔
معظم کے لشکر میں سے میرزا نامدار نبیرہ بادشاہ قلی خان لکھنوی،
باز خان افغان، عنایت خان نبیرہ سعید اللہ خان مرحوم داد شجاعت دیتے
ہوئے جان بحق ہوئے۔ سادات بارہہ نے کمال دلیری کا ثبوت دیا۔
سید حسین خان، ابو سعید خان اور سید نور الدین پسر سید عبداللہ
خان اس معرکہ میں ہلاک ہوئے۔ سید حسین علی خان سخت مجروح ہوئے۔
مجد اعظم کے لشکر نے حریفوں کو پس پا کر کے تمام بازار لوٹ لیا۔
اسی اثنا میں تیرہ و تار بادل اٹھے، زبردست آندھی چلی اور کھنکریاں
اڑ اڑ کر لگیں۔ اتنے میں مجد اعظم کے سینے پر ایک گولہ لگا اور اس

کا کام تمام ہوا۔ رستم دل نے اس کا سر کاٹ کر معظم شاہ کے سامنے پیش کیا جس کو دیکھ کر وہ بہت آزرده ہوا۔ محمد اعظم اور شاہزادوں کی نعشوں کو تابوتوں میں بند کر کے مقبرہ بہایوں میں دفنانے کے لیے شاہجہان آباد بھجوا دیا گیا۔

محمد معظم بہادر شاہ کی دکن کو روانگی

فتح کے بعد محمد معظم بہادر شاہ آگرہ گیا۔ وہاں اس نے باغ دہر آرا میں قیام کیا۔ جنگ میں شریک ہونے والوں کو انعامات تقسیم کیے۔ چاروں شاہزادوں کو تیس تیس ہزاری منصب عطا کیا۔ محمد اعظم کا تمام مال و متاع منعم خان کو ملا۔ اس کے ملازمین کی بھی دل جوئی کی اور ان کو مختلف خدمات پر مامور کیا۔ بادشاہ کے بذل و کرم سے لوگ خوش حال ہوئے۔ غلے کی ارزانی ہوئی اور کسب و کار میں سہولتیں ہوئیں۔ اسد اللہ خان کو وکیل مطلق رہنے دیا لیکن اقتدار معظم خان کے سپرد کیا۔ ذوالفقار خان کو عالمگیری عہد کی مانند سپہ سالار بخشی الملک کے منصب پر بحال رکھا۔ صوبیداروں کی تمخواہوں اور رعایا و ائمہ کی مدد معاش میں کمی نہ کی۔

منعم خان اور شاہزادے کام بخش کے خلاف اقدام کرنے کی ترغیب دے رہے تھے۔ لیکن بادشاہ اس کو چھوٹا بھائی ہونے کی وجہ سے بیٹا سمجھتا تھا اور باپ کی وصیت کی بنا پر اس کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتا تھا۔ اسی اثنا میں راجپوتوں اور سرئیہ اور گنپتوں نے زمینداروں کا تذکرہ ہوا۔ اہانت اسلام اور بربادی مساجد کی خبریں سنیں۔ راجپوتوں کے خلاف جنگ میں دو ہزار کے قریب سادات ہارید دے چکے تھے۔ اس لیے جنوب کی طرف لشکر روانہ ہونے کا حکم ہوا۔ ایک سپہینہ کے بعد سر زمین راجپوتانہ میں پہنچے۔ راجپوت سردار مقابلے کی تاب نہ لا کر پہاڑیوں میں چھپ گئے اور بعض مقابلے میں آئے۔

ہوئے۔ اھیائے دین اور تعمیر مساجد کے لیے پوری توجہ دی گئی۔ کچھ عرصہ کے بعد منعم خان اور مہابت خان کی سفارش پر راجہ کا بیٹا دربار میں حاضر ہوا اور اس نے اپنی خطاؤں کی معافی مانگی اور پریشانی احوال درست کرنے کی اجازت چاہی تاکہ بعد میں لشکر شاہی کے ساتھ رفاقت کر سکے۔

جنگ بہادر شاہ اور کام بخش

اسی اثنا میں دکن جانے اور کام بخش کو وہاں سے نکال باہر کرنے پر پھر زور دیا گیا، چنانچہ شدت گرسا کے باوجود لشکر روانہ ہوا۔ کام بخش اتنے بڑے لشکر کی آمد سے بے پروا بیجاپور میں پڑا تھا۔ لشکر شاہی دریائے نربدا کو عبور کر کے خجستہ بنیاد کی طرف روانہ ہوا۔ کام بخش کے خیر خواہوں نے مشورہ دیا کہ یا تو ملک کے قلعوں کو مستحکم کرنا چاہیے یا پھر سپاہ و خزائن جمع کر کے استقبال کے لیے جانا چاہیے لیکن اس نے ان کے مشورے کو قابل توجہ نہ سمجھا۔ سوء اتفاق سے وہ چند خطوط جو منعم خان نے فریب دینے کے لیے میر ملنگ اور دوسرے رفقا کو لکھے تھے، کام بخش کے ہاتھ آ گئے۔ چنانچہ خواص سے بدظن ہو کر اس نے ایک کو قتل کرنے اور دوسرے کو ہاتھی کے پاؤں تلے کچلنے کا حکم دیا۔ اپنے عزیزوں کے لیے ناشایستہ الفاظ استعمال کیے، چنانچہ اس کے پرانے خدمت گزار بھی اس سے الگ ہو گئے اور وہ صرف دو ہزار آدمیوں کے ہمراہ لشکر شاہی کے مقابل نکل پڑا۔ ادھر سے ذوالفقار علی خان ہراول میں نکلا۔ شاہزادہ کے ساتھ قلعہ جنحی کے سلسلے میں اس کی شکر رنجی تھی۔ کام بخش نے مردانہ وار مقابلہ کیا اور ہاتھی سے اتر کر دست بدست نبرد آزما ہوا۔ آخر زخموں سے بے بس ہو گیا۔ اس کا بڑا بیٹا بھی لڑائی میں مارا گیا۔ اس کے زخموں کو سی کر مرہم لگایا گیا لیکن اس نے جوش میں آ کر ٹانگے توڑ دیے اور جان جان آفرین کو دے دی۔ بادشاہ نے

کام بخش کے بیٹوں اور اہل حرم کی دلہی کی اور ان کے وظائف مقرر کیے۔

دکن سے واپسی اور ظہورِ فتنہٴ سکھاں :

دکن سے واپسی راجپوتانہ کے راستے ہوئی تاکہ سرکش راجپوتوں کی گوشالی کی جا سکے۔ لیکن خانخاناں اور مہابت خان کی سفارش سے مرزا راجہ جے سنگھ اور مہاراجہ اجیت سنگھ پہاڑوں سے نیچے آ کر بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اسی اثناء میں پنجاب میں سکھوں کے قتل و فساد، وزیر خان فوجدار سہرند کے قتل اور گورو کی فریب کاری سے پرگنوں کی لوٹ مار اور شرفا کے ترک وطن کی خبریں آئیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔ گزشتہ زمانے میں نازک نامی درویش ہوا ہے جو ہندو اور مسلمانوں سے یکساں سلوک کرتا تھا۔ وہ بیت اللہ بھی گیا اور برج و کشی بھی حاضر ہوا۔ شاہ عبدالرحمن بختیار کی خدمت میں چلا کھینچا، دنیا بھر کی سیاحت کی، مسجدیں بھی بنائیں اور ہندوؤں کے معابد بھی بنائے۔ اس نے شادی کی اور اس کے ہاں اولاد بھی ہوئی لیکن اس کا فیض نظر اس کے مریدوں کو ہوا، چنانچہ اس کا خاص جانشین انکھ کھتری ہوا۔ اس کے بعد چند جانشینوں کے بعد اس کا جانشین ہر رای نامی ہوا۔ بہت سے لوگ اس کے مرید ہوئے۔ اس کے بعد اس کا بیٹا گورو تیغ بہادر ہوا جس کی زندگی میں اس گروہ کو بہت ترقی ہوئی اور ان کے پاس گھوڑے، ہاتھی اور دوسرا ساز و سامان اکٹھا ہو گیا۔ وہ کبھی کبھی خود حکومت کا دعویٰ کرتے تھے۔ سرہند اور پنجوارہ کے پہاڑوں میں دن گزارتے تھے۔ اور نازیب عالمگیر کو یہ بے معنی فلسفہ سمجھ نہیں تھا۔ اس نے بعض گوشہ نشین فقرا کو بلوا کر ان کی اصلیت دریافت کرنے کی کوشش کی۔ اسی زمانے میں شاہ دولا گجراتی، شاہ عبدالدین قصوری اور شاہ حسن درگاہ لاہوری جیسے درویش بھی خالقاپر بنائے ہوئے بیٹھے تھے۔ اسی تحقیق کے سلسلے میں سرمد جیسے تلوار کے گھاٹ

اتارے گئے۔ اسی قسم کے لوگوں میں تیغ بہادر بھی دربار میں حاضر ہوا اور بد نصیبی سے مقتول ہوا۔ اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا گوبند سنگھ جانشین ہوا۔ پہلے سے زیادہ لوگ اس کے مرید ہوئے اور اسے زیادہ امارت ریاست حاصل ہوئی۔ وہ عیش و نشاط سے سہرند میں دن گزار رہا تھا۔ اس نے شاہی محاصل ادا کرنے سے انکار کیا۔ بستیوں میں نئے آئین و دستور کو رواج دیا۔ بادشاہ کی طرف سے وزیر خان فوجدار کو حکم ہوا کہ گوبند سنگھ اپنے آبا کی طرح درویشانہ زندگی گزارے۔ اس کے مرید اسے 'بادشاہ' نہ کہیں۔ وہ جھروکا سے درشن نہ دے اور مریدوں کو سجدہ کرنے سے منع کرے۔ اگر وہ ان حرکات سے باز نہ آئے تو اس علاقے سے ان لوگوں کو نکال باہر کرے۔ وزیر خان نے سرکاری واجبات ادا کرنے کا حکم بھجوا دیا جو اسے گراں گزرا اور بات جنگ و قتال تک پہنچی۔ گوبند سنگھ کا بیٹا اور اس کی بعض عورتیں اسیر ہوئیں اور وہ خود دشوار گزار پہاڑوں میں جا چھپا۔ اس واقعہ سے اس کے مریدوں میں وزیر خان اور مسلمانوں کے خلاف نفرت پیدا ہو گئی۔ گوبند سنگھ نے اپنی اولاد کے غم میں سادہ غذا کیانا شروع کر دی۔ ماتمیوں کی طرح سر اور داڑھی سوچھوں کو ترشوانا بند کر دیا۔ زنار کا دھاگہ بھی لوہے کی زنجیر سے بدل دیا۔ اس کے مریدوں نے بھی اس کی پیروی کر کے مسلمانوں سے انتقام لینے کا عزم کیا۔ جنہوں نے بال بڑھا کر اپنی وضع بدلی، انہوں نے اپنا نام خالصہ رکھ لیا اور باقی دوسرے 'چاکر' کہلانے بہادر شاہ کے رحم و کرم کی عمومی روش نے ان لوگوں کو گستاخی پر دلیر کر دیا۔ گوبند سنگھ اپنا لاؤ لشکر لے کر دکن میں بادشاہ کی خدمت میں پہنچا تا کہ وزیر خان سے ظلم کا بدلہ لے سکے۔ اتفاق سے گھوڑوں کے سوداگر کے ساتھ قیمت ادا نہ کرنے پر گوبند سنگھ کا جھگڑا ہو گیا۔ ایک نے خنجر سے حملہ کر کے اس کا کام تمام کر دیا۔ اس کے پیرووں کو بڑا دکھ اور رنج ہوا۔ صندل و عود میں اس کی نعش کو جلایا اور دلوں میں بغاوت و سرکشی کے جذبات کو

جگہ دی ایک بھروپیا کو اپنا گورو منتخب کیا اور کہا کہ مقتول گورو نئے لباس میں جلوہ نما ہوا ہے۔ جذبہ انتقام سے سرشار لوگ اس کے گرد جمع ہوئے اور سہرند کے نواحی مضافات میں جمع ہو کر مسافروں کا مال و اسباب لوٹنے لگے۔ وزیر خان فوجدار سرہند نے ان کی سرکوبی کے لیے چڑھائی کی۔ بڑے زور کی لڑائی ہوئی۔ شیر محمد اور خواجہ علی کوئلہ مالیر کے افغان اور خود بوڑھا وزیر خان لڑائی میں مارے گئے۔ سکھوں نے وزیر خان کی نعش کو درخت سے لٹکایا اور شہر میں لے پناہ قتل و غارت کے لیے داخل ہو گئے۔ وزیر خان کا بیٹا اور چند دوسرے لوگ صرف جانی بچا کر باہر نکل سکے۔ سجدانند پیشکار وزیر خان کا تمام مال و متاع غارت ہوا۔ بعض نے آبرو ہوئے، بعض جبراً طمع ہوئے۔ نار سنگھ نامی جٹ، ہیبت پور پتی کا رمنے والا سرہند کا ناظم مقرر ہوا۔ اس کے آدمی ہر روز سامانہ، سنام، کیتھل اور گھڑام پہنچ کر حملہ آور ہوتے تھے۔ سید، راجپوت اور مغل اقوام میں سے تقریباً پانچ ہزار آدمی قتل ہو گئے ہوں گے اور اتنی ہی عورتوں نے زہر لٹھا کر یا خنجر و شمشیر کے زخم کھا کر جانی دی ہوں گی۔ دریائے ستلج سے لے کر کرنال تک کے علاقے پر ان کا تسلط و تصرف رہا۔ گورو بندہ خود قلعہ محلص پور میں مقیم تھا جو ساڈھورہ کے نزدیک، سرہند سے چالیس کوس پر واقع ہے اور ڈابر میں سلاطین کی کارگاہ معروف ہے۔ اس کے پیرو ان حدود میں تخریبی کارروائیوں میں مصروف رہے۔ بیساکھی کے دن وہ لاکھ دو لاکھ کی تعداد میں چک گرو یعنی اسرتر میں جمع ہوئے جہاں نانک کے وقت کا تالاب بنا ہوا ہے۔ وہاں انہوں نے نواحی آبادیوں کے ساتھ بھی سہرند جیسا برتاؤ کیا۔ بٹالہ اور کلانور جیسے خوبصورت پر رونق قصبے ان کی تاخت و تاراج سے برباد ہو گئے۔ لاہور کا صوبیدار سید اسلم خان تھا۔ وہ جنگ و جدال سے بچ کر حکمت عملی سے کام لیتا چاہتا تھا۔ ناظم کی بے جراتی سے ان کی تخریب کا سلسلہ لاہور تک پہنچ گیا۔ شہر کے علماء، فقراء اور غربا نے اپنی بے سامانی کے باوجود مقابلے کا عزم

کیا۔ پھر شہر کے نجبا مغل افغان بھی آملے۔ شاہ سعد اللہ مرحوم کے ایک عزیز محمد نقی اور موسیٰ خان پسر خداوردی بیگ آغر خان نے اپنا مال و اسباب بیچ کر ہتھیار مہیا کیے۔ شہر کے تجارت پیشہ پراچوں نے کھانے پینے کی اشیاء مہیا کیں۔ حاجی سید اسماعیل، قاضی یار بیگ، شاہ عنایت اور ملا پیر محمد واعظ جیسے بزرگوں نے جہاد سمجھ کر حصہ لیا۔ یہ تمام لوگ عید گاہ کے وسیع میدان میں جمع ہوئے۔ آخر ناظم صوبہ کو بھی غیرت آئی۔ اس نے پورب کے ایک امیر میر عطاء اللہ اور فرید آباد کے کھول زمیندار محبت خان کو پانچ سو سوار اور پیادہ دے کر ان کے ہمراہ بھیجا۔ یہ خبر سن کر سکھ تپہ بھری کے مضبوط قلعے میں محصور ہو گئے جو بھگونت رائے مہتہ قانونگو نے بنوایا تھا۔ مسلمانوں کا یہ لشکر دو تین وقفوں کے بعد وہاں پہنچ گیا۔ اہل قلعہ نے تیر و بندوق سے کام لیا۔ بعض مسلمان ناتجربہ کی وجہ سے دیوار قلعہ کے نزدیک چلے گئے اور گولی کا نشانہ بن گئے۔ آخر سکھ مقابلے کی تاب نہ لا کر رات کی تاریکی میں بھاگ گئے اور لشکر مظفر و منصور لاہور واپس آ گیا۔ کچھ عرصے کے بعد سکھ قصبہ چاری کے نزدیک لاہور سے بیس بائیس کوس دور کوٹاہ بیگم میں اپنے مذہبی رسوم سر انجام دینے کے لیے جمع ہوئے۔ مسلمان پہلے کی طرح پھر اکٹھے ہو کر ان کے مقابلے کے لیے باہر نکلے۔ راستے میں بستیوں کے لوگوں پر زیادتی بھی ہوئی۔ بھیلووال کے نزدیک دو تین اشخاص سزا کے طور پر قتل بھی ہوئے لیکن عوام اپنی حرکات سے باز نہ آئے۔ آخر ان کی پناہ گاہ کے قریب پہنچ کر سکھوں سے مقابلہ ہوا۔ سنا ہے، دروغ بر گردن راوی۔ مواضع سوری کے افغان بظاہر مسلمانوں کے ساتھ لیکن درپردہ سکھوں کے ساتھ زمینداری رکھنے اور حکام کی سخت گیری کی بنا پر باہم ایک دوسرے کے ہمدرد تھے۔ جب جنگ زوروں پر ہوئی تو افغان باگیں اٹھائے اپنے گھروں کو چل دیے۔ ان کے جانے سے مسلمانوں کے حوصلے ٹوٹ گئے اور بہت سے ہلاک ہوئے۔ سید عنایت ساکن موضع بھنڈیاں، محمد نقی اور محمد زمان رنگھڑ

راجپوت نے بہادری کے حوہر دکھائے اور بہتوں کی جان بچائی۔ شام ہوتے ہی باد و باران کا طوفان اٹھا اور جنگ رک گئی۔ مسلمان تھکے ہارے اندھیری رات میں بیچ بچا کر اپنے گھروں کی طرف چلے گئے۔

بہادر شاہ کی پنجاب کی طرف روانگی اور لاہور میں وفات

بہادر شاہ اجمیر میں تھا کہ سمرند و ساڈھورہ کے لوگ تباہ حال فریاد لے کر پہنچے۔ بادشاہ راجپوتوں کی مہم ملتوی کر کے وہاں سے روانہ ہوا۔ دہلی ٹھہرے بغیر سیدھا ساڈھورا اور سلطان پور کی طرف چل پڑا۔ فیروز خان میواتی، مہابت خان ہراول کے طور پر روانہ ہوئے۔ تلادری، اعظم آباد، تنہائیسر متحمل امین گڑھ سر راہے سکھوں سے زبردست لڑائی ہوئی اور برے حالوں ان کو شکست ہوئی۔ ان کے لمبے بالوں کی رسی بنا کر ان کو درختوں سے لٹکا دیا۔ بایزید خان قصوری فوجدار جنوں پانی پت میں راستہ رکنے کی وجہ سے ٹھہرا ہوا تھا۔ اس نے بھی اس سلسلے میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ شمس خان اس کا بھیجا دوآبہ بجوارہ کی فوجیں لے کر سمرند میں سکھوں کے خلاف نبرد آزما ہوا۔ ان میں سے بعض ہلاک ہوئے اور بعض جو قلعے میں پناہ گزین تھے توپ و بندوق کا نشانہ بنے اور وہاں امن و امان کی صورت پیدا ہوئی۔ عیسیٰ خان مئین زمیندار دوآبہ نے بھی ان کو پنجاب کی طرف جانے سے روکا۔ جب بہادر شاہ ڈابر پہنچا تو سکھوں کا گورو بندہ مخلص پور یا لوہ گڈہ میں جا گھسا۔ محاصرہ دو مہینے تک جاری رہا۔ شدت سرما اور باد و باران سے محاصرین کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ بندہ مورچوں پر معینہ سپاہیوں سے ساز باز کر کے خود جموں کی طرف بھاگ گیا۔ بادشاہ بہت خفا ہوا اور اس نے کہا کہ اتنے کتوں سے گیدڑ بھاگ نکلا۔ محمد امین خان اور رستم دل کو اس کے تعاقب میں بھیجا۔ وہ قابو میں نہ آیا۔ رستم کٹھوہہ، ہرول اور دوسرے پرگنوں کے لوگوں کو گرفتار

کر کے لاہور منڈی میں بیچ دیتا اور اپنے آدمیوں کو تنخواہیں دیتا۔ بادشاہ موسم برسات میں دریائے بیاس عبور کر کے لاہور پہنچا۔ دریا میں بہت سے لوگ لہروں کی نذر ہو گئے۔ موضع ابودانہ سے لے کر فیض بخش باغ شمالاً تک شاہزادوں کے لشکر کا راستہ بازار مقرر ہوا۔ شاہزادہ معزالدین بند اور پرویزآباد کے نزدیک اترا۔ مجد عظیم الدین موضع عوان کے قریب اپنے خزانے کی گاڑیوں کے ساتھ جاگزیں ہوا۔ رفیع الشان دریا کے کنارے باغ دھرمو کے نزدیک ٹھہرا۔ جہانشاہ نے حضرت شاہ میر کے نزدیک میدان اپنے قیام کے لیے منتخب کیا۔ بادشاہ کے بدل و کرم سے تیس کے قریب شاہزادے لاہور میں آرام و راحت سے قیام پذیر ہوئے۔ اواسط ذی الحجہ ۱۱۲۳ھ کو بادشاہ کی طبیعت میں اختلال پیدا ہوا۔ اس نے گدھوں اور کتوں کو ہلاک کرنے اور جو گیوں اور میناسیوں کو شہر سے باہر نکلنے کا حکم دیا۔ محرم ۱۱۲۳ھ میں طبیعت اور خراب ہو گئی اور وہ وفات پا گیا۔ مولوی مراد اللہ، محفوظ خان اور عبدالقدیر خان نے تجہیز و تکفین کے فرایض انجام دیے۔ اسی اثنا میں شاہزادوں میں تخت حاصل کرنے کی کشمکش شروع ہو گئی۔

تخت نشینی کے لیے بھائیوں میں جنگ

بہادر شاہ کے بیٹوں میں سے مجد عظیم الدین اپنے تمول و اختیار کی وجہ سے باپ کو عزیز تھا اور دوسرے بھائی اس سے حسد کرتے تھے۔ ذوالفقار خان نے اپنی چالاکی سے دو بھائیوں کو اپنے ساتھ ملایا۔ تیسرے بڑے بھائی معزالدین کو ترغیب و ترہیب سے متفق کر لیا اور طے پایا کہ تینوں بھائی ملک کو اپنے درمیان تقسیم کریں لیکن سکھ و خطبہ معزالدین کے نام رہے۔

۱۔ اب لاہور سے پرے کابل، غزنین، غوربند تک کا علاقہ مجد رفیع الشان کے پاس رہے۔

۲۔ اکبرآباد سے پرے دریائے چنبل کے اس پار خاندیس، برہانپور،

حیدر آباد اور بیجاپور کا علاقہ مجد جہان شاہ کو ملے۔

۳۔ شاہجہان آباد دارالسلطنت سے بنگال تک اور دوسری طرف ملتان اور ٹھٹہ تک کا علاقہ معزالدین جہاندار شاہ کے پاس رہے۔

تینوں بھائیوں نے قرآن مجید کی قسم یاد کر کے معاہدہ کیا اور مجد عظیم کے خلاف جنگ کے لیے تیار ہوئے۔ مجد عظیم، منعم خان خانخانان کی وفات کے بعد خود کو وزیر اور ولی عہد سمجھتا تھا اور تکبر کی وجہ سے بھائیوں کو کسی گنتی میں نہیں لاتا تھا۔ معزالدین کے متعلق کہتا تھا کہ اس کے پاس زور ہے زر نہیں۔ رفیع الشان زیب و زینت کا دلدادہ ہے۔ خجستہ اختر غرور و پندار میں غرق ہے۔ یا کٹ مرے گا یا بھاگ جائے گا۔ انہی خیالات میں سپاہیوں کو سمجھنے کی تہنوا پیشگی دی۔ توپ گاڑیوں کا حصار کھینچ کر سورجہ بندی کر کے شطریج کی طرح مہرے سجا کر تیار ہو گیا۔ اس کے سالار حملہ کے لیے مشورہ دیتے تھے۔ لیکن یہ انہیں تحمل کی تلقین کرتا تھا۔ اس تاخیر کی بنا پر رقیبوں کو سامان جنگ مہیا کرنے کا اور موقع ملا۔ آخر مجد عظیم کے سپاہیوں نے بے تاب ہو کر حملہ کر دیا اور اس کو بھی شامل ہونا پڑا۔ شاہنواز صفوی، خلیل اللہ خان، روح اللہ خان، سلیمان خان نے بہادری کے جوہر دکھائے لیکن مہایت خان اور حمید الدین خان ساتھ چھوڑ کر دریا کے پار چلے گئے۔ شاہنواز خان اور راجہ دیا رام ناگر گجراتی لڑائی میں مارے گئے۔ عظیم کو سینے میں تیر لگے۔ پھر توپ کا گولہ ایسا لگا کہ سر تن سے جدا ہو گیا۔ جب سالار نہ رہا تو دوسرے بھی الگ ہو گئے۔ سلطان کریم پسر مجد عظیم جان بچانا ہوا درگاہ پیر علی بجاویری کے قریب محلے میں ایک جوتا ہے کے گھر پناہ گزیر ہوا۔ حریف کامیاب ہو گئے۔

معزالدین جہاندار شاہ اور دوسرے دو بھائیوں کے درمیان جنگ

عظیم کی شکست کے بعد بے شمار دولت و خزانہ ہاتھ آیا۔ مال و اسباب کی تقسیم پر بھائیوں میں اختلاف پیدا ہوا اور وہ تمام عہد و پیمان بھول گئے۔ اسرا بھی معزالدین کی حمایت میں برابر برابر تقسیم پر راضی نہیں تھے۔ چنانچہ جہاندار شاہ اور جہانشاہ کے کارپردازوں کے درمیان جھگڑا پیدا ہوا۔ جہانشاہ اپنے لشکر گاہ سے اٹھ کر موضع ہانڈو گوجر میں آ گیا اور اس نے مورچے منبھال کر تیر و تفنگ سے کام لینا شروع کر دیا۔ اس کی طرف سے دلیر دل خان، لطف اللہ خان صادق، بھوپت راجی، صورت سنگھ ملتانی اور اس کا بیٹا لالہ انند روپ اس کی حفاظت کر رہے تھے۔ اور جہاندار شاہ کے حرم سرا تک حملے کر رہے تھے۔ اتنے میں لال کنور، جہاندار شاہ کی محبوبہ ڈولی میں بیٹھ کر شہر میں حویلی دارا شکوہ کی طرف چلی گئی۔ جہاندار شاہ اپنے ہاتھی کے ہودہ میں بیٹھا دعائیں مانگ رہا تھا۔ لوگ اسے غائب سمجھ رہے تھے۔ اچانک ہرقندازوں اور تیراندازوں کی ایک ٹولی نے جہانشاہ اور شاہزادہ فرخندہ اختر کو گھیرے میں لے لیا اور دونوں موت کا نشانہ بن گئے۔

معزالدین جہاندار شاہ کی تخت نشینی

جہاندار شاہ کی تخت نشینی پر ذوالفقار خان ہادر، وزیر اور کوکلتاش خان علی مراد، سالار سپہ ہوا۔ مخبروں نے شاہزادہ کریم کے مخفی مقام کی اطلاع دی۔ اس کو ڈولی میں سوار کر کے ذوالفقار کے سامنے لائے جس نے جہاندار شاہ کے اشارے سے قتل کروا دیا۔ سلطان اعزالدین کی شان میں گستاخی کی وجہ سے رستم دل کو ٹکڑے ٹکڑے کروا کر درخت پر لٹکا دیا۔ کوکلتاش خان نے حسد کی وجہ سے مخلص خان کو ٹھکانے لگوا دیا۔ زبردست خان کو علی مردان خان کا خطاب عطا ہوا اور اسے ناظم پنجاب نامزد کیا گیا۔ جہاندار شاہ ۱۲ صفر ۱۱۲۳ھ کو شاہجہان آباد

روانہ ہوا۔

تمام اطراف سے تہنیت کے پیغام آئے۔ خطرہ تھا تو فرخ سیر بن محمد عظیم کی طرف سے تھا جو صوبہ بہار میں باپ کی بجائے تاظم تھا۔ جہاندار شاہ تو اپنے خزانوں اور لشکروں پر بھروسہ کر کے بے پروا تھا لیکن مصاحبوں نے کہا: ”دشمن کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔“ چنانچہ خواجہ حسین خاندوران اور لطف اللہ صادق کو سلطان اعزالدین اپنے بیٹے کی معیت میں لشکر دے کر روانہ کیا۔ لشکر دربانے اکبر آباد کے اس پار جا کر ٹھہرا۔

فرخ سیر اور سلطان اعزالدین کے درمیان جنگ

شاہزادہ فرخ سیر باپ اور بھائی کی شکست اور قتل کی خبر سن کر ٹرپ رہا تھا۔ لیکن اپنے چچا کے سال و اسباب اور فوج و سپاہ کے مقابل خوفزدہ تھا۔ وہ سمندر کے راستے بھاگ جانا چاہتا تھا۔ خواجہ عاصم اور احمد بیگ کوکہ اور دوسرے خدمت گزار ان کے پاس موجود تھے۔ سادات بارہہ میں سے سید حسن علی خان ناظم الہ آباد تھا اور اس کا بھائی حسین علی خان، سید ناصر علی، سید سیف الدین علی اور سید نجم الدین چھوٹے بھائی پرگنوں کے فوجدار تھے۔ دراصل یہ لوگ معزالدین ہی کے نامزد تھے۔ ملتان میں بلوچوں کے خلاف انہوں نے کارہائے نمایاں انجام دے لیکن فتح و کامیابی کا امتیاز عیسیٰ خان مہین زمیندار دوآبہ کو دیا گیا۔ اس ناقدری پر وہ رنجیدہ ہو کر معز خان کے پاس لاہور چلے گئے۔ بعد میں محمد عظیم کے خلاف جنگ میں بڑی بے جگری سے لڑے اور معظم شاہ کی نظروں میں معزز ہوئے۔ محمد عظیم کی سفارش سے وہ موجودہ علاقوں میں مختلف خدمات پر متعین ہوئے۔ فرخ سیر بھی ان کو اپنا سمجھتا تھا۔ اس کے لکھنے پر وہ اس کی حمایت پر آمادہ ہو گئے۔ انہوں نے اپنے تمام اقربا کو مختلف اطراف سے اکٹھا کیا۔ اتفاق سے تیس لاکھ روپیہ کا خزانہ عبدالرحیم کی حفاظت

میں جہانگیر نگر سے الہ آباد پہنچ گیا تھا۔ عبدالرحیم، محمد اعظم کی شکست و تباہی اور موت کی خبر سن کر مہم گیا تھا۔ چنانچہ حسن علی خان کے کہنے پر اس نے خزانہ حوالے کر دیا۔ فرخ سیر نے عظیم آباد پٹنہ میں تجار سے قرض لے کر سامان جنگ مہیا کیا اور تیار ہو کر الہ آباد پہنچ گیا۔ محاصرے لوگوں نے اس کی حمایت پر عہد و پیمان باندھا۔ فرخ سیر پکڑی اور تلوار اتار کر منتظر بیٹھا تھا۔ سید حسن علی خان نے سر پر پکڑی رکھی اور کمر میں تلوار باندھی اور امداد و اعانت کا یقین دلایا۔ سلطان اعزالدین ان تیاریوں کی خبر پا کر کڑھ اور شہزاد پور کے پاس آ پہنچا۔ اس طرف سے سیف الدین علی، سید ناصر علی اور دوسرے بھائی دو ہزار سوار و پیادہ لے کر سلطان اعزالدین کے مقابل جا پہنچے۔ خواجہ حسین خان اور لطف اللہ مقابلے کی تاب نہ لا کر اکبر آباد کو بھاگ گئے۔ اعزالدین کو بھی مال و سپاہ کا یقین دلا کر میدان سے نکال لے گئے۔ سادات بارہہ فاتح و منصور واپس آئے اور انعامات و خطابات سے سرفراز ہوئے۔

فرخ سیر اور جہاندار شاہ کی جنگ

جہاندار شاہ اسور سلطنت سے بے پروا عیش دوام میں مست تھا کہ سلطان اعزالدین کی شکست کی خبر پہنچی۔ ذوالفقار خان اور کوکلتاش خان علی مراد نے جنگ کے سوا چارہ کار نہ دیکھا۔ محمد امین خان اور دوسرے مغل سرداروں نے فوج کی تیاری کے لیے زر و مال جمع کیا اور فتح و نصرت کا یقین دلا کر جہاندار شاہ کو ساتھ لے کر چل پڑے۔ سکندرہ میں لشکر نے قیام کیا۔ ۱۴ ذی الحجہ ۱۱۲۴ھ کو فرخ سیر نے سمو گڑھ کے مقام سے دریا عبور کیا۔ سادات بارہہ کے علاوہ میر مشرف اور میر اشرف لکھنوی، راجہ چھیلہ رام اور گردھر لعل پسر دیا رام بھی لشکر میں شامل ہو گئے۔ دونوں جانب سے گھمسان کا رن پڑا۔ قاضی شریعت اللہ (سیر جملہ) فرخ سیر کی طرف سے رات کو

مغل رؤسا کے گھر گیا اور انعام و رعایات کا یقین دلا کہ انہیں اپنی طرف مائل کیا۔ میدان میں مغلیہ کے پاؤں اکھڑ گئے۔ کوکلتاش خان جوان مردی سے لڑتا ہوا مارا گیا۔ ذوالفقار خان، کوکلتاش خان سے رقابت کی وجہ سے صف آرائی اور مورچہ بندی میں دلچسپی نہیں لیتا تھا۔ رات ہوئی تو معلوم ہوا کہ بات بات سے نکلا چاہتی ہے اور کوشش لیکار ہے۔ معزالدین ذاتی شجاعت کے باوجود نہ ٹھہر سکا اور تغیر لباس سے شاہجہان آباد کی طرف روانہ ہو گیا۔ ذوالفقار خان دہلی پہنچا۔ اس امید میں کہ شاید اس کا باپ اسد خان کوئی تدبیر نکالے۔ جہاندار شاہ کے پہنچنے پر اس نے تملق آمیز بانیں کیں۔ اور چند آدمیوں کی نگرانی میں محبوس کر دیا۔ ذوالفقار خان بیم و رجا کی حالت میں تھا۔ اگر جہاندار شاہ دہلی نہ جانا اور سیدھا عیسیٰ خان زمیندار جالندھر کے پاس جانا تو اس کے پاس جنگ کے لیے بہت سامان اکٹھا ہو جاتا یا ذوالفقار خان کے ساتھ دکن میں داؤد خان کے پاس چلا جاتا تو افغان اس کی مدد کرتے۔

فرخ سیر نے فتح کے بعد غنیمت کا مال سمیٹا اور مجروحین کی تلاش ہوئی۔ سید حسین علی خان زخموں سے چور بیہوش کیفیت میں ملا۔ میر اشرف مارا گیا تھا۔ سید حسن علی خان کو ہفت ہزاری منصب، سید عبداللہ خان قطب الملک کا خطاب ملا اور وزیر مقرر ہوا اور اسے دارالسلطنت کا نظم و نسق سنبھالنے اور قلعے کے خزائن و دفاین پر تصرف کے لیے دہلی روانہ کیا۔ تخت نشینی کے بعد ۹ ربیع الثانی ۱۱۲۴ھ میں فرخ سیر اکبر آباد سے روانہ ہو کر تادمان و کاسران شاہجہان آباد کو داخل ہوا۔ تخت نشینی کے بعد خطبہ و سکے اس کے نام پر جاری ہوا۔ جشن نوروز کے موقع پر سید حسین علی خان کو پنج ہزاری منصب اور میر بخشی کا عہدہ ملا۔ میر مشرف کو چار ہزاری منصب، خواجہ عاصم کو صمصام الدولہ خاندوران کا خطاب اور پنج ہزاری منصب، احمد بیگ کو غازی الدین خان کا خطاب اور داروغہ توپخانہ کا عہدہ قاضی شریعت اللہ کو میر جملہ معظم خان خاندانوں کا خطاب، حافظ

مجد افضل استاد شاہ کو پنج ہزاری منصب اور صدر الصدور کا عہدہ اور سید افضل خان صدر جہان کا خطاب ملا۔ اسد خان اپنے بیٹے ذوالفقار خان کی سفارش کے لیے حاضر ہوا لیکن میر جملہ کے مشورے سے قتل کا حکم ہوا۔ الاچین بیگ کو بہادر دل خان کا خطاب اور مجرموں کی تسمہ کشی کی خدمت سپرد ہوئی۔ جہاندار شاہ قتل ہوا۔ اس کی لاش ہاتھی پر سوار کی اور دم کے ساتھ ذوالفقار خان کی لاش باندھ کر دہلی میں تشہیر و تذلیل کیا گیا۔ اگرچہ دربار میں میر جملہ کو بڑا عروج تھا لیکن سادات بارہہ کی اور شان تھی۔ ان جیسی فوج اور ان جیسا جلال کسی راجپوت اور مغل کو میسر نہیں تھا۔ مقربین دربار ان سے حسد کرتے تھے۔ ان سے بھی خلاف قاعدہ و دستور افعال سرزد ہو جاتے تھے۔

دوسرے سال سخت قحط پڑا۔ روپیہ میں تین چار میر غلہ نہیں ملتا تھا۔ بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے۔

گورو بندہ کے احوال

بندہ کوہستان جموں سے نکل کر آس پاس کے فوجداروں سے الجھتا رہا۔ بندہ امین خان اور عبدالصمد خان اس کی سرکوبی پر سامور ہوئے۔ اکا دکا جھڑپوں میں اس کے آدمی لڑتے مرنے بھاگ جاتے۔ یہاں تک کہ بندہ پھر روپوش ہو گیا۔ مجد امین خان واپس دہلی چلا گیا اور عبدالصمد خان ناظم صوبہ لاہور پہنچا۔ ایک سال کے بعد پھر حالات خراب ہونے شروع ہوئے۔ بندہ اور اس کے ساتھی آس پاس کے علاقوں پر چڑھ دوڑتے اور نوٹ مار کرتے۔ کلانور اور بٹالہ جیسے خوبصورت اور پر رونق فصیے بھی ان کی زد میں آ گئے۔ مہراب خان فوجدار کلانور اور مجد دائم فوجدار بٹالہ نے مقابلہ کیا لیکن شکست کھائی اور آس پاس کے زمیندار بھی ان کے سامنے بے بس ہو گئے۔ لوگ بھاگ کر لاہور آئے اور کچھ چنبہ اور دسویہ کی طرف نکل گئے۔ یہ حال دیکھ کر بادشاہ کی طرف سے حکم آیا کہ تمام فوجدار ناظم صوبہ

کی معیت میں ان باغیوں کا قلع قمع کریں۔ چنانچہ میر احمد خان فوجدار گجرات، ارادت خان فوجدار ایمن آباد، نور محمد خان فوجدار اورنگ آباد و پسرور، محمد دائم بٹالہ سے، سہراب خان کلانور سے، حفیظ علی خان ہیبت پور سے، راجہ بھیم سین قنوج سے اور دھرو دیو جسر وٹیہ کے آدمی آپہنچے اور ہر طرف مورچے سنبھال لیے۔ بندہ کوٹ مرزا جان میں کچے قلعے میں پناہ گزین ہوا۔ عارف بیگ نائب ناظم صوبہ لاہور شاہ گنج میں چھاؤنی ڈال کر بیٹھ گیا۔ اتنے میں عبدالصمد خان بھی جلد کوٹ مرزا جان آپہنچا۔ بندہ اس کچے قلعے سے نکل کر دو ہزار آدمیوں کے ہمراہ احاطہ گورداسپور میں چلا گیا اور شاہ نیر اور دامن کوہ کی چند جھیلوں کا پانی کاٹ کر گڑھی کے گرد چھوڑ دیا۔ اس پاس دلدار ہو گئی اور کسی شخص کا گڑھی کے پاس پہنچنا مشکل ہو گیا لیکن شاہی لشکر نے گڑھی کا محاصرہ کیا۔ جو لوگ غذا اور چارہ کے لیے اس پاس کے گاؤں میں نکلتے، ان کو گھیرے میں لے کر بعض کو گرفتار کرتے اور بعض کو قتل۔ ان میں سے بعض لباس تبدیل کر کے، بال ترشوا کر لاہور میں چلے گئے۔ میں (مولف کتاب) ان دنوں عارف بیگ کا ملازم تھا۔ مکینوں کی تباہ کاری سے رعایا و لشکر یکساں توبہ توبہ کرتے تھے۔ یہ لوگ چالیس پچاس کی ٹولیوں میں نکلتے اور ہر قسم کے املحہ سے اس سپاہیوں کو قتل کر کے بھاگ جاتے۔ گڑھی کے محاصرے میں تین چار مہینے گزر گئے۔ بادشاہ کا حکم آتا تھا کہ جلد سے جلد بندہ کو گرفتار کر کے پیش کرو۔ دربار سے قمرالدین خان بہادر پسر محمد امین خان بھی کمک کے لیے آ گیا۔ آخر دو اڑھائی مہینے مزید گزرنے کے بعد محاصرین غلے کی کمی یا مردوں کی گندگی و تعفن کی وجہ سے مجبور ہو گئے اور جان بخشی کی امید پر بندہ دوسو نیم مردہ اشخاص کے ہمراہ پناہ سے باہر نکلا۔ گڑھی کی لوٹ مار کے بعد قیدیوں کو ساتھ لے کر لاہور پہنچے۔ عجیب ہنگامہ برپا ہوا۔ آخر زکریا خان کے ہمراہ اس شاہجہان آباد بھیج دیا گیا۔ جہاں ان تمام کو بندہ کے پانچ چھ سات

لڑکے سمیت درگاہ خواجہ بختیار کا کی کے نزدیک قتل کر دیا گیا۔

عیسیٰ خان مٹین اور شہداد خان قصوری کی جنگ

عیسیٰ خان بن دولت بن بولاقی دوآب جالندھر کا بڑا زمیندار تھا۔ شاہزادہ معزالدین کی سرپرستی سے رتبہ پایا۔ وہ اسے بیٹا پکارتا تھا۔ وہ خود بھی بہادر تھا لیکن اس نے ریزنوں کو اپنے ہاں پناہ دے رکھی تھی اور اس سے بہت سی بے انصافیاں ہوئی تھیں۔ وہ اپنے آپ کو افغانہ قصور کے مقابل سمجھتا تھا۔ ڈوگر، کھول اور لکھی جنگل کے مفسدوں سے اکثر اس کی کشمکش رہتی تھی۔ شہداد خویشگی افغانہ قصور میں ناسور تھا اور ناظم صوبہ عبدالصمد خان کی طرف سے شیخوپورہ کا فوجدار تھا۔ پرانی رقابت کی وجہ سے کسی بات پر باہم جھگڑا ہو گیا اور دونوں ایک دوسرے کے مقابل آگئے۔ حریف ہاتھی پر سوار ایک دوسرے کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ عیسیٰ خان نے تلوار اور برچھی سے وار بھی کیا مگر شہداد کے ہاتھوں اسے ایسے زخم لگے کہ اس کے ہوش اڑ گئے۔ اس کے نوکروں نے خود اس کے ہاتھی پر تیروں کی بوچھاڑ کی اور وہ ختم ہو گیا۔ اس کا باپ دولت خان اور اس کے بہت سے ساتھی مارے گئے۔ افغانوں نے مال غنیمت خوب لوٹا۔ کوٹ ادیسہ جو اس کا وطن اور مرکز تھا اور بلخ و بدخشان اور ہندوستان کے تحائف سے مالا مال تھا، تاخت و تاراج کی نذر ہو گیا۔ لوگ عیسیٰ خان کے قتل پر خوش ہوئے۔ ناظم صوبہ عبدالصمد خان کا وقار اور بلند ہوا۔

فرخ سیر کی سلطنت میں خرابی احوال

یہ سب کو معلوم تھا کہ سادات بارہہ اپنا گھر بار قوم قبیلہ چھوڑ کر جان ہتھیلی پر رکھ کر فرخ سیر کے لیے لڑے اور اسے تخت حاصل کر کے دیا لیکن فرخ سیر سادہ لوح اور کم حوصلہ تھا۔ ہر کس و ناکس کی باتیں سن کر اپنی متلون مزاجی کا ثبوت دیتا۔ میر جملہ سادات کا

رقیب تھا۔ وہ فرخ سیر کے کانوں میں ڈالتا رہتا تھا کہ قطب الملک اسباب تعیش میں غرق ہے۔ سارا اختیار و اقتدار رتن چند کو دے رکھا ہے جس کا پیٹ کبھی زر و سیم سے نہیں بھرتا۔ دوسرا بھائی سید حسین علی خان بھی بڑا متکبر ہے۔ خاندوران اگرچہ بظاہر ان بھائیوں سے دوستی کا دم بھرتا تھا لیکن باطن میں ان کے خلاف بادشاہ کے کان بھرتا تھا۔ اس نے دلنشین کر دیا تھا کہ جب تک امور مملکت میں ان بھائیوں کا ہاتھ ہے، ملک میں امن و امان نہیں ہو سکتا۔ یہ حاسد و رقیب ان بھائیوں کے مقابل تو نہیں آ سکتے تھے۔ حیلہ و تدبیر سے چاہتے تھے کہ ان کا کام تمام کر دیں۔ کئی بار ارادہ کیا کہ دربار عام میں حاضری کے وقت ان کو گرفتار کر لیں لیکن کاسیاب نہ ہوئے۔

سید حسین علی خان کا راجپوتانہ جانا اور مہاراجا اجیت سنگھ کی لڑکی فرخ سیر کے لیے لانا

راجپوت اکثر باغی ہو کر بادشاہ کی اطاعت سے انحراف کر جاتے۔ پھر شاہی افواج انہیں زیر کر لیتیں تو قبیلہ جسونت سنگھ سے ایک لڑکی نیاز کے طور پر بادشاہ کے لیے بھیجتے تھے۔ جب مرکز حکومت و دربار میں افتراق و اختلال کی خبریں ان تک پہنچیں تو وہ لے باک ہو کر اجمیر و سانہر کے علاوہ دوسرے ممالک محروسہ پر بھی دست درازیاں کرنے لگے۔ ان کی یہ کاروائیاں بادشاہ کے دل میں کھٹکتی تھیں۔ جب وہ ان کی تنبیہ و تادیب کے لیے کسی امیر و سالار کو مامور کرتا تو وہ حیلے بہانے سے ڈال دیتا اور دربار سے دور نہ جانا چاہتے۔ آخر قرعہ امیر الامرا سید حسین علی خان پر پڑا۔ بادشاہ نے دس ہزار فوج اور بیس لاکھ بیس ہزار روپیہ تنخواہ کے لیے دیا۔ بارہ ہلہ پر سنگھ اکٹھا ہوا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں سامان و اسباب سے اس نے جمیر کی طرف روانہ ہوا۔ جب کوئی مقابلے پر نہ آیا تو راجا اجیت سنگھ پسر راجا جسونت سنگھ کے وطن میرٹھ کے نزدیک پہنچا۔ عجب سنگھ

ہوا۔ سید عبداللہ خان، سید حسین علی خان کا باپ، اجمیر کا صوبیدار رہ چکا تھا۔ اس لیے راجپوت سادات بارہہ کو پہچانتے تھے۔ کسی نے ان کو لڑائی کا مشورہ نہ دیا اور وہ گھوڑے، ہاتھی اور زر و جواہر کے تحائف لے کر استقبال کے لیے حاضر ہوا۔ چند ملاقاتوں کے بعد راجا اپنا بیٹا اور لڑکی کا ڈولہ دربار میں بھیجتے کے لیے آمادہ ہو گیا۔ چنانچہ نذر و پیشکش کے ساتھ فوجی دستہ دے کر لڑکی اور لڑکے کو روانہ کیا۔ امیرالامرا نے لڑکے لڑکی کو اپنی فرزندگی میں لیا اور راجا کو تسلی دی۔ دہلی میں قطب الملک اور ارکان دربار نے استقبال کیا۔ حریف اس کامیابی پر حیران رہ گئے۔ قطب الملک نے اپنی حویلی کے پاس جسونت پورہ کے نزدیک دلہن کو ٹھہرایا اور ناز و نعمت کے اسباب مہیا کیے۔ بڑا جشن منایا گیا۔ بزم عیش و سرور منعقد ہوئی۔ آئین اسلامی کے مطابق رسم نکاح سر انجام پائی۔

دکن میں سید حسین علی خان اور داؤد خان پنی کے درمیان جنگ

چونکہ فرخ میر مستقل مزاج نہیں تھا اور ارکان سلطنت بھی ضابطہ و قانون کی پروا نہیں کرتے تھے۔ بعض جہاندیدہ امرا کا خیال تھا کہ سادات کو صوبوں میں متعین کر دیا جائے لیکن یہ بادشاہ سے دور رہنا پسند نہیں کرتے تھے۔ میر جملہ، امرا اور خدام سلطنت کے متعلق بادشاہ کے دل میں بدگائیاں پیدا کرتا تھا۔ اس کے مشورے پر شاہزادوں کی آنکھوں میں سلاخی پھیر دی گئی۔ ہدایت اللہ نائب وزیر پسر عنایت اللہ خان کشمیری، ہدایت کیش، سیدی قاسم اور درویش قدرت اللہ کو قتل کیا گیا۔ مغل امرا بھی اس فکر میں تھے کہ سادات کو دربار سے دور کر دیا جائے۔ ملک کی بربادی کا باعث اثر اختلاف مزاج شاہ اور انحراف لشکر گمراہ ہوتا ہے۔ آخر بعض خیرخواہ ارکان سلطنت کے ذہن میں یہ بات آئی کہ جب تک میر جملہ اور امیرالامرا دربار سے دور نہ ہوں اسور سلطنت اچھی طرح نہیں چل سکتے۔ خاندوران کی تجویز

سے یہ طے پایا کہ صوبہ بہار و پٹنہ میں میر جملہ کو اور دکن میں امیرالامرا کو صوبیدار بنا کر بھیجا جائے۔ چنانچہ یہ دونوں ایک دوسرے سے تھوڑے وقفے کے بعد اسباب حرب و پیکار سے آراستہ دہلی سے نکلے۔ میر جملہ ایک دو سال وہاں رہا لیکن اس کی فوجوں کی تعدی سے لوگ شکایتیں اور فریادیں لے کر دربار میں پہنچتے رہے۔ آخر میر جملہ کو معزول کر کے سربلند خان کو منصوب کیا گیا۔ میر جملہ فوج اور رعایا کا مقروض ہو کر تمام مال و متاع کھو بیٹھا۔ اجناس گھوڑے ہاتھی زمیندار لے گئے اور وہ ہزار خرابی چند خدمت گزاروں کے ہمراہ ڈولی سوار دہلی میں داخل ہوا۔ جب بادشاہ کو اس کا حال معلوم ہوا تو اس نے اجازت دی کہ کابل و کشمیر جہاں اس کا جی چاہے چلا جائے وہ سرمند میں جا کر رک گیا اور وہاں اقامت کے لیے درخواستیں بھیجیں۔ وہاں وہ صلحا و فضلا کی مجالس میں بیٹھا۔ خیرات کی اور سراؤں میں مسافروں کے لیے علاقہ خانے کھولے تاکہ اس قسم کے کاموں سے دربار میں اس کی رسائی کی سفارش ہو سکے۔ پھر لاہور میں آ کر حویلی خانخاناں میں ایک سال کے قریب ٹھہرا اور مزے سے دن گزارے۔ بادشاہ اپنی سادہ دلی کی وجہ سے میر جملہ کو دل سے چاہتا تھا لیکن سادات کی وجہ سے اپنے پاس نہیں بلا سکتا تھا۔ آخر میر جملہ نے اجازت ہی دہلی چلا آیا۔ پہلے قطب الملک کے پاس پہنچ کر منت سہاجت کی اور پھر اس کی وساطت سے بادشاہ کے سامنے پیش ہوا لیکن اسے پہلی سی قربت نصیب نہ ہوئی۔

داؤد پنی افغان، ذوالفقار خان کی تجویز سے دکن میں مقرر ہوا تھا۔ اس نے وہاں خوب انتظام کیا۔ سرکش زمیندار اس کی بہادری سے اسے قابو میں رہتے تھے لیکن وہ ساتھ ہی عیش و نشاط اور لہو و لعب کا دلدادہ تھا۔ ذوالفقار خان کی موت کے بعد وہ اپنے آپ کو آزاد سمجھتا تھا۔ اب اسے معزول کر کے امیرالامرا کو مقرر کیا گیا لیکن نفاق کی وجہ سے بادشاہ اور اس کے مصاحبین نے داؤد خان کو خفیہ برہان

بھیجا کہ امیرالامرا کا دربار میں ٹھہرنا شور و شر کا باعث تھا اس لیے اسے دکن بھیجا گیا ہے تاکہ جس طرح بھی ہو سکے اس کا کام تمام کرو اس نے گھاٹ نریدا اور دوسرے مقامات پر اپنے آدمی متعین کر دے امیرالامرا نے برہانپور پہنچ کر اس کو لکھا کہ ان حرکتوں سے باز آئے یا پھر میدان جنگ میں سامنے آئے۔ برہانپور کے نزدیک افغانوں اور سیدوں کے درمیان سخت معرکہ ہوا۔ داؤد خان مارا گیا اور امیرالامرا نے فتح کی خبر بادشاہ اور چھوٹے بھائی کو بھیجی۔ امیرالامرا داؤد خان کے احوال کا جائزہ لے کر آگے بڑھا۔ زمینداروں اور راجپوتوں نے مبارکباد دی اور اطاعت کا یقین دلایا۔ اتفاق سے داؤد خان کے اسباب سے وہ فرمان ملا جو بادشاہ کی طرف سے اسے بھیجا گیا تھا۔ اسے پڑھ کر وہ بہت آزرده ہوا۔ اور بڑے بھائی کو لکھا کہ حسن خدمت اور جانفشانی کا یہ صلہ ملا ہے۔ ادھر دہلی میں بدخواہ قطب الملک کو تنہا پا کر اس کے خلاف بادشاہ کے کان بھرتے تھے۔ قطب الملک مہینہ دو مہینے دربار میں حاضر نہ ہوا اور لوگوں کے کام رکے رہے۔ قطب الملک نئی بھرتی کر کے اپنے پاس فوج جمع کر رہا تھا۔ بادشاہ سے کہا جاتا تھا کہ اسے وزارت سے معزول کر دیا جائے۔ اگر وہ فساد پر آمادہ ہو تو اس کی حویلی کو توپ کا نشانہ بنا دیا جائے۔ کبھی کہا جاتا اس کو بلا کر غسل خانہ میں محبوس کر دیا جائے لیکن لوگوں کے دلوں میں سادات کا اس قدر رعب تھا کہ کوئی ان کے مقابل آنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔ بادشاہ کئی مرتبہ قطب الملک کے گھر گیا۔ کھانا کھایا اور وہیں بستر پر لیٹا۔ قطب الملک نے خود نوکری سے استعفا پیش کیا۔ لیکن بادشاہ اس کی جدائی نہیں چاہتا تھا۔ غرض مشیروں کے مکر و فریب اور بادشاہ کی کم توجہی سے واقعات پیش آتے رہے۔ قطب الملک امیرالامرا کو باخبر رکھتا رہا۔ امیرالامرا بھائی کا قافیہ تنگ دیکھتے ہوئے دہلی آنے پر تیار ہو گیا۔ اس نے ایک جوان کو سلطان محمد اکبر کا بیٹا قرار دے کر شاہزادہ بنا کر پیش کیا اور اس کو ہمراہ لے کر اسباب حرب و

ضرب سے آراستہ یکم محرم ۱۱۳۰ھ کو راجپوتانہ کے راستے دہلی کی طرف روانہ ہوا۔ ہندوستانی فوج اور سادات بارہہ کے علاوہ، مرہٹہ، تلنگہ اور دکن کے دوسرے لوگ بھی ہمراہ تھے۔ بادشاہ کو خبر پہنچی تو اس نے مالوہ، سروج اور بندیل کھنڈ کے صوبیداروں کو فرامین بھیجے تاکہ امیرالامرا کے لشکر کو روکیں۔ مصلحتاً اخلاص خان کو چند منصبداروں کے ہمراہ بھیجا تاکہ جہاں ملاقات ہو، اسے بھائی کی صحت و سلامتی کا یقین دلا کر جس طرح ممکن ہو واپس بھیجے لیکن کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ راستے کے صوبیدار اور فوجدار بھی حائل نہ ہوئے۔ امیرالامرا دو اڑھائی مہینوں کے بعد شاہجہان آباد کے قریب پہنچا۔ بادشاہ نے مجبوراً خواجہ عبیداللہ ظفر خان اور اعتقاد خان کشمیری کو استقبال کے لیے بھیجا لیکن امیرالامرا نے ان کی طرف خاص التفات نہ کیا انہوں نے آ کر بادشاہ کو اس کے لشکر اور جاہ و ثروت کے علاوہ برہمی مزاج کے متعلق بھی بتایا۔ امیرالامرا لاٹ فیروز شاہ کے نزدیک قطب الملک کی حویلی کے قریب لشکر سمیت آ کر ٹھہرا۔ دونوں بھائیوں میں ملاقات ہوئی۔

فرخ سیر کی معزولی

۵ ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۰ھ کو ”بادشاہ کے ہاں حاضری ہوئی۔ تحائف پیش ہوئے۔ امیرالامرا نے بادشاہ کا وہ فرمان دکھایا جو داؤد خان کو بھیجا گیا تھا۔ بادشاہ نے کہا: ”یہ جعل و فریب ہے۔“ آخر بحث کے بعد دربار میں بھائیوں کی آمد و رفت کا سلسلہ اس پر مشروط ہوا کہ اعتقاد خان اور بعض دوسرے لوگ دربار سے دور رہیں۔ غسل خانہ، توپ خانہ اور قلعہ کے دروازے کھولنے کا نظم و نسق سادات کے آدمیوں کے پاس رہے۔ بادشاہ نے تسلیم و رضا کے سوا کوئی چارہ نہ دیکھا۔ راجہ جے سنگھ سوائی اور دوسروں نے بادشاہ سے کہا کہ وہ قلعہ سے باہر نکل آئے اور ہماری جان نشاری دیکھے۔ بادشاہ نہ مانا اور راجہ کو انہیں

جانے کا حکم دیا۔ لیکن وہ بیس کوس جا کر ٹھہر گیا اور قدرت کا تماشا دیکھنے لگا۔ سر بلند خان کو کابل کی طرف روانہ کیا۔ سادات خاندان دوران، ظفر خان اور دوسرے حضوریان دربار کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ راجا اجیت سنگھ بادشاہ سے نسبت قرابت کے باوجود سادات سے ہرادرانہ سلوک کرتا تھا۔ محمد امین خان مغل فوج کا سردار مطیع ہو چکا تھا۔ بدھ کے دن قلعے کا نظم و نسق سادات کے آدمیوں کے حوالے ہو گیا۔ سید غلام علی خان توپ خانہ اور دیوان خاص کا داروغہ مقرر ہوا۔ قطب الملک راجا اجیت سنگھ کے ہمراہ بادشاہ کے پاس گیا۔ امیر الامرا اپنے معتمد ہم راہیوں کے ساتھ حویلی شایستہ خان میں مقیم تھا۔ اس نے حکم دیا کہ مسلح ہو کر بیٹھیں اور آنے جانے والوں پر نظر رکھیں۔ اگر کوئی سر اٹھائے تو اس کی گردن اڑادیں۔ بادشاہ کے ساتھ امور سلطنت سے متعلق باتیں ہوتی رہیں اور وہ امیر الامرا کا انتظار کرتا رہا تاکہ وہ شاہزادہ گمنام کو پیش کرے۔ آخر مجلس برخاست ہوئی اور بادشاہ پس پردہ گیا اور سیدوں کے خلاف بوائے لگا۔ اس سے غافل کہ وہ لوگ ابھی اسی جگہ کھڑے ہیں۔ اس نے کہا: ”میں ان ناسیدوں سے جتنا اچھا برتاؤ کرتا ہوں اور ان کی ہر بات مانتا ہوں۔ یہ بے حیائی سے باز نہیں آتے اور مجھے سکون کا لمحہ میسر نہیں آتا۔ یہ دن ختم ہو اور میں اس چار دیواری سے باہر نکلوں اور اپنے فدائیوں کے ہاتھوں ان دو بھائیوں کی خدمت کروں۔ ان کو بال بچوں سمیت کابل اور ہزارجات بھیجوں اور ان پر شکاری کتے چھوڑوں۔“ اس طرح کی اور خشم انگیز باتوں سے دل کا غبار نکالا۔ قطب الملک اور دوسروں کو جان کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ انہوں نے امیر الامرا کو لکھا کہ قلعے سے باہر کا حال تم دیکھو۔ قلعے کے اندر ہم بیدار ہیں۔ تھوڑے وقفے کے بعد نجم الدین علی خان چند افغانوں کے ساتھ اندر گیا اور بادشاہ کو درشت آواز سے باہر بلایا۔ لیکن وہ اندر چھپ گیا۔ دیندار خان ربیلہ محل کے اندر گیا اور بادشاہ کو زبردستی پکڑ کر باہر لایا اور اسے نرپولیمہ قلعہ کے اوپر قید خانے میں ڈال دیا۔ جب یہ خبر باہر پہنچی تو مغل فوج میں

سے قمرالدین خان ، عبدالصمد و زڈریا خان قلعے کے قریب پہنچے اور مرہٹوں اور تلنگوں کو تہ تیغ کرتے ہوئے چاہتے تھے کہ حویلی امیرالامرا پر پہنچ کر اس کا کام تمام کریں۔ امین خان نے منع کیا اور کہا کہ سادات تخت کی آرزو نہیں رکھتے اور اس حیوان مطلق حیوان بادشاہ سے کوئی توقع نہیں۔ اتنے میں شہر کے لچے شریف اٹھ کھڑے ہوئے اور دکنیوں کی جان و مال پر پل پڑے۔ لاہوری دروازہ سے دیوار قلعہ تک مقتولین و مجروحین قطار اندر قطار پڑے تھے۔ مرہٹوں کا سردار سنتا بھی ہلاک ہوا۔ اسی اثنا میں غازی الدین خان اور سادات خان فوج کے ساتھ حویلی امیرالامرا کی طرف آئے۔ ادھر سے سورن داس مقابلے کے لیے نکلا۔ سادات خان زخمی ہو کر بھاگ گیا۔ غازی الدین خان بہادری سے لڑا۔ خاندوران اور ظفر خان نے کمک نہ بھیجی۔ آخر وہ لڑتا ہوا اپنی حویلی میں داخل ہو کر بند ہو گیا۔ امیرالامرا کی فوج واپس آ گئی۔ رات ہوئی اور لوگوں نے خوف و ہراس میں رات گزاری اور نیرنگی قدرت کا تماشا دیکھنے کے لیے صبح کا انتظار کرنے لگے۔

محمد رفیع الدرجات کی تخت نشینی

۹ ربیع الثانی کو قیدی شاہزادوں میں سے رفیع الدرجات پسر رفیع الشان کو قید سے نکال کر تخت پر بٹھایا گیا۔ تمام اسرا دربار میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے تحائف پیش کیے اور انعام و خلعت پائے۔ دونوں بدنام بھائی بھر حاضر ہوئے۔ خزاین و دفاین کا حال پیش کر کے مصلحت کے مطابق تمام امور سلطنت کا کام سنبھالا۔ اگرچہ انہوں نے جو کچھ دیا جان کے خوف اور اپنی اور اپنے خاندان کی آبرو بچانے کے لیے کیا لیکن ان کی وجہ سے چند اشخاص کے ہاتھوں وہ نعمت کے حق میں گستاخی اور بے ادبی ہوئی۔ اس سے ان کی پیمشانی پر کانک کا ٹیکہ لگا۔ بعد میں اسی وجہ سے ان کا انجام برا ہوا۔

سادات نے امن قائم رکھنے کے لیے انتظامی امور کو درست کیا۔ چین قلیچ خان نظام الملک کو صوبیدار مالوہ و اجین بنا کر رخصت کیا۔ سر بلند خان کو سرای مہر پرور سے دھکیل کر کابل پہنچایا۔ دوسرے فوجداروں کو بھی تنبیہ کے خطوط ارسال کیے۔ راجہ جے سنگھ سوائی انبیر جا کر بیٹھ گیا۔ فرخ سیر کے حامی امیرزادے جے سنگھ سوائی کے پاس چلے گئے اور موقع کے انتظار میں رہے۔ اعتقاد خان کشمیری کو نظر بند کر دیا گیا۔ مال و اسباب کے تمام ذخائر جو اسے فرخ سیر نے دیے تھے، گھوڑوں اور ہاتھیوں پر لاد کر لائے اور سرکاری خزانے میں داخل کیے۔ خاندوراں عاجز ہو کر حاضر ہوا۔ شایستہ خان کشمیری فرخ سیر کا ماموں عجز و زاری سے حاضر ہوا۔

فرخ سیر کی آنکھوں میں سلاخی پھروا دی گئی۔ ہاشم خان دکنی نے مشورہ دیا کہ مادہ فساد ختم کرنا ہی مناسب ہے۔ بعض نے کہا: ”عالمگیر کی طرح شرعی جواز قائم کر کے اس کو بھی سر دار لٹکا دیا جائے۔“ سیدی یاسین خان پسر سید قائم خان کوتوال دہلی، اپنے باپ کا انتقام لینے کے لیے فرخ سیر کو قتل کرنے پر راضی نہ ہوا۔ آخر ایک چیلے نے خنجر کے زخموں سے اسے ہلاک کر دیا۔ لوگوں کی تصدیق کے لیے قلعے کے دروازے پر اس کی نعش ڈال دی۔ اس کا رنگ سیاہ اور جسم سوجا ہوا تھا۔ گویا اسے گلا گھونٹنے یا زہر سے ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اسے مقبرہ بہایوں بادشاہ میں دفن کیا گیا۔ غربا و مساکین بادشاہ کے لیے روتے تھے اور امرا سے خیرات لینے سے انکار کرتے تھے۔ انہوں نے پیسے اکٹھے کر کے مقبرہ بہایوں پر نیاز دلوائی اور غربا میں کھانا تقسیم کیا۔ امرا اور راجا اجیت سنگھ جب دربار کی طرف سوار گزرتے تو عوام ان کو برا بیلا کہتے اور شرم دلاتے۔ ان دو بھائیوں کے حق میں بد دعائیں دیتے اور منتقم حقیقی سے انتقام کے منتظر تھے۔

امیر الامرا سید حسین علی خان کی اکبر آباد کو روانگی ، نیکو سیر پسر سلطان اکبر کی گرفتاری اور مترسین کی خودکشی

یکم رجب ۱۱۳۱ھ کو خبر آئی کہ نیکو سیر پسر محمد اکبر پسر عالمگیر نے قلعہ اکبر آباد میں اپنی آزادی اور تخت کی وراثت کا اعلان کر دیا۔ نیکو سیر عالمگیر کے حکم سے چار سال کی عمر سے اپنے لواحق کے ساتھ قلعہ میں مقید تھا۔ اب اس کی پینتالیس سال عمر تھی اور اس کو قلعہ سے باہر نکلنا نصیب نہیں ہوا تھا۔ وہ باہر کے حیوانوں کی شکلوں تک سے نا واقف تھا۔ تواری مترسین برہمن، سرخیل بکسریہ اور امیرزادوں نے مل کر اسے اکسایا اور قلعے کے برج میں لا کر اس کی تخت نشینی کا اعلان کر دیا۔ عوام نے بھی مان لیا۔ ترک اور حامی سپاہی قلعے میں داخل ہوئے اور سال و زر حاصل کیا۔ انہوں نے مشہور کر دیا کہ نظام الملک حاکم مالوہ اور راجا جے سنگھ سوائی اور راجا چھبیلہ رام ناظم الہ آباد بھی مدد کے لیے آ رہے ہیں۔ سید غیرت علی خان خواہر زادہ امیر الامرا ناظم الہ آباد اپنے چند ہمراہیوں کے ساتھ ثابت قدم رہا، یہاں تک کہ سید حسن خان فوجدار گوالیار اور دوسرے زمیندار اس کی اعانت کو آ پہنچے۔ نیکو سیر اور اس کے امیر وزیر قلعے کی چار دیواری کے اندر جسے چاہتے منصب پر سرفراز کرتے۔ نیکو سیر نے سادات اور محمد امین خان اور دوسرے امرا کو خطوط بھیجے اور اطاعت گزاری پر بحالی مناصب کا یقین دلایا اور کہا کہ بڑے شاہزادے کی موجودگی میں چھوٹا کیسے تخت کا وارث ہو سکتا ہے۔ بعض نے قطب الملک سے کہا کہ اسے ہی کیوں نہ اکبر آباد سے بلا کر تخت پر بٹھایا جائے لیکن امیر الامرا نے فوراً فوج آراستہ کی۔ اس سے رسمی اجازت لے کر روانہ ہوا اور بارہ پلہ پر فرام کیا۔ فوج کی تیاری اور باہمی صلاح و مشورے میں ایک مہینہ گزر گیا۔ انہی میں رفیع الدرجات بیمار ہو کر وفات پا گیا۔ معلوم ہوا وہ پہلے سے آبِ دق

میں مبتلا تھا۔

رفیع الدولہ برادر رفیع الدرجات کی تخت نشینی

فوراً قیدی شاہزادوں میں سے رفیع الدرجات کے بڑے بھائی رفیع الدولہ کو لائے اور تخت پر بٹھا دیا۔ ادھر سے مطمئن ہو کر امیرالامرا لشکر لے کر اکبر آباد کی طرف روانہ ہوا۔ شدت گرما کے باوجود یکم شعبان کو سکندریہ کے پاس پہنچا۔ وہاں کسی کو مقابل میں نہ پایا۔ تین دن اس جگہ قیام کیا جہاں فرخ سیر اور معزالدین کی جنگ ہوئی تھی۔ چوتھے روز باغ دہرآرا میں آئے۔ محاصرین اور محصورین کے درمیان چپقلشیں جاری رہیں۔ کئی جوان سادات مارے گئے۔ منجر خان افغان لکھنوی نے قلعہ میں آنے جانے والوں پر پوری نگہبانی کی حیدر علی خان نے مورچے بنائے، نقیب لگائیں اور قلعہ گیری کے تمام حربے استعمال کیے۔ قلعہ کی توپوں نے مسجد بیگم اور تریپولہ کی عمارت کو نقصان پہنچایا۔ ادھر سے بھی غازی خان کی توپیں سر ہوتی رہیں لیکن آگرہ کا قلعہ گویا پہاڑوں سے تراشا گیا تھا۔ ایک ایک دیوار بیس بیس گز سے زیادہ چوڑی تھی۔ ایک مہینہ کے بعد محصورین تنگ آ کر باہر نکلے اور محافظان مورچہ کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔ انہی کی زبانی قلعہ کے اندر قلت غذا کا علم ہوا۔ اتنے میں خبر آئی کہ راجا جے سنگھ انبیر سے مرنے مارنے پر تیار ہو کر زعفرانی لباس پہن کر سبز گھاس سر پر لگائے باہر نکلا ہے۔ امیرالامرا نے سید دلاور علی خان بخشئی، میر مشرف اور ظفر خان کو عین برسات میں فتح پور کی طرف اس کو روکنے کے لیے بھیجا۔ اتنے میں سلطان اصغر برادر زادہ نیکو سیر مورچہ والوں کو رشوت دے کر قلعے سے لیچے اٹرا تاکہ جے سنگھ کے پاس پہنچے۔ وہ چورامن جاٹ کے آدمیوں کے ہاتھ گرفتار ہوا۔ اس کے پاس بیس ہزار روپیہ کے قریب اشرفیوں کی تھیلیاں تھیں۔ کچھ وقفہ کے بعد مغل اور راجپوت منصبدار قلعے سے باہر آنے شروع ہوئے۔ قلعے کے اندر موٹھ ماش

کے سوا اور ذخیرہ غذا نہ رہا۔ باہر والے روپیہ کے لالچ میں رات کو دریا عبور کر کے محصورین کو رسیوں کے ذریعے سامان غذا پہنچاتے تھے۔ جب سخت نگرانی کی گئی تو دریا میں حرکت ہوتے ہی وہاں پہنچتے اور آدمیوں کو گرفتار کر لیتے۔ ایسا ناکہ بند ہوا کہ محصورین نے جان بخشی کے وعدے پر قلعے سے باہر آنا منظور کر لیا۔ مترسین نے اپنے آپ کو ہلاک کر لیا۔ ۹ رمضان ۱۱۳۱ھ کو نیکوسیر کو دوسرے برادرزادہ بابا مغل کے ہمراہ ہاتھی پر سوار کر کے امیرالامرا کے سامنے لائے۔ انہیں ایک خیمے میں ٹھہرایا گیا۔ نیکوسیر عورتوں کی طرح جان بخشی کے لیے عجز و زاری کرنے لگا۔ اس نے کہا کہ میں مسکین گوشہ عافیت میں بیٹھا مفسدوں کے فریب میں آ گیا۔ بہاری ماں کو بہاری سلامتی کی خبر دو۔ قلعے کے دفابن و خزاہن کا جائزہ لیا گیا۔ معتمد اشخاص دروازے پر بیٹھے۔ تلاشی کے بغیر کسی کو باہر نہ جانے دیا۔ بہت سا مال و اسباب سپاہیوں اور خیر خواہوں میں تقسیم کیا گیا۔ تین دن تک فتح کے چرچے ہوئے۔ قطب الملک کو تسخیر قلعہ کی خبر بھیجی گئی۔ بادشاہ اور وہ سراولی میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ۲۱ شوال ۱۱۳۱ھ کو امیرالامرا باغ دہرآرا سے روانہ ہو کر سراولی پہنچا اور بادشاہ اور بھائی سے ملاقات کی۔ فتنہ و فساد ٹھنڈا پڑ گیا۔ صرف راجا جے سنگھ سرکشی پر آمادہ تھا۔ اسی اثنا میں اور حادثہ ہوا۔ رفیع الدولہ بیمار رہنے لگا ہاں تک کہ ایک مہینہ کی علالت کے بعد ۷ ذیقعد ۱۱۳۱ھ کو دنیا سے چل بسا اور بادشاہ سازی کا کام پھر سامنے آ گیا۔ دونوں بھائی امور مملکت کو سنبھالے ہوئے تھے۔ جو لوگ الزام لگاتے ہیں کہ وہ سلسلہ چغتائیہ سے سلطنت چھین کر خود بادشاہ بننا چاہتے تھے، ان کی طرف سے یہ سراسر افترا ہے۔

محمد شاہ کی تخت نشینی

سید غلام علی خان کو شاہجہان آباد بھیج کر محمد روشن اختر پسر

جہانشاہ کو بلا کر ۱۶ ذیقعد ۱۱۳۱ھ کو تخت پر بٹھایا اور اس نے
 محمد شاہ کا لقب اختیار کیا۔ رفیع الدولہ کی نعش مقبرہ ہمایوں میں تدفین
 کے لیے بھیج دی۔ ۲۲ ذیقعد کو جے سنگھ کی تادیب کے لیے کراؤلی سے
 چل کر فتح پور پہنچے۔ جے سنگھ ٹوڈہ ٹانک میں اپنے قبائل کے ساتھ
 بیٹھا تھا۔ راجا اجیت سنگھ نے بادشاہ کی طرف سے خط کتابت کر کے
 بقول بعض بیس لاکھ روپیہ دیا تاکہ وہ اپنے ملک کو واپس لے سکے
 جو برہمنوں کو دان کر کے آیا تھا۔ شاہی لشکر واپس باغ دہرآرا
 میں فروکش ہوا۔

خبر آئی کہ جاٹوں نے ایک سو اونٹ سرکاری بار بردار راستے میں
 لوٹ لیے ہیں۔ وہ اکبر آباد سے پندرہ کوس کے فاصلے پر اور سعد آباد میں
 کچے قلعوں میں پناہ گزیں ہیں۔ سید دلاور علی خان بخشا کو
 جنگجو جوانوں کے ہمراہ ان کی تنبیہ کے لیے روانہ کیا۔ ایک ہفتے
 کے اندر اندر اکثر جاٹ قتل ہوئے اور باقی بھاگ گئے۔

امیر الامرا کی الہ آباد کو روانگی گردھر بہادر سے جنگ

اسی اثنا میں خبر آئی کہ گردھر لعل ملقب بہ دیا بہادر برادر زادہ
 راجہ چھبیلہ رام ناظم الہ آباد، بغاوت پر آمادہ ہے۔ وہ مرشد قلی خان
 حاکم بنگالہ کے بھیجے ہوئے خزانے پر بھی قبضہ جائے بیٹھا ہے۔ اور
 دوسرے اموال بھی روکے ہوئے ہے اور دربار میں نہیں بھیج رہا۔
 بادشاہ اور سادات کی طرف سے اسے دربار میں حاضر ہونے کے لیے لکھا
 گیا۔ اس نے لکھا کہ میں اپنے چچا کے کرپا کرم میں مصروف ہوں۔
 مراسم تعزیت سے فارغ ہو کر ایک سال کے بعد حاضر ہوں گا۔ سید
 شاہ علی اور دوسرے اشخاص خزانہ شاہی واپس لینے کے لیے چھبیلہ رام
 کے پاس گئے ہوئے تھے۔ اب انہیں حکم پہنچا کہ گردھر بہادر کو
 صوبہ اودھ اور سرکار لکھنؤ و گورکھپور کے نظم و نسق کے لیے بھیجیں

لیکن وہ کسی طرح راضی نہ ہوا اور برج و فصیل کو مضبوط کر دینے اور اناج جمع کرنے میں مشغول ہو گیا۔ حیدر قلی خان کو حکم ہوا کہ دریائے جمنا پر پل باندھ کر لشکر کو پار اتارا جائے۔ حیدر قلی خان نے الہ آباد پہنچ کر حالات کا جائزہ لیا اور گردھر سے ملاقات کر کے اسے اطاعت پر راضی کرنے کی کوشش کی لیکن وہ خوف و رجا کی حالت میں قلعے میں مقیم تھا۔ حیدر قلی کے توپ خانہ میں عرب، ارسنی اور فرنگی بھی موجود تھے۔ تسخیر قلعہ کی تدبیر ہوئی لیکن وہ کسی طرح راستی پر نہ آیا۔ حیدر قلی خان نے دربار کو لکھا کہ جب تک بادشاہ سلامت خود تشریف نہ لائیں یہ شعلہ نفس جوان سیدھا نہیں ہوگا۔ ۲۲ جہادی الاول ۱۱۳۲ھ کو بادشاہ لشکر کے ساتھ روانہ ہوا۔ قطب الملک نے جلد دریائے جمنا عبور کیا۔ اس کا خیال تھا کہ قلعہ اکبر آباد میرے بھائی نے فتح کیا ہے۔ قلعہ الہ آباد میرے ہاتھوں فتح ہو۔ آخر بڑی تدبیروں کے بعد راجہ رتن چند نے مال و زر کا لالچ دے کر اسے قلعہ الہ آباد سے باہر نکالا اور صوبہ اودھ کی طرف بھیجا۔ وہ قلعے سے بے حد و حساب مال و اجناس اپنے منصبداروں کی تمنخواہ کے لیے لے گیا۔ شاہ علی خان صوبیدار و قلعدار الہ آباد مقرر ہوا۔

امیرالامرا کی دکن کو روانگی اور سید دلاور علی خان کی جنگ

مادات بھائیوں کی خرابی احوال کا ایک سبب یہ بنا کہ انہوں نے اپنے مشیر یا تدبیر راجہ رتن چند کو کسی معاملے کی درستی کے لیے پورب بھیج دیا۔ دوسری غلطی یہ ہوئی کہ نظام الملک ناظم صوبہ مالوہ و اجین کو وہاں سے ہٹا کر صوبیداری اکبر آباد دینے کے بہانے دربار میں بلایا۔ لیکن در پردہ سید دلاور علی خان بخشی سے کہا کہ وہ نظام الملک کو وہاں سے نکالے۔ دلاور علی خان نے راجپوتانہ میں بوندی اور کوٹہ فتح کر کے بہت سا مال غنیمت جمع کر لیا تھا۔

نظام الملک اپنی فیاضی ، بزرگی اور فراست میں مشہور تھا ۔ وہ مسجد گیا کہ اصل معاملہ کیا ہے ۔ امیرالامرا نے دلاور علی کے ادھر جانے کا یہ بہانہ بنایا کہ وہ خجستہ آباد سے ہمارے اہل و عیال کو لینے جا رہا ہے ۔ نظام الملک مالوہ سے نکل کر برہانپور گیا اور مشہور کر دیا کہ برسات ختم ہوتے ہی وہ حج بیت اللہ کو چلا جائے گا ۔ سید دلاور علی نے بہیم سنگھ راجہ کوٹہ اور گج سنگھ راجہ نرور کو اپنے ساتھ ملایا اور برہانپور کی طرف روانہ ہوئے ۔ نظام الملک نے ان و آشتی اور اپنی بے تعلقی کے متعلق دلاور علی کو لکھا اور ساتھ ہی حالات کی پیچیدگی کو دیکھ کر عوض خان کو فوج کے ہمراہ برار سے بلایا ۔ دکن سے زیندار بھی اس سے آملے ۔ اس نے اپنے اہل و عیال کو قلعہ اسیر گڑھ میں بھجوا دیا اور اہل اسیر گڑھ سے سامان جنگ بھی حاصل کیا ۔ ۹ شعبان ۱۱۳۲ھ کو نظام الملک بھی برہانپور سے نکلا ۔ دلاور علی خان اور اس کے ہمراہی ہندیا کے نزدیک پڑاؤ ڈالے تھے ۔ نظام الملک کے پانچ سات سو سوار و پیادہ باہر نکلتے ، حریف کے لشکر کے اردگرد چکر لگاتے ، رسد لانے والوں اور دوسرے سپاہیوں سے ٹکراتے اور لوٹتے سارے واپس آ جاتے ۔ ۱۴ شعبان کو نظام الملک کے مغل سپاہی سامنے آئے ۔ وہ اپنے قدیم دستور کے مطابق دستوں میں آتے ، لڑتے اور پھر بھاگ جاتے ۔ حریف تعاقب کرتا ہوا جب دور نکل آتا تو اچانک پلٹ کر اس کا کام تمام کرتے ۔ دونوں طرف سے سخت مقابلہ ہوا ۔ سید دلاور علی گولی لگتے ہی ختم ہوا ۔ بہادر راجپوت راجہ بہیم سنگھ اور راجہ گج سنگھ اپنے ہمراہیوں سمیت کٹ مرے لیکن اس قربانی کا کچھ فائدہ نہ ہوا ۔ شکست کے بعد بہت سا مال غنیمت نظام الملک کے ہاتھ آیا ۔ دلاور علی کا تابوت خجستہ بنیاد میں غلام علی خان کے پاس بھیج دیا گیا ۔ نظام الملک برہانپور میں استقلال سے بیٹھ گیا ۔ امیرالامرا کو معذرت اور افسوس کا خط لکھا اور مصالحت پر آمادگی کا اظہار کیا ۔ امیرالامرا کو اس شکست پر سخت صدمہ ہوا اور وہ فوراً جنگ کے لیے تیار ہو گیا ۔ اکبر آباد سے پانچ کوس کے فاصلے

پر سرای خواجہ کے پاس پڑاؤ کیا۔ مغل امرا خاص طور پر محمد امین خان بادشاہ کے ہمراہ تھے۔ وہ حسد کی وجہ سے دل میں خوش تھے اور سادات کو نیچا دکھانے کے لیے موقع کی تلاش میں تھے۔ امیرالامرا و قطب الملک محمد امین کو ختم کرنا چاہتے تھے۔ لیکن قدرت کو کچھ اور منظور تھا۔ اخلاص خان کہتا کہ یہ بوڑھا ہے اور اس کے قبائل بے شمار ہیں۔ اس کے قتل سے بھڑوں کا چہرہ ٹوٹ پڑے گا۔ اس لیے وہ اس کے قتل سے باز رہے۔ ایک اور سنگین غلطی سادات سے یہ ہوئی کہ سید غلام علی اپنے ماموں کے بیٹے کو ہٹا کر حیدر قلی خان مغل کو داروغہ توپ خانہ بنا دیا۔ مشورے کے بعد طے ہوا کہ قطب الملک شاہجہان آباد جائے اور امیرالامرا بادشاہ کے ہمراہ دکن کی طرف روانہ ہو۔ محمد امین خان کہتا تھا کہ نشیب و فراز سے آشنا ہونے کی وجہ سے نظام الملک کو ہی دکن کا صوبیدار بنائیں۔ میں امیرالامرا کے اہل و عیال کو امن و امان سے خجستہ آباد سے لا کر حوالے کرنے کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ آپ اکبر آباد بیٹھیں اور خواہ مخواہ ہنگامہ جنگ پیدا نہ کریں لیکن غرور جاہ اور ادبار اقبال خود انہیں تباہی کی طرف لیے جا رہا تھا۔

نظام الملک اور سید عالم علی خان کے درمیان جنگ

سید عالم علی خان برادرزادہ امیرالامرا، دکن کا صوبیدار تھا۔ خبریں آئیں کہ وہ نظام الملک سے جنگ آزما ہونے کے لیے تیاریاں کر رہا ہے۔ داؤد خان پنی کے قریبی رشتہ دار کی لڑکی عالم علی سے بیاہی گئی تھی۔ اس لیے رشتے کی قربت سے افغان اس کے ہم نوا تھے۔ ان کا لشکر بھی اس کی رفاقت کے لیے تیار ہوا۔ زمینداران دکن میں سے راجا ماہو، ستاجی سندھیا، خاندوجی دیہاریہ نے بھی اسے جدال و قتال پر آمادہ کیا۔ نظام الملک نے عالم علی خان کو اور قطب الملک اور امیرالامرا کو بھی خط لکھے کہ میں پہلے سے ہی سید دلاور علی خان کی موت پر شرمندہ ہوں۔ ڈرتا ہوں کہ اس بے باک لوجوان کے ضایع ہو

جانے سے سب کو سوگوار نہ ہونا پڑے۔ انہوں نے عالم علی خان کو لکھا کہ امیرالامرا کے پہنچنے سے پہلے خجستہ بنیاد سے باہر نہ نکلے لیکن تند مزاجی کی وجہ سے اس نے بڑوں کی نصیحت پر کان نہ دھرا اور بھاری فوج لے کر اورنگ آباد سے نکلا۔ ادھر سے نظام الملک بھی برہانپور سے باہر آیا۔ بالا گھاٹ سے ہو کر ملکا پور گیا۔ اپنے دستور کے مطابق پہاڑی چٹانوں کے درمیان جا کر توپ گاڑی کا رخ حریف کی طرف کر کے مورچے باندھے۔ عالم علی خان حملہ آور ہوا۔ بعض لاف زن اور مکار اس سے الگ ہو گئے۔ بارہہ کے لوگ اور کچھ دکنی آگے بڑھے اور برق اندازوں کا نشانہ بن گئے۔ بے تدبیری کا نتیجہ یہ ہوا کہ عالم علی خان سخت مجروح ہو کر ۱۷ رمضان کو وفات پا گیا۔ سادات بھائیوں کو اس واقعہ سے سخت صدمہ ہوا مگر بظاہر زبان پر غم کا اظہار نہ کیا۔ اس شکست کے بعد لوگوں کے حوصلے پست ہو گئے۔ بعضوں نے بیماری کا بہانہ بنا کر ان کا ساتھ چھوڑ دیا۔ سید فیروز خان عالم خان کا ماموں بھی بیماری کی وجہ سے وطن واپس چلا گیا۔ امیرالامرا شوال کے آخری عشرے میں سوزع سہارا سے نکل کر کراولی پہنچے اور سات دن تک اسباب حرب مہیا کرتے رہے۔ قطب الملک یہاں سے دہلی کی طرف روانہ ہوا۔

نظام الملک سے انتقام لینے کے لیے امیرالامرا کی دکن روانگی

محمد شاہ بھی سیر دکن کے خیال سے امیرالامرا کے ساتھ روانہ ہوا۔ محمد امین خان اپنے منصوبے کی بنا پر کہہ رہا تھا کہ اکثر مغل میرے دوست ہیں اور نظام الملک کی فوج میں ملازم۔ میرا وہاں جانا مناسب نہیں۔ میں ان کے سامنے کچھ نہیں کر سکوں گا۔ خلوت میں اپنے یاروں سے کہتا: ”میں جاؤں یا نہ جاؤں، دونوں صورتوں میں اب امیرالامرا کا کام تمام کروں گا اور اسے دوبارہ بھائی سے ملنے نہیں دوں گا۔“ امیرالامرا

نے اسے مغلوں کی تنخواہوں کے لیے بہت سا روپیہ دیا اور اپنے ساتھ چلنے کے لیے رضامند کیا۔ اس طرح درپردہ مخالف سعادت خان فوجدار ہندون و بیانہ کو نقد و جنس دے کر مسلح فوج لانے کا حکم دیا۔ محمد امین خان حیدر علی خان اور میر جملہ چھپے چوری مشورے کرتے تھے۔ امیرالامرا کے مخلص دوست کہتے کہ دربار میں باخبر ہو کر جائیے کہ دشمن جان کے درپے ہیں اور کہتے ہیں کہ حیدر قلی خان کو داروغہ تو پخانہ نہ بنایا جائے لیکن حیدر قلی اپنے آپ کو شیعہ مومن کہتا اور سید غیرت علی اور دوسرے سادات سے غلامانہ اور عاجزانہ پیش آتا، اس لیے امیرالامرا اس سے بدگمان نہ ہوا۔ شاہی لشکر ۲ ذی الحجہ، ۱۱۳۲ھ کو لکھی درہ میں پہنچا جو ٹوڈہ ٹانک سے سرحد راجہ جے سنگھ سوانی سے دو تین کوس کے فاصلے پر تھا۔ ۶ ذی الحجہ کو دستور کے مطابق بادشاہ کو ڈیوڑھی خاص تک پہنچا کر امیرالامرا واپس آ رہا تھا، محمد امین خان بھی ساتھ تھا، وہ غش کھا کر گر پڑا اور کہا کہ مجھے حیدر قلی خان کے خیمے میں لے چلو جو قریب ہی تھا۔ امیرالامرا کی پالکی کے ساتھ دو تین آدمیوں سے زیادہ نہ تھے۔ حیدر بیگ نامی ایک شخص امین خان کے خلاف درخواست لے کر حاضر ہوا اور کہا کہ وہ ہماری تنخواہیں خود لٹھا لیتا ہے اور ہم پر ظلم کرتا ہے۔ برائے خدا ہماری فریاد سنئے۔ وہ شخص درخواست لے کر آگے بڑھا۔ اس نے کمر سے چھرا نکال کر بھرپور وار کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے معده اور آنتیں باہر نکال کر رکھ دیں۔ اسی اثنا میں سید نوراللہ برادر زادہ امیرالامرا نے احمد بیگ کو خنجر سے زخمی کر کے زمین پر گرا دیا۔ مغل سپاہیوں نے نوجوان نوراللہ کو اپنے بچاؤ کی فرصت نہ دی اور پے در پے وار کر کے اس کا کام تمام کر دیا۔ امیرالامرا کا سر کاٹ کر محمد امین خان کے پاس لے گئے۔ حیدر قلی سر لے کر بادشاہ کے پاس گیا۔ اس نے کہا: ”تم نے بہت برا کیا۔ سلطنت کی بنیادوں کو ہلا دیا۔ ایک آدمی کے قتل سے تم نے ہزاروں شوریدہ سروں کو شورش پر آمادہ کر دیا ہے۔“ امین خان، اس کا بیٹا قمرالدین اور دوسرے غدار

بادشاہ کو موقعہ واردات پر لے گئے۔ وہاں انتقام لینے کے لیے کوئی موجود نہیں تھا۔ امین خان نے سوار ہو کر امیرالامرا کے خیموں کو لوٹنے کا حکم دیا۔ خان دوران اور دوسروں کو مدد و اعانت کے لیے چٹھیاں لکھیں۔ ان کے حامیوں نے بندوقوں اور توپوں سے گولے برسائے شروع کر دیے کہ ہنگامہ برپا ہو گیا۔ لوگ سمجھے کہ بادشاہ کی سواری شاہی خیمے میں داخل ہو رہی ہے اس لیے دستور کے مطابق سلامی کے لیے توپیں چلائی جا رہی ہیں۔ لوگ استراحت کے لیے اپنے اپنے خیموں میں رات بسری کا انتظام کر رہے تھے۔ جونہی امیرالامرا کے قتل کی خبر پھیلی، سب سے پہلے سید غیرت خان خواہر زادہ امیرالامرا چالیس پچاس آدمیوں کو ہمراہ لے کر باہر نکلا لیکن گولی کا نشانہ بن کر زمین پر ڈھیر ہو گیا۔ سید کریم اللہ بارہہ بخشی چند آدمیوں کے ہمراہ میدان میں کام آیا۔ شیخ نجم الدین داروغہ عدالت امیرالامرا کی لاش کے قریب پہنچا لیکن زخم کھرا کر بے حس ہو گیا۔ راجہ محکم سنگھ، چورا من جاٹ، رای سورت سنگھ اپنی اپنی جگہ حیرت زدہ کھڑے تھے اور بے بس تھے کہ موقع ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ انہوں نے اپنے وابستگان سے تاکید کی کہ خیمے کی میخ و طناب تک ضائع نہ ہو۔ میں (مؤلف) رای سورت سنگھ کی خدمت میں موجود تھا۔ راجہ رتن چند بھاگ کر قطب الملک کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن گرفتار ہوا۔ خزاین و دفاین کے متعلق اس سے پوچھا گیا لیکن اس نے کچھ ظاہر نہ کیا۔ دس پندرہ دن کے بعد راستے میں ہاتھی سے اتر کر لباس تبدیل کر کے بھاگ جانا چاہتا تھا کہ محافظوں نے تلوار سے کام تمام کر دیا۔ راجہ جسونت رای پسر صاحب رائے اپنے باپ کا تمام اندوختہ لٹوا کر الگ ہو گیا۔ معظم خان سادات کا قدیم ملازم، مال و اسباب لٹوا کر ان کے سوگ میں بیٹھ گیا۔ عمر خان اس کا بھائی لڑائی میں مارا گیا۔ سید جان علی داروغہ داغ و تصحیح بھی لڑتا ہوا مارا گیا۔ تمام مال و اسباب برباد ہو گیا۔ شاہی لشکر کا تین دن تک وہیں قیام رہا۔

قطب الملک کی جنگ محمد شاہ اور امین خان کے ساتھ

ایک دن رات میں قتل امیر الامرا کی خبر قطب الملک کو پہنچی۔ اس کی آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا۔ جنگ کے دلدادہ لوگوں نے مشورہ دیا کہ ابھی دشمنوں کو قوت حاصل نہیں ہوئی۔ آدھے سے زیادہ لشکر امیر الامرا کا حامی ہے۔ اس وقت انتقام لینے کا موقع ہے۔ دوسروں نے کہا: ”جو ہونا تھا ہو گیا۔ تو پختانہ اور مغل امرا بادشاہ کے ساتھ ہیں اور امیر الامرا کا تمام اسباب حرب جو جنگ دکن کے لیے تیار تھا، ان کے قبضے میں ہے۔ اس لیے مصلحت اس میں ہے کہ شاہجہان آباد پہنچ کر ایک شاہزادے کو تخت پر بٹھائیے اور ہندوستانی جوانوں کی فوج تیار کر کے مغلوں کا مقابلہ کیجیے۔“ اسے یہ مشورہ پسند آیا۔ قطب الملک سرای ہوٹل سے اٹھ کر شاہجہان آباد پہنچا۔ محمد ابراہیم پسر رفیع الشان کو تخت سلطنت پر بٹھایا۔ رتن چند کا اور اپنا خزانہ کھولا اور پچاس ہزار کے قریب سوار و پیادہ جمع کیے۔ چند توپیں، دو سو رھکے اور پانچ سو جزائر ہمراہ لیے۔ پرانے مغلیہ امرا میں سے غازی الدین خان، حامد خان، جنگی شاہزادہ، صبغتہ اللہ لکھنوی، تاج محمود شہامت خان اور پورب کے ہندو اور بکسریہ بھی اپنے اپنے دستوں کے ساتھ قطب الملک کے ساتھ شامل ہوئے تقریباً ساٹھ ہزار کا لشکر لے کر شاہزادہ ابراہیم کے ہمراہ جنگ کے لیے باہر نکلے۔ مغلوں نے احتیاطی تدبیر کر کے اپنے آدمی بھیجے تاکہ راستے میں کوئی شخص ان کی مدد کے لیے سامان نہ پہنچا سکے۔ محمد امین خان نے خود امیر الامرا کے قدیم دوستوں اور مخلصوں یعنی راجہ خاکہ سنگھ، چورامن جاٹ، خاندوران وغیرہ کو انعام و اکرام کا لالچ دے کر اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی۔ شیر افگن خان اور محمد خان بنگش بھی مدد کے لیے آ گئے۔ گردھر بہادر لکھنؤ سے چل کر قریب آ گیا۔ راجہ جے سنگھ سوانی کی آمد آمد کی افواہ پھیلی ہوئی تھی۔ دستے دور و نزدیک

شہر و قصبہ میں گھومتے پھرتے میدان جنگ کی تلاش میں تھے۔ آخر کھوپڑی، رادھا کنڈ، کاما پھاڑی سے گزرتے ہوئے شیر گڈہ بلوچان میں پہنچے اور دربانے جمنا کے کنارے حسن پور کے نزدیک لشکر نے قیام کیا۔ ادھر سے قطب الملک اپنے لشکر کے ہمراہ پہنچا۔ فیصلہ ہوا کہ گھوڑوں پر سوار ہو کر یک لخت حملہ کر دیں یا پھر شمشیر و سپر بدست ان پر ٹوٹ پڑیں اور ان کا کام تمام کر دیں۔ ۱۲ محرم ۵۱۳۳ھ کو دونوں لشکروں کا آمننا سامنا ہوا۔

قطب الملک کی گرفتاری

۱۳ محرم کو صبح ہوتے ہی قیامت برپا ہو گئی۔ توپوں کے گولوں سے زمین ہل گئی۔ حیدر قلی خان میرانش نے اپنے ہنر کا کمال دکھایا۔ ایک ایک گولے سے بہت سی جانیں ضایع ہوتی تھیں۔ قطب الملک کی طرف سے تیر و تفنگ کے نشانے بیکار جاتے۔ چورامن جاٹ نے اپنا کام دکھایا۔ شاہی مال و اسباب لوٹنا شروع کیا۔ راجہ محکم سنگھ اپنے پانسو رفیقوں کے ساتھ قطب الملک سے جا ملا۔ قطب الملک چاہتا تھا کہ سواری سے اتر کہ شمشیر بدست حملہ آور ہو لیکن اس قدر شدید گولہ باری کے سامنے محکم سنگھ نے مشورہ نہ دیا۔ اس طرف سے شہامت خان، صبغتہ اللہ اور اس کا بیٹا، عبدالقدیر خان تھٹوی اور بارہہ کے آدمی لقمہ اجل ہوئے۔ مہ پھر تک یہی ہنگامہ رہا۔ قطب الملک کے بہت سے ساتھی گھوڑوں کو پانی پلانے کے بہانے ساتھ چھوڑ گئے۔ رات ہوئی تو بہت سے لوگ ہمت ہار کر شاہجہان آباد کی طرف چل دیے۔ سید نجم الدین علی، سید سیف الدین (قطب الملک کے چھوٹے بیٹے) غازی الدین خان، احمد بیگ، اللہ یار خان، قطب الملک کے ہمراہ بہادری و جوانمردی سے لڑتے رہے۔ صبح تک بھائیوں، عزیزوں اور قدیم ساتھیوں کے سوا کوئی نہ تھا لیکن وہ اپنے سورچوں میں لڑتے

ہوئے تھے۔ ادھر سے ذرا حرکت ہوتی تو ادھر سے حیدر قلی خان ہزار منی گولہ پھینکتا کہ جان و مال کو تباہ کر دیتا۔ صبح کے وقت قطب الملک کی پیشانی پر تیر لگا۔ وہ شمشیر بدست ہاتھی سے نیچے اترتا۔ ایک جوان نے قریب آکر وار کیا کہ انگوٹھا زخمی ہو گیا۔ ہاتھی خالی دیکھ کر حیدر قلی نزدیک پہنچا۔ جان بخشی کا یقین دلا کر اسے اپنے ہاتھی پر بٹھایا۔ ہاتھ شال سے باندھ کر بادشاہ کے سامنے لے گیا بادشاہ نے کہا: ”تم نے خود اپنی یہ حالت بنائی ہے۔“ قطب الملک نے کہا: ”تقدیر کو یہی منظور تھا۔“ اسے حیدر قلی کے سپرد کیا اور فتح کے نقارے بجائے گئے۔ سید نجم الدین زخمی ہو کر گرفتار ہوا۔ سیف الدین علی، سلطان ابراہیم کے ہمراہ وہاں سے نکل گیا۔ اسے قصبہ بیگپور میں چھوڑ کر بارہہ کی طرف چل دیا۔ باقی امرا حالات خراب دیکھ کر شاہجہان آباد کی طرف چل دیے۔ مغلوں نے مال و اسباب سے ہاتھ رنگے۔ چوراسن جاٹ دونوں طرف کی خدمت بجالایا۔ اس نے سادات کا مال بھی برکت سمجھ کر لوٹ لیا۔ ۲۱ محرم کو بادشاہ مظفر و منصور شاہجہان آباد پہنچا اور تخت پر جلوہ آرا ہوا۔ محمد امین خان نے وزیر بن کر قطب الملک اور امیرالامرا کی جاگیریں اور پرگنے اپنے بیٹے کے نام کر لیے۔ ان کی حویلیوں اور خزانوں پر عبدالسلام (محمد امین خان کا غلام) پہلے سے قبضہ کر چکا تھا۔ سید نصرت یار خان نے اپنی خدمات کے حوالے سے بادشاہ سے سفارش کی اور بارہہ کے آدمیوں کی خطائیں معاف ہوئیں اور ان کی جانیں محفوظ رہیں۔ محمد امین خان نے بداؤں اور منبھل کے عامل عبداللطیف بیگ کو لکھا کہ پانچ چھ ہزار آدمیوں کے ہمراہ بارہہ کے جان و مال کو تباہ کر دو لیکن اسے دندان شکن جواب ملا۔ دو مہینوں کے بعد یعنی ۲۸ ربیع الاول کو امین خان بھی وفات پا گیا۔ اس کا بیٹا قمر الدین بہادر تمام منصب و جاہ کے باوجود ہر غریب امیر کے ساتھ شکستہ پیشانی سے پیش آتا ہے۔ شیعہ مومن ہونے کی وجہ سے اس نے قطب الملک کے

ساتھ اچھا سلوک کیا۔ راجا اجیت سنگھ نے قطب الملک کی رہائی کے لیے درخواست بھیجی اور اپنی اطاعت کو اس کی رہائی پر موقوف کیا۔ چند دن کے بعد بادشاہ نے اس کو حیدر علی خان کے آدمیوں کے تصرف سے نکال کر ڈیوڑھی خاص میں رکھا۔ غذا و لباس کے متعلق خاص خیال رکھا گیا۔ لیکن مغل کے سینوں پر سانپ لوٹتا تھا۔ ایک سال کی منصوبہ بندی کے بعد آخر انہوں نے زہر دے کر اسے مار ڈالا۔

—:0:—

عبرت نامہ

عبرت نامه

والله المستعان على ما تصفون

يا فتاح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رب يسر ولا تعسر و تمم بالخیر و به نستعین

حمد و سپاس بی منتها و شکر و ثنای لاتحصی نثار بارگاہ معبود لاشریک۔
تشهدان لا اله الا هوالموجود و مرسل مجد محمود علیه و علی آله الصلوٰة و
السلام غیر محدود کہ شربت خوشگوار شہادت نصیب مقربان حضرت
صمدیت ساخته و علم مردی و مردانگی ایشان در عرصہ کن فکان بجناب ابدی
نشان بر افراختہ۔ آیمہ کریمہ سعادت قویمہ مخبر این معنی است۔ قوله تعالی
لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احياء عند ربهم ولكن لا
تشعرون۔ چنانچہ ائمہ اطہار نتائج منبع ہفت و چہار را علیہم الصلوٰة والسلام
امام الشہداء و بہام السعداء گردانیدہ محمود العاقبت و مسعود العاقبت
بخلوتخانہ بقاء و آستانہ ارتضا رسانیدہ۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ اگر محنت
و تعب و کربت و غربت بخصہ مادات عالیدرجات اختصاص یافته، دلیل
ساطع بر قربت انتساب آنجناب و برہان واضح بر نبوت خاندان نبوت و قبول
رب الارباب خواهد بود و بر مدارج حسنات اخروی و معارج درجات کبروی
خواہد افزود۔ فدائیان خاندان عالیشان۔ از بی سامانی ظاہر و پریشانی درگذر
غمگین نباید بود۔ بر علو مکان این بزرگان چشم بیاید کشود۔ از ابتدای

خلقت ابوالبشر علی نبینا و علیه الصلوٰة و السلام که چندین صاحبان تخت و افسر بافتاح قلاع دشوار کشا و فتح بر دشمنان رستم و غا دلخوش کن خویش و رفقاء بوده دعوت الهی را لبیک گفته و سلطنت عاریت بگذاشته رفته. کدام مائمی باین تعظیم و تکریم بانقضای این همه مدت و امتداد این همه فرصت مشهود یا مسموع کسی از خاص و عام گردیده و معمول امکنه خرد و بزرگ انام گردیده؟ روز عاشور محشر ظهور که اناث و ذکور و وحش و طیور چشم از گریه ناسور و دل از زاری رنجور می باشد و هر کدام بروفق طاقت سر انجام از حلویات و اشربه نوشین و اطعمه خوش ذائقه نمکین نیاز حضرات علیهم الصلوٰة و السلام وقف مساکین و صرف محتاجین می نمایند. درین صورت راحت بقدر رنج و انبساط بمقدار غنج می دهند. اگر اکراهی و انتباهی باحوال سادات اینوقت گردد، دولت منبسط البل و نعمتی عظیم المثل از میراث اجداد جنت نهاد یافته باشند. بنده عبرت اعنی مجد قاسم حسینی که جزوی چند از احوال ترقی و تنزل ظاهر این دو برادر اعنی سید عبدالله خان قطب الملک بهادر وزیر با تدبیر یار وفادار و اسام الملک سید حسین علی خان بهادر بخشی المالک امیرالامرا مرقوم خامه انکسار ساخته عبرت نامه نام گذاشته و از اسم کتاب و نام مصنف مال تاریخ ندرت متصف یافته.

بفضل ایزدی فارغ شدم از فکر توصیفش
خدا را شکرها گویم به نعمتهای توصیفش
شدم فکر چو بهر سال تاریخش خرد گفتم
ز عبرت نامه سید مجد قاسم آمد سال تاریخش

هانا عبرت نامه ایست برای متفحصان احوال و خبرت رساله ایست
جهت وارستههای علائق سربح الانتقال که فقیر حقیر در ایام نوکری این

بزرگانِ غفران مرتبتِ رضوانِ منزات برای العین معاینه و مشاهده کرده
 بطریق یادگار بر صفحهٔ روزگار می گذارد .

ز بعد ما نه غزل فی قصیده می ماند
 ز خامه های پر اشکی چکیده می ماند
 ز بلبل و گل این باغ تا دهند سراغ
 پری شکسته و رنگی پریده می ماند

—:o:—

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رب بسر ولا تعسر و تتم بالخیر

تمهید کلام بر کمال بطریق براعت استمهلال

رسمی است قدیم و طریقی است مستقیم که برچه از تقلب روزگار و نوادر اعصار رقم طرفگی و طراز عجوبت داشته باشد، بقید ضبط و سلک ربط در آورده تاریخ نام گذارند که صدور افعال ندرت نما از بر بنده خدا و ظهور خوارق از خلائق کمال آشنا موجب انشراح طبایع و سبب انبساط خواطر میگردد. خاصه وقوع غرایب امور و ظهور سواخ دهور از خواص چه ارباب دنیا و چه اصحاب عقبی، باعث تنبیه و آگاهی مخلوقات الهی میشود. بر چه ازین گروه معنی پژوه به فراز فعلی رسد، آنرا از قبیل کشف و کرامات انگاشته، جمعی سعادت مند از مریدین و معتقدین، بر صفائح قرطاس مندرج کرده اندرزنامه^۱ و تکمله^۲ و مافوظ نام کنند. و آنچه از ان صنف^۳ شرف از کارنامه های جدال و تحویل احوال بعرضه^۴ شهود در آید، از جمله دستور العمل و عمل دستور حکام معدلت نظام مشخص ساخته، سخنوران اعجاز پیشه و منشیان عطارد اندیشه بساک نظم و رشته^۵ نثر کشیده و تاریخنامه های تجربه افزا مقرر سازند و احسانی بر آیندگان قوافل وجود و ذخیره ای برای آرام بستران شاد خواب عدم نمود^۶ و گذارند. طوبی لهم اجمعین.

۳ - الف : اند نامه -

۶ - الف : بمقال -

۲ - الف : میرسد -

۵ - ب : صف -

۱ - الف : خبرداری -

۴ - الف : تکلم -

۷ - ب و ج : بینمود -

بیان کیفیت احوال عبرت اشتغال و سبب تصنیف و تالیف

این نسخه برین سنوال

اما بعد رمز شناسان سپنجی سرای و آئین دانان^۱ مراتب دنیا نیکو دانند که راتبه خواران دربار عالیقدر سلاطین و مناصب مقیدان بندگی خواقین که مأمور بتحریر احوال و مسخرشد^۲ به تسطیر رویداد سیمت اشتغال میباشد ، نظر برضی خواطر مقدس بعضی مقدمات وقوعی را مطروح و نبذی از سواخ لا یعنی بتحریر و شروح در آرند - همانا مرسوم عالم بندگی و محمود عنوان پرستندگی چنین بوده است - محرر این سطور و مسطر این اوراق عبرت ظهور که نه از وظایف ارباب حشمت منت پذیر و نه از خوان احسان اصحاب مکنت زائمه گیر است ، با دلیلی بحاسبه^۳ خود شاد و خاطری از بند مجرا و سلام اهل دنیا آزاد ، زیست میکرد و بدلیچسپ خطه^۴ معمور که زبانزد عوام و خواص بدارالسلطنت لاپور است ، بقسمت خداداد بکم^۵ و زیاد راضی و شاکر بوده ، بسر سی برد و گه بیگانه بیغرضانه بمجلس آشنا و بیگانه از ارباب تجمل و تمول رسیده ، نگاهی بکارهای مختار و متروک^۶ اهل دنیا کرده ، هر چه از محاسن پسند خاطر و آنچه از مقابح مطروح نظر سی بود ، عبرت گونه حاصل کرده خود را از تجربه کاران معاملات میگرفت - مننه یک هزار و یک صد و سی (۵۱۳۰) که وفور علائق و ثمرت عوائق بر بنده محتاج هجوم کرده خلی در جمعیت آباد عزلت و تخللی^۷ در اسنیت مکان عظمت انداخت - بتحریریک بعضی از وابسته و بتکلیف چندی از پاشمکسته چار دیوار خانه بر طبیعت شکنجه تعذیب گردیده - بهر بیدستگاهی بیامردی عزیزی بدارالخلافت رسید و مقدمات تلاش عالم معاش بنا بر اختلاف امزجه^۸ حضرت مجد فرخ سیر خاقان وقت و سید عبدالله خان قطب الملک دستور عهد و سید حسین علی خان بخشی الممالک سپه سردار که کارگذاری درین سلطنت^۹ ازو بهتر نبود ، پراکنده یافت -

۳ - ب : بی محاسبه
۶ - الف : توزعی

۱ - ب : دانیان -
۲ - ب و ج : بی کم و زیاد ۵ - ب : متروکه
ب : زلزلی ۷ - ج : زلزلی ۷ - الف : عظمت

حتی که در مدت هفت سال سلطنت نفاذ احکام پادشاهی در بند بیدلی وزیر بوده تفرقه بحال بندگان الهی^۱ می بود - و پادشاه بنا بر نشه^۲ دولت و جوانی و باده حکومت و کامرانی سیه مست بوده و بعقیده^۳ بعضی بر ملکداری افزوده دوسه^۴ کس را از مغلیه بمراتب و مناصب سرافراز نمود - مثل قاضی شریعت^۵ الله میر جمله که از ارث پدر بقضای صوبه^۶ بهار و پتنه^۷ [بود] و [به] تجارت اجناس پورب دیار روز گذران بود - درین دولت سرای بمنصب هفت هزاری هشت هزار سوار و دیگر عنایات دور از کار سرفراز بوده زرهای غیر محصور و خزائن موفور جا و بیجا بغارت داد - و خواجه عاصم خاندوران که خواجه زاده ساده ترک از اسباب دنیا و کر و فر مردم خودنما هیچ نداشت در خدمت این پادشاه لک بخش بعروج زیاده بر قیاس فائز گردید - باری نسبت بامرای دیگر بآدم شناسی و قدر دانی و اشراف پروری اشتهار دارد و بهم چشمی^۸ این دو برادر تیر بلا را سپر برداشت و میخواست که یا ایشان از غرور سیادت و شجاعت^۹ در گذشته در جمیع مقدمات مقرون بصواب و غیر حساب مطیع و منقاد بوده در بارگاه عظمت و جلال از خود^{۱۰} و خود پردازی در وهم و خیال نام نبرند یا در عرصه^{۱۱} دستبرد اقران نو سرافراز عجز کشیده بر خاک مذات جان سپرند^{۱۲} - و این معنی اصلاً و مطلقاً از ذهن تدبیر و بی جرأتی غردلان عرصه^{۱۳} شمشیر و تیر صورت نمیگرفت ، چنانچه بتفصیل در موقع خود اندراج خواهد یافت - تا اینکه علغله^{۱۴} آمد آمد و صدای مقدم نواب امیرالامرا بهادر که باراده^{۱۵} کمک برادر و خیالهای دور از کار و خیره خاطر^{۱۶} از دکن باصناف سپاه آن دیار از مرسته و تلنگه^{۱۷} ناہموار و شاهزاده^{۱۸} بی سمعی^{۱۹} رهگرای ہندوستان شده بود ، بلند شد - با آنکه این پادشاه مقهور مجبور بعضی از بیجوہران^{۲۰} حمیت^{۲۱} دشمن را کہ بمقتضای

- ۱ - الف : بندگان عالی ظل الہی
 ۲ - الف : ندارد
 ۳ - الف : ندارد
 ۴ - ب : ذخیره
 ۵ - الف : جمعیت
 ۶ - الف : جنسی
 ۷ - الف : سپردند
 ۸ - ب : سیما
 ۹ - الف : ہیخردان
 ۱۰ - الف : ندارد
 ۱۱ - الف : ندارد
 ۱۲ - الف : ندارد
 ۱۳ - الف : ندارد
 ۱۴ - الف : ندارد
 ۱۵ - الف : ندارد
 ۱۶ - الف : ندارد
 ۱۷ - الف : ندارد
 ۱۸ - الف : ندارد
 ۱۹ - الف : ندارد
 ۲۰ - الف : ندارد
 ۲۱ - الف : ندارد

طبائع' مسامحت کیش و لابه زنان افترا اندیش منظور نظر این مایوس
تحت و افسر گردید بودند ، باصناف عنایات و انواع الطاف و رعایات از
خاک بذلت برداشته بسپای عزت و رفعت رسانید که هیچکدام ازین آدم
نافرجام سد راه آن سبیل بنیاد افکن ناموس و نام شود^۲ بلکه از ابتدای کوچ
او از خجسته بنیاد فرامین غیر مطاعه بهریک از صوبیداران مالوه و اوجین
و فوجداران و زمینداران معموره های شارع عام صدور یافته بود که آن
زیاده سر را ازین رهگذر باز آرند که بی طلب حضور باعث شر و شور نگردد.
با این همه قدم جرأتی از بنده های پادشاهی و مغضوبان الهی بر جاده
مقاومت قائم نشد و هر همه بیجوهران^۳ حقیقت بیخبر^۴ و کورنمکان دولت
خر بعرض رسانیدند که نهال کرده های آبسال عنایت و نواخته های لطف
ورعایت مصدر حرکتی خلاف آئین آداب شناسی نمی توانند شد - خصوص
اعتقاد خان خواجه مراد کشمیری که باسداد ایام بلکه عناد و افساد بخت^۵
نافرجام چندی در پیشگاه خلافت بقربت و محرمیت نام بردار شهرت بود ،
گاهی از نامرادیهای ذاتی خود را از منسوبان جناب سیادت مآب^۶ میگرفت
و گاه در خلوت خویش را از ارکان خلافت گفته بطعن و هجو این اعزه هرزه
درای هزل آباد و راحت افزای روح یزید ناشاد می بود - الحاصل بیست و
هفتم شهر ربیع الاول ۱۱۳۱ هـ مقدس سنه هفت از جلوس فرخ سیری ، سید
حسین علی خان بهادر با افواج بیشمار از دلیران کارزار داخل دارالخلافت
شاهجهان آباد شد - پنجم ربیع الثانی شرف ملازمت پادشاه مجبور مقهور^۷
دریافت - رنگ صحبت و عرض کلام قسم دیگر نمودار شد - از انجا که
چشم بند قضا دیده دوربین آن جوان نامراد بدست قدرت بسته بود که
گفته اند :

- | | | |
|-------------------|---------------------|----------------------------|
| ۱ - ب : طالع | ۲ - الف : سیگ | ۳ - الف : نشود |
| ۴ - الف : مهجوران | ۵ - الف : بیگرد | ۶ - ب : آبشالی - د : آستان |
| ۷ - الف : سخن | ۸ - الف و ج : سیادت | |

قضا شخصی است که پنج انگشت دارد
چو خواهد از کسی کاری برآرد
دو بر چشمش نهد دیگر دو بر گوش
یکی بر لب نهد گوید که خاسوش

مال کار نا اندیشیده در جمیع مقدمات عنان تمالک بدست مدعیان
گذاشت . سه شنبه هشتم ربیع الثانی ، بعدایی که نتوان گفت و نوشت
و بر معاصران پوشیده نیست و در موقع خود بی اختیار از دیده قلم خون
سیاه خواهد ریخت و صفحه قرطاس جامه بر تن خواهد درید ، از تحت
سلطنت افکنده محبوس و عزلت گزین کنج افسوس کردند . آیهت :

اول از حسن وفا و زندگی گویمش
یاز حسن طلعت و فر کیانی گویمش
شرح اوصاف نخست از بزم گویم یا زرم
وصف سلطانی کنم یا پهلوانی گویمش

چار شنبه نهم ربیع الثانی - شاهزاده عالیقدر نو آئین ، نقش قدرت
آفریدگار ، مجد رفیع الدرجت خلف رشید پادشاهزاده رفیع الشان شهید را
بر تخت خلافت جا دادند . و بحسن تدبیر و بیوفایی خود زبان هر جوان و
پیر کشادند . باری روزی خواصان تقریباً طلب را بنگارند تازه بدست
افتاد و گره درماندگی از رشته خاطر من بیچاره بر کشادند یعنی بزرگی از
بزرگان دنیا یکسو و بر در ارباب معنی هزار دل بکرو ، از صورت پُر
معنیش انوار حقیقت مبرهن و از احوال حقیقت مآبش المعان ایزدشناسی
روشن ، کلمات^۲ انسانی نسخته ای از دفتر خانه اخلاقش و اخلاق بزدانی
زیبنده متاع طاق و رواقش ، عالم معاد از معموره خاطرش آباد و جهان
معاش بدستگیری او رسای تلاش ، شجاعت هم بارش و استعداد از هایل

۱ - الف - ندارد ۲ - الف - تقرب ۳ - ب - آیت

پسندیده او و سخاوت ، قطع نظر از کثرت و قلت مواد ، از خصایل
 منجیده او - نورانی پیکری که نگاه از حضور عرفان معمورش گرسنه چشم
 عالم تماشا و هایون فری که سعادت بالادست از خدمتش آرزو حاصل
 تمنا - ارباب صورت از مواجبهٔ هویت سعاینه اش بمراتب معنی آشنا
 و اصحاب معنی از لقای فیض انتهایش جزئیات سیر معارج کل دنیا - حاتم
 اگر معاصر این رادمرد عرصهٔ کرم می بود ، تختهٔ سینه از شرار حسد
 داغدار می نمود - رستم یکرکابی در میدان عدوانگنی شیرمردی باین زور
 بازوی تهمتی نشنیده و جمشید جهان بی از جام معرفت عرفان مستی
 باین پشیمار خرامی در دورهٔ گیتی ندیده - نام نامی اش صورت سنگهٔ
 جهان معنی از فطرتش با فروسنگ ، درین لشکر نصرت پیکر باعزاز و
 امتیاز تمام و بدنشینی خاطر خاص و عام جا داشت - نقاب گونه بر رخ
 شاید امرار کشیده علاقهٔ دیوانی از دربار نواب فلک اقتدار اختیار کرده
 در عین تقید علم تفرید می افراشت - فیاض مطلق و قادر بر حق این
 بزرگ مترگ نژاد را دو عضدقوی بنیاد که عبارت از فرزندان
 سعادتمند و جوانان رشید بخت بلند است ، بنام نامی لاله آنند روپ و
 لاله لاهوری سل عطا کرده که بریکی از مکارم فطری انتظام بخش کارخانهٔ
 تکوین تواندشد و از رسوخ عزم و راستی حزم مسند نشین مراتب عزت
 و تمکین تواند گشت - حصول تهذیب اخلاق و بذل احسان و اشفاق از
 خدمت فیض درجت قبله گاه خدا آگاه و ولی نعمت مصدر فضل و کرامت
 خود کسب نموده و زبانها بقحسین و تعریف خود کشوده - ازان هر دو
 اختر برج سعادت خورشید طالع که مشتری تمثال نور نجابت از پیشانی
 لمعانیش دیده افروز ارباب امتیاز است - و بکلانی من وسال ازان نونهال
 حدیقهٔ بذل و نوالی سرافراز ، بچشم اهل دربار دولتمدار نیز در مراعات

۱ - الف - موهسیت ۲ - الف - پهنی ۳ - ب و ج - ندارد ۴ - الف - زاد
 ۵ - ب و ج - ندارد

خاطر و شایستگی مراتب ظاہر و معامله فہمی و قاعدہ دانی و آداب شناسی معزز و باوقار در حضور جا دارد - من جو یای کوی مقصود و خیال اندیش مراہم بہبود را بخت سعادت رخت و طالع مسامحت لوامع بمقتضای ازلی و حوائج دامنگیر مقیدان عالم آب و گل راہی بخدمتش نمود کہ گل بخت از نسیم عنایتش خواهد شکفت و دیرین^۱ آرزوہای اندوختہ^۲ خاطر ازین جناب سامان خواهد پذیرفت - بعد ملازمت مجال خود متوجہ تر دیدہ تشبگ بذیل عطوفتش نمودم و نختہ^۳ پیشانیاش کہ بقلم صنعت رقم نگارندہ لوح محفوظ سر مشق رقوم سعادت است ، بروی خود شکفتہ تر از نختہ^۴ گلہای باغ و صفحہ^۵ دولت برات عیش و فراغ یافت - بی شائبہ^۶ تکاف و ریب و غائلہ^۷ کلام دلفریب کہ از عالیہ خوشامد خانہ برانداز مقیمان غفلت سراسر است ، بزبان تقریر و تحریر نمی رسد^۸ نہ جوانی حقیقت پیشہ حقانی اندیشہ کہ اوقات سیمنت بہاتش بانجراح مقاصد و تحصیل حسنات از افاضہ^۹ نیک و بد معمور و چشمہ مبار احسانش (کہ بشیرین کامی^{۱۰} تشنہ بان مسلک عجز و نیاز را موج خیز سرور بشد ، بچشم عبرت^{۱۱} نگاہ این سیار ہر کوچہ و راہ در نیامدہ - درین حدائت من کہ مصدر ہزار شور و فتن میباشد ، برخلاف ابنای روز در افعاش حمیدہ و اطوار منجیدہ - القصہ بمقتضای تعارف ازلی و انجذاب ارادت و اخلاق تہ دلی کہ التزام خدمت این عزیز مصر تمیز سیر آمد ، الطافش مرا از خاک برداشتہ برافلاک عزت رسانید - و در اعانت و امداد اسباب معاش پی عرض و ایما^{۱۲} و تلاش جزئیات حوائج و رسیدہ در کم مدت کہ رنگ بر روی استعداد و جمع تفرقہ مواد^{۱۳} من پیدا شد بزور بازوی عنایت و قدردانی بکار پردازان دربار فلک مدار نواب مستطاب عالی جناب کہ خورشید از سایہ نشینان دست ہامرشت اوست ، روشناس کردہ و مندرس متاع بی هنری مرا نگران بہای تعریف فروختہ و در جرگہ^{۱۴} برکشیدہای^{۱۵} فوج حقیقت گیش

۱ - الف - دیدہ ۲ - الف - میرسد ۳ - ب - شیرین نلامی ۴ - ب - غیرت
 ۵ - ب و ح - پی غرض ایما ۶ - الف - جمع تفرقہ مواد
 ۷ - ب و ج - ترکشندان

سر پیوند دست بهم داد - من هم تیر کردار از هوای بندگی بزمین بوس
پرستندگی سرفرود آورده کمان تماشای پی به پی و دمبدم در مراتب نیاز
قامت تعظیم خم و در میدان اخلاص از تکبر گذشته بسی سر قربان ساختم
و علم راستی برافراختم - الحاصل بدلگرمی عزیزان این مجلس و
مجالست صداقت پیشهای صبح نفس ، شب من به لیلۃالقدر سر زلف حرف
میزد - روزم از روز عید بکوی عارض خورشید گرد سعادت می برد که
زمانه عافیت دشمن حسد پیشه آسودگی من بیچاره بر مزاج خود هموار نکرده
خللی تازه در کار آسوده‌های ملک بیغمی انداخت یعنی بعد فوت مجد فرخ میر
مرحوم که زمانه را شوریدگی در سر و زمانیانرا غم والم انبوه خاطر بود
و از اراده های ازلی چشم پوشیده و زبانها بهره کشاده در حق جمهور
سادات خبرهای ناگفتنی بزبان میراندند و بهر کوی و کاشانه نقشی خارج
آهنگ میخواندند و به نیرنگی تقدیر بنگاه‌های بیرون از حیز تدبیر در
کم مدت انتقال سلطنت بنام چند کس و شورشهای حیرت افزای در
مستقر الخلافت اکبر آباد بعرضه وقوع رسید - بنده در خدمت و رفاقت این
جوان جوان بخت شرف حضور و باوجود هرج سفر از مهربانی او خاطری
لبریز سرور داشت - گاه گاهی بر زبان حضار یزم شریف میرفت که این
واقعات قابل تحریر و باب تقید قلم سطور زنجیر است - بنده کمترین باوجود
عدم استعداد و قلت مواد سری از گریبان خجالت بر آورده معروض داشت
که اگر بی نمکی مائده سختم بشوری پسته شیرین کلامان بیگانگی ذائقه
نباشد ، مختصری از رویداد که برای العین مشاهده کرده در قید تحریر
در آرد - ارشاد صاحبزاده والا قدر و ایمای حضار مسند صدر بدان
رفت که احوال سلاطین سلف سلسله علیه چغتائیه علی التواتر از منشیان
شیوا^۱ بیان و نیرنگ پیشه‌های اعجاز توامان مثل شیخ ابوالفضل
مرحوم و معتمد خان مصنف اقبالنامه^۲ جهانگیری و شیخ مجد صالح کنبو

۱ - الف کشیده ۲ - الف - ندارد ۳ - ب - سحر

مصنف شاہجہان نامہ داد سخن گستری و معنی پروری داده اند۔
 الا احوال پادشاہ عالم پناہ حضرت عالمگیر غازی کہ ایشان را توجہی
 بدین فرقہ نسبت بآباء و اجداد خود کمتر بودہ طبیعت فیض طویت باجتہاد
 ملت بیضا مصروف نمودہ بامستتباط مسائل دین و اجتناع فضلائی ارباب
 یقین می پرداختند و کارنامہای کہ در اقلیم ہندوستان و دکن دولت
 نشان ازان پادشاہ درویشی نخت و درویش سلطان بخت بظہور رسیدہ ، کم کسی
 بقید کتابت آورده و بشہرت تمام مذکور السنہ عوام نیست۔ گفتم : حالات
 آن جلیس اریکہ عظمت و جلال (را) میرزا محمد کاظم پسر مولانای
 امینای ایرانی تا ده سال بموجب حکم اقدس کہ در ابتدای سلطنت ،
 اقتفاء الآباء اورا مامور تحریر فرمودہ بودند ، نوشتہ داد سحر بیانی و
 ملک الکلامی دادہ و معتمد آنحضرت الخاقانیہ بختاور خان خواجہ سرا
 نیز تا چہل سال از کارنامہای معارک رستمی و مراتب عدالت و حاتمیت
 آن یادشاہ دین پرور بعبارت شستہ و رفتہ و فقرات تازہ و مضمون شگفتہ
 بقید رقم آورده :

کی تو انم گفت از حال ملائک سیرنی
 عقل پیرش در دل آرم یا جوانی گویمش
 ذکر تسبیح و صلوة و صومش آرم در میان
 یا حدیث بزم و رزم و کاسرانی گویمش

قطع نظر این را استعداد بلند و طبیعتی برجستہ تر از سپند کہ بیک
 پرواز سیر کرہ اثیر کردہ بموطن ارضی زمین گیر تواند شد ، می باید۔
 من خود بیدستگاہ (با) عصای قلم چوبین بنیاد باصل مقدمات از کار
 خود گرہ نکشادہ نمی تو انم کار کشای وادی مطلب شد۔ آخر الامر

۱۔ الف۔ ولایت ۲۔ ب۔ اقتفاوالا پایہ ، ب۔ افتدای لابلالی ۳۔ الف۔ حالی
 ۴۔ الف۔ حسین ۵۔ الف۔ تمیکشاید۔

قرار داد بر آن افتاد که مختصری از کیفیات ابدالی^۱ و مقدمات حالی^۲ حضرت محمد معظم بهادر شاه غازی و اختیار فروشی آن لاوبالی خرام رسته بازار غفلت و تلوین محمد معزالدین بدست تبختر مطربه^۳ طاؤوسی و لعبتی تعبیه پرداز تزویر و سالوسی و احوال این تازه گرفتار دام تقدیر محمد فرخ میر مرحوم باید نوشت - بی سلیقگی خود را مکرر عرضه کردم و الطاف عزیزان پرده پوش معائب شمرده کمر همت بر بستم و کلاه گوشه^۴ فخر بر ماه شکستم - من الله التوفیق و الیه المآب و هوالمعین و هو الوهاب

—:۰:—

۱ - ب - ابدالی - ۲ - ب - روحانی - ۳ - الف - سلامت ، ب - خلافت -

سفر ناگزیر محمد اورنگزیب عالمگیر از دارفنا بشہرستان عالم بقا

بر اصحاب خبرت و ارباب فطرت پوشیدہ نیست کہ چون بتاریخ بیست و ہشتم شہر ذی قعدہ ۱۱۱۸ھ حضرت عالمگیر غازی از عاریتی سرای حسرت افزا چشم صورت بین بستہ، حدایق سیر عالم علوی گردیدہ ابواب جنان و اسباب غفران برای خود آمادہ و کشادہ دید، دویمی پور جلالت^۲ ظہور مجد اعظم شاہ کہ پپانزدہ کروہی از اردوی معلی دائرہ داشت، ازین خبر وحشت اثر شوریدگی در سر و آب بچشم و آتش در جگر در رسید و روز روشن بچشم خود سیاہ تر از شب دیجور دید و بہزار بیتابی گریبان طاقت درید۔ باری مطابق وصایای ہوش افزای کہ بفرزندان ارجمند مجد کام بخش و زبدہ مریدان عقیدت نشان، حمید الدین خان شرف اصدار یافتہ بود، بتجهیز و تکفین بطور درویشان صاحب یقین پرداختہ پنجستہ بنیاد کہ بتعمیر مرقد مبارک بدنیا کار آخرت سرانجام فرمودہ بودند، آوردہ و یصندلین مسند خاک پاک سپردہ در تختہ بند لحد بروی نیک و بد بستند و آن خلوت نشین مراتب عز و تمکین و چلہ گزین زاویہ^۳ یقین را بمصاحبت ملائکہ قدسی نفس در آن مکان بیخار و خس گذاشتند۔ ملکوت باہم مبارکباد گفتند کہ پاک طینتی^۴ سایہ^۵ رفق بر سر ما انداختہ و جبروت از شادی بالید کہ روحانی پیکری کاشانہ^۶ انتظار ما را نورانی ساختہ۔ جنت بشرف قدوم میمنت لزوم فرش سندس^۷ و استیرق گسترده۔ کوثر بتازہ رویی

۱۔ الف۔ پاک طینستان۔ ۲۔ الف۔ مسندش، ب۔ مندرس۔ ۳۔ ب۔ ادب۔
۴۔ آداب۔ ۵۔ مراد لال کنور محبوبہ بادشاہ۔ ۶۔ الف۔ فوز،
ب۔ فتور۔

عز قبول او آب (را) حباب نفس شمرده - غلبان و جواری جانها وقف خدمتگاری نموده - حفاظ صلاح کار و فضیلتی عالی مقدار بختم قرآن مجید و درس علوم حمید پرداختند - عالم عالم ارباب استحقاق را ببذل خیرات سبرات نواختند - بعد ازین هر همه از ارکان خلافت و اعیان سلطنت اکثری بطوع و بعضی بکره در خدمت آن چند روزه مهان تخت خلافت بتمهت جلوس دلخوش کن اوقات او شدند - مجد کام بخش چارمی پسر مرغوب خاطر پدر نظر باینکه بحسب حالت و نمود وزن مقدارش بپله میزان اعتبار و اقتدار هیچ یکی از برادران کلان سنگین نبود و نیز صوبه حیدرآباد و بیجاپور و غیره از اقلیم دکن پدر عالیقدر، در حین حیات، خود به تیول او مقرر ساخته از مجد معظم و مجد اعظم شاه استدعای آن کرده بود که من بعد رویداد قضایای ناگزیر که بمقتضای فوران اوقات دامنگیر هر برنا و پیر است، هرگز از برادران کسی بحالش نپرداخته بهمین قسمت مزاحمت نرساند - پسران عالیشان بموجب انقیاد امر پدر که نمونه احکام قضا و قدر است، و نظر بر بی استعدادی برادر خرد بقبول دل و بصمیم خاطر مقرون ساخته بودند - هر چند او التماس رفاقت میکرد، مجد اعظم شاه قبول نکرده - بعد فراغ مراسم تعزیت و تقدیم لوازم جشنهای تمهت بتنفيذ امور ریاست از عنایات و تهدید ارباب خلافت کما ینبغی کوشیده یالشکری بیشمار و هر دو پسر و نبیره‌های ذی اقتدار بسمت دارالخلافت کوچ فرمود - چون در آخرهای عمر حضرت عالمگیر را ضعف بدن و تخلل حواس کهن بدرجه تمام دریافته بود، از مجد اعظم شاه بنا بر اینکه صاحب طبیعت تند و در اکثر مقدمات خود پسند واقع شده، در انتظام امور خلافت و جمع اشقات عالم سلطنت اینها بر نمی تابدا، در گذشته فراسین طالب بنام مجد عظیم خلف رشید مجد معظم بهادر شاه شرف نفاذ یافته بود که آن حلاوت ثمر شجر عمر و دولت ایشان از

۱ - الف - عقاید - ۲ - الف - چاه (موجوده نام بهاس)

ابتدای نشو و نما بآبیاری عنایات حضور جد عرفان معمور بکلمات صورت و معنی فایز گردیده ، کارهای عمده باستمزاج هایون بعنوان شایسته میرسانید بلکه مهر اوزک خاصه که سلاطین صاحب نقش و نگین^۱ که بهیچکس از وزرای کارکشای و دیگر بنده های عقیدت گرای نمی سپارند ، باین نبیره سعادت وتیره حواله فرموده بودند و دستخط خاصه عرایض وغیره او میکرد ، خود بر جناح استعجال بحضور فیض گنجور برساند - هانا این معنی (را) جمعی از کشف و کرامات حضرت عالمگیر خیال میکنند و بوده باشد از آنجا که اولاد سلاطین والا نژاد خصوص شعبه های این درخت سایه افکن احسان و منن ، بمقتضای کهن سالی او آرزوهای دولت نموی خود بدو دست دعا میخواستند ، بمجرد ورود فرمان کرامت عنوان کمر عزم چست بر بسته و بر بارگی عجلت نشسته روانه زمین بوس مقدس شده بجهت نظم و نسق عبوبه بهار و تمام پورب و آن دیار ، مجد فرخ سیر پسر خود را که فی الحقیقت بطالع سلطنت در ایام صفر سن بمراتب کمال آشنا بود ، بابعضی کهنسالان کاردیده در آنجا گذاشت و بی تقید آرام بهیر و عوام مسافت بسیاری در کم سایه فرصت بریده تا خطه^۲ کره جهان آباد نزدیک دریای گتگ مضرب خیام فلک احتشام گردیده بود که خبر پادشاه گردی شنیده وقفه اختیار کرد و بمشاوره کاردیده های رفیق خود مثل آغا مجد رفیع سر بلند خان که حل و عقد خانهاش بدست او حواله بود و حکیم مجد سعید و جمعی دیگر قرارداد بر آن افتاد : هر سرعت که میسر آید پیش از رسیدن مجد اعظم شاه ، بمستقر الخلافه رسید باید بحکومت شهر و استحکام قلعه متین و استخراج خزاین دقین کوشید تا که از کابل ، قبله گاه خدا آگاه و برادران پشت و پناه خواهند رسید - شبا روز قطع دشتهای بی سروپا کرده در عرض دو سه روز در ظاهر آگره رسیدند - باقی خان قلعدار را پیغام عنایات و نوازش و رعایات کرد که

۱ - ب - بر نمی گیرند - ۲ - الف - کوه تمکین - ۳ - الف - ناخست دیده جهان آباد -

آنچه از مناصب و مراتب بخاطر آن قدیم الخدمت لائق العنايت خطوراً نکرده باشد، مرعی مبدول خواهد شد و نیز از سمت دکن فرامین عنایت و تمهید تضمین از مجد اعظم شاه بهریکی از دولتمند و بیدستگاه بنده‌های پاشاهی میرسید و فی الواقع صلابت و شهامت آن پادشاهزاده نسبت به برادران دیگر در دل خاص و عام نهایت بعظمت و جلالت جا گرفته بود. بنابراین باقی خان کهن مال هزار اندیشه در خیال که مدت العمر در حضور معلی بخدمتگاری خاض حضرت عالمگیر صرف کرده در جاهای متعدد داد دلیری داده و بنابر غلامی در جرگه چیلدهای بشار بود، هیچ یکی از شاهزادها را بر خود ضابط تمیذانست^۱، در خدمت شاهزاده مجد عظیم جواب صاف نوشت که باوجود برکت آمود حضرت مجد معظم و برادران دیگر اختیار افتتاح و انتزاع قلاع حصه^۲ شانیست. و بچیدن^۳ توپ و رهکله بر هر شرفه و کنگره قلعه و ضبط و ربط متعینه های ارک مبارک کمره مت بر بست. پادشاهزاده رانیز عرق غیرت بمرکت آمد. فوجی گران بمحاصره قلعه البرز نشان و استخراج و استخفاف باقی خان فرستاد لیکن خیال خام بیش نبود، چه قلعه اکبر آباد ازین باب نیست که بهوسهای چند روزه بیک چند ساله بران کسی مظفر و فیروز تواند شد. همینکه قطعه ابرمانند سیاهی فوج ظاهر شد، بیک دو ضرب توپ دلکوب برق آشوب از هم پاشیده عرق چکان ندامت از بیحاصلی اوقات و توضیح مردم عالیدرجات فدویت سات معروض گردیده شاهزاده مال اندیش از وفاداری آن پیر حقیقت کیش هم محظوظ و هم آزرده خاطر گردیده انتظار کش تشریف مقدم پدر عالیقدر و برادران والا گهر بود و نیز این اخبار سرمایه اضطرار بان مجموعه علم و حیا، مقتضی کمالات حصرت مصطفی و مرتضی، مظهر اخلاق یزدانی، زببنده تخت و تاج جهانبانی، آرزوی محصل غربای شکسته دل، محمل (عقود) لاینحل، فضل و کرم مجسم، حضرت

۱ - الف - حضور - ۲ - الف - نمی داشت - ۳ - الف - چندان .

محمد معظم و پور مهین محمد معزالدین که در چشم جدو پدر بزرگوار و در دیده خلایق بردیاری بشهامت و اعتبار جا داشت و بصوبه داری ملتان ناظم امور و ضابط دهور بود ، برسبیل استعجال رسید و دران ایام صوبه پنجاب تعلق به تیول وکلای سرکار عالی متعالی و بعضی پرگنات تنخواه متعین کابل و آن حوالی داشت و به نیابت صوبه داری و دیوانی سرکار دولتمدار منعم خان خانخانان که دستورالعمل پخته کاران منجمیده اطوار و امام ملت سر بسجده های محرابی تیغ آبدار بود ، فرق عزت و اعتبار براوج فلک دوار می سود و این کهنه گرگ باران دیده پیش ازین بیک سال اکثر توپخانه پادشاهی برای هدم و عدم مساکن عنایت خان و غیره زمینداران دوآبه قصبه تلون که از سالهای بسیار روادار ایذاء و اضرار خلایق هر دیار بوده ، رهنی و قطع الطریقی طریقه و پیشه داشتند ، از آب بیاہ و ستلج گزرانده همیشه در تدبیر کار و گرد آوری اسباب نبرد و کار زار می بود تا آنکه حضرت محمد معظم پادشاه از کابل الومسی از افغانه و مغل فراهم آورده بمصوب صواب انتهای خطه پنجاب دلکشا نهضت فرمودند و بامستعجال تمام قطع مراحل نموده برپل شاه دولا که دوازده گروهی دار السلطنت لاهور ست ، نزول موکب هایون واقع شد و بنا بر تیمن مکان بجلوس سعادت مانوس تحت خلافت را هم پایہ عرش و گرمی فرمودند و استظلال چتر نصفت و معدلت نمودند .

جاوس برکت مانوس حضرت محمد معظم پادشاه
غازی بر تخت فرمان فرمایی و نهضت
بسمت هندوستان بجننگ برادر

فرخا بخت زمانه محنت کشیده که این چنین پادشاه جامع مراتب
دین و دنیا و فرمانروای صورت و معنی به پرورش فئه خاص و عام و
نوازش خرد و بزرگ انام مخصوص شود و حبذا طالع مشتی رسد ستمرسیده
که از پنجه حکام گرگ خصال وارسته در اقطاع حمایت این کامروای
مطلب دنیا و عقبی بکام خاطر مرتع سیر خوری کرد - زلیخای تاب و
طاقت های داده گیتی بعشق این یوسف وقت جوانی از سرگرفت و از آهنگ
نی کلبه مسکینش هزار گل نغمه انبساط شکفت - زمانه از شادی بالید و
فلک بکام محتاجان گردید و صحن زمین از درم و دینار محسود چرخ اختر
شمار گردیده و آوازده یتیم پروری نتیجه صدف بگوش ماهی رسیده - از وسعت
دل و دست آن پادشاه حقیقت مست آنکه در وقت جلوس برکت مانوس از
اقسام طعام و فواکه حلاوت کام مهیا و موجود داشته خود بنفس نفیس بر
خلاف معتاد ایام دیگر زیاده بر رغبت خاطر تناول فرمودند و هم با طعام
و ایثار فقراء و مساکین و انعام درویش و غنی حکم فیض توأم شرف نفاذ
یافت و در اثنای تمکین تخت کرسی بخت بدرگاه حقیقی که مملکتش محفوظ
از صدمه انتقال و لطمه زوال ست ، دو دست دعا برداشته برای ترفیه عباد و
توسعه اسباب معاش و معاد بخضوع خاطر و خشوع ظاهر مناجات کردند
اعیان و ارکان دارالسلطنت از اسافل و اعالی و ابالی و موالی ارباب مکنات
و جاه و اصحاب علوم معالی پناه در رفاقت منعم خان خانخانان نایب صوبه
بدرگاه جهانبانی رسیده مورد تفضل و مشمول تفقد گردیدند و صلاهی صفا

و مرحبا شنیدند - وضع و شریف و خرد و بزرگ این مملکت از وادید اشتعال کرم ابن رئیس دین و دنیا بصمیم دل فتح و فیروزی او را از جناب ایزدی سؤال میکردند - سه روز در آن منزل برکت شامل وقفه گزیده و احسان و انعام خسروانه بتقدیم رسانیده بچاوشی اقبال ظهور داخل دارالسلطنت لاهور شدند و بزیارت مرقد متدس حضرت مخدوم گنج بخش شیخ ابوالحسن علی هجویری صاحب ولایت آنجا شرف اندوز سعادت گردیده و بخدمت شاه رسی درویش و دیگر مردان خدا رسیده شامگاه داخل دولت خانه برکت نشان شدند و در برابر مقدم فیض توأم آن شیر بیشه جلال ، نهنگ بحرقتال ، صاحب سریر عظمت ، متکی اریکه حشمت ، نور دیده خلافت ، سرور سینما سلطنت ، خلف الصدق مهین شاهزاده مجد معزالدین که به پروانگی جد بزرگوار بصوبه داری دارالامان ملتان عدالت گرای مظلومه آن طرف بود ، گرم گیرا بلاهور رسید و از شرف ملازمت پدر عالیقدر سعادت اندوز ابدی و کامیاب دولت مرمدی شد - آن پادشاه عالیجاه با هر سه پسر والا گهر در باغ شالامار که فردوس روی زمین و مظهر تام قدرت جهان آفرین است ، پنج روز مقام فرموده از مزارات متبرکه اولیای قدسی نفس و حصول سعادت از عزلتیان خدا رس استمداد کرده و از حسن تدبیرات و سرانجام معاملات منعم خان خانخانان حسابی فرا گرفته و از دولتخانه ارک مبارک عرض خزان و اموال و اجناس دیده بمعنان نصرت و فیروزی و همراکب سعادت و بهروزی متوجه دارالخلافت شاه جهنم آید شدند و عرائض آن چهارم مصرع رباعی تعظیم شاهزاده مجد عظیم مشتمل بر سرعت تشریف مقدم گرامی قبله و کعبه حقیقی و برادران رفیع القدر خجسته اختر متواتر میرسید و از گران سنگی پله وزن اعتبار عمومی اجل گرفتار معروض میکرد - ایشان نیز بمقامات و توقف مقید نشده جلوریز شتاقند - روزی چارده پانزده گروه رسمی پی سپر سمندان اقبال می شد و هر قطعه زمینی از ایشار دست دربار

درم و اشرفی زار گردیده تا اینکه بعد قطع مراحل و طی منازل بمقران شادی و شادمانی داخل دارالخلافت گردیدند. مجد یار خان ناظم صوبه و قلعدار دہلی بنا بر مال اندیشی معاملات و استحقاق قدوم سبقت و رعایت کلانی مال آن پادشاه مجمع فضل و کمال و باکثرت حلم و حیا، متخلق اخلاق ایزد متعال، مفاتیح قلعه بدست یکی از معتمدان خود و عرض هست و بود و مبہم و معدود و ما فیہا فصل بفصل نوشته معروض پایہ سریر خلافت داشت. درین شهر فیض بہر نیز از جناب فیض مآب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی و سلطان العارفین حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہا استمداد ہمت کردہ رو براہ اکبر آباد انتہاض فرمودند. بتاریخ ہفدہم شہر ربیع الاول ۱۱۱۹ھ در ظاہر آگرہ رسیدہ نزدیک سموگرہ دائرہ لشکر فیروزی اثر گردید و درۃ التاج خلافت شاہزادہ واجب التکریم مجد عظیم بشرف ملازمت قبلہ و کعبہ مقصود مستسعداً و مشرف گردید و از ملاقات برادران استظہار و اعتضاد ابواب سعادت و بہجت برای خود باز دید. پادشاہی باین شوکت و حشمت ملکستان بیغمی بودہ با ہر چہار پسر لائق تاج و افسر فرمان فرمای اقالیم بود و شب و روز لوازم عیش و نشاط بزم و سامان تردد و پیکار رزم آمادہ و مہیا میشد.

—:0:—

۱. الف - مہتمم ۲. الف - سموگرہ ۳. الف - مستعد

ارتفاع لوای گردون بها محمد اعظم شاه بهادر
 بعزیمت مصاف محاربه با محمد معظم
 بهادر شاه غازی

از اقلیم دکن آن قطره هوا جرات با لشکر سحاب پیکر سر از پا و پا
 از سر نشناخته در عین اشتداد گرما بر روز مسافتی بی پای قاصدان طی کرده
 چون شعله جواله بر گرد خوبشتن چرخ زده از فسردگی و بددلی بهمرهان
 بی پروا بغرور زور بازو و اعتضاد دو شاهزاده شهامت آبرو یعنی بیدار بخت
 و والجاه عالی دستگاه قطع راه میکرد و هیچکس را بحساب فرا نگرفته خود را
 مع انصار بدست و دهن اجل خونخوار می سپرد - هر چند فدویان دولت
 عالمگیری و راه سپران منازل جوانی و پیری که تجربه کار روزگار و نشیب
 و فراز شناس ادوار و اعصار بودند ، بعرض میرسانیدند که تحمل بار سلطنت
 اینهمه سبکسری بر نمی تابد - وقت آنست که هر حباب قاشی را از کف
 دریا کرم و زبان گهر ریزی شیم آبروی بخشیده بر آن آرند که در مقام
 گردابی دائره معرکه موج آب شمشیر همت بدست گرفته و از شکست و
 بست کار پیچ و تاب نخورده خار و خس اعداء و مدعی را بکنار ادبار برد -
 آن رعد خروش از معجون مرگ بیهوش مانند برق بشدت و غضب بر سر
 دولت خواهان عقاب فرموده جوابهای ناشائسته میداد و هر یک را بچین و
 غردلی منسوب ساخته شیشه نازک خاطرش را به سنگ جفا می شکست
 بلکه بعضی مردم کار آمدنی مثل رای گویال چودھری مالوه که با هفت
 هزار سوار مدامی نان قسمت کرده میخورد و گاهی غنیم آن ملک از شمشیر
 خونریز او جان بدر نمی برد ، هر گاه باراده غلامی این بارگاه از دولت
 ملازمت شرف اندوز گردید ، یک مرتبه فرمان قضا توأمان بهمدم بنیان بستی

۱ - ب - پی برده ۲ - ب - سبکساری -

او بر زبان غضب ترجمان رفت - آن بیچاره پهای خود گرفتار دام اجل را کشتند و همچنین دیگر بنده های پادشاهی که در چشم پدر ملک سیرت بعزت و اعتبار و شان و وقار جا داشتند ، درین دولت سرای دو روزه باستخفاف منسوب بوده اکثر مخاطب و معاتب می شدند - لهذا غازی الدین خان بهادر و چین قلیچ خان پسرش که در اقلیم دکن در مقدمات تنبیه غنیم و پیشرفت کارهای عظیم که تردد و سپاهگری ایشان محتاج بتحریر نیست ، از خدمت و رفاقت این عزیز بیگانه مصر تمیز پهلوتهی میکردند و بدید و دریافت سالخوردی آثار بزرگی از ناصیه اش حک دیده بیابان مرگ ادبار پسندیده و امیرالامراء ذوالفقار علی خان بهادر که به تیمن و تبرک اسم مبارک براقت شمشیرش زنگ کفر از دل سیه درو نان بنادر فرنگستان زدوده بود ، از تقدیم کارهای عمده نام پدر بلند و خاطر آقا خورسند نموده ، نیز از تندی و خود پسندی این صاحبزاده ادبار گرفتار دلپری داشت - علی بذالقیاس اکثر مردم پادشاهی حلم و حیاء و فضل و عطای بهادر شاه غازی را مد نظر داشته سلطنت او از بارگاه کبریا بدو دست دعا میخواستند و بحسب ظاهر از خدمتکاری آن ضابطه وقت هنگامه جانفشانی بتزویری آراستند مگر نوکران و فدویان خودش که ناز پرورد لعیم و کاسیاب دولت فخیم بودند ، از رسوخ دل وفا منزل بهر طریق جوهر مانند در آهن غریق بروی شمشیر خونریز دلیر می آمدند و بی تکلف درع و ترگ بتصمیم خاطر آماده مرگ بودند تا اینکه بعد از کوچ هر روزه خطه گوالیار مضرب خیام دولت گردید - بقاعده قدیم کارخانجات و مردم بنگاه درانجا رحل اقامت انداختند و اهل و عیال و قبایل و اطفال سپاهی و لشکری وقفه اختیار کردند -

—:0:—

۱ - ب - بناور حر

۲ - ب - دلبری

جنگ محمد اعظم شاه با محمد معظم بهادر شاه

قرمان خرابی نشان شرف صدور یافت که فدویان جان نثار و ثابت قدمان عرصه کازار ترک علائق گفته بهر سعی و ترددی که توانند التزام رکاب فرض وقت شمرده از سبزه خنجر و برگ جمدهر پان سرخروبی خورده زنده ابد و از تحسین و آفرین مستسعد گردند . بعضی از نهنگان بحر و غا و شیران پیشه پیجا مثل خانعالم دکنی و امان الله خان برادرش و شیخ ضیاء الله لکهنوی و تربیت خان و مطلب خان و جمعی دیگر از خوانین حشمت آئین ماهی جوهر مانند در آب تیغ شناوری میکردند و پیاله شربت شهادت شیرین تر از کاسه آبجیات می خوردند . پذیرای احکام مطیع و منقاد ارشاد آبرو انتظام گردیده سایه تمثال سر از قدم ولی نعم بر نمی داشتند و از قطرات عرق پیشانی بهر قطره زمین تخم نجات اخرو می کاشتند . جمعی دیگر از کهنه گرگان باران دیده و آرزو قبله های دل در دیده از کمین قابو سرکشیده معروض میداشتند که سلطنت امری خطیر است . این همه سبکسری بر نمی تابد . و گرانبار خلافت جز بیازوی تحمل نتوان برداشت . کوه تا پا بدامن تمکین نکشید ، یاقوت گران بها بکمر نه بست . درخت تا ثابت قدم نه امتداد ، بخلعت زمردی نه نشست . دریا تا نرم روی اختیار نکرد ، صاحب خزانه نگردد . نسیم تا ملائمت پیدا نکرد ، بحسن قبول شگفته مزاج صدر نشینان چمن نرسیده و مال کار تجلد پیشه ها ترک دنیا گفتن و بر سیاه نشستن است . قطره هرچند سعی و تردد کرد ، بخاک یکسان شد . سیلاب اگرچه دشتها طی کرد ، غیر از غرق دریا جای نتوانست بدست آورد . باد خزانی بامید طلا کاری صفحه کاشن را ورق ورق برهم نمود . از هر در و دیوار غیر از دم سردی یاس نشود .

۱ - الف - آرزوی خاطران وقار .

و آن پادشاهزاده پندار مست حرفهای کهنه عمله دیرینه که سری بحساب داشت ، بی اصل فهمیده بر بارگی عزم چست نشست و ابواب عرض بر روی مردم بست و آزردۀ خاطران وقار پای داده سر از خط انقیاد بیرون کشیده ترک بندگی گفتند و هر یک براهی رفته - شیران بیشه جدال و قتال باسپ و قمچی در رکاب هلال مآب شرف حضور داشته بیست گروهی مسافت بکم مایه فرصت قطع نموده و از دریای هوشربای چنبل بی استعانت ملاح و کشتی گذشته در عین شدت هوای گرم که مماندر باآتش عرق غرق میگردد و ماهی در جوشنده آب می طپید ، برق مانند از ابر سیاه افواج آهن غرق و پیلان بر گستوان پوش از پای تا فرق نزدیک جاجو ، هشت گروهی آگره که میدانی دارد چون دامن حریص وسیع و پهناور نمودار شده بر خرمن مدعی ریخت و ابن پادشاه ظل الله حضرت مجد معظم بهادر شاه با چهار پسر عالیدمتگاه بنا بر تحمل و تفضل فطری برگز نمی خواست که خلق خدا لقمه نهنگ شمشیر و آماج تفنگ و تیر گردد - همه وجوه از تقسیم ملک و حفظ مال و پرورش خلق در رضای خالق راضی گشته در صدد نامه و پیغام بود که یک مرتبه شوخی برادر زاده های اجل رسیده و تقاضای پسران شمشیر از نیام جرأت کشیده این شیر آرمیده را نیز از جای برداشته در عرصه جلادی آورد. وزیر با تدبیر منعم خان خانانان و مجد معزالدین شاهزاده کلان معروض پایه سریر خلافت داشتند - اگر حضرت بنفس نفیس و شخص قدیس متوجه بشکار باشند ، فدائیان قطره کرده عیار هستی مدعی را بجاک فنا می نشانند - اول آویزشی که واقع شد ، میان مردم شاهزاده بیدار بخت و مجد عظیم بود - جوانان از هر طرف داد دلیری و دلاوری داده عرصه مبارزت را از زخم گلکاری رشک صد چمن بهاری می نمودند و بهر پائوردی که از رستم جگران پیل توان شاید ، پنجه دست شیری میکشودند -

دو لشکر چو دو حشرگه روبروی
 مده کوه و دریا بهم کینه جوی
 چو دریا دمان لشکر فوج فوج
 درو بر سپاهی یکی تند موج
 بهر فوج الدر نهان یک نهنگ
 ز شمشیر دندان و از نیزه چنگ
 چو البرز کوهی سرامر پلنگ
 چو قلزم یکی بحر یکسر نهنگ
 همه غرق خفتان و جوشن شده
 همه همچو آهن در آهن شده
 بجوشید گفتی زمین و زمان
 بجنبید گیتی کران تا کران
 جهان تیره گردید چون روز بد
 فلک فتنه گر چون بد آموز بد
 زمین شد غبار و برآمد باوج
 جهان گشت بحر و درآمد بتوج
 دهاده بر آمد ز مردان جنگ
 شپا شاپ از تیرهای خدنک

شمشیر برجسته مصراع بروی بر که برسید ، سیند اش فتح الباب هزار
 تحسین گردانید - سپر سیاه ابری که از لمعان برق سیوف منشق گردیده سایه
 خود یکسو کشید - خنجر لب تشنه سبزه از جوئبار نای جوانان آب
 خورده - بندوق صاحب خزانه قوافل جان و روان از کوچمه سلامت
 بسیر گاه عدم برده - کمان که در گوشه عطمت هزار چله کشیده درهای خان
 فیض امروز بروی خود باز دیده - تیر مژده زمان قاصدی بگوش بر که راز

میگفت ، صفیر الوداع می شنفت . نیزه ممییب ازدهای غیر از مهره^۱ دلها از بساط معرکه نچیده . کمنده سیه بلای ماری جز بگردن ضحاک چشمان نه پیچیده . نقاره از تندی خروش خونها بجوش می آورد . گورگه عالمی را دلنهاد مرگ ساخته بگور می سپرد . درین آویزش سخت که روز از شب و شب از روز نمی توانستند شناخت ، مجد والا جاه پسر خرد مجد اعظم شاه عرصه^۲ کار بر برادر تنگ دیده بحکم پدر عالیقدر به پشت گرمی^۳ رسید و ازین طرف نیز معزالدین و برادران دیگر با فدائیان حقیقت گهر مردانه و چابکانه رسیدند . و جنگ عظیم در پیوست . از تنگی عرصه کوشنده را دست و پای تلاش فرو بست . جمعی پایمال پیل کوه پیکر بوده بخاک یکسان شدند . و گروهی بضرب توپ و روهکه از اعضا و قوایم متلاشی گردیده آسمان میر گشتند . و بعضی نیم بسمل در خون طپیده بآرزوی الوداع جان می سپردند که میسر نمی آمد و چندین در خانه^۴ زین صاحب فراش گشته نفس می شمردند که سری بحساب نداشت تا اینکه حضرت نیز تاب تحمل نیاورده متوجه^۵ آن عرصه^۶ بلا خیز هلاک انگیز گردیدند . منعم خان خانخانان فیل سوار یراول فوج رکاب بود . مردانه دستی به تیر و کمان می کشود و از آن طرف آن بیباک سفاک یعنی مجد اعظم چست و چالاک که از تزلزل زمین و آسمان بخاطرش بخود نمی لرزید و هجوم سیاهی افواج را بیش از سیاهی مور و سیاهی فالیز نمیدید ، رستمانه بر قدم پیش میگذاشت^۷ و علم بهادری و دلیری در عرصه^۸ کارزار می افراشت . آبرو طلبان جوق جوق در پای پیل خاصه^۹ بخاک می گشتند و هیچ یکی از تیر قضا ، کمان کردار ، گوشه نمی گرفت . مگر ذوالفقار خان شعله^{۱۰} دولت تیز را چون شعله^{۱۱} خس بی بقا دانسته فی انجمله اعراض اختیار کرد^{۱۲} که نمک حرام گفته تکه^{۱۳} ای بیشست خاص برویش انداختند و بدنام خاص و عام ساختند . ملتزمان رکاب از برادری خانعالم دکنی که دو صد سوار زره پوش بقصد شهادت لباس سرخ

۲ - الف - می لرزید -

۳ - الف - تکیه -

۱ - الف - بلشکر میرمید -

۳ - الف - نمیکذاشت -

در بر و چیره‌های زرتاری بر سر از عالم شادی برات سوار شده کارستانیها کرده نقد جان نثار قدم ولی نعمت نمودند و ابواب آسمان و جنان نعمت نشان برای خود کشودند -

ز پا و سر انبوه چندان شده
که میدان پر از گوی و چوگان شده
ز بس ضربت تیغ از پیش و پس
نمودار دلها چو مرغ از قفس
یلان غرق آهن ز سر تا بیا
چون صورت که در آئینه کرده جا

درین اثناء تیر بندوقی از قضایای ابزدی بشاهزاده محمد بیدار بخت رسید که در عاری فیل آسمان سیر عالم بالا گردید - ازین حالت پر ملالت بر جان پدر خاک بسر چها رفت و خاطر بچه رخنهای جگر کاو کاو نخست - دران تنگی قافیه وقت عالم بچشم سیاه دیده دلنهاد مرگ شد - از کمانخانه بینیازی قادر بی انباز تیری دیگر بشاهزاده محمد والا جاه رسید و طوطی جانش از قفس عنصری بخت قدسی پرید - داغی دیگر بجان پدر شوریده سرگذشت بر نفس که از خاطر پر درد بر می آورد ، نشتری بر رگ جان غم بدان نازنینان ماک آسودگی می زد - و هر ناله آتشین که از کوره باطن لبریز شیون سر میکشید ، شراری به پنبه زار استخوان جهانی می انداخت - چند نفس مستعار وبال جان می دانست و جامه های عاریتی زوال تن و ترکیب میگفت - بلا تخاصی پیل سواری خاصه خود بقصد هلاک نو باوهای سلطنت چالا کتر و راهوار تر میراند -

چه پرسی ز جان بجان آمده گلی در سموم خزان آمده

۱ - الف - چترها - ۲ - ب - زخمها - ۳ - الف - بی نیز -

از اتفاق چار تن پیلبان به تیرهای تفنگ قضا نشان نثار شدند . چون دیگر ازین جماعه جانباز حاضر نبود ، هم خود متوجه بضبط و دلدهی فیل بوده و هم رستخانه دستی به تیر و کمان کشوده عرصه جنگ بر بهادران پر ناموس و ننگ تنگ کرده بود و از طرف ثانی حضرت جهانبانی ظل سبحانی و خلیفه الرحمانی بتمکین سلطنت و کامرانی بر عماری فیل خاصه بتانای دستبرد برادر شوریده سر و بهادران پر دو لشکر میفرمودند و عرض دلاوری و جوهر جوانان یکه تاز جانباز میگرفتند . اول قدم پیاله شربت شهادت میرزا نامدار نبیره پادشاه قلیخان مرحوم لکهنوی در کشیده که تیری به شقیقه اش رسید . بعد ازان از ضرب ربهکه گولای ای به پهلوی منعم خان خانخانان رسید و پوست مال گذشته . باز خان افغان پورب دیار در جان نثاری کوتاهی نکرده جوانان و مردانه رفت . عنایت خان نبیره سعدالله خان مرحوم شاهجهانی داد دلیری و دلاوری داد و بتردد های نمایان زبان ولی نعمت حق شناس بتحسین خود کشاد و بحمله های متعدد بهسران را بخاک انداخت و زخمهای کاری برداشته سرخروی ازل و ابد گردید . فوجی از مادات بارهه که همواره در جنگهای هوشربا پیش قدم بهادران ظفر نصیب بوده و ابناً عن جد مقدم و پراول سلاطین عالیقدر و خواقین ذی اقتدار هندوستان شده حل عقده های دشوار کشا نموده ، در میمنه جا داشت . درین وقت که فرصت کار تنگ دیدند ، غیرت سیادت و آبروی شجاعت افزوده جلوریز شتافتند و افواج سد سکندری امتزاج حریف بقوت بازوی فتح گر شگافتند . از انجمله سید حسین خان و ابو سعید خان کارنامهها بیاد جانبازان معرکه درست گذاشته امام شهدا و مقتدای سعدا رفتند . و سید حسین علی خان و سید نورالدین پسران سید عبدالله خان مرحوم پروانه کردار بر شعله آذری زبان شمشیر رسیدند و مانند صاعقه برق از عماری فیلان سحاب رفتار قطره زنان بزمین آمده از خویش و بیگانه قطعه خاک نمونه لالستان تخته افلاک ساختند و علم مردی و مردانگی در صف رزم آزمایان پزیران و جهانکشایان تهور نشان افراختند . سید نورالدین علی پیاله شهادت از دست ساقی اجل در کشید و بر ناز بستر عدم دراز خوابید . سید حسین علی خان زخمهای

نمایان بتن پرداخته میخواست در سفر آخرت رفیق برادر شود لیکن :

ع که پیش از اجل رفت نتوان بگور

رمقی از جان داشت که بدستیاری و زور بازوی برادران یکسو شد .
 و دستبرد یکه تازان لشکر محمد عظیم شاه تا کجاها بر نویسد . پیش قدمی
 بهادران عرصه جلادت بحدی رسیده بود که هیچکس از حریفان مقابل نماند
 و راسته بازار این طرف همه تاراج شد و مردم بر سراق خیم دولت
 احتشام رسیدند . منادی ندای فتح میخواست در زند که ناگاه غباری تیره تر
 از شب دیبور میاه بختی و خیره سر از صرصر برگ ریز کرختی از مغرب
 برخاسته خاک پچشم بر یکی از فریق و گمراهان طریق انداخت . سنگریزها
 بسان تیر بندوق رسیده جان از بدن و توان از تن بدر می آورد و خس و
 خاشاک ادبار از بزار طرف جمع آمده راه فریاد بر گوها بند میکرد و درین
 اثناء گولہ ای از جزائر بر سینه محمد اعظم شاه خورده پیغام اجل رسانید .
 و طائر روحش از عنصری قفس بشهرستان قدس پرید . فیل خاک بسر میکرد
 و عماری حسرت سواری می برد . زمین بخود میلرزید . چرخ نیلی چادر بسر
 کشید . آب از چشمهای خنجر و شمشیر خشک گردید . تیر از نوحه نفیر
 میکشید . کمان را بند بند شکست . سپر بروز سیاه نشست . شام از شفق
 خون گریست . صبح از خورشید داغ بدل سوخت . نظم عناصر از پایه افتاد
 و نسق تراکیب رو به پراگندگی نهاد . از آنجا که از رسوم مستمره زمانه
 بر دم خیال چنین بوده است که نورانی چراغی از کاسانه بر گیرد تا کاسه
 دیگری روشنی پذیرد و آزاده سروی از پا در افکند که عرصه بر خاک
 نشینان چمن فراخ کند . بعد ازینکه مشخص نزدیک و دور گردید که
 کارفرمای معرکه آرای بخت خرامید و متوجه سیر عالم بالا گردید ، فدائین
 وداع هوش گفتند و باضطراب تمام از خود میرفتند و از دور فیل خاصه
 حلقه از جوانان با اخلاص که بر صندلی بساط خاک با شفقی پیرهن سینه
 چاک خفته بودند ، از کاک قضا طرفه مجلس تصویر خاشوشان پذیرای نش

گردید که بر یک حیرت سیر عالم تماشا پا بدامن تمکین کشیده و احوال دیگری نپرسیده - از آنجا که حملہ تیر جز بر جیفہ نمی باشد ، مدلول مصرعہ مشہور کہ :

ع برعکس نهند نام زنگی کاف-ور

رستمدل ناسی از قبایل الہ وردیخان بیدردانه بلکه ناسردانه فیل سواری خود را نزدیک عماری خاصہ برده سر آن زیب تاج و افسر از تن جدا ساخته بامید ہجرا بحضور معلی آورد و حضرت را بنا بر گرنخونی اخوت دریای رقت از آبشار چشم جوشید و کار بنوحہ و نالہ کشید -

چرا سرکیم را نیفتاد سم چرا پی نکردم درین کار کم
نہ در خاک حسرت بغلطیدمی نہ روی چنین روز را دیدمی

از بعضی ثقات مسموع شدہ کہ در همان حالت پر ملالت این بیت حضرت حافظ شیراز بر زبان الہام ترجیان رفت -

قتل این بنده بشمشیر تو تقدیر نبود
ورنہ ہیچ از دل بیرحم تو تقصیر نبود

ارکان سلطنت عظمی واعیان خلافت کبری بمقدمات دلاویز تسکین بخش آمدند و پادشاہزادہای والا گہر بسلامت شخص مقدس شادیا کردند و بر عافیت احوال تہنیت ہا گفتند - و ہمار کباد یکدیگر رفتند - نوبت شادی بلند آواز گردید - گلبانگ خرمی بآسمان رسید - صبح سعادت از شب دیجور یاس دمید و خورشید اقبال از مطلع امید سرکشید - تخم آرزوہا سبز شد - زمین آبجوہا تازہ گشت - آخر الامر نعشہای آن مسافران عالم قدم بفر و زیب سلطانی و مراتب خاقانی در چہار دیوار تابوت کشیدہ روانہ

شاهجهان آباد کردند که در مقبره نصیرالدین محمد هایون پادشاه مدفون
سازند و از زحمت آباد عالم معاملات خاطر آسوده‌ای ملک پیغمی را
واپردازند .

—:o:—

۲ - الف و پ . ندارد .

۱ - الف - کرد ، ب - گردید .

بر حمت حق پیوستن محمد اعظم شاه و سلطنت بہادر شاه غازی و تقریب کوچ حمت دکن

چون تند باد اجل ورق عمر محمد اعظم شاه مرحوم و شاہزادہای عالیجہ در نوشت و نوبہار سلطنت بطالع توابع حضرت بہادر شاه و پادشاہزادہای دولت پناہ بر شکفت ، مظفر و منصور بمستقرالخلافت اکبر آباد رسیدہ در باغ دہر آرای نزول مواکب انجم ثواقب واقع شد۔ مبالغہ گران و خلاع فاخرہ زر نشان بصیغہ انعام و احسان بقدویان جانفشان ارزانی گردید و بر یکی از پادشاہزادہای عالیقدر بر خلاف اسلاف بمنصب سی ہزاری بر طریق تساوی سر افراز شدند۔ دریای تفضل بر سر جوش آمد۔ تمام اموال و اجناس و اخیال و اخیال محمد اعظم شاه شہید را بمنعم خان خانانان عنایت فرمودند و کلاہ گوشہ افنخار او بفلک الافلاک سودند۔ از ملتزمان رکب سعادت بر ہمہ فراخور تقدیم خدمت مورد و مشمول عنایات خاقانی گردیدہ بمناصب و مراتب سر بلندی یافتند و جمعی کہ جوہر جان آثار قدم ولی نعمت نمودہ بودند ، بوفای اخلاص بندگی کہ موجب نجات اخروی آن حقیقت کیشان بودہ باشد ، مذکور زبان الہام ترجان شدہ ورثہ شان بمناصب زیادہ بران شرف اندوز غلامی جناب عالمیان مآب شدند و نیز فرمان جہان مطاع زینت صدور یافت کہ فہرست اسامی بندہ های عالمگیری و نوکران محمد اعظم شاه مرحوم و پسرانش از نظر انور بگذرد کہ ہر کدام باستمالہ نوکری و اشتغال الطاف غلام پروری مطمئن خاطر بودہ بدعای بقای دولت ابد مدت خلیفہ النبی ، شام و صبحگاہی ، مواظبت ہی نمودہ باشند۔ بکم فرصت این معنی بتقدیم رسید و از یمن انوار انظار آن پادشاہ دریا دل سحاب باذل ، ہر یک ترفیہ حال بہم رسانیدہ شاگرد عنایات خاقانی بودہ۔ و از سعادت ایام دران ہنگام آنکہ ارزانی غلات و

فراوانی کسب و کار تاجر و سپاهی آنقدر وفور و رواج داشت ، کم کسی خواهد بود که پابند احتیاج گردیده نکبت گرفتار باشد ، چه پادشاهی باین وسعت دل و فراخی حوصله هیچکس از دفاتر تاریخ یاد ندارد که بچشم عطایش انعام خزاین جهان بگاہ و برگ فرا نگیرند و عبره دریا و کان به پله میزان همتش بدانند خردل نسنجند . همین قسم سرکار پادشاهزادهای جمشید کلاه سلیمان بارگاه که بر یک بضبط اقلیمی و انتظام سلطنتی شایان وقت خویش بوده ، برای روزی طلبان بندگی پیشه و معاش مقیدان تلاش اندیشه جنت النعیم و باب الکریم وانموده بودند . بمقتضای وصایای پوشر افزای حضرت عالمگیر اسم وزارت از عمدة الملک اسدالله خان فرانگرفته او را بوکیل مطلق مشهور السنه عوام ساختند و اجرای کار بنا بر حسن خدمت و جان نثاری منعم خان خانخازان بقبضه اقتدارش مفوض بوده . امیرالامراء ذوالفقار خان بهادر به سپه سالار و بخشی الممالک بدستور عهد حضرت خلد مکان مقرر ماند : بنا بر رافت جبلی بنقل و عزل بیچ یکی از صوبه داران بلاد در کم و کاست مرسوم عباد مجوز نشدند بلک آنقدر مناصب و خیرات مبرات از ایمنه مدد معاش و یومیه و سالانه چه باطلاع بندگان حضرت قدر قدرت و چه بتقلید دین بدنیا فروشان بتگامه آرای جای عبرت بخلق الہی رسید که گدا از آزا و نیاز مستغنی گردید و مفاسر نوادر گیتی بزرهای زیاده بر مقدور خرید .

نہضتِ رایاتِ عالیاتِ حضرتِ بہادرِ شاہِ بسمتِ دکنِ بعزمِ رزمِ کامِ بخشِ برادرِ خرد

اگرچہ حضرت بنابر ترحم ذاتی با ہمچو محمد اعظم شاہ خیرہ سری می خواستند طرح مصالحہ و تقسیم ممالک در میان آید، پس از دیگری چہ نام توان برد ایکن مال اندیشی منعم خان خانخاناں و التماس پادشاہزادہای جلالت نشان ہموارہ محرک سفر دکن و رفع و دفع اطوار و سنن محمد کام بخش می بودند و بمعرض قبول نمی رسید کہ او برادر خرد است و پایہ قرزندہ دارد و نیز وصایای حضرت عالمگیر نمیگذارد کہ باید باخراج و ہلاک او رفت و کوشید و معہذا تاہنوز مصدر حرکتی خلاف قاعدہ ادب پرستان طریق بندگی نگردیدہ و دلہا قبلہای آرزو سجده از وضع خود در نگذشتہ ہزار لباس نقل میگردند کہ رفتہ رفتہ دلنشین آن بادشاہ دین پرور نیز گردید و ہم دران اثناء کیفیت سر سختی و خارج آہنگی راجپوتیہ بد مال زمینداران میرتہ و انبیر کہ با مادات بارہہ جنگی عظیم واقع شدہ و نزدیک بدو ہزار کس از مادات عالیدرجات بدرجہ شہادت رسیدہ، بسیاری از آن جہنمیان بآتش غضب سوختہ در شکست و ریخت مساجد و اہانت اسلام بیعد و حد کوشیدند، معروض پایہ سریر خلافت مصیر گردید و ترغیب پادشاہزادہای والا قدر و ارکان سلطنت عظمی نیز مؤیداین معنی شد۔ بنابراین انتہاض الویہ فلک فرما بسمت جنوبی مقرر گردید۔ در عرض یک ماہ سر زمین راجپوتان مخیم سرادقات اجلال گردید و صدمات تہلکہ بجان و پیکر قوی دلان آن وادی وحشت آبادی رسید۔ رؤسای آن سر زمین از رای و راجہ تاب مقاومت لشکر معلی نیاوردہ خود را بکوئل کوه کشیدند و اسافل حربی

انپوه انبوه گرفتار پنجه متیز و قنیل شمشیر خونریز لشکر اسلام شدند و بتجدید در احیای مراتب دین و آئین و اساس مساجد ارباب یقین سعی های بلیغ بکار رفت . بعد از چندی که ملک و مال کفره ذمیمه خصال بباد اختلال متفرق شد ، بوسائط استشفاع منعم خان و مهابت خان پسرش ، آمده باستلام پایه سریر خلافت مصیر مستسعد و مشرف شدند و از کردهای ناکردنی مستغفر گردیدند . حضرت که مظهر الطاف قادر کریم بودند ، از سر گناه آن جماعه روسیاه در گذشته بتقدیم مراتب چاکری و فدویت و التزام رکاب سعادت که ابناً عن جند در خدمتگاری سلاطین عالی مقدار قیام و اقدام داشتند ، فرمودند و آبادی اشقات آن سواد از تفرقه که رو داده بود ، رخصت چند روزه خواستند بدرجه پذیرایی رسید . پمدین اثناء حسن تدبیر منعم خان و استدعای خاطر پادشاهزادهای سلطنت ارکان بسیر اقلیم دکن و اخراج مجدد بخش اقتضاء کرد . چنانچه نهضت رایات عالیات بان حدود مقرر شد و بی توقف مقام و مد نظر آرام عوام کوچ بکوچ روانه انطرف بودند . از اتفاقات گرفتاری خلق بامراض شدید و شدت موسم حرارت از مزاج آتش و حدید در گذشته بود . سمندر طینتان لشکر حسابی فرانگرفته متردد مسالک مافی الضمیر خلیفه عذر پذیر بودند . چون این اخبار دور از کار بمحمد کام بخش رسید ، بکمترتبه از خواب غفلت بیدار شده بکم فوجی که داشت ، از تدبیرات ملکداری گذشته سپاهیانم حرفها بزبان آورده از طغیان این سیلاب خانه خراب و بجوم مور و ملخ این لشکر عذاب بخاطر نیاورده در بیجاپور بسر می برد حتی که لشکر نصرت پیکر از دریای نریده عبور نموده رو براه خجسته بنیاد شد . مختصان آن بیگانم ریاست و سلطنت بعرض رسانیدند که باستحکام برج و باره حصنهای حصین این ملک باید پرداخت یا بنکاهدشت سپاه و گرد آوری خزاین و بر آمدن بامستقبال آن نورسیدههای عالم بی انصافی باید شتافت :

۱ - الف - چندین -



چو تیره شود مرد را روزگار
همان آن کند کش نیاید بکار

این عزیز را هرگز حرف خیرخواهان بگوش غفلت نیوش نرسیده
انفاس مستعار می شمرد بلکه به تزویر خانخانان نوشتنهای چند که اتهاماً
بنام میر مانگ و غیره مصاحبان و مقربان او بود ، بدست مردمانش
افتاد . بمطالعه در آورده رای خرابی گرامی او از حسن عقیدت فدویان
برگشت و مردم عزیز را بالفاظ ناشائسته یاد کرده یکی را بزبان بریدن
و دیگری را بهای اسپ بسته در کوچه و بازار هلاک ساختن فرمود
ازین حرکتهای شنیع دل دیگر رفقا و خدام که التزام خدمت داشتند
انفکاک شان متصور هیچکس نه ، از جا رفت بلکه هلاک او را از خدا
بدست دعا میخواستند و فی الواقع سلاطین عالمقدار که ظل ظلیل حضرت
پروردگار اند ، درین طور اوقات که بکم حرفهای بی اصل مجوز تفرقه
دلهای فدویان بوده باشند ، از تخم آرزوی خلافت چه ثمر خواهند برداشت
آخر از غفلت و بی تدبیری خود مانند شکاری که از هر طرف راه سلامت
برو مسدود باشد ، وی پر و پال ، بکم مردمی که زیاده از دو هزار کس
نخواهد بود ، آماده مرگ نشست . چون شنید که الویه جهانکشای
این پادشاه عذر پذیر سایه افکن بزمین بیجاپور گردید ، بامستحصان قلعه و
تیمه اسباب آن نپر داخته متهورانه بامستقبال آمد . هر چند عرض مقدس
پادشاه رحیم دل کریم نژاد آنکه قسمی رفع مناقشه کرده او را بشمول عواطف
خاقانی در گرفته بزرگ دیگر بهره پذیران خوان احسان در رکاب ظفر
نصاب شرف اندوز سعادت فرمایند . از انجا که آب و دانه روزی او
سپری شده بود ، هرگز امتسعاد ملازمت و اختیار خدمت قبول خاطرش
نمی آمد و منصوبه آن پیر طولاتی امل یعنی منعم خان هر حیل و خودک
خاطر پادشاهزادهای غیرت عمل مقتضی آن گردید که بدون اجازت و

استرهای آنحضرت ، ذوالفقار خان بهادر را که از بابت عناد بر محاصل
 نصرتگره عرف جنجی قی الجملة ازان گلدسته حدیقه سلطنت خار نفاق در
 سینهاش می شکست و در حین حیات حضرت عالمگیر نسبت باو بی ادبانه
 پیش آمده بود ، برسم منقلا فرستادند که بدم بیفروغ خود باشتعال
 نائرة جدال پردازد که صرصرطینتان سموم اندیشه هم بی بی میرسند
 چون مجد کام بخش دریافت که قافیه وقت تنگی میکند ، آن قطره دریای
 بیجا را نیز جوش غضب تیرگی نموده از پشت ابر سیاه فیل سواری برق
 مثال بر خرمن سوزی مدعی آورد که خطفه کرده دست به تیر باران
 کشاد و داد طغیان میل خونریز مدعیان داد . ندرت کیش فی که پشت
 و روی بر شیر حوصله ای که میرسید ناله تمال از سینهاش سرکشیده
 روزنه از تماشای بهشت عالم عافیت در چشمش می کشود که تا نفخ
 صور محو حیرت و خاموشی می بود . چندی دست از جان شسته های نیز
 موج مانند پیچ و تاب بسیاری خورده بدست و دامن آن حباب حوصله
 های پر از باد غرور لنگر خرابی انداختند لیکن قطره پیچ تمود با سیلاب
 خانه خراب و شراری بی دم و دود با دوزخی پر از آتش عذاب جز اینکه
 پیکر ضعیف خود را محو قدمش انگارد و بیتاب اشتعالش پندارد ، دیگر
 این پشت پایه کدام گردد و که غبار بیجایی از رویش تواند شست
 و آن تنگ مایه تاکی در برابرش طرف تواند بست . باین وصف تپی
 کیسه های قدمروت که چشم طمع برگنج قارونی دوخته بودند ، برذوالفقار خان
 نمک بحرام اتمام کار نگذاشته خانانان و هر چهار پادشاهزاده بی انصاف
 کمر بخون یگ عالم دیت آن بیچاره ها بستند . آن کریم نژاد بقدر استعداد
 آس نورسیده ها خوب پخت که کباب از جگر خویش میخوردند و از برگ
 سبزه پان خنجر جمدهر سرخروبی حاصل میکردند تا اینکه آن کاغذی
 پیکر ندرت نقش کلک قدرت را چون هدف از هر طرف آماجگاه تیرو کمان
 و بندوق ساختند ، آن بهادر رستم جگر خود را از فیل انداخته مردانه

۱ - الف - استرخاص - ۲ - الف - پیچ - ۳ - الف - کرد -

و جوانانه دستی بشمشیر کشود که هر یک از شجاعت جویران تیغ زن را حیرت رو نمود - بهرتردد و زور بازو بیطاقتی بشری قوای مستعار را دریافت و بر زیاده سری همت و جرأت نگذاشت - سلطانی از پسرانش که بسن و سال از برادران کلانی داشت نیز از مراتب جان سپاری و تیغ گذاری کمی نکرده از آخرین رخصت بکم تفاوت فرصت برای پدرنشتر بجزگرداغ حسرت گذاشته سبکتر از وی بخت خرامید - دنیا پرستان آرزو بنده از خدای عزوجل شرمنده ، آن شاخهای ارغوان را گلدسته لالستان جدال ساخته بنظر حضرت میخواستند که بیارند - بنا بر مراحم فطری و نرم دلی راضی بحضور نبوده آن نیتجه سلطنت را حکم بتجهیز و تکفین فرمودند و در اندمال جراحات مجد کام بخش تاکیدات موفوره بکار رفت - حکمای مسیحا دم و جراحان اعجاز توام مأمور شدند که در کم فرصت زخمها روباندمال آرد و مرهمهای سریع الالتیام واگذارند لیکن آن مسافر شاهراه عدم را که نشتر اجل بررگ جان رسیده بود ، بسمل واری در خاک و خون طپیده از تملقات بیمعنی ظاهر نمی آسود و احوال پرسی لابه قرین خراش باطن بیش نمی بود و بخیه های زخم را بدست خود گسیخته رخت هستی بر بست و از بعضی چنان رسیده که پادشاهزاده مجد رفیع الشان شیشه ای لوز عرق مشک بید کافور آمیز طلبیده بخوردنش داد که پرده های دیده برهم نهاد - پادشاه رحیم دل وقوع این واقعه را بجزر یا باختیار از قضایای ناگزیر دانسته حسرت آورا گردیده رقت فرمودند و بکار آخرین منزلش پرداختند - در دلدهی برادرزاد های ماتم پیرا و تسکین خدمه محل سرای برتفضل و تفقد افزودند - بریکی را بقدر حالت و استعداد اداری معین شد -

—:o:—

۱ - الف - حسرت افزا ، ب - حسرت آوازه -

مراجعت حضرت گیتی خدیو بسوی هندوستان بعد
از فتح در جنگ با محمد کام بخش و ظهور
فتنه گوروی بدخوی

چون خاطر ارکان خلافت از مشارکت غیر که اسم بی مسمی داشته باشد، جمع شد، فدائیان رباب سعادت بجهت حفظ و حراست قلعبجات و نظم و نسق بنادر و بلاد آنحدود خلاع رخصت یافتند. که از خدمات مأموره غافل نبوده دقیقه از دقائق در مراتب حزم و پوشیاری فرو گذاشت نمایند و خود بدوات و سعادت متوجه دارالخلافت شاهجهان آباد گردیدند در ایام رواروی دکن بعضی از راجپوتیه بد مال از تقدیم خدمت حضور قصور ورزیده شرف التزام رباب سعادت حاصل نکردند و سوءالادب نیز بجناب سادات ازان جماعه محروم النجاة بوقوع رسیده بود. حکم قضایم شرف صدور یافت که از راه راجپوتانه باید تشریف ارزانی فرمود که گوشمال بان خیره سران از مهیات اوقات است. چون نزدیک بان سواد رسیدند، آن جماعه ضلالت کیش از دامن کوه و کمر کوتل سر پناه ندیده صلاح کار در آن دیدند که باستلام عتبه عالیه شرف اندوز مکارم باشند. خانخانان و پسرش مهابت خان شفیع جراثم گردیده وسیله ملازمت مرزا راجه جی سنگه و مهاراجه اجیت سنگه شدند. درین ضمن از نیرنگیهای تقدیر ایزدی عجب بلا در سرزمین پنجاب واقع شد و طرفه حادثه از کمین فرصت سرکشید یعنی اخبار شهادت وزیر خان مرحوم فوجدار سرپند و تاراج پرگنات باختناع و اختراع گوروی مقهور و جلای اوطان شرقا و بروی کار آمدن نواد عجوبت نما که هرگز بتخمین اندیشه راست نیاید، معروض بدین شرح خلافت مصیر شد. تفصیل این اجمال آنکه در سو الف ایام سنه فلان تا آنکه

- ۱ - الف - فدویان -
۲ - الف و ج سوی الادب -
۳ - الف - بیاید -

نام درویشی بود ، حقیقت لیاس معرفت اساس ، بکمالات معنی آراسته و از نام و ننگ صورت برخاسته تقید رسته کفر را کفر میدانست و تبع دین اسلام را نیز سلام میگفت . هم با فقرا و فضلا اسرار صوم و صلوات گفتی و هم بر قدم برانهمه و بد خوانان رفتی . باوجود دو رنگی با همه کس یکرنگ و باجتماع اصدقاء وارسته از صلح و جنگ ، گاه بتعمیر دیوهره معبد بنمود پرداختی و گاه بر سنت اهل اسلام باحداث مسجد در ساختی . گاه بر مناسک اهل سلوک طائف بیت الله می بود و گاهی بسیر برج و کاشی قدم می کشود و چار رکن گیتی را بقدم سیاحت پیموده در سیر و سفر قدمش تازانو سوده در هر زمین از مقولاتش غلغله و بهر اقلیم از حروف حقیقت سہاتش ولولہ . باولیای خدا رسیدہ صحبتها داشته و از مجالس ارباب تحقیق فیضها اندوخته . چندی ہمکلاسی حضرت شیخ فرید گنجشکر حاصل کرده و مدتی در خدمت حضرت شاه عبدالرحمن بختیار اربعین کشیده . تن بریاضات شاقہ سپرده . این بزرگ صورت مترگ معنی بحسب ظاهر تاهل رسمی ہم اختیار نموده نتائج نوعی گذاشت . لیکن فیض نظرش بر جماعہ طلاب و سریدین بیشتر کار کرد . ازان جمله انگت نامی کھتری از نگاه عرفان مستش کیفیت شناس معنی بوده دولت اساس دینی گردید . بعد ازو بچند پشت ہر رای نامی بعرضہ وجود رسید . گروہا گروہ خلایق بتقلید اطاعتش گردن خم می نمودند و بہزار تعظیم و تکریمش می متودند . بعد ازو گورو تیغ بہادر پسرش نسبت بہ پدر در مراتب عروج ترقی کرد و اکثر بلہو و لعب پسر می برد لیکن بنا بر اثر توجہ و حسن قبول آن مقبول و مرجوع خلایق و حصول امباب دنیا از حطام و اقمشہ و نقود و اجناس و افیال و افراس بہ پیچ رو کمی نداشت . چنانچہ بجای خود ادعای سلطنت گاہ گاہی از زبان سریدانش سر می زد و مدتی برین وتیرہ در کوهستان سواد سہرند و بجوارہ پسر می برد . آخر در زمانی کہ سریر خلافت بقدم فیض لزوم حضرت محمد

۱ - الف و ج - رشتہ -
۲ - الف - تتبع ، ب - تیغ -
۳ - انگت - انگد -

اورنگزیب عالمگیر زیب و زینت یافت ، ایشانرا بمقتضای حدت طبیعت و غیرت سلطنت این قسم غلغله های بی معنی خاطر پسند نبود و در ابتدای جلوس باحضر اکثر فقرای منزوی فرموده 'مباحثه' مسائل حقایق و معارف باین جماعه^۱ وارسته از قیود درمیان می بود^۲ - جمعی مثل حضرت شاه دولای گجرات و شاه صدرالدین قصوری و حضرت شاه حسن^۳ درگه نزدیک شاه در آنروی آب راوی ، واقع دارالسلطنت لاهور ، تکپه گه عالی پایگاه دارند ، بچذب قلوب از تکالیفش وارسته بطور خود نشستند و بعضی مانند سرمد قلندر و غیره تن بتقدیر سپرده از جوئبار تیغ آبدار شربت شهادت خوردند - هم درین جماعه گورو تیغ بهادر نیز بنا بر طلب حضور معلی بسعادت کورنش شرف اندوز گردیده و بمقتضای سر نوشت پپای عتاب رسیده اجل در قفا و مرگ در پهلو دید - گورو گویند سنگه نام پسری داشت که بعد از انتقال پدر کلاه ریاست بر سرش گذاشتند و خلقی زیاده از پدر و پدر کلان در خدمتش رجوع داشتند - این جوان را نسبت بکلانان خود اسباب تعیش و مواد طرب بوفور بهم رسید و طمطراق ریاست بدور و دراز کشید و در پیچ چیز از امرای پنج هزاری بلکه صدر نشینان خلافت و جهانداری در ترفع جاه و فراهم آمد دستگاه پای کمی نداشت - هم برین نسق بعیش و نشاط و مسرت و انبساط بکوهستان چکامه میبردند بسر می برد و مراحل زندگی بنا و نوش جوانی می سپرد و بعد از چندی که رجوع اصناف انام بخدمتش از حد گذشت ، ماهی و مالی ، شاهراه از قافلله های اهل ندور خالی نمی بود - درین اثناء بعضی از زمینداران ارادت فروخته اش بعلت وفور الوس و هجوم مواد تزویر و افسون^۴ در ادای زرهای پادشاهی تمرد ورزیدند و احداث بدعتهای غیر مکرر در شهر و قریات نمودند - اگرچه ایذا بکس نمی رسید لیکن متصدیان امور خلافت از استقلال و استکمال او و گرد آمدن خلق در خدمتش بسوانح و وقایع معروض بایم^۵

۱ - الف - می ساخته -

۲ - الف - می نبود -

۳ - ب - شاه حسین -

۴ - الف - افسوس -

سریر خلافت مصیر داشتند - احکام واجب الاحترام از پیشگاه جهانباتی بنام
امارت پناه وزیر خان فوجدار چکله سهرند شرف نفاذ یافت که اگر گورو
گویند بطور فقراء و اجداد و آبای خود بسر می برد و از بعضی الفاظ
نا مناسب که مریدانش ، پادشاه لقب میگویند و نقل اطوار و اوضاع و
سلاطین یعنی از جھرو که سر کشیدن و مسجود مردم بحقیقت شدن ، اجتناب
و احتراز نماید ، بهتر و اگر مصر حرکات خلاف فاعده است و محترز و متنبه
نمیگردد ، نخریب اماکن و اخراج او ازان نواح کوشش بلیغ بجا آرد -
وزیر خان بنا بر انقیاد پیر و مرشد حقیقی و وانموده بعضی ارباب غرض
پیغامهای درشت و امثال او امر مانند احادالناس باو فرستاد که چون
دیگر زمینداران تن بادای مال واجب اکثر تعلقات و التمغای اخراجات
فقرایش در دهد - اینها بر مزاج آن سیاه مست باده دولت گرانی کرده مانند
تیغ زبان درشتی دراز کرد تا آنکه از طرفین کار به پیکار و کارزار کشید -
بعد از جدال و قتال بسیار افواج وزیر خان ، نظر باینکه اقبال پادشاهی بر
سر داشتند ، چیره دستی کردند و پسر صغیر از گورو گویند و بعضی نساء
شان اسیر این لشکر گردید و خودش رخت جلاء میان کوهستان دشوار
عبور کشید - بموجب حکم محکم این زندانیان در قلعه سهرند از ضروریات
بحتاج نبوده روزهای سیاه ادبار بشب می آوردند و منتظر سپیده اقبال می
بودند - بعد از وقوع این واقعه هزاران هزار مردم که از قشقہ داغ بر
جبین بندگیش بودند ، با وزیر خان بلک اسلامیان تخم عناد ریشه در دل
دوانیدند - هر چند بنا بر بیچارگی دست بجای نمیرسید ، هم در آن اثناء گورو
گویند از غم جدائی فرزندان دلبنده و دیگر قبیلہ و پیوند دست از التذاذ
وجوه معاش و تکلف در اکل و لباس باز کشید و نیز از موتراشی سرو اصلاح
ریش و بروت خاطر بر گرفته موگوارانه میگذرانید و زنا ریسمان هم بزنجیر
آهن بدل کرد - معتقدانش اتباع او را از عبادات دانسته استیعاب مراتب
تنعم موقوف بر انتقام از اهل اسلام گذاشته بودند و بعض بنا بر توسل

۱ - الف - نموده -

علائق و ماند و بود در مسلمین و نوکریهای ارباب یقین بدرازی موهای سر و ریش و بروت بر وصفی که از آدم تا حیوان^۱ مطلق فرق نتوان کرد ، راضی نبوده صرف بعقیدتی که در جناب نانک شاه درویش داشتند ، اکتفا کردند . جمعی را که متبع وضع او بوده مزه زندگانی بر خود تلخ کردند ، بخالصه ناسیدند و مردم دیگر بچاکر زبان زد عوام شدند . و اختیار این وضع غیر مکرر برای اکثری از سفله های^۲ آن اقصا بنا بر توسعه معیشت پسند آمد . بعد از چند گاه که تحت خلافت بوجود مسعود حضرت محمد معظم بهادر شاه پایه همدوشی عرش و هم پایگی کرمی یافت ، شمول رحم و عموم کرم این بزرگ صورت و معنی هر کس را بر خیر گیمهایش دلیر تر کرد . در هنگامی که رو بدکن بچنگ محمد کام بخش میرفتند ، گورو گویند نیز با خیل و حشم روانه حضور معلی شد که بتقدیم خدمتی مورد عنایات خاقانی شود و خار جفا که از مردم وزیر خان بسینه اش شکسته بر کشد . ظاهراً افغانی چند از سوداگران اسپ بتقاضای زری که از قیمت اسپان بدمه^۳ او طلب داشتند ، رفیق وقتش^۴ بودند . روزی که ایام عمرش سپری شده بود ، در گفت و شنید بی محابا^۵ با همدیگر آویختند . یکی از آن بی صرفه بزخم جمدهر^۶ کارش تمام کرده پامردی می خواست که بدر رود که گورو مذکور توفیق انتقام یافت . کاردی باو رسانید . دیگران نیز آنچه کرده ، در کارش کردند و معتقدان گورو از هر طرف هجوم کرده براد و رسم ناگزیر پرداختند و پیکر استخوانیش بصندل و عود بهر تکلف که خواستند سوختند . از آنروز مائمی تازه برای این قوم حادث شد و اکثر آن جماعه بر خت های چرکین و خاطر های حزین بسر می بردند و مجلس های خود را بانمایشهای دور از کار می سپردند و این معنی بنا بر بی سامانی و نا کرده کاری صورت نمی گرفت تا آنکه مواد فساد در طبیعت گیتی فراهم آمده میل بخروج کرد یعنی مرد که^۷ نامعلوم النسب که ماده هیولایش قابل صور متنوعه می توانست شد و او

۱ - الف - خرس - ۲ - الف - سفهای - ۳ - ب - همراه بودند .
 ۴ - ب - بیجا - ۵ - جمدهر - ایک قسم کا خنجر - کتار -
 ۶ - ۷ -

را بزبان هند "بهروپیا" گویند ، بریاست برداشته در کوهستان غلغله بر آوردند - گوروی مقتول در لباس دیگر پیدا شده انتقام کش بیوقاریهای خویش است - حراخوران بی حقیقت را وسیله شورش افزایی پیدا شد و جوق جوق مردم مادر آزاد و پدر بیزار که بقوت شبنامه محتاج بودند ، پیش او رسیده صاحب لباس و افراس شدند - در کم مدت جمعی کثیر فراهم آمد و برعایای اکثر دیهات مضاف سهرپند پیغام اطاعت کرده منتظر انقیاد نشست و دست اندازی بر اموال بعضی مترددین و مسافرین ازو بوقوع آمد - چون این خبرها به بسالت مرتبت وزیر خان فوجدار چکله سهرپند رسید ، برای تنبیه فتنه باغیه غیر ناجیه با فوجی که همراه داشت ، سوار شده بدوازده گروهی سهرپند جنگ عظیم در پیوست - جوانان لشکر اسلام داد جلادت داده سرخروی عرصه جرأت پیاله شهادت در می کشیدند - خصوصاً از شیر محمد و خواجه علی افغانه کوتله مالیر که درین سرکار "تمن دار" و باعتبار بودند ، تردهای نمایان واقع شد - بعد از زد و خورد بسیار قطب وار متمکن همان دائره بوده جان بجان آفرین سپردند - و گوی نیکی و نیکنامی از میدان جلادت بردند - درین ضمن که رؤیای فوج بمشیت ایزدی رحلت گرای منزل عدم گردیدند ، وزیر خان با کبر سن و عطلت دست و پای و اضمحلال قوی بنفسه بر تیر انداختن و دلدهی رفقا میکوشید لیکن چون هرگاه کشتی امید از طوارق حدثان تباهی شد ، دیگر زور بازوی هیچکدام از نا خدا پیشه های عالم تدبیر پیش نمی رود و آخر الامر کفره فجره دست تغلب و تسلط بر تاراج فوج و قتل رئیس دراز کردند و نعش آن شهید سعید را بهر بیحرمتی ظاهر که خواستند بدرختی آویختند و بهان خیرگی رو بشهر آوردند - خبر نکبت اثر بشهر در رسید و حس و حرکت از دیگر حکام بیدولت و رعایای بیدست و پا رفت - پسر کلان وزیر خان اصلاً بخزائن و دفائن پرداخته خرد و بزرگ متعلقان خود را هم اه گرفته رو بشاهجهان آباد بر آمد و هرکس در آن کم فرصتی ترک مال و منال گفته بهر ذلت و رسوایی بجلا کشیده جان

بسلامت برد و هر که در فکر گردآوری اسباب و تلاش سواری و افکار مختلفه پابند شد، گرفتار پنجه قهر کفار نابکار گردید. در طرفه العین جوق جوق کناس نا سپاس دور شهر را بسان خار بند گلستان فرو گرفتند و دست تطاول بمال مردم و ننگ و ناموس هر که وسه دراز کردند. خصوص امتعه و امکنه^۱ مسجد^۲ انند نامی پیشکر وزیر خان مرحوم گویا که برای این روز فراهم و برپا شده بود که گلشن محل نشو و نمای زقوم و فردوس مکان تبختر زاغ شوم^۳ گردید. سبحان الله در بارگاه عدالت منتقم حقیقی موری ضعیف را سبب هلاک ماری مردم آزاروپیشه^۴ بی تاب و توان را موجب دمار پیل خونخوار گردانید. آنچه از ثقه^۵ آن نواح شنیده شده، این هندوی^۶ نا انصاف زیانکار در ایام حکومت خان شهید چه ظلمها که بحال غربا روا نداشته و چه تخم فساد که برای خود نکاشته بود که به ثمر آن فائز گردید و الا جمعی را که حفظ ایزدی حراست کرد، خزائن موفور را پای داده ناموسها سلامت بردند و بعضی در تغیر لباس مهان شهر ستواری بوده از دست ظلم فرقه^۷ طاغیه محفوظ ماندند. خفتی که بکس و کوی و ناموس و آبرو ازین ظالم شوم رسید، بی سابقه. حیف و مروت اقتضای آن نمی کند که به تحریر در آید. بر معاصران و حاضران ظاہر است. القصد آن سیل بنیاد افکن ناموس عالم در خرابی بلده و معمورهای سواد آن حدود کمی نکرده تا ممکن از یراق و امپ و دیگر اجناس و حطام ریاست پیش دیگری نگذاشتند و اکثری را بآئین بی تمکین خود تکلیف نمودند. بعضی بطوع و جمعی بجز انقیاد نمودند. نار سنگه^۸ نامی جت^۹ از فلاکت زدهای برگنه^{۱۰} بهیت پور پتی مضاف بصوبه پنجاب بصوبه داری سرهند و تعین حکم پرگنات و تخریب مهات طره لعنت بدستاری نامرداری بر سرزده انتظار سرچنگهای غیب می برد. بر روز افواج ظالم امتزاج پرگنات نواح از سامانده و ستاه و کیتول و گهرام رسیده نقش نا مردمی خود بر عجزه درست میگرداند.

۱ - الف ، پیچدانند ، ب ، سچانند - ۲ - ب ، زاغ و لبرم -

۳ - ج ، عزیز - ۴ - ه ، باز سنگه -

شرفای زمانه داد جلادت و بهادری در دادند - نزدیک پنج هزار کس از سادات و مغل و راجپوت و مرل پیاله شهادت کشیدند و همین قدر از نساء غیرت پیرا بعضی بتلاخاب زهر و برخی بشمشیر و خنجر جوهر شرافت و غیرت خود را بعرض ظهور آوردند - از آب ستلج که بآب لودیانه زبان زد عوام است تا کرنال عمل و دخل همان کافر فاجر بود - خودش بنفس خسیس متحصن قلعه مخلص پور نزدیک سادهوره چہلی گروهی سہرند کہ بزمین دابرا و شکار گاہ سلاطین مقرر است ، گردید - واجنہ دیگر در آن حدود بظلمہای فاحش از تخریب معمورہ ہا و شکست و ریخت مساجد و مزارات مردان خدا برگماشته و از انتشار این اخبار مفسدان سرزمین پنجاب در موضع چک گرو کہ از لاہور بیست کروہ مسافت دارد و مکانیست دلکش و دلفریب مشتمل بر حدایق پر اشجار با حلاوت اثمار و تالابی عظیم کہ از وقت نانک شاہ درویش حسن تعمیر یافتہ باصرتسر موسوم است - روز بیساکھی کہ غرہ فروردی عبارت از ان باشد ، لک در لک از اعداد این قوم درانجا حاضر بودہ بانواع تماشای از چراغان و رقص و بازی و غسل مشغول میباشند - جم غفیری ازین خرمان فراہم آمدہ سلوک سہرند برعایای اطراف و جوانب پیش آوردند - دران ہنگام صوبہ داری دارالسلطنت لاہور بہ سید اسلم خان از مولوی زادہ ہای کابل مقرر بود - این فہمیدہ مرد بخیالات دور از کار فرو شدہ در جنگ و جدال جرأت نمیکرد و بحکمت عملی می خواست کار پیش برد - باری بہر طور کہ واقع شد ، در شہر لاہور از حسن سلوک او خلل راہ نیافت لیکن برگنات عمدہ مثل بتالا و کلانور کہ پایہ تخت محمد اکبر جلال الدین پادشاہ بود و با وفور استعمہ و اجناس و حدایق جنت اساس مسود کابل و کشمیر است ، از ظلم این فرقہ بآتش فساد خاک میاہ شد - از بی جراتی ناظم صوبہ قدم شوم این بومان تا سواد شہر میاہی کردہ تہلکہ برای آرام بستران بہشت آباد لاہور و آثار نکبت شر و

۱ - دابر ، ڈابر - ۲ - بتالا ، بتالہ - ۳ - جت ، جٹ ، جاٹ -

شور خود فراهم می آوردند - درین ضمن که حرکتی از ناظم و دیگر ارباب حشم در تخریب فرقه واجب التفرقه بوقوع نرسید ، فضلا و فقرا و غریبا و صلحای کشور پنجاب بنا بر اجتهاد ملت اطهر و حمیت شرع انور بی استمداد اوزار از ارباب دول و امتعانه از اصحاب تجمل بهر همه بی سامانی نظر بفضل یزدانی کمر مردمی چست بر بستند - بعد ازین اکثری از شرفا و نجبای شهر و قریبات از مشایخ و سادات و افاغنه و مغل را نیز عرق حمیت بحرکت آمده و رفاقت این فوج غیبی را محض سعادت و از جمله عبادات دانسته در طریق مصالب و مسلک نواب رفیق شدند - ازان جمله مجد نقی زامی از وابسته های شاه سعدالله مرحوم و موسی خان نوجوانی پسر خداوردی خان آغر خان با کم وسعتی هم از فروخت اثاثه و کالای ضروری بسعی بسیاری در فراهم آورد یراق و مرد نموده از صمیم خاطر و بخلوص باطن و ظاهر رفیق شدند و بعضی از پراچهای تجارت پیشه که در پنجاب به لکھی شهرت دارند ، بامداد اخراجات ماکولات و مشروبات تحصیل سعادت نمودند و چندی از بزرگان نامور مثل حاجی سید اسماعیل و حاجی یار بیگ و شاه عنایت و ملا پیر مجد واعظ بنفیس نفیس خودها با نجافت سن و نا تجربگی مواقع شور و فتن رهرو مسلک جهاد شده نزدیک مسجد عید گاه که صحنی وسیع تر از عرصه طول امل دارد ، دائره این لشکر خدایی مقرر شد - سید اسلم خان ناظم صوبه چون نیک دریافت نه بنامردی زبانزد عوام شده ، ناچار میر عطاء الله نام بزرگی از پورب و محبت خان نام کهول از زمینداران فرید آباد را با پانصد سوار و پیاده بهمراهی فرستاد و آن مکان لعین بامستماع این خبرها از هر طرف فراهم آمده در پرگنه آنها بهرلی که قلعه پخته بنای بهگونت رای مهتمه قانگوی هانجا دارد ، متحصن شدند و بتورچال بندی و اسباب سازی مشغول گردیدند تا اینکه این لشکر الهی بعد از دو وقفه بر سر آن کفره رسید - کار تنگ کردند که بهر همه خمرگی و بی باکی

۱ - و - تژندی ، ب - ترندی ، ج - نژدی .

نمی توانستند از آن دائره پا بیرون کشید - از تیر و بندوق هر چه از دست شان برآمد ، از بروج و باره کوتھی نکردند - بعضی ازین لشکر بنا بر نا تجربگی بیای دیوار قلعه رسیده پیاله شربت شهادت مردانه در کشیدند لیکن هجوم خلائق و تنبه خالق آنقدر بر دل ہراس منزل شان کار کرده بود کہ در یک شبانروز آن اجتناب بی حفاظ تاب مقاومت نیاورده در پردہ ظلمانی شب کہ میاہ تر از بخت نافرجام شان بود ، رو بفرار آوردند - لشکر اسلام مظفر و منصور و خوشدل و مسرور داخل لاهور گردید - چون ازین جامعہ بعضی تنگ حوصلہ و کم ظرف کہ از شرافت علمی خساست نسبی شان منفک نشده بود ، سر مست غرور و پندار بوده بعضی حرکات شنیعہ از ادعای دعاوی باطلہ بر ہنود شہر و تحقیر حکام دولت بہر ظہور آوردند - از انجا کہ بارگاہ عدالت حاکم حقیقی بر عمل اجری و ہر کردہ جزای دارد ، بار دیگر کہ آن جامعہ ضالہ در کوتلہ بیگم بیست و چند کرویہی از لاهور نزدیک قصبہ چاری هجوم کردہ باقامت رسوم شوم خود می پرداختند ، این صاحبان بحفظ آبروی حسب و تعظیم مراتب علم و ادب پرداختہ بتجدید باجماع جمہور کمر بستہ با لشکر زیادہ بر مور و ملخ برآمدند - درین بر آمدن اندکی برعایای قریات سر راہ دست درازی ہم شد - بر چند رؤسای لشکر دو سہ کس را نزدیک قصبہ بہیلووال بہ شمشیر دو لخت کردن فرمودہ لیکن عوام بدلجام تر از انعام دست باز نمی کشیدند تا اینکہ بیای قلعچہ رسیده بچنگ در پیوستند - کفرہ بنا بر خیرگی از احاطہ برآمدہ استقبال کردند - عذاب و ثواب بر گردن راوی ، از بعضی شنیدہ شد کہ افغانہ موضع سوری را بنا بر مشارکت حدود زمینداری و تنگ گیری حکام بان فرقہ گوشہ خاطری ہم بودہ و بحسب ظاہر فوجی مہیب باین مردم فریب رفیق بود - در وقت ہلہ کہ جنگ ترازو شد ، فوج افغان عنان اسپان منعطف کردہ رو با ماکن خودہا نہادند - ازان حرکت ہی برکت بسیاری را ہای جرات

۱ - کوتلہ ، کوتلہ - ۲ - الف - صوری -

بجا نماند تا اینکه اکثری بمیدان هلاک افتادند و بهر خرابی جان دادند .
از سید عنایت ساکن موضع بهنڈیان و محمد نقی مذکور و محمد زمان رنگهر
راجپوت کارهای نمایان بظهور آمد . کفار نابکار را زده زده تا دروازه قلعه
می بردند و بصدای بلند نعره ها می گفتند ، هر کس پای دارد راه خود
پیش گیرد . بهمین قسم اکثری را ازین مهلکه عذاب نجات بخشیدند . روز
آخر شد و سپهر از پرچم شب مشکین نقاب برو درکشید و باد و بارانی سخت
هم مانع کوشش گردید . شورشها خود بخود فرو نشست . مردم را دست
و پای تلاش درهم بست . جمعی در پرده شب و گروهی مضمحل سخن و
تعب بمساکن خودها رسیده مطعون بعضی و ملوم خلقی شدند که بیدسته گاهان
زاویه مسکنت را چه لازم کرده است که کمر بملک داری و خو خواری
بر بندند . بهر قسم ازین شورشها کی باز ماند که طبیعت دهر نداشته و
نخواستہ .

—:0:—

توجه رایات عالیات حضرت محمد معظم بہادر شاہ
 بطرف خطہ پنجاب بنابر گوشمالی فرقہ طاغیہ
 سنگھان و در انجا بلاہور رسیدن و
 متوجہ سفر آخرت شدن

الحاصل ہمین کہ حضرت گیتی خدیو بعد از فراغ مهم مجد کام بخش
 مرحوم تا دار التذخیر اجمیر رسیدہ بودند ، رعایای ویران سہرند و سادہورہ
 بحال تباہ رو بدرگاہ جہان پناہ آوردہ بانگ تظلم برداشتہ و نالش سخت
 کردند . ہر چند تنبیہ و تادیب راجپوتیہ بدنہاد مرکوز خاطر اشرف بود ،
 ضرورتاً ہر وقت دیگر موقوف داشتہ متوجہ تخریب فرقہ واجب التفرقہ
 گردیدند بلکہ بدارالخلافت شاہجہان آباد داخل نشدند و دہ پانزدہ
 گروہی کنارہ کنارہ عبور مواکب منصور شد . منادی ندا در زد کہ از
 اردوی معلی ہیچکس بدہلی نہرہ و یک راست بہ سادہورہ و مخلص پور
 التہاض الویہ فلک فرسا گردید . امرای ذی اقتدار مثل فیروز خان
 سیوان و مہابت خان پسر خانخانان بہادر شاہی ہرسم منقلا رخصت یافتند .
 از مہابت خان کاری کہ موجب آبروی پدر یا خودش تواند بود ، بظہور
 نیامد . فیروز خان نزدیک تلاوری و اعظم آباد و تھانیسر متصل امین گڑھ
 نام موضع بلند سرراہ جنگی سخت نمود . بعد تردد و تلاش زیادہ بر
 قیاس بفضل الہی و اقبال پادشاہی لشکر اسلام مظفر و منصور شدند و
 مکان سردار خوار بحال تباہ زار و نزار گردیدہ برخاک ادبار زبانہا برآوردہ
 دندان ریختند و از موہای دراز رسن بگردن کردہ بدرختان راستہ آویختند
 و از بایزید خان افغان قصوری فوجدار کوهستان جموں کہ دوسہ ماہ

۱ - سادہورہ ، سادہورہ -

قافله سالار چند هزار کس شده بسبب انسداد راه در پانی پت فشسته بود -
 درین ولا به یشت گرمی اقبال عدو مال تردد نمایان ظاهر شد - شمس خان
 برادرزاده او یا افواج کثیر از دوآبه و بجواره که فوجداری آن ضلع باو
 مفوض بود ، برطبق یرلیغ قضا تبلیغ بسپهرند آمد و داد خونریز سگان
 در پی گریز داد - چندی در میدان شقاوت هلاک شدند و جمعی بتحصین
 قلعه پرداخته بیاد رهکله و جزائر بجهنم شتافتند - آب رفته بجوی امید
 رعایا باز آمد و ادبار گرفتاران سیه روز جفا را زمانه مساعد و دمساز شد
 عسبی خان مئین زمیندار دوآبه محافظت حدود خود خوب نمود و راه
 آمد پکشور پنجاب بران وخیم عاقبتان بست - چون سرزمین دابر که شکارگاه
 مقرر جنت مکانی فردوس آشیانی بود ، مضرب خیام جاه و جلال گردید ،
 آن روبه باز بد پرداز بقلعه مخلص پور که لوه گره نام کرده بود ،
 خزید و بر برج و باره بندوق و رهکله در چیدند - حضرت بغراغ خاطر
 بعیش و عشرت نشستند و افواج پادشاهزادها و امرا بافتتاح قلعه و بدم
 بنیان هستی کفره مامور شدند - جوانان بقدر تاب و توان داد دلاوری
 میدادند - طغیان باد و باران و سیلابهای خانه خراب دامن کوه و شدت
 سرما آدم و اسپ را بیکار و بیطافت ساخته بود - آتش جز بدل سنگ گرمی
 تمیکرد و خشکی غیر از دماغ سمندر ظاهر نمی شد - یخ بند بر ذی نفس
 را بجاسرد کرده بود و برودت دود گرم درسینهها افسرده - نزدیک به دو
 ماه مدت محاصره قلعه کشیده - چه حیل و حواله که از آن شعبده باز
 ذوفتون بوقوع نرسیده - آخر الامر بنمک حراسی بعضی از اهل سور چال رخت
 ادبار بیکسو کشیده از راه کوهستان برفی راجه بدامن کوه جمون رفته
 شورش برپا کرد - ازین معنی اکثری از بندگان پادشاهی معاتب شدند
 بلکه از نهایت غضب بزبان قهرترجان رفت که شغال از چنگال چندین
 سگان بدر رفت - لاچار مجد امین خان بهادر و رستم دل و جمعی دیگر بتعاقب

۱ - الف - همراه آمده - ۲ - لوه گره - نوه گره -

آن بد اختر تعین شدند - نامبرده‌ها چمت و چالاک رسیدند و اورا دران
 نواح بکم قاصد دریافتند برای گرمی بازار مطلق العنان داشته چند گروه
 پادشاهی پیش ترسان و پریشان می روند - رستم زال صفت پر جا که دستش
 رسید - بدست آویز بطلان و اتهام کفران اکثری از رعایای کهنه‌توبه و
 هرول و دیگر هرگنات را دستگیر و امیر کرده تنخواه مفهای لشکر کرد
 که بنخاس لاهور آورد، فروختند و آن بدسگال بشوم طمعی این مردک خر
 در کوهستان دشوار عبور مخفی و متواری شد - حضرت بغراغ بال
 بسیر و شکار آن حدود پرداخته از گذر رهیلد عبور نموده بدارالسلام لاهور
 متوجه شدند - چون موسم برسات درمیان بود ، در بستن پل بدریای بیاه
 و عبور مردم از بس هجوم که خلقی از شام و روم فراهم آمده بودند
 عالمی غرقه طوفان حوادث گردید - الحاصل لشکر و میر لشکر در گلشن آباد
 پنجاب بطیب خاطر و سرور ظاهر نزول اجلال فرموده لب دریای
 راوی نزدیک موضع ابودانه تا پیش باغ فیض بخش شالامار راسته بازار
 اردوی معلی دائره های لشکر پادشاهزادهای ذی العز و اعلی مقرر شد
 پادشاهزاده معزالدین نزدیک بند و پرویز آباد رو بشهر فروکش فرمودند - مجد
 عظیم الدین نزدیک موضع عوان حصاری از آرابه‌های خزینه کرد و پیش
 کشیده بتمشیت امور سلطنت پر داختمند - مجد رفیع الشان بر لب دریا متصل
 باغ دهرمو شاداب نظر بودند - مجد جهانشاه طرفی نزدیک میدان حضرت
 شاه میر خوش کردند - کارخانجات باطراف و جوانب رخصت فرمودند و
 داد عیش و کسراتی میدادند - اگرچه زمانیان بمقتضای طینت خود نالشی
 از کم حاصلی جاگیرات و دیگر وجوهات داشتند لیکن آن پادشاه دریا
 دل عجب شمول کرم و بذل احسان و نعم داشت که هر کس بحضور کرم
 معمورش فائز شده از خوان نعمت بی بهره باز نگردید - به ازین دلیل
 بزرگیش چه خواهد بود که زیاده بر می از پادشاهزادهای والا گهر و

سلاطین و عشایر و پسران برادران شهید در یک دایره بسر برده بیچکس مزاحم همدگر و محسود زور و زر نبو و بکمال بیغمی و شادی و شادمانی کامروائی عدالت و فیض رسانی دران شهر جنت بهر گذران شد. کافه ازام از خاص و عام بانواع اصطناع و احسان فائز گردید و نصیبی از خوان احسان بهربیدستگاه و بی وسعت رسید. چون مردم لشکر اکثر بسفر خوگر باشند، وجهت انتفاع بهم برای اهل حرفه و ارباب صناع در کوچ الویه سپهر ارتفاع مقرر است و اکثری از امرای که برای کوچ هندوستان یا کابل و کشمیر عرضه می نمودند، دستخط انور زینت صدور می یافت:

بهشت آنجا که آزاری نباشد
کسی را با کسی کاری نباشد

کوچ ازین سر زمین نه سالی نه ماهی - کارخانجات پر لجاجت باشد جمعی بتفرس در می یافتند که ایام میر و شکار آخر شد - شاید موسم سفر ناگزیر آخرت نزدیک رسیده باشد - هرچند که باغ فیض بخش شمالامار بموجب احکام بهار برگ و بار از گلکاری نهال و ریاحین محسود بهشت برین شده بود و باقسام فروش و زینت رنگا رنگ نقوش نمونه زمردین بساط فلک اطلسی می نمود لیکن برگز طبیعت فیض طویت بتفرج باغ میل نفرموده تا اینکه اواسط شهر ذی الحجہ ۱۱۲۳ء طبیعت از مرکز اعتدل برگشته باختلال ارکان ثبات عقل گرابید و بعضی حرکات خلاف اسلوب چون کشتن سگان و خران و اخراج فقیران از جوگی و سنیاسی بی اختیار ظاهر شدن گرفت - هر چند احاطه علمی حضرت که محیط بساط مقدمات معاد و معاش بود، برگز مصدر عملی خلاف شریعت غرا و ملت بیضا نمی تواند شد لیکن عوام کالانعام از قلت سرمایه استعداد بکنه مسائل بی نبرده واگویه بر زبان داشتند که همچو می نماید و آثار آن مترتب

۱ - ب - واگونه -

می شود' که چرخ دوره بر خلاف مراد زند و برج مرج تازه بر روی کار آید. از اینجا که زبان زد السنه' خلایق اکثر اثر مقرون باشد، در عشره' محرم محترم کسلی بمزاج بهایون راه یافت. فیض اندوزان حضور حمل بر اینکه درین روزهای تعزیت اقتضا که زمین و آسمان را ماتی در سر و شورش بار خاطر باشد، اغلب که حضرت بر احیای منن سنیه انمه' معصومین بخاطری غمناک و حزین بسر می برند. فی الحقیقت در فکر سر انجام زاد و راحله' سفر آخرت بودند. روز عاشور جانها ناسور برسریر خلافت مصیر جلوه افروز تمکین گردیده انعامات بسیار و صلوات زیاده برشمار بغربا و ضعفا عطا فرمودند و انواع طعام و الوان غذا بمحتاجان صبح و مسا می رسید. بعد ازان یک دو مرتبه بیگانه سر شام غربه میکردند. پادشاهزادهای عالیقدر و بعضی مصاحبان و فدائیان حقیقت شعار مثل مولوی مرادالله که مباح بحار علوم فقه و حدیث بود و نواب فیض مآب مخلص خان و محفوظ خان و عبدالقدیر خان تتوی وغیره بسعادت کورنش سر تفاخر بغلک الافلاک می رساندند تا آنکه آخر روز شنبه حرفها بر زبان مردم رفت که حضرت غش کردند. پادشاهزادهای عالی تبار محمد معزالدین و محمد عظیم و سلطان محمد کریم بروقت رسیدند. پرستاران حرم دولت و بعضی خواجه سرای محل معروض داشتند که وقت دیگر است. حضرت بجوار رحمت حق پیوستند و روز در چشم بندهها سیاه گردید. از خانههای خود خبر گیرند. درین اثناء ازین دو برادر هر یکی بجای خود دیگری را حریف غالب انکاشته مضطربانه بیرون سرادق جاه و جلال دویدند و به تهیه اسباب نبرد کنگاش بردان مرد رسیدند. پرده از روی کار عالم برافتاد. زمانه ندای واویلا و اسفا در داد و آسمان جامه' سیاه پوشید. زمین بخود لرزید. ارکان سریر سلطنت بتزلزل درآمد فتنه را چشم بیدار شد. عافیت بیمار گردید. هر کس بزبان حال میگفت:

ای جان پاک در شمر دیده آب شو
وای صبر، وقت نیست، تو اندر حجاب شو

ای چار طاق صفت ارکان فرونشین
 وای هفت بام منظر اعلی خراب شو
 ای زبیره ، بر خلاف طبیعت بنال زار
 گیسو بپر به تعزیت آفتاب شو

بعضی فدائیان حقیقت گهر و حلال نمکان فدویت اثر مثل رکن السلطنت
 اسلام خان میر آتش و حمید الدین خان بهادر و دربارخان و خواص خان و دیگر
 منصبداران متعینه ڈیورهای محل خاص در حفظ و حراست ننگ و ناموس
 و تعین چوکیات ، فرادورجالی ، از روی بندگی و اخلاص شیوه عبودیت
 بجا آوردند و نگذاشتند که اختلال باموال پردکیان حرم سرای قدس
 راد یابد - مولوی مرادالله و محفوظ خان بتجهیز و تکفین آن قافله سالار
 ایمان و یقین پرداخته کلام قدسی آیات و بخورات و عطریات به ترویج روح
 پر فتوح حضرت کوشیدند و در چار دیوار تابوت امانت گذاشتند که بعد
 انفصال مقدمه کشاکشی و یکسو شدن ماده انتزاع رضا و ناخوشی جوانان
 مدعی سلطنت بشاه جهان آباد مدفن آباء و اجداد فرستاده خواهدشد - طرف
 هنگامه و عجب صحبتی رو داده بود - هر یک براهی و هر کس بدولت پناهی
 التجا می برد - جاء ای پهلوان پنبه بکتری بوده بابوهای مرده ریگ را
 بدلیخوشی مشت زری بی برکت سرین می سوختند و چشم طمع بر
 کیسه های نادوخته قسمت می دوختند که منصبداریم و امپ بداغ رسانده
 و گروهی بیاد بروت و حرفهای نا مربوط خود را سر حلقه بهادران تیغ
 گزار قرار داده که فردا امیر می شویم و خطبه جمعه بنام خود خوانده -
 بخشی الممالک امیر الاسراء ذوالفقار خان بهادر که تمشیت امور سلطنت بکف
 اقتدار او حواله می رفت و به لشکر کشی و ریاست اشتها تمام داشت
 مصلحت کار خود در آن دید که در خدمت پادشاهزاده خجسته آئین

محمد معزالدين شرف اندوز كورنش بوده كنگاش و تربيت صفوف جنگ و
 تبرد تير و تفنگ بحسن تدبير و زيانده آتش شمشير او حواله رفت . در هر
 چهار دربار پادشاهزاده‌هاى خلافت اقتدار بقدر استعداد نگاهداشت سپاه از
 مردم جديد و همراه گرم بود .

—:o:—

دربیان جنگ و جدل برادران و در تقسیم کردن
ملک و منال و بر پاشدن فساد و کشته شدن
شاهزاده محمد عظیم الشان

چون پادشاهزاده دومی محمد عظیم الدین بنا بر کثرت تمول و اسباب
تحشم و نجل و اعتبار و اختیار پیش پدر بزرگوار محسود برادران والا تبار بود
ذوالفقار خان بمقتضای فیلسوفی بحرفهای چرب و نرم ابله فریب و بتملقهای
تزویر زیب دل هر دو پادشاهزاده دیگر نیز بدست آورد و نسبت به برادر
کلان صاف و انموده مزورانه گه بیگانه بمجرای ایشان نیز رسیده خود را
دواتخواه سرکار عالی متعالی ایشان میگرفت - بمطارحه و مشاوره او تقسیم
ملک بدین عنوان نقش پذیر توجه خاطر گردید که از آنروی آب لاهور و
صوبه کابل با غزنین و غوربند درتیول و کلای سرکار پادشاهزاده
محمد رفیع الشان مقرر باشد - و از اکبر آباد از آنروی آب چنبل تا صوبجات
دکن از خاندیس و برهانپور و حیدر آباد و بیجاپور قلمرو و تنخواه
بندگن عالیشان محمد جهانشاه مسلم باشد که عبره آن حدود بی مزاحمت
انداد و حسود بمصارف خاص مصروف میشده باشد - و دارالخلافه
شاهجهان آباد پائتخت کرسی بخت و مستقر الملک تا بنکاله و اینطرف تا
صوبه ملتان و تتمه پذیرای احکام عالم نظام گردیده در مسهاد امن و امان
و استظلال بظل ظلیل چتر گردون اقتران منشرح بال و آسوده حال باشد
لیکن در ممالک محروسه خطبه و سکه شرف پذیر نام ناسی و اسم گرامی
حضرت جهاندار شاه خواهد بود - برسه برادر باخودها بمصحف مجید قسم
یاد کرده عهود و سوائیق مستحکم کردند و بمقتضای اتباع کلانی سن و

سال و تعظیم برادر ذی المجد والاقبال کمر باستیصال محمد عظیم چست بسته سوار می شدند و تا آخر روز آتش جدال و قتال شعله قهر می افروخت و خرمن عمر اکثری از بلاکوشان و جان بزر فروشان بیاد رهکله و توپ می سوخت - بادشاهزاده محمد عظیم که بعد از فوت منعم خان خاننخانان بامضای امورات وزارت و دخل تمام در مقدمات سلطنت نام ولیعهد بر خود می بست و بمقتضای کثرت پندار و نخوت حسابی از زر و زور برادران شور و شر نمیگرفت بلکه حرفهای غیر مناسب بزبان داده بر یکی را باستهزاء نامی مقرر کرده بود که با مصاحبان خود میگفت - اگرچه محمد معزالدین بکرات سرات بحضور پدر والا قدر و چد بزرگوار داد شجاعت داد ، لیکن بالفعل پهلوان زور است از اینکه خزانہ ندارد - رجوع سپاه و دلدهی مردم بی تنخواه معلوم - محمد رفیع الشان خود محض لولی مزاج است - همتش بر زیب و زینت و جمع لباس و جواهر بیش قیمت :

آئینه و شانہ گرفته بدست
چون زن رعنا شده گیسو پرست

محمد خجسته اختر جهانشاه از نهایت غرور و پندار بر غلط با آنکه مشخص است که از کثرت اضطراب خود را بکشتن خواهد داد یا رو بفرار خواهد نهاد ، غافل ازینکه زمانه نیرنگ پیشه چه نرد دغا با او خواهد باخت و تدبیر آتش منافی مدعا خواهد نمود - بهمین خیالات یکماه و بعضی دو ماه پیشگی داده فرا دور دوات مرای از ارابه خزانہ و رهکله و توپ عدم نشانہ حصار کشید و دران بساط نکبت مناط مردم معتبر خود را از هر طرف بر مورچال مقرر کرده چون مهره های شطرنج قطاری در چید و خود بر فیل موار شده گاه بیگانه می استاد و تماشای منصوبه دستبرد برادران عداوت پیشه پیکار تلاش و خصومت اندیشه میکرد - نوکران و رفیقان خودش خلیل الله خان و روح الله خان و باقر خان و سلیمان خان پنی برادر

داؤد خان دکنی و فتح خان و مسند خان راہلہ ہر چند ترغیب بحملہ و ناورد می نمودند ، ہرگز متوجہ بحرف ایشان نا شدہ تحمل تحمل میگفت و مردم را از جرأت^۱ و پیش قدمی مانع می آمد و زجر میکرد کہ ما از حرکت^۲ مذبوحی مدعیان چہ پروا داریم - در حصن عافیت نشستہ ایم - خود بخود از چندین وجوہ بیطاقت شدہ خاک ملک نیستی میخورند و طرفہ تر آنکہ امتداد فرصت برای حریفان از مغتنہات بود کہ ہر روز کارہای خود را بسامان میکردند و مردم را بخود گرویدہ می ساختند و نقد و جنس فراوان از لشکر و از شہر بقرض و غصب برای ایشان بہم می رسید - بعد از زد و خورد بسیار ہم شہر صفر ۱۱۲۴ ستارہ بخت مجد عظیم در ہبوط رسید و بیک اجل ندای انا لله بگوش آن مسافر عالم بقا رسانید - مردم لشکر بیطاقتی کردہ فاتحہ خیر خواندند و حرف آقا نشنیدہ عنانہا برداشتند و اسپان بر انگیختہ پروانہ وار خودہا را بر شعلہ آتشین شمشیر و شرار تفنگ و تیر دلیر زدند و تاب نبرد نہ طرف مدعیان نیاوردہ اکثری خاک نشین و گروہی راہ واپسین گرفتند - لا علاج پادشاہزادہ واجب التعظیم مجد عظیم چون دریافت کہ قرعہ کار بر نقش دیگر افتادہ فیل سواری خاص بر روی مخالفان راند و مردم کار آمدنی را بحفظ آبرو بر خواند - حریفان از ہر سہ طرف تنگ در گرفتہ در برقدازی و ضرب توپ و ریکہ و نہایت کار از جمدہر و تیغ خونخوار کوتہی نکردند :

شد از تشنگان یسار و یمین
 پر از جان و تن آسان و زمین
 بہم کود و دریا بچنگ آمدہ
 جہان زان خصومت بہ تنگ آمدہ
 خروش یلان نبرد آزما
 ز سر ہوش می برد قوت ز پا

۱ - ج - جرأت
 ۲ - ب - حرارت

هرچند مردم کار آمدنی مثل شاهنواز خان صفوی و خلیل الله خان و روح الله خان و سلیمان خان صرفه جان و مال نساخته تردد های نمایان کردند اما قضا خیال دیگر اندیشید . اول کسی را که پای ثبات از دست رفت ، سہابت خان پسر خانخانان منعم خان بود و حمیدالدین خان نیز بانہدام نقش و نام پیشین کہ در دکن بعہد اعلیٰ حضرت خلد مکان بجلادت و شجاعت نامبردار شہرت بود ، وفات او کردہ در عین معرکہ از آب راوی گذشتہ بلک از آبروی گذشتہ در کوتلی شاہ جیو متوقف شدند . شاهنواز خان صفوی نبیرہ شاہرخ میرزا بدخشائی بدستیاری بعض افغانہ لکھنؤ مثل معالی خان و علو خان پسرش و جمعی دیگر ثابت قدم عرصہ مبارزت بودند . سلیمان خان پنی از ہمسران گوی سبقت رہود . با پنج شش کس از اقربا پیالہ شہادت مردانہ در کشید و بزبان ہم پیشہ ہا سرخروی عقبی شد . راجہ دیا بہادر ناگر گجراتی برہمن تردد نمایان کردہ بر خاک خفت و نقد جان نثار ولی نعمت نمودہ نیکنام خلائق شد . پادشاہزادہ محمد کریم از چپ و راست ہر چہ از دستش ہرآمد کمی نکرد . افغانہ موضع سوری سواد لاہور لوازم فدویت بجا آوردند تا آنکہ آفتاب زرد شد و روز عمر پادشاہزادہ ہسر آمد . زخمی چند از تیر بسینہ رسیدہ بود کہ یک مرتبہ گولہ از توپ بغرق فرقدسای آن رہگرای منزل عدم رسید و ہیچکس نشانی از سر زیب تاج و افسر ندید . فیل سواری بشورش و بیقراری در آمدہ مراسمہ ہر سو میدوید و از بی سری و سرداری بنالہ و فریاد مینالید . چون سردار سپہ سالار از میان رفت ، قیامت قائم شد و محشری نمودار گشت . عہاری بیل خاصہ را بپادری سفید پیچیدہ مردم جہاندار شاہ آوردند و بظاہر شہرت یافتہ بود کہ راجہ بہادر نعمش آن متکی عرش را بملک خویش برد . دران حالت تنگ تیری از تفنگ بشاہنواز خان رسید . طائر روح آن پیر فرتوت از قفس عنصری سبک ہرید . معالی خان وغیرہ ازان طوقان بی تمیز نتوانستند غیر از صبر و سکوت چارہ ہدست آورد . امتعہ و اسباب بغنیم دادہ یکسو شدلہ . سلطان محمد کریم یکہ ازان گرداب بلا بر آمدہ از عمر

نا دانستگی کوی و کاشانه و عدم امتیاز آشنا و بیگانه تمام شب گرد کارخانجات خود دور زده صبحدم شخصی از نوکران خودش شناخت و بر اسب خود سوار کرده بتغیر لباس از لشکر بر آورده در محله تلبغه نزدیک درگاه حضرت مخدوم پیر علی بجویری کنار شهر در خانه سفید بانی فرو آورد و باخفای نام و نشان پرداخته نقدی بآن کاسب حواله کرده بطعام و شراب بد تر از زهر ناب میل فرمودند و گوش بر آواز خانه خرابی نشسته در قابوی وقت بودند که بطرفی بدر روند و باقیم دیگری راه سپرند - باری بعد این همه خرابی بسیار آسمان بر مراد مدعیان چرخ زد و زمانه بکام پادشاهزاده ها دایر گردید - نقاره فتح بلند آوازه شد و رخها بکامیابی ظفر تازه -

—:0:—

جنگ محمد معز الدین جهاندارشاه با دو برادر دیگر محمد رفیع الشان و جهانشاه

دولتی وحشمتی که محمد عظیم مرحوم داشت، عرض و تعداد را بحساب آن مدخل نیست. اکثر صندوقهای مقلد و دیگر کارخانجات سر بمهر و سر بسته بدست مردم جهاندار شاه افتاد و جزوی بقدر نصیب و قسمت مهر غریب و صاحب وسعت رسید. تهنیتها گفتند و بمبار کباد یک دیگر رفتند. روز دوم در حالت تقسیم اسباب و نقود بر سه برادر را نظر بر پیشی رتبه و ارتکاب فزونی محنت و تردد قرار داد موثیق و عهود از خاطر رفت. و کلای سرکار عالی متعالی محمد معزالدین را باعتبار رجوع مثل ذوالفقار علی خان و القزام کوکلتاش خان و اعظم خان برادرش و القیاد دیگر امرای ذیشان داعیه سری و سرداری نمیکذاشت که انقسام اموال علی السویه صورت بنهد و هر گاه نسخه اقرار اول بسم الله غلط برآید در تقسیم ملک و تعیین صوبجات چگونه طبایع برادران دیگر به تبعیت راضی باشد. در حقیقت قضا را قدرتی دیگر و نیرنگی خوبتر از پیشتر در خیال ابداع و خاطر اختراع خلجان میکرد. چون جمع مواد فتن موجود و دو روزه مهان خوانچه پستی را لقمه زهر آلود بکام آرزو موعود و مهیا بود، بانگ گفت و شنود رنجشی میان متصدیان جهاندارشاه و محمد جهانشاه واقع شد:

سخت می پچیدند بردنیا برادرها بهم
رونمی تابند از شمشیر جوهرها بهم

مجد جهان‌شاه یک مرتبه از دائره خود که نزدیک مزار حضرت شاه
میر قدس سره فراز آمده بود، کوچ کرده متصل موضع بانڈو گوجر
شکار گاه رمنه^۱ بادشاهی آمده مورچال قائم کرد. جواب و سوال از
تیر و تفنگ در میان آمد. واقعه طلبان سپاه و زهر کیشان تزویر پناه
بهر دو طرف بشارات فتح می رسانیدند. صاحب عالم بدلدھی واستماله^۲
مردم نومرافراز و گرویدگی امرا باتوزک و سازی پرداختند. رستم دل
نامی از قبائل حسن علی خان مرحوم و نواب مخلص خان شهادت نشان
و جانی خان و میر مجد فاضل بهراولی فوج برآمده داد بهادری دادند.
و فوج حریف را زده زده دور تر از دائره لشکر شان راندند و دولتخانه^۳
جهادار شاه و حرم سرای خاص بی باکانه دست انداختند. ترددات
بالا دست از دست جانی خان بر آمد که هر همه هیران بهادری او بودند
و نزدیک قبل خاصه^۴ سواری جمعی از فدائیان مثل خواجه عبدالله دلیر دل
خان و لطف الله خان صادق برادرش و رای بهوپت رای و رای
صورت سنگه ملتانی و لاله آنند روپ خلف ایشان دست به تیر و کمان
کشاده مردم غنیم را نزدیک نمیگذاشتند. با آنکه گلوله زنبوری پهای
رای بهوپت رای رسید لیکن متغیر نشده قائم انداز^۵ و حریف افکن بودند
و عرض جوهر جانفشانی میدادند. درین اثناء پرده شب حائل شد.
سلطان اعز الدین طرفی آواره شد و لال کنور مطلوبه حضرت در
بزم و رزم منظور نظر خاص می بود، بنا بر اضطراب از طرف سراچه
برآمده در میانه ڈولی خانه^۶ نشسته در شهر آمد. هر چند راه و روی
بھوبلی داراشکوه مرحوم که تعلق بالیشان یافته بود، می جست بیچکس
نشان نمی داد و تصدیق قولش نمی کرد. حضرت خود بدولت در حوضه^۷
فیل خاصه دراز کشیده بجانب خالق بی انباز بخشوع و نیاز مناجات می
نمودند. پیلان اخفای راز میکرد و شهرت قسم دیگر یافته بود. از

۱ - الف - زمانه -
۲ - الف - خاله -
۳ - الف - دولتخانه -
۴ - الف - قائم انداز -
۵ - الف - نزد باز پیغمبر -
۶ - الف - دولتخانه -

اتفاقات فیل سواری سلطان جیو^۱ در برابر رستم دل و مخلص خان که با بلاغ بشارت فتح و نصرت و امید مجرای حسن خدمت می آمدند، از امداد طالع دانسته از هر طرف قبل^۲ کردند. رستم دل مقتضای سفاقت مزاج که خمیر مایه^۳ تر کیش بود، تلخ گفت و بی ادبانه پیش آمد. شاهزاده قابوی وقت ندیده تن باسیری تقدیر در داد. غرض که هر کس خیالهای خام می پخت و تهنیت و مرحبا میگفت. حضرت جهانشاه نزدیک پشته دور تر از مردم خود با معدودی ایستاده تماشای اعجوبه کاری قدرت می فرمودند که جماعه از برقتدازان و تیر اندازان از کمینگاه اشیب سر کشیده و پشت گرمی ذوالفقار خان روبه باز فرا دور فیل خاصه و فیل سواری شهزاده مجد فرخنده اختر در گرفته تیر باران کردند. بحسب تقدیر ایزدی پدر و پسر دعوت الهی را لبیک گفته جنت خرام رضوان و غفران شدند و عالم در چشم نوکران سیاه تر از شب دیجور ابلاس و تیره تر از شام یاس نمود. طرفه بازی برهم خورد و بار دیگر بر دانا و نادان بقدرت قدیر قهار زبان اقرار کشادند. و انت تعلم مالا يعلم گفتند و مصداق گفته^۴ شیخ سعدی شیرازی :

شخصی همه شب بر سر بیمار گریست
چون روز شد او بمرد و بیمار زیست

مژده^۵ فتح به پیشگاه عرض جهاندار شاه رسانیدند و فیل سواری آن بر دو سوار عرصه^۶ بلا را بحضور آوردند. رستم دل و مخلص خان و بعضی دیگر بعد از انفصال مقدمه^۷ عظیم الشان بمشوره^۸ بعض مصاحبان پادشاهزاده مجد رفیع الشان صلاح کار دران دیدند که می باید بجای خود آمده تماشای هر دو برادر جلالت پیشه گردید، چه بعض نجومیان

۱ - الف - رسیخی - ۲ - سلطان جیو - سلطان اعزالدین -

۳ - قبل کردند - محاصره کیا -

بر غلط قیاس معروض داشته بودند که آخر کار قرعه بنام نامی خواهد آمد
 درین اثناء که مجد جهانشاه با فرزند عزیز برحمت حق پیوستند و خالی
 تمام در کار مجد معزالدین راه یافته بود بلکه نامی از ایشان در میان نمانده گو
 بندها بی تحقیق خبر بعرض پادشاهزاده رفیع‌الشان بهادر رسانیدند که
 تصدیق گفته منجم شد - هر دو شاهزاده رخت هستی بر بستند - سلطنت
 هندوستان جنت نشانی برای حضرت مبارک باشد اما صلاح دولت در آن
 است که زود سوار شده پیش از طلوع نیر اعظم چون صبح نورانی
 دیده افروز چشم امید فدائیان باید شد و خار و خسی که از اعوان
 و انصار آن هر دو مسافر ملک عدم سر سختی میکرده باشد ، بشعله
 تیز شمشیر خونریز نیست ، نابود شود. چون ایام عمر آن مجموعه کلمات
 نیز بسر آمده بود ، بتوزک و سواری و استحضار مردم کاری و تقسیم
 فوج و دلدهی رفقا مقید نگشته با معدودی سوار شده نقاره فتح نواخت -
 درین کم فرصت ، زبردست خان نیر علی مردان^۱ خان مرحوم که از
 مدتی لباس فقر بر خود راست کرده نشسته و نسبت به بندگان مجد رفیع‌الشان
 فی الجمله کدورتی بخاطر مزمن داشت و شاکر خان و حفیظ علی خان و جمعی
 دیگر با ذوالفقار خان آمده نزدیک به فیل مجد معزالدین حاضر شدند و مستعد
 کارزار گردیده به ترتیب صف و بمخاصمه^۲ حریف طرف شدند و آویزشی
 میان ایشان و مردم پادشاهزاده واقع شد - ترددی که ازین طرف
 نمایان شد از زبردست خان و رفیقه^۳ نش بود - غردلی و نامردی و بریمی کار
 که از طرف رفیع‌الشان ظاهر گشت ، از مجد رفیع خواهرزاده فتح‌الله خان
 بهادر خوستی^۴ است که بعد از مرگ او از کابل آمده سید فتح‌الله نام
 و منصب پنج هزاری یافته بود - در وهله^۵ اول عنانها بفرار معطوف داشته
 برخزائن و احوال و کارخانجات آقای خود ریختند و داد العجم و تاراج داد
 شیعه^۶ قدیمه^۷ تورانیان است ، دادند رحمت خداوندی بر میر مجد رفیع

۱ - الف - علی مراد - ۲ - الف - کشاد - ۳ - الف - خوشی -
 ۴ - الف - حمله -

منصبدار مرحوم پسر سیر عبدالبدیع مفتی صوبہ اودھ از سادات پورب دیار کہ در آخر عمر در بلده لکھنؤ بر راجکھات دریای گومتی با تکیہ عالی و مسجد بلند بنا گذاشته و از درس فروع و اصول و فیضان قال اللہ و قال الرسول مرشد طریق عالمی بودند و ثواب شمشیر خان قریشی متوطن ہائسی حصار از اولاد ایجاد چہار قطب و چند کس از راجپوتیہا قدیم الخدمت کہ پیش فیل خاصہ بہ نہایت ثبات قدم جانفشانی کردہ نیکنامی برالسنہ خاص و عام گذاشتند۔ ہاد شاہزادہ عالی نسب والاتبار چون قافیہ وقت تنگ دید، متحمل ذلت و نکبت نگردیدہ سپر و شمشیر بدست از پشت فیل مست برجست و ہر چہ از مردی و مردانگی از دستش برآمد، در بہادری کمی نکرد بلکہ از برادران دیگر مردانہ و جوانانہ رفت لیکن :

بہ تنہا چہ بر خیزد از یک سوار

ہر چند خواستند کہ زندہ دستگیر کنند اما پیچکس از مردم عمدہ نتوانست دست انداخت و سپاہیانہ و مردانہ چند زخم شمشیر خوردہ سرسایہ ابرو برداشت و بر صندلی بستر خاک پاک بشاد خواب راحت مآب استراحت فرمود۔ دلایا دوستان، عقبی فراموش و ہرزہ لا فان کم کوش در باب نعش آن علوی سیر عالم بقا فی الجملہ بی تعظیمی کردند و بجرم اینکہ در قابوی وقت بودہ بد قولی کرد، سہ روز حکم بتجمیز و تکفین نشد۔ با چنان زیست عشرت و حشمت و در چنین ذلت و حسرت مقام عبرت دو روزہ بد مستان نکبت سر انجام بود۔ سبحان اللہ الذی لا یموت احداً صمداً ولا یزال سلطانہ ابداً ابداً۔

—:0:—

۱۔ الف۔ راجپوت۔

بر تخت نشستن محمد معزالدین جهاندار شاه و استظلال بچتر سلطنت و عدالت رفتن

چون تخت فرخنده بخت سلطنت بجلوس میمنت مانوس حضرت
محمد معزالدین جهاندار شاه پایهٔ همدوشی عرش و کرسی یافت و خطبه و سکه
بنام نامی سعادت اندوز و چهره افروز نقش کار گردید، اجرای احکام دیوان
اعلیٰ بمهر وزارت ذوالفقار خان بهادر باطراف و اکناف ممالک محروسه معلوم
خورد و بزرگ شد. و مقدمات توزک فوج و عرض و محامه لشکر ظفر اثر
باختیار و اقتدار کوکاتاش خان علی مراد وا گذاشتند. بعد ضبط اموال و
خزائن پادشاهزاده و تجهیز و تکفین از تخت افتادها به تمشیت امور سلطنت
بر وفق عدالت و فرمانروایی پرداختند. درین اثنا بعضی از کورنمکان خدا
فراموش و دین از دست داده های دنیا مدهوش بطمع شوم از اقتفای پادشاهزاده
محمد کریم الدین به ذوالفقار خان خبر رسانیدند. آن سفاک بیباک منہی مردود
را بمبلغ خطیر موعود کرده چند خواجه سرا و جمعی از ضمیر مایبهای اشلع
و افترا همراه کرده فرستاد که آن شاخ گل صرصر زده حوادث و تزلزل را
بمضور بیارند. نا انصافان خانه خراب بهزار عقاب و عذاب آن بیچاره از همه
خیر برکناره را بر ڈولی سوار کرده بر پیش آن مکار نابکار حاضر کردند.
در قالب تدبیر ملکداری معروض خدمت آن بزرگ قائم بغیر نموده بدشمنه
خون لشنه کار صاحبزاده را تمام کرده در پهلوی پدر حسرت سفر تابوت او
گذاشت. چون از رستم غردل نسبت به سلطان اعزالدین سوء ادب ظاهر
شده بود و نقاری از حسد خوئیهای نواب مخلص خان بخاطر کوکاتاش خان
سکوز، لهذا جمعی باحضار آن دو مؤکل دوزخ و بهشت تعیین شدند و
گرفته آورده شد. رستم دل را بجرم ترک ادب و ظلمهای زیاده بر قیاس که

۱ - الف - خویبها ، ب - خونها -

مخمر طبعش بود ، بند بند جدا کردند و بدرختهای راسته^۱ شاهزاده آویزان نمودند - مخلص خان نیز پیاله^۲ شربت شهادت از چشمه^۳ شمشیر آبدار کشید - و سبکتر از علاقه^۴ جای هستی بآرامگه^۵ عدم خرامید - طوبی^۶ له والجنان منزله -

نظم و نسق صوبه^۱ پنجاب بامارت مرتبت زبردست خان که با منصب پنج هزار علی مردان خان^۲ خطاب یافته بود ، تعلق یافت و بارشاد حضرت در همین حرارت و هوا هفدهم صفر الویه^۳ نصرت پیرا بانتمهاض میمنت گرای سمت دارالخلافت بلند گردید - در عرض یک ماه بخیر و خوبی داخل شاهجهان آباد شدند - جان تازه بقالب افسرده های آن مرزبوم بخشیدند - سکنه^۴ رعایا و گروهها گروه غربا از فیض عام و اطوار احسان و انعام فایز بارزو و کامیاب تمنای دولت شدند - فرامین عنایت تضمین و خلاع گران بهای زرین با کثری از ارباب نظم و نسق اطراف ممالک و صوبجات شرف تبلیغ یافت و از هر چهار طرف ممالک محروسه^۵ عرائض امراء و رؤسای سرزمینها با خزائن موفور و تحائف بنادر^۶ و بلاد معموره از پیشگاه نظر میگذاشت الا از صوبه^۷ بهار و آن حدود دغدغه^۸ ضعیف در خاطر بود که مجد فرخ سیر پسر خرد مجد عظیم الشان بحکم جد و پدر ضابط آن طرفهاست ، مبادا بتحریک و پشت گرمی جمعی کمر بخون پدر و برادر بر بندد و مدعی خلافت شود اما کثرت اسباب و تصرف بر دفاین و خزائن و هجوم لشکرهای گرانبار و رجوع رؤسای هر دیار پرده غفلت بر چشم این بزرگ از نشه^۹ دولت مست انداخته بود و می گفتند که مورچه^{۱۰} بیدست و پا کهجا تاب و طاقت صدمات کوه حصانت بنا گردون اعتلا داشته باشد - ازانجا که گفته اند :

آنچه در آئینه می بیند جوان
پیر اندر خشت می بیتد بهان

۱ - الف - علی مراد خان - ۲ - الف - نادر -

دیرینه های این دولت هم بر مز و کنایه و هم بتصریح معروض پایه
 سربر خلافت مصیر می نمودند که دشمن نتوان حقیر و بیچاره شمرد - بهر
 عجلتی که میسر آمد فوجی بریاست عده ای از ارکان دولت با اختر برج
 خلافت پیرا گرفت و گیر آن نوجوان در قابوی تدبیر باید فرستاد - و بعد
 مشاورت همدگر و معارضه روزی طلبان پیشه شمشیر و سپر اتفاق جمهور
 بران افتاد که قره باصره سلطنت و غره ناصیه خلافت با لشکر گرانبار روانه
 پورب دیار شوند - و بندوبست امور دیوانی سرکار عالی متعالی مقدمه تنخواه
 فوج حواله بحسن تدبیر خواجه حسین خاندوران کرده دائره بر آوردند -
 نظر باینکه یزنه علی مراد کوکلتاش خان بود ، باهر همه جن ذاتی او را
 سه سالار مقرر کردند - معرکه آرای دوئی لطف الله خان صادق پانی پتیه
 بود - نصیریان حقیقت کیش بهانوقت دریافته بودند که سیاهی این فوج غبار
 سیه بختی است و زیاده بر سیاهی فالیز نیست - باری بصد خواریش بخت نااش
 کنان ، کوچ بکوچ از دریای اکبر آباد گذشته آنروی آب دائره کردند و
 اکثری از زمینداران قرب و جوار سعادت اندوز معمر دولت گنجور
 پادشاهزاده عالیقدر گردیده کمر بفرمانبرداری بسته بودند - راجه چه بیله رام
 فوجدار کره جهان آباد آمده ملازمت کرد - چون نقوش سعادت از ناصیه
 احوال عزیزان حک دید ، بلطایف العیال جدا شده روی بانحراف روانه
 پیش گردید -

—:0:—

۱ - الف - باشند ۲ - ب - خاک ۳ - ب - مجد اعظم -

احوال فرخ سیر شاہزادہ و بجنگ رفتن سلطان
اعزالدین پسر جہاندار شاہ معزالدین و
شکست یافتن از غردلی صاحبان ناہموار

پادشاہزادہ والا گھر محمد فرخ سیر از ہنگامی کہ اخبار گردش چرخ
او را بکام دیگران و خرابی خانمان پدر عالیقدر و برادر شہادت نشان شنیدہ
سہند آسا بر بستر بیقراری طپیدہ ، از پہلو بہ پہلو می غلطید و حالت عظم
شمان و رقت عہدی عالیدرجت فراہم آمدن اسباب سلطنت در میزان قیاس
سنبجیدہ از بیکسی خود دست و پا گم کردہ بود . گاہی ارادہ نا عوَاب
فرار و سواری جہاز رو بدریای شور خونخوار می آورد . گاہی از دلہبی
بعضی ملتزمان رکب سعادت و برشتگی دل و جگر کباب آتش حسرت بارادہ
ضعیف بجنگ کمر می بست . از ملازمان حضورش خواجہ محمد عاصم و
احمد بیگ کوکہ محمد معزالدین کہ بتقریبی در ملتان آزرده شدہ ، جدا
گردیدہ پیش ازین بشاہزادہ رسیدہ از حسن خدمت اعتبار پیدا کردہ بود و
جمعی دیگر از ہنود و مسلمین کہ ہر ہمہ حیرت زدہ کارخانہ قدرت فی الحقیقت
مدلول کریمہا اذا اراد اللہ شیئاً فہی اسبابہ . مفہوم خرد و بزرگ
است . چون در دیوان مشیت خلافت ہندوستان جنت نشان بنام نامی آن
نوجوان سعادت عنوان رقم طراز کاک قدرت شدہ بود ، اتفاقاً دران ہنگام
نظم و نسق صوبہ الہ آباد بحسن تدبیر و ضرب شمشیر سید حسن علی
خان کہ درین سلطنت قطب الملک و مدارالمہام شدہ بودند ، تعلق داشت
و سید حسین علی خان و سید ناصر علی و سید میف الدین علی و سید
نجم الدین علی برادران خرد بفوجداری ہر گنات وغیرہ در تعیناتی برادر کلان
روز گذران بودند . در اصل این بزرگان از متعینہ محمد معزالدین بودند . در

جنگ بلوچ واقعہ صوبہ ملتان کہ کار دست بستہ از دست این جماعہ برآمد و بغلط کاری بعضی حسد پیشہ فتحنامہ بنام عیسیٰ خان مٹین زمیندار دوآبہ ہاری نوشتند۔ این بر مزاج عزیزان بارہہ سخت ناگوار آمد۔ حرف ناقدردانی برویش گفتہ برخاستہ بلاہور آمدند۔ چون از اسباب معیشت ماندگی داشتند و چندی بتکلیف و دلدہی منعم خان خانانان در لاہور گذرانندہ و در جنگ محمد اعظم شاہ کارہا کردہ با دانشیتی و توجہات خاطر حضرت محمد معظم بہادر شاہ چون وقت در نرسیدہ^۱ حسرتہا کشیدہ بودند۔ آخر از توسل جناب محمد عظیم الشان بطرف ہورب بعلاقہ خدمات برآمدہ بودند۔ نظر بر آن محمد فرخ سیر ایشان را فی الجملہ از خود میدانست و فرامین عنایت تضمین از محمد معزالدین نیز در باب گرفت و گیر و قورق^۲ احوال این جوان پر تدبیر رسیدہ بود۔ اما چون مقلب^۳ القلوب چیز دیگر خواستہ بود، بمجرد رجوع و التفات شاہزادہ باین بزرگان ہر ہمہ باداب بندگی کمر چست بر بستند و بعمد و پیمان مؤکد در خدمت آن وارث تخت و تاج نوشتند کہ حضرت بخاطر جمع ہرچہ قدر مردم کہ در رکاب فیروزی مآب حاضر باشند، تشریف بیارند کہ ما بندہا تا جان بقالب داریم، آداب فدویت بجا می آریم :

بکام تو بادا مہر بلند
ز چشم بدانت مبادا گزند
تو بر خیز و بخت آزمایی بکن
بلاک چنین اژدہایی بکن

بجای خود دل از جان و مال و اوطان و عیال مطلق برداشتہ بتاکیدات مؤثکہ بارکان و اعیان سرزمین بارہہ از اقربا و آشنا نوشتند و اویسالدند کہ بقدر احتیاط از کس و کوی و ناموس و آبروی خودہا خاطر جمع داشتہ

۱ - ب - منج - ۲ - الف - در رسیدہ بودند - ۳ - ب - فورک -
م - الف - منقلب القلوب -

بر جناح استعجال خود را برسانند - اکثری سادات از قصبات سلطانپور و بگهور و غیره مضاف دارالخلافتہ غلغلہ داد و دہش اینجا و مد نظر عروج مراتب دنیا شنیده و دیده ، خلقی زیادہ بر امید ، پیش این بزرگان جمع آمدند و مؤید این سامان و امداد ایام میمنت اقتران آنکہ پیش ازین چندگاہ مبلغ سی لک روپیہ خزانہ جہانگیر نگر و بنگالہ کہ مرشد قلیخان ناظم آنجا روانہ حضور معلی ساخته بود ، باہتمام مرزا عبدالرحیم عظیم الشانی تا انہ آباد رسیدہ بود - درین اثناء کہ بادشاہ گردی بمیان آمد ، آن مردی بزرگ چون کیفیت جنگ ہر چہار پادشاہزادہ و شکست و غارت سامان آقای خودش شنیدہ و ہنوز استقلالی در کارہای مجد معزالدین ندیدہ ، نزدیک اشہر خزانہ در احاطہ نگاہداشتہ و جمعی از سوار و پیادہ نوکر گرفتہ بجزم و احتیاط کلی کہ از لوازم سپاہگریست ، شبی بروز سی آورد و منتظر سپیدہ اقبال بود - چون طرح و ترکیب معاملہ بدین عنوان دید ، فی الجملہ تقاضای مبلغ ہم از سید عبداللہ خان ناظم انہ آباد درمیان آمد - خان مذکور اول استادگی کردہ در اصل چون از ملازمان مجد عظیم شہید بود ، بدفعات دو سہ لک روپیہ حوالہ ناظم کردہ قبوض گرفت بلکہ در نگاہداشت مردم و تنخواہ سپاہ حاضر بودہ در تہزک فوج و ترتیب آلات و اسباب حرب شریک سی شد و بالاتفاق عرایض بجناب شاہزادہ ارسال می نمودند کہ خاطر جمع متوجہ این حدود باشند - خدای معین الضعفا چون قرعہ کار ایشان بر تختہ مراد حسب مدعا انداختہ بود ، نقشی خاطر خواہ دیدہ ، مبلغی از تجارت پیشہای عظیم آباد پتہ بقرض درخواستہ توزک خود و مردم کرد ، بہ پیش آہنگی نصرت و اقبال نہضت رایات عالیات جاہ و جلال شد - در کم فرصت سواد انہ آباد مضرب خیام ظفر احتشام گردید - سید عبداللہ خان و مرزا عبدالرحیم خان با لشکر گران بامستقبال بر آمدہ آداب بندگی و شرائط پرستندگی بجا آوردند - شاہ والا دستگاہ نصیریان خویش خاص و فدائیان با اخلاص را با احترام دریافتہ استحکام میثاق و پیمان و یاد قسم بقرآن در خواستند بلکہ دستار از سر و شمشیر از کمر وا کردہ منتظر نشستند کہ آن

نتیجهٔ دودمان سیادت به تیمن و تبرک از دست خود این خدمت بجا آورد
 سید عبدالله خان نصرمن الله بر خوانده آداب شکر این عنایات بتقدیم رسانیده
 دلها داد و تحسینها گرفت . بفضل ایزدی جمعیتی شائسته که موجب تقویت
 دلهای نصیریان با اخلاص و سبب دمار مدعیان دور از اخلاص بود ،
 حاصل وقت آمد . چون این اخبار متواتر به سلطان اعزالدین و رفیقانش
 رسید ، لاچار از کنار دریای جمنا دایره برداشته بی توقف بمقام مخالف
 متوجه پیش گردید و در عرض یک هفته نزدیک کره و شاهزاد پور رسیده
 حریف طلب و پیکار سائب نشست . ازین طرف ظاهراً بموجب ارشاد بقبری
 صاحب لفظ یا تدبیر ماکداری یا نظر بر احکام نجوم یا کثرت شان ارکان
 این سلطنت خود حضرت قدر قدرت و مادات مر لشکر توجه بچنگ ناکرده
 سید سیف الدین علی خان و سید نصر علی و جمعی دیگر از برادران سید
 عبدالله خان بمقابلت سلطان جیو و خواجه حسین خان و لطف الله خان
 پانی پتی مقرر شدند . این سمندر طینتان از تیزی آب شمشیر آبروی کسب و
 پیشهٔ خود افزوده بشرف رخصت عز امتیاز یافته با دو هزار سوار پیاده بسر
 وقت حریف رسیدند و جنگی از تیر و بندوق درمیان آمد . هرچند سلطان
 اعزالدین بمقتضای ارث شجاعت و غیرت سلطنت حمله های مردانه و
 جوانانه کرد اما در اصل قضا چیز دیگری اندیشیده بود و ننگ جبن بر
 خواجه حسین خان و لطف الله خان بسته . این بر دو رفیق متصل طریق
 همینکه خطقهٔ برق شمشیر خون آشام جوانان دیر معائنه کردند ، خرمن
 امانی و آمال خود را فی الحال سوخته روی فرار با کبر آباد آوردند . هرچند
 پادشاهزاده عار گریختن بر خود نمی پسندید و خاک و خون میدان پیکار را
 به از اطلس و اکسون و اسباب ناز و نعمت می دید لیکن مفید ریشمان سینه
 دل بنای کار را متزلزل گردانیدند و بحرفهای تملق و حیل بر نگام سلطنت
 مردم تازه زور و توجه ذات اقدس حضرت عالم پناه دانسته با دلی سگسته و
 خاطری خسته روانهٔ اکبر آباد شدند . در آن اثناء بیچاره کنور سنگه بندوی

ملتانى پيشكار خواجه حسين و بعضى ديگر بمقتضاي اجل محتوم كشته شدند
 جوانان باره و عزيزان مسعود ستاره دستداد فتح جسيم و نصرت فخر را
 از مقدمات شگون فرا گرفته و دسنى بغنيمت اسباب حريفان كشوده مظفر
 و منصور و مهز و مسرور بحضرت مجد فرخ مير كرم دستور سعادت الدوز
 كورنش گردیده مورد هزاران تحسين و مشمول صنوف احسنت و آفرين شدند
 و باضافه مناصب و علو مراتب و عطاى خطابهائى خانى و بهادري عز امتياز
 يافتند .

—:0:—



احوال فتح و نصرت محمد فرخ سیر بر محمد معزالدین جهاندار شاه

چون این اخبار خرابی و آثار شکست سلطان جیو بوسید، عرایض دیوانیان سرکار معروض پایه، سریر خلافت مصیر گردید، ایشان باوجود استغراق اسباب تعیش و بی پروائی از امور ملکداری خوار هاده بیغمی و شرب مدامی از سر بدر شد و دست و پای تدبیر گم کرده برای مشورت ذوالفقار خان بهادر را نظر بمشاهده حیل و رزیهای او در جنگ لاهور و نگاه باسم و رسم عظم شانش طلب داشته در فکر انسداد رخنه دیوار سلطنت شدند و هم در خلوت از تقصیرات خواجه حسین خان برویش نیاورده کوکلتاش خان علی مراد را که محرم بیت المعمور بهجت و سرور ایشان و رفیق هر وقت و مکان بود و فی الحقیقت جوهر فدویت و اخلاص او در هنگام مرگ ظاهر شد، طلبیده علاج این مرض درخواستند. هر دو عزیز تدبیری غیر از جنگ حریف شکنی ندیده از رسوخ بندگیهای خود و فراهم آورد مردم مصالح کار معروض داشتند و بتجدیداً هنگامه، اگاهداشت سپاه و رزق و روزی مردم بیدستگاه گرمی گرفت. چاوشان مرگ صدا عرض سلاح و سلب و تعداد مبلغ طلب از جمعی تقلید نسب، در پیش کردند و گروهی بی حمیتان حیا دشمن بیاد بروت لاف مردانگی زده خزائن پادشاهی را خوان یغما نمودند. خصوص فوج محمد امین خان و اکثری از اهل توران خود را رستم معرکه و میدان گرفته دامن دامن جواهر و سپر سپر زر دریافتند و جمعی از هندوستانیان غیرت کوش جان بناموس فروش نیز در جرگه علی مراد خان و محمد ماه اعظم خان برادرش بادای حقوق نمک و دلگرمی مشیت^۳ زر کفن بر سر و سلاح بر کمر بسته بودند. مردم محمد امین خان و فوج مغل قابو عمل

۱ - الف - بتجویره -
۲ - الف - نسبت -
۳ - الف - پرہانتند -

بجزنهای بیصبرانه و زرق و برق ظاهر بر اکثری از سپاه چربیده از جواهر و نقد و طلا و نقره و آلات در خزاین پادشاهی چیزی نگذاشته بودند و پله نوج خود را بغایت سنگین می نمودند که هر گاه در میدان مبارزت جنگ ترازو شود، آن طغل شریک را سبک از جا برداشته می آریم و رفیقانش از کم دلی نمی توانند در برابر ماها پا قائم کرد و بالغرض اگر جمعی از سادات بارهه با مردم پورب دیار خواهی نخواهی خود را بکشتن خواهند داد، در سلاحی و جلادی پای کمی نداریم - حضرت بجمیعت خاطر کوچ فرمائید - ذوالفقار خان و کوکلتاش خان بیقین می دانستند که برین سیاهی فالیز چشم سیاه نتوان کرد و از حرفهای بی اصل این فرقه دغل حسابی نتوان گرفت لیکن بضرورت ابله فریبی کرده پادشاه را بر آوردند و بهر توزک پیکار در چند روز با کبر آباد بردند - میدان سکندره جوار مقبره جلال الدین مجد اکبر پادشاه مرحوم دائره لشکر واقع شد و عرض و محله سپاه و امتحان دشمن و دولتخواه در پیش گرفتند - لشکر حریف هم اگرچه نسبت بساز و سامان این لشکر سری بحساب نداشت اما مردم بارهه و اهل پورب بتصمیم خاطر و تهیه باطن و ظاهر باخود و پیش ولی نعمت مقرر کرده بودند که بفضل ایزدی پای مردانگی در میدان شجاعت قائم کرده اسباب سلطنت از حریف می گیریم و اگر قضا نوع دیگر خواسته هم بی سیلاب خون از حریفان بخت واژون نمی میریم - چون کشتیهای دریای جمنا باختیار مردم مجد معزالدین بود، توکل بخدا و غیر آشنایی نا خدا از گزر سموگر عبور مقرر شد - دوازدهم شهر ذی حجه ۱۱۲۳ مجد فرخ میر با لشکری که همراهش بود، حکم بگذشتن از دریا و پیوستن بحریف عرصه و غا فرمودند - امرای نو سرافراز و مردم قدیم عقیدت انباز بر همه اتفاق بسته رو بعرصه ناورد آوردند - فوجی بریاست عبدالله خان پراول از دریا بگذشت و جمعی از سادات با سید حسین علی خان اتفاق داشتند و گروهی با میر مشرف و میر

اشرف برادرش مردم لکهنؤ از جوانان کوه تمکین عرصهٔ معرکه پای همت افشردند - راجهٔ چهیله رام و گردهر لعل پسر دیا رام بهادر عظیم‌الشانی هم با فوج شائسته آماده خدمتگذاری بودند و کثرت لشکر و هجوم مردم بدگهر که همراه مجد معزالدین جمع آمده بودند، که تواند حساب کرد و اسباب سلطنت و مواد خلافت از ضروب توپخانه و دیگر مصالح جنگ با فوج مغلیه هر قدر توان گفت، بود و بهادران از هر طرف نائرهٔ جدال را باشتعال آوردند و هوا را از غبار فوج در چشم خودها سیاه کردند - صهییل اسپان هم صدای نفخ صور بود و نعرهٔ جوانان پیغام ملک الموت می نمود - نقاره از غلغل هوشربای ساکنان فلک گردید - تیر جزائر و بندوق بجانهها آرمیده رسید - شمشیر شعله برق بنظرها در می آمد - سپر از نوکاری ضربهای تیغ سنگ ابری شده - شفقی بر چهرهٔ جوانان قمرسیها کتان وار نمود و از سنانها در دست حریفان خفته مارها بانداز نیشهای اجل به میهمانان معرکه پیچیده - جزائر و بندوق بلاهای آسمانی از زلزلهٔ حشر نشان داده - افواج مغلیه دست راست طرفی مساح و مکمل آمادهٔ تردد بودند - نظر باینکه قاضی شریعت الله که درین ولامیر جمله اش کردند، از طرف مجد فرخ میر خفیه هنگام شب بخانهٔ رؤسای شورش افزای آنها رسیده پیغامهای انعام و احسان زیاده بر قیاس و امیدوار رعایات فراتر حوصله هر کدام رسانیده بود - در عین هنگام تردد که جنگ ترازو شده بود، فوج مغلیه از سبکی پله آبرو نیندیشیده پشت دادند و قدم بفرار کشادند - ذوالفقار علی خان نیز چون غبار خاطر کدورتی از تقرب کوکلتاش خان و شمول توجهات اقدس بحال آن نصیری جانفشان بخاطر مزمن داشت و عمداً تغافل میکرد و بی تردد آنها بکارهای مورجال و ترتیب صفوف می پرداخت - خلاصه ضمیرش آنکه پای اعتبار و اقتدار کوکلتاش خان از میان بدرود که بخاطر جمع و مخفی بالطبع مسند افروز دیوانی بوده مختار مهمات سلطنت و مشیر تدابیر حضرت باشد -

مرزا علی مراد کوکلتاش خان نیز این را مصمم خاطر نموده بود کہ ہرچہ بادآباد - "یا تن رسد بجائان با جان ز تن بر آید" ہر زبان داشت و علم مردی و مردانگی در میدان مبارزت می افراشت - در حریف افکنی بازوی ہمینی و دست مردانگی و رستمی میکشاد و داد مراتب تہور و جلادت داد و از ہر طرف تیر باران می شد - این مردانہ مرد با آنکہ ہمہ تن غربال شدہ بود - تا جان در بدن داشت ، دقیقہ ای از دقایق این امر خطیر تفاوت نکرد - چون ہیچکس از رفیقان این لشکر چہ از تنگی عرصہ کارزار و چہ از خباشت ذوالفقار بسر وقت نرسیدہ پیالہ شربت خوشگوار شہادت مردانہ درکشید - درین اثناء شب پردہ ظلمت درمیان انداخت - بعد ازین ذوالفقار خان ہرچند دست و پای تلاش زد کہ سدی قوی بنیاد برروی آن سیلاب عالم فریاد بر بندد ، میسر نیامد کہ قرعہ کار بنام حریف دیگر افتادہ بود - محمد معزالدین نیز با آن ہمہ شجاعت ذاتی راہ نجات گم کردہ در باغی رفتہ می خواست کہ نفس رامت کند و خیراز منصوبہ بازی حریفان بگیرد - ہر لحظہ طوفان بلا دوبلا دیدہ ازان سہلکہ جریدہ بر آمدہ در تغیر لباس راہ شاہجہان آباد در پیش گرفت - ذوالفقار خان و دیگر بہادران جانفشان چون پشتگرمی از اقبال پادشاہی ندیدند و رئیسی بر سر نداشتند ، دل پای دادہ راہ فرار سرکردند و ہر کس رو براہی آوردہ بر سلامت جان الحفیظ و الامان می گفت - ذوالفقار خان را نیز چون ایام ادبار رسیدہ بود ، ہیچ چیز مقیدنشده نظر باینکہ پیشتر فرزین بند او اکثر راست آمدہ و آن پیر کهن تدبیر یعنی آمد خان وزیر عالمگیر ہم منصوبہ بر بساط تزویر خواہد چید یحتمل کہ بازی بر ہم خوردہ قایم شود ہم پای آن گرفتار بلا بدہلی رسید - فی الحقیقت چون نوبت دیگران رسیدہ بود ، سررشتہ تدبیر از دست ہر ہمہ گم شد - آن پیر فرتوت حواس باختہ سزد و بہبود خودہا در آن دید کہ ہرگاہ محمد معزالدین را گرفتہ حوالہ آنها می کنم ، سلامت جان ہسر و مجرای حسن خدمت علاوہ دیگرخواہد بود - ہمینکہ آن بزرگ حوادث زدہ بحویلی اسد خان آمدہ بیک سر و دو گوش ملاقات کردہ و آہ سرد از دل ہر درد بر آورد

و از واژون کاری زمانه سخت نالید که بر حالش دل سنگ ترکید لیکن چون کار از دست رفته و تیر از شست بسته را قابلیت عود نمی باشد ، اسد خان ، حرف تملق آمیز گفته خود بگوشه یکسو شد و بچس و قید این بزرگ جمعی را سامور کرد . خود و ذوالفقار خان پسرش در ماتم جاه و دولت و عروج و حشمت نشستند . راهی بخوف و روی برجا ، دست دعا بر خدا و گوش بر آواز بیگانه و آشنا بودند . سبحان الله نیرنگی زمانه ، بوقلمون چه جگرها که خون تمی کند و چه خارها که بخاطر نازک گارخان ناز پرور نمی شکند .

بناز ای فقر منگر دولت صاحب کلاهی را
چون برگردد فلک کشکول سازد تاج شاهی را

اگر این مرد بزرگ داخل دهلی نمی شد و یگراست پیش عیسی خان زمیندار دو آبه بست جالندهر که از خاک برداشته و نواخته عنایات او بود ، می آمد ، آنقدر مواد حرب و مصالح ضرب معدومها بود که مدتی می بایست باحریفان سلطنت دست زوری میکرد یا برفاقت ذوالفقار خان رو بدکن پیش داؤد خان پنی می رسید ، هم الوسی از افغانه آنجا و اسباب دولت حیرت افزا برای فتنه مهالها کفایت میکرد لیکن :

چون تیره شود مرد را روزگار
هان آن کند کش نیاید بکار

از هر طرف راه نجات گم کرده بخیالات باطل افتان و خیزان بشاهجهان آباد رسید و دید آنچه دید .

باری هرچه گویم از عروج شان جمعی پریشان یعنی سادات ظفر نشان و ابتزاز خاطر پادشاهزاده خلافت افسر محمد فرخ میر بگویم . چون عرصه جنگ

را بی حریف دریافتند لقاؤه فتح و فیروزی نواختند و از غارت و ضبط اموال خاطر جمع داشته بتفحص احوال و اندمال مجروحان شکسته بال پرداختند. سید حسین علی خان را از میان کشت زاری مجروح سخت بی حس و حرکت برداشته آوردند. زخمهای بیشمار بر دست و پای داشت. میر اشرف برادر خرد میر مشرف کارهای نمایان کرده نقد جان نثار راه این بزرگ زاده کرد و پایه اعتبار و اقتدار برادر بزرگ را افزود. سید حسن علی خان بمنصب هفت هزاری و خطاب سید عبدالله خان قطب الملک، یمین الدوله، یار با وفا، وزیر با تدبیر مرافراز گردیده مامور شد که با فوجی شائسته باشنده کوب حریف برگشته بخت بدارالخلافت رسیده بضبط اموال و دفاین و خزاین و افتتاح قلعه و عمل و دخل امکنه و محالات و نظم و نسق مسهات را پردازد که ما هم بدولت و اقبال همعنان فتح و فیروزی و محرکاب عظمت و بهروزی نزول اجلال فرموده بجلوس میمنت مانوس پایه تخت کرمی بخت هم پایه عرش برین می سازیم.

—:0:—

جلوس کردن بر تخت سلطنت حضرت محمد فرخ سیر

کجا بودی ای دولت نیک عهد
بدرگه سهدی فرود آر سهد
بنام ایزد آراسته پیکری
ز هم گوهران برترین گوهری
به تست آدمی را رخ افروخته
جهان جامه ای چون تو نادوخته
چنانم نماید که از هر دیار
نداری دری جز در شمس-ریار

چون ربیعان بهار دولت و عنفوان ایام حشمت حضرت قدر قدرت ظل سبحانی
خلیفه لرحمانی قدر افزای تخت و افسر حضرت ممدوح فرخ سیر از اهتزاز
نسیم عنایات کارساز حقیقی و آبیاری رشحات سبحان تائیدات قادر بی انباز
تحقیقی دماغ آسای عالم و عالمیان و نور افزای چشم جهان و جهانیان
گردید - بتاریخ نهم ربیع الثانی ۱۱۲۵ هـ از مستقر الخلافت اکبر آباد کوچ
کرده قرین کم بنشی و کاسرانی با فر فریدونی و احتشام صاحبقرانی داخل
شاهجهان آباد شدند - کوچه و بازار از درم و دینار دعوای هم چشمی
به اطلسی بساط فلک دوار می نمود - آب و رنگی تازه بر روی جهانیان
پدید آمد و تاب و طاقتی بافسرده های زاویه عطلت ظاهر شد - نشاط را
روز بازار گرم و انبساط را رونق و رواج از سر پیدا گشت - محتاجان کام
دل بر گرفتند و افسرده خاطران برخورد شگفتند - از جلوس میمنت مانوس
تخت را پایه رفعت بعرش رسید و تاج را از شرف سرفرازی ماه فلک اتاقه

۱ - الف - بدر -

گردید - عروس پر نقش و نگار گیتی این قسم پادشاه اقلیم حسن و جمال و
مظهر اتم افضال قادر ذوالجلال بر تخت دامادی جلوه گر ندیده و گوش
زمانه نیرنگ نشانه چنان دریا حوصله ، ابر نوال ، زینده مسند عظمت و
جلال نشنیده - خطبه تبرک اسم مبارک رتبه دیگر یافت - سکه از
شرف نام نامی چهره افروز مقدار و اعتبار گردید - شادمانه عشرت نوا
بگوش ساکنان ملاء اعلی رسید :

خدا داد باحشمت و شان و فر
جهان پادشاهی بفرخ سیر
رسانید چترش بچرخ بلند
وزان سایه بر فرق گردون فکند
دلش را گلستان اخلاص کرد
باو رحمت عام را خاص کرد
زبویش بگل در چمن عطر داد
سر ناله چین ز مویش کشاد
جهانبان چو کردش جهان آفرین
جهان زیر نانش مزد چو نگین
شبه هفت کشور سه سه فلک
پزیرای حکمش ما تا سمک
کشید از کرم چتر فتحش بسر
ز شمشیر دادش کلید ظفر
نوشت آیت فتح بر خنجرش
که تفسیر آن می کند جوهرش
بر آورد کف ز آستینش بجود
سرخا را مجسم بمردم نمود

بضابطهٔ سلاطین قدیم نو روز جشن پادشاهانه داشته در و دیوار و سقف و جدار دولتخانه را باطلس و زربفت در گرفتند - امرای عقیدت نشان و فدائیان جانفشان هر کدام در خور پایه و رتبهٔ خود ها با فاضلهٔ مناصب و انواع احسان از خلاع خاصه و جواهر خورشید لمعان مخصوص و سرافراز گشتند - دروازه های کرم و استنار بر روی هر غریب و ناتوان مفتوح گردید - قلمدان مرصع فیض مجمع و دولت مسند وزارت با خلعت خاصه برای سید عبدالله خان قطب الملک لطف نمودند - سید حسین علی خان برادر ایشان بعهدهٔ جلیل القدر میر بخشگیری با منصب پنج هزاری سرافرازی یافت - همچنین دیگر برادران سید سیف الدین علی خان و سید نجم الدین علی خان و سید عالم علی و سید نجابت علی پسران سید نورالدین علی و دیگر مردم بارهه باشتهال کرم خسروانه ممتاز و سرافراز شدند - میر مشرف را منصب چهار هزاری ذات و چهار هزار سوار و دیگر مراحم پادشاهانه نواختند - میر از بزرگان لکهنؤ بوفور شجاعت و نجابت ذات امتیاز دارد - به توانائی تن و استقلال دل و حل مشکل از معاصران گوی سبقت ربوده در سرزمین وطن برفاقت فوجدران سرحد خود نیز در فوجداریهای آن حدود در افتتاح قلعهچه های خصومت بنیان کارنامهٔ رستم و اسفندیار بیاد مردان داده لیکن افراط سکر و ادمان خمر و کثرت اسباب عیش و طرب و مواد غنا و لعب او را از خود برده بدست بیخودی سپرده - خواجه مجد عاصم بخطاب صمصام الدوله خاندوران و منصب پنج هزاری ذات و تنخواه متعینه کلاه تفاخر باآمان رسانید - احمد بیگ کوکه بخطاب غازی الدین خان و منصب عهدهٔ داروغگی توپ خانه مشمول الطاف خاقان دریا بخش ابر نوال شد - قاضی شریعت الله بجلدوی خدمتی که در وقت کوچ از عظیم آباد پتنه کرده بود و فرزین بند منصوبهٔ گریختن فوج مغلیه و نوکران مجد معزالدین بنا بر اختداع او بظهور آمده در معدوده

الایام بخطاب میرجمله معظم خان خانخاناں ترخان فرق اعتبار و پایہ مقدار برافراخت۔ والیال نیز از تعلیم گرفت و گیر مردم و استخفاف اکثری از ارباب تحشم فارغ نبوده گاه و بیگاه مشیر تدبیر خاقان جوان بخت جهانگیر می بود۔ حافظ مجد افضل استاد تعلیم و درس قرآن مجید بمنصب پنج ہزاری و خدمت صدارت کل و بخطاب صدر الصدور سید افضل خان صدر جہان فرق عزت برافراشت و حواس باختہ عالم سراسیمگی نشان یعنی اسد خان وسیلہ استشفاع جرائم پسر خود بوده ذوالفقار خان را دست بستہ درپیشگاہ قہرمانی حاضر آورد و بسعایت میرجمله حکم قضا شہم بقتل آن بیچارہ نفاذ یافت۔ آن پیر فرتوت چند روزہ میہمان عرصہ ناسوت را عصای پیری شکست و داغی سخت بر دل نشست۔ بر غلط کاری اندوختہ های خاطر خود دست افسوس بر زمین زد و نظر بر مراتب مال اندیشی ماتم داری نظم و نسق امور سلطنت نمود، چہ ذوالفقار خان تربیت کردہ حضرت عالمگیر خلد مکن بود و فی حد ذاتہ در قاعدہ دانی و منصوبہ شناسی و رتق و فتق مہمات سلطنت سہیم و شریک نہداشت۔ شخصتی از ارباب سخن قطعہ ای در تاریخ کشتہ شدن ذوالفقار خان داد سحر بیانی دادہ :

ہاتف شام غریبان، با دو چشم خونگشان
گفت: "ابراہیم اسماعیل را قربان نمود"

در ابتدا اسد خان، میرزا ابراہیم و ذوالفقار خان، مجد اسمعیل، نام داشتہ۔ الاچین بیگ از غلامان خواجہ قطب الدین پسر مولانا شریف حسینی کچکینہ برعایت میرجمله و مجرای دستبردهای خودش بخطاب بہادر خان و خدمت تسمہ کشی ارباب عصیان و طغیان مقرر شد۔ اول بیسعادتق کہ برای این غلام بہ سرانجام حاصل گردید، کشتن مجد معزالدین بود کہ بحکم مجد فرخ سیر بقتل بر آورد۔ نیز این بزرگ شہید را برنیزہ و

۱۔ ب۔ بقتل آمد۔

لاش برفیل انداخته و نعش ذوالفقار خان را بدم فیل بسته در تمام دہلی
 تشہیر و تذلیل نمودند و عبرت و افسانہ برای مردم و انتقام نشانہ
 برای خود گذاشتند. ہر چند رعایت بسیاری از خدمات و مناصب و
 الطاف و مراتب در حق فرقہٴ مغلیہ بسعی و تلاش میر جملہ بوقوع می
 آمد اما اعتلای پایہ ریاست سادات عالیدرجات در خور جانفشانی ہای
 حیرت افزا از عالم دیگر بود. در حقیقت فوجی و دلی کہ ایشان داشتند
 ہیچکس را از مغل و راجپوت میسر نبود. خارہای حسد بجان اکثری از
 مقربان حضرت می خلید و این بزرگان نیز گاہ گاہ از عالم بندگی بیرون
 سلوک می کردند. در سال دوم از جلوس اقبال مانوس قحطی سخت
 حادث شد کہ روپیہ را سہ و چار آثار غلہ بدست نمی آمد. عالمی بسیل
 فنا مسافر ملک بقا شد.

—:0:—

۱. ب. ہر اہل عالم - ۲. الف. رفعت -

”احوال گورو کہ بہ بندہ اشتهار و شہرت دارد“

در اوراق سابق سمت ذکر یافته کہ گوروی مقہور جعلی کہ در عہد حضرت خلد منزل بہادر شاہ غازی بکرپزی^۱ رستم دل بیحاصل و جمعی دیگر کہ در تعاقب سستی می کردند ، آوارہ دشت نکبت بودہ در کوهستان شمالی خزیدہ بود - درین ولا کہ بامداد طالع خسرو فیروزی مآب ایام انہدام آن بدسرا انجام نزدیک رسید - باجمعی از مریدین لعنت تلقین از حدود کوهستان جمون سرکشید و بہر کدام از فوجداران آن حدود سخت پیچید - چون این معنی از افراد و اخبار بعرض اقدس معلی رسید ، محمد امین خان و عبدالصمد خان دلیر جنگ را بصوبہ داری دارالسلطنت لاہور و اہلاک آن موذی پر شر و شور مامور فرسودند - افواج مغل مدتی دراز بدین وسیلہ در ویرانی سکنای^۲ آن ملک و دامن کوهستان می کوشیدند و بر سبیل اتفاق اگر چندی از اجل رسیدہ ہای آن فرقہ نیز دو چار ایشان می شدند ، علف شمشیر خونریز بودہ بخاک نیستی در می آمدند - بعد از چندگاہ آن مرد روسیہ باز روپوش آن طرفہا شد - محمد امین خان بتقبیل عتبہ^۳ فلک رتبہ شرف اندوز سعادت شد و عبدالصمد خان بصوبہ^۴ مفوضہ^۵ خود آمدہ داد عیش و عشرت دادن گرفت - بعد از یک سال کہ اختلال عام باحوال رعایای صوبہ^۶ پنجاب راہ یافت ، از سر کشیدن ہان مطرود و مردود بودہ کہ از دامن کوه باجماعہ^۷ انبوه ظاہر شدہ با مردم پادشاہی کہ بر حدود خودہا باصر حراست قیام داشتند ، پیچید و بمقتضای نحوست ماہ و سال بر اکثری از ارباب حشم چرپیدہ^۸ در پرگنہ^۹ کلانور و بتالا دست تعدی دراز کرد - مہراب خان فوجدار کلانور و سنتھوک رای قانونگوی کہ دل و دست رسای داشت ، جمعی

۱ - ب - کرپزت - ۲ - الف - تنگنای - ۳ - الف - آمدہ - ب - جریدہ -

کثیر از سوار و پیاده نگاہداشتہ دستبردی بآن گفرہ نمودند و همچنان شیخ مجد دائم فوجدار بتالہ تا دو پاس روز جنگ سخت خورد و از کوتہ براق و تیر و بندوق جوانان ہیچ کمی نکردند و اکثر شریف زادہ ہای پر ہیجا ضایع شدند۔ آخر الامر ہیچ یک از زمینداران و سپہ سالاران این ملک با این ہمہ بلاہای سیاہ نتوانست سغید شد۔ مجد دائم شکست خوردہ بقصبہ پیرووال وطن خودش رفتہ نشست۔ سکنہ این قصبات دلنشین کہ پہلوی ہمسری بجنات برین می زنند، وضع و شریف، باز بتجدید ویران شدہ، خانہ بدوش، اکثری بلاہور آمدہ خزیدند۔ جمعی بنا بر عدم دستگاہ بطرف کوهستان چنبہ و دسوہہ و اطراف دیگر آوارہ دشت بیچارگی شدند۔ ہمینکہ این مقدمات سراسر آفات بعرض پادشاہ دادگر رسید، احکام واجب الانصرام بنام دلیر جنگ و سایر فوجداران پرگتات عمدہ صوبہ پنجاب رسید کہ باتفاق ناظم گرم و گیرا مٹافتہ دمار از نهاد فساد بنیاد آن شقی لعین بر آرند الا بر کدام بغضب سلطانی کہ نمونہ قہر ربانی است، گرفتار خواہند شد۔ چنانچہ میر احمد خان فوجدار گجرات کہ با جمعی از سادات در ترددات سپاہگری سر آمد اہل این کسب و پیشہ بود و ارادت مند خان فوجدار ایمن آباد و نور مجد خان از اورنگ آباد و پر سرور و شیخ مجد دائم مذکور رسید۔ حفیظ علی خان از پرگنہ ہیبت پور پتی و سہراب خان از کلانور و راجہ بہیم سین از قنوج و مردم دھرپ دیو جسروتیہ وغیرہم بر وقت رسیدہ شریک کار بودند۔ بر طرف مور چال اینہا قائم شد۔ آن کافر فاجر در کوت مرزا جان نشستہ با حداث گریہ خام فرمود۔ عارف بیگ خان نائب ناظم صوبہ از شہر بر آمدہ نزدیک شاہ گنج دائرہ کرد و قلم نگاہداشت بر گرفت تا آن کہ نواب دلیر جنگ نیز از تاخت پتھان شقاوت نشان بر جناح استعجال

- ۱ - ب - پیحاصل - ۲ - ب - بہیم سنگ - ۳ گدھی - چھوٹا قلعہ -
 ۴ - پتھان - پتھان - اس سے مراد قصور کا تعلقہ دار حسین خان خویشگی ہے -
 جسے عبدالصمد نے شکست دی -

رسیده برای تنبیه این کافر سوار شد و در دو سه کوچ به کوٹ مرزا جان رسیدند۔ آن مرد کہ چون در کم فرصت نتوانست از خندق و قلعه چہ خام خاطر جمع کرد ، گریختہ خودش با دو ہزار کس در احاطہ گور داسپور کہ دلکش معمور، از بنای بھائی دنی چند درویش است ، رفتہ نشست و آہای شاہ نہر و دویک دریاچہ ہای دامن کوه بریدہ گردو پیش گڑھی ' روان کرد کہ چہلا' سخت شد۔ آدم و اسب نتوانستند رفت و تردد کردہ تا یای گڑھی رسید۔ باری لشکر اسلام پاشنہ کوب آن شقی رسیدہ از طرف نرغہ کردند و فراز در گڈھی گورداسپورہ در گرفتند و جمعہ کہ در قریات و مواضع دور و نزدیک بتحصیل^۳ بر آمدہ بودند ، بعضی گرفتار شدہ آمدند و بقتل رسیدند و اکثری رو بفرار داشتہ تغیر لباس کردند و موہای سر و ریش تراشیدہ در شہر لاہور آمدہ خزیدند۔ محرر این اوراق عبرت سیاق دران روزہا بعلاقہ نوکری سرکار در تعیناتی عارف بیگ خان نائب ناظم بودم۔ چہ دستبردا ازین جہنمیان ظاہر می شد کہ ہر روز دو سه مرتبہ چہلی پنجاہی از ان روسیہان برآمدہ علف برای دواب از بیرون می بردند و ہر گاہ مردم این لشکر رسیدہ مزاحم می شدند ، بہ تیر و بندوق و کوتہ یراق ہم کار مغلان کردہ می رفتند۔ آنقدر ہراس این گہ^۲ خران و جادوگریہای آن مردک تہرند نشان دلنشین و خاطر یقین رؤسای این لشکر شدہ بود کہ ہمیشہ بدو دست دعا از خدا می خواستند۔ کاش از گڑھی برآمدہ بدستور سابق فراری شود تا ہنگامہ نوکری و اعتبار و وقار نوکران با فزونی بودہ باشد۔ درین ضمن کہ مدت سه چہار ماہ در محاصرہ گڑھی منقضی شد ، متصدیان حضور حمل بر تغافل و گرسی بازار عبدالصمد خان کردہ فرامین قہر تضمین از جناب خلافت بنام دلیر جنگ شرف ورود یافت کہ ہرچہ زود تر بافتتاح قلعه چہ پردازد و آن شقی مطرود را زندہ دستگیر کردہ بحضور بیارد۔ رحمت خدا بر عبدالصمد خان کہ ہیچ از جا نرفت و مردم

۱ - گڈھی ۔ ۲ - الف جہلمہ ، ب - چہلمہ ۔ ۳ - ب - بتحصین ۔

شریف و نجیب را بدست حرامخوران خسیس ضایع نکرد و بحکمت عملی
 کر را پیش برد - نتیجتاً الامر قمرالدین خان بہادر پسر محمد امین خان
 نیز از حضور معلی بکومک نواب نامزد شدہ رسید و شریک کار گردید -
 آخر الامر بعد القضای مدت دو ماہ و کسری آن کفرہ فجرہ از چندین
 وجوہ از حبس و تعفن مرده ہای وقازورات ہوشربا وچہ از آخر شدن
 ذخیرہ غلات و گرفتار شدن بہ محاصرت بہت بعجز و الحاح در آمدہ پیغام
 ملازمت آن رئیس خسیس نمودند - عبدالصمد خان از حسن طالع و تائیدات
 اقبال پادشاہی دانستہ غینمت پنداشت و بعہد و پیمان جان بخشی در پیش
 خود طلبیدہ تسلیم داد - قریب دو صد کس کہ مرده ہای نیم جان ہمرادش
 از قلعہ برآمدند مطوق و مسلسل حوالہ داروغہ ہای شدند و آن صد کہ
 را مطلق العنان از طوق و زنجیر داشتہ باحتیاط تمام نگاہداشتند -
 لشکر مغل چہ دستبردہای کہ بر دفاہن آن کفرہ پرحیل نکردہ و غنایم
 گدھی و تمام معمورہ بدست اولجہ و غارت نسپردہ - نواب دلیر جنگ
 نقارہ فتح نواختہ خوشدل و خرم و معزز و مکرم داخل لاہور شدند -
 ہنگامہ عجبی در شہر برای تماشای آن بہروپیا و رفیقانش برپا شدہ بود
 کہ ہجوم ہزار عید برابری آن نتوالد کرد - فی الواقعہ این ہمہ نیزنگی
 اقبال عدو مال پادشاہی و ظہور الطاف الہی و نتیجتاً حسن نیت و تعب
 و محنت نواب مہدی خصال بود کہ ہمچو دجال بد سگال را نوع عذاب
 در گرفتہ اسیر سر پنجمہ جانگیر نقدیر گردانید - والا همان کافر فاجر
 بود کہ از عہد حضرت خلد آرامگاہ محمد معظم بہادر شاہ ازہر اللہ برہانہ
 موجب تفرقہ احوال خلق اللہ بودہ خائب و خاسر گاہ مسلم گاہ کافر، مانند
 گردباد خاک بسر میکرد - آخر الامر اورا حوالہ زکریا خان بہادر بہاجنہ
 دیگر بشاہجہان آباد فرستادند - خان بہادر بعد ملازمت بندان حضرت
 قدر قدرت بعنایات خاص الخاص سرافراز گردید و حکم قضائیم درباب

قتل گورو و پسرش و کناسان دیگر کہ عالمی خراب کردہ رفیق طریق
 بغی و فساد او بودند ، شرف صدور یافت ۔ چنانچہ نزدیک در گاہ آسمان
 جاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی او را با پسرش کہ پنج شش
 سالہ بود ، کشتند ۔

—:o:—

کشته شدن عیسی خان مشین از دست شهاد خان خویشگی قصور صانمها الله من الجور

داور توانا و ایزد بی همتا بنای دولتی را که بخلود اقبال و وثوق
اجلال مستحکم نموده باشد، برکس از خلل پیشه های عالم طغیانی و خیرگی
اندیشه های مهلکهٔ عصیان از دائرهٔ ادب پا بیرون گذاشته مرتکب
امور شنیعه و فساد و مصدر مواد اضداد بوده باشد، از عالم غیب تقریبی
بعرصهٔ شهود آرند که دمار از روز گارش بر آرند - مصداق این کلام عبرت
ارتسام کشته شدن عیسی خان مشین باجمعی کثیر از قبایل سراسر رذایل
از دست شهاد خان افغان خویشگی قصور و تفصیل ابن اجال آنکه عیسی
پسر دولت بن بولاقی از زمینداران دوآب ستلج و بیاہ بمقتضای امداد طالع
در سرکار بادشاهزاده محمد معزالدین از بی پروائیهای صاحب عالم اعتبار تمام
پیدا کرده بود بلکه گاه گاه بلفظ فرزندی فرق اعتبار و مقدار او را از فلک
گذرانده بودند و در حقیقت خالی از وفور شجاعت و بزرگ همتی نبود لیکن
از سفاقت نسبی و دنو فطری جماعه کثیری از قطاع الطریق را مرجع و
رفیق بود و خانه های اکثری اقبای خودش خراب کرده بی انصافیهای
او بود - با اقاغنهٔ قصور همیشه طبل برابری کوفته دستبردهای نمایان
می کرد و با قوم ڈوگر و کهرل و نیز از مفسدان لکنی جنگل که مصدر
شر و شور سواد لاهور اند، همیشه سرکوب آنها بود - چون وعدهٔ اذا جاء
اجلهم در رسید، شهاد خان خویشگی و افغان که شرافت امثال و اقران
خاندان ایشان اشتهار دارد، از نواب دلیر جنگ بفوجداری پرگنهٔ
شیخوپوره مقرر گردیده دران ضلع قیام داشت - چون پیش ازین مادهٔ
نقار از چندین رهگذر مخمر بود، بتقریبی آزرده گی بمیان آمد - پیغام جنگ

۱ - اذا جاء اجلهم لا يستأخرون ساعة ولا يستقدمون - قرآن ۱۰ ۴۹ -

کرد بلاک سوار شده آمد۔ اقاغنه از مدنی نشنه^۱ خونش بوده بر وفور مال و منالاش دندان طمع تیز میکردند۔ بی تردد کمر بچنگ بر بستند و هر دو فوج باویزش سخت پیوستند۔ کار از مردم فوج در گذشته فیل سواری بر دو سردار برابر شدند۔ عیسی در فکر اینکه بدست خود کار شهادت خان تمام کند و از خیرگیهای او بعید هم نبود۔ چند مرتبه شمشیر انداخته و برجی انداخت، خطارفت۔ یدالله فوق ایدیهم^۲ حریف را قوی بخشید که بیک دو زخم هوش ازان عاصی برد۔ دولت خان رهیلہ و دیگر نوکران خودش فیل سواری او را تیر باران کردند که طایر جانش از تنگی قفس و خقای بر نفس راه نجات جستہ علوی میر عالم بقا گردید۔ طرفہ تر اینکه دولت خان پدر عیسی خان و اکثری از رؤسای لشکرش معاً مقتول سیوف قهر بار شاهی و آہ و بال بندگن^۳ الہی شدند۔ افغانان بر وضع خود دست غارت کشاده تا کوت ادریسہ^۴ کہ موطن و مقراو بود بالواع نفایس بلخ و بدخشان و تحائف هندوستان جنت نشان دم مساوات بہ بہشت برین می زد، تاخته ذخیره ها بر داشتند۔ ظهور ابن فتح کہ امرای عظام بدان افتخار کنند، عبدالصمد خان را وسیلہ^۵ اعتبار در دربار جهان مدار^۶ علاوہ فتح گوروی مقهور ظاهر شد و مظلومان تعدی آن مقتول شادبها کردند۔

—:0:—

۱ - انما یبایعون الله یدالله فوق ایدیهم - قرآن، ۳۸-۱۰ - ۲ - الف - تاپکوت
او رسید - ۷ - الف - جهاندار -

آغاز فساد سلطنت محمد فرخ سیر

پادشاه حقیقی که مالک الملک و الملکوت و حاکم الارض و الجبروت کتبه از پیشگاه طاق بارگاه سلطنت اوست ، بمقتضای تفضل و عنایات ازلی بنی آدم را بزینا خلعت فضایل پسندیده و نو آئین پیرایه خصائل منجیده مخلص می سازد و ازین جماعه شخصی تاج ریاست بر سر و قبابی سروری در بر ، متعهد انتظام احوال جمعی از صنف خود گردیده مؤید بتائیدات خاص مشید بتفضلات سراسر اختصاص می شود تا رشته میزان عدالت بکف کفایت او از پله انصاف در نگذشته جو سنگی در تحمل و تحمل او تفاوتی راه نمی یابد و همینکه پا از اندازه گیم معدلت یکسو گذاشت ، از کردهای خود دید آنچه دید - مفصل ابن کلام تنبیه پیام برهم شدن معامله تساط و سلطنت محمد فرخ سیر بادشاه مرحوم است که برگه اقبال او رو بزوال آورد ، در بنیان دولت او اختلال راه یافت مخترع بعضی افعال گردید که بیاسای آن رسید - معلوم میکنه هندوستان بملک مرایی اعیان و ارکان ایران و توران خواهد بود که از ابتدای اعلائی دولت او سادات عالی درجات بارهه مصدر ترددات نمایان گردیده ، دل از اماکن و اوطان مالوفه و اقربا و عشایر معروفه برداشته قدم جرأت در صف مبارزت بامتقلال افشوده در انتزاع مملکت و انتقام خونهای جان و روان یک عالم دیت دلیری و دلاوری داده باعانت و امداد ناصر برحق و مؤید مطلق مظفر و منصور شدند و این جوان مایوس را بر تخت فرمانروایی بجلوس میمنت مانوس دلشاد عالم داد دهش گردانیدند - باری این تازه داماد کهن عروس گیتی در چشم ارباب تماشا زیبا تر از هر چه توان گفت ، آمد - اسباب ناز و تنعم و مواد تکبر و تحشم بهیج باب

۱ . الف . پای آن - ۲ . الف . مرعی -

روبکمی نداشت - در اصل چون فطرتش از نقوش رسمی ساده کرسی نشین عرصهٔ ایجاد گردیده بود بمقتضای کوچکدلی حرفهای بیمغز بعضی نو دولتان شرارت خمیر از جایش می برد و بگفتهٔ هرکس و ناکس خود بتلون مزاج می سپرد - از آنجا که عروج مراتب سادات از اندازهٔ حساب و مقیاس رقم و کتاب بیرون رفته بود ، محسود اکثری از امراء بوده همواره در گوسگویی زبانها می بودند - میرجمله بجای خود دکان تزویر چید و در هزار لباس حرفهای غرض آمیز از بی پروائی قطب الملک و انبهاک در اسباب تعیش و گذاشتن قبضهٔ اختیار خود بدست رتن چند نامی بانیه که شکم حرصش چون پاویه جهنم با فرو بردن کوه های زرو سیم سیر نمی شد ، بعرض می رسانید و از برادر دویم امیرالامراء ، سید حسین علی خان بهادر هم اطوار عجب و تکبر که دربارگاه بندگی خوشنما نباشد ، بچندین وجوه خاطر نشان آن جوان خانه ویران می کردند - خاندوران اگرچه در ظاهر با این بر دو برادر گرم اختلاط عالم الفت بود لیکن در باطن خود را محرم راز و مشیر با تدبیر بارگاه سلطنت میگرفت که شب و روز از بزم حضور دوز نبوده هرچه بخاطرش می گذشت ، پست و بلند و خوب و نا پسند دلنشین حضرت می نمود - طرفه بازی بر بساط شطرنج سلطنت چیده بودند که منصوبه های فرزین نهادان گاهی رخ برآستی نمی آورد و از شه مات مفسدهای دوران بخاطر پیچ یکی از ارکان خلافت گذر نمی کرد - خرد و بزرگ بتهیهٔ اسباب جنگ مسلح و مکمل برای مجرای آقاسی رفتند و همدگر را حریف غالب دیده در قابوی وقت حرفها می گفتند و خاطر نشین پادشاه کردند که تا پای ریاست این دو برادر از میان بر نخیزد، بساط سلطنت مهبط امن و امان نمی شود و این معنی تعذر تمام داشت که دل ودست و همت پست ارکان سلطنت معلوم و مفهوم اکثری از معاصران وقت شده بود - آهن دل فولاد بازوی نبود که در معرکهٔ مردان تیغ مانند درشت زبان کرده بروی این بزرگان جوهر مردی و مردانگی خود را بمعرض امتحان رساند - چون بیشتر پیشرفت کار مغلی بپایه و تزویر است ، می خواستند هرچه باشد

بحکمت عملی باشد - بارها قصد کردند که در دولتخانه خاص پنهان
 مجرای بار عام این هر دو برادر را مقید و محبوس باید نمود که
 بعد از آن خلاص مشکل باشد تا متاره طالع آنها بسعادت وقت بر سپهر
 کامگاری می تافت ، نصیب حسد پیشه ها غیر از نکبت خواری و خجالت
 و نگونساری نبود -

—:o:—

رفتن نواب سید حسین علی خان بطرف راجپوتانہ
و آوردن دختر راجہ اجیت سنگھ برای
حضرت محمد فرخ سیر بادشاہ غازی

چون خیرگیهای راجپوتیه ضلالت مفظورا همیشه بعرصه ظهور رسیده
بلک در هر سلطنت ہنگامہ تازہ از مہم اینہا باعث رزق و روزی جامعہ
کثیری از غربا و اغنیا شدہ آمدہ و بعد ازین کہ انقیاد اوامر و
احکام پادشاہی از ان جامعہ گرفتار انحراف و مناہی ظاہر می شد، دختر راجہ
از قبایل جسونت سنگھ نیاز طریق ڈولہ برای تخت نشین شاہجہان آباد
می فرستادند۔ درین ہنگام کہ مقدمات واپسہ دربار و اختلال
امزجہ اہل روزگار گوش زد آن کافر جرار می شد، زمانہ بکام خود دیدہ
سجدہ گہی از جناب خلافت روی و راہی بدرگہ سلطنت مرکوز وہم
و خیال آنها نبود و بخیرگی تمام بہ تخریب ملک پادشاہی از دارالخیر
اجمیر و مائبر در گذشتہ بمضافات دارالخلافت دست تعدی دراز میکردند
و این معنی خار خار خاطر خایفہ الہی بود؛ بہر کہ از امرای ذی اقتدار
و طمطراق لباسان کوچہ و بازار حکم بہ تنبیہ و تادیب آن فرقہ واجب
التفرقہ شرف نفاذ می یافت، از قدوم مبارک بدوری راضی نبودہ عذرہای
لنگ درمیان می آورد و از نہج مستقیم بندگی قدم یکسو گذاشتہ خود را
بدست حیلہ و حوالہ می سپرد۔ باری رفتہ رفتہ قرعہ کار بنام بخشی
المالک امیرالامراء بہادر مقرر شد کہ آب از چشمہ تیغ خوردن کار
حسین باشد و بس و در دشت نشتر خار کربلا قدم سپردن از امام می
آید و از دیگران ہوس این بزرگ زادہا خود در آئین بندگی و طریق چاکری
ہیچ وجہ مقصر نبود لیکن گاہ گہی از ہمسری بی سران چند و

برزه درایی روباه فطرتان تزویر پیوند غباری خاطر بوده بانزوا می نشستند و
 به محرا و سلام نمی رفتند. در وقت کار که عرصه را از دل دزدان کارزار
 خالی یافتند، لاچار کمر بتقدیم خدمت ولی نعمت بر بستند. حکم
 والا شرف نفاذ یافت که هرجه از اسباب مهم متصدیان امیرالامراء معروض
 پیشگاه جہانبانی نمایند، از خزانه و توپخانه و نوج و سپاه از جدید و
 همراه سربراه سازند. طومار ده هزار سوار از احدی و منصبدار و اسرای
 متعینہ ذی اقتدار و مبالغ بیست لک و بیست هزار روبیہ خزانه برای طلب
 تنخواہ درست کرده آوردند. نواب عالی جناب ہمرکب فتح و فیروزی سوار
 مسند اقبال بر بارہ پلہ دائرہ کردند. در چندگاہ توزک و سامان و نوکر
 ہمراہ درمت شد و ہمعنان ظفر با اشکر نصرت پیکر رو براہ دارالخیر
 اجمیر شدند. اگرچہ اخبار دور از کار بیہودہ لافن عالم بنگ و کوکتار
 اشتہار می یافت کہ راجپوتان سنگین دل از کمینگاہ کوهستان برآمدہ و
 سبقت کردہ نزدیک ہدارالخلافت مقابل می شوند لیکن لشکری را کہ
 نصرمن اللہ نقش پردہ علم و انا فتحنا پرتوانداز جمعہ پرچم بودہ
 باشد، از بیحفاظی کفرہ لثیم و بیجیای شیاطین رجیم چہ وسواس گرد
 بادی ہم ازان طرف غبار انگیز عرصہ نمود نشد. کوچ بکوچ قرین
 فیض بخشی و ہمعقان ہجرت و فیروزی از دارالخیر اجمیر در گذشتہ و
 از زیارت روضہ متبرکہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ
 العزیز مستفیض خیر و برکت و مستہال فتح و نصرت شدہ
 روانہ پیش گردیدند. چون نزدیک میرت کہ موطن قدیم راجہ اجیت
 سنگھ ولد راجہ جسونت سنگھ است، رسیدند، غلغلہ عجبی ازین لشکر
 کوه تمکین در افتاد و زلزله سخت درآن سرزمین فتنہ کہیں روداد.
 راجہ ہر چند از جوانان کارزار و پر دلان مشیر کار ندبیر سلامت و علاج

- ۱ - و آخری تحبونها نصرمن اللہ و فتح قریب - قرآن ، ۶۱-۱۳ -
 ۲ - الف - فرہ - ۷ - انا فتحنا لک فتحاً مبیناً - قرآن ، ۱-۳۸ -
 ۳ - الف - کامرانی - ۵ - الف مستفید - ۶ - اف - پناہ -

استقامت پرمسید هیچکس بکنگ رهنمون نشد که از قدیم الایام دل و دست سادات باره در صوبه‌داری اجمیر که سالها سال نامزد مسید عبدالله خان پدر نواب وزارت نشان و بخشی الممالک هندوستان بوده ، دیده و دریافته بودند . لاچار سر در تملق زده قدوم ایشان را بتعظیم تمام دریافت و از سابقه های قدیم و تکلفات اسباب ناز و نعیم از لوازم ضیافت و پیشکش جواهر بیش قیمت و اسهان و فیلان برق شتاب ، معجاب صولت درمیان آورد . بعد ملاقاتهای مکرر^۱ و صحبت‌های یکدگر شرایط چند در فرستادن پسر بملازمت خدیو کرم گستر و نیاز ذوله دختر مذکور نموده در تهیه اسباب روانه کردن آنها شد . در کمتر فرصت از تیاری لوازم نذر و پیشکش جناب خلافت و فوجی از بهر اہیان نونہال گلستان عصمت بائین گزیده وطریق سنجیده خاطر وا پرداخته معذرت‌های چندی کہ مقتضای آن وقت و مرسوم این قسم پیوند موافقت می باشد رخصت ارزانی داشت نواب رحیم دل مہربان خاطر ، اسفندیار توان ، رستم جگر بوجوه شائسته بہ تسکین و تشقی خاطرش کوشیده پسر و دخترش را بغرزندی خود و برادر کلان خود مسید عبدالله خان برگزیده کامیاب و ظفر فصاب روان شدند . از ہر منزل شتر سواران باد رفتار و منہیان مژده وصال دلدار برای خاقان شیرصولت آہو شکار ، می رسانیدند . بہ تهیه^۲ لوازم عروسی و تقدیم آداب جشن جمشیدی کوشیده بندوبست دولت خانہ^۳ اقبال کا شانہ می فرمودند تا آنکہ سواد دارالخلافت دائرہ گاہ لشکر اقبال پیکر و منزل ماہ سعادت پرور گردید . نواب قطب الملک با ارکان خلافت پیشوا رفتہ بر کامیابی مراد خاطر ازدیاد عزت و آبروی برادر داخوشیہا کردند . ریابیشگان عالم حسد پرہموار^۴ شدہ نظر بر انقیاد آن کافر بدگہر اعجاز نبوی کارگر و صلابت مرتضوی مؤثر دیدند . نواب قطب الملک دختر سہاراجہ را بغرزندی بر گرفتہ موافق حکم اقدس اعلی نزدیک

۱ - الف - مقرر . ۲ - الف - ریابیشہ کاران . ۳ - الف - برہموار .

بحویلی خویش بر لب دریا متصل جسونت پوره خیام ملک احتشام عصمت
 انتظام برپا نمود و مواد ناز و نعم و اسباب عیش و طرب مهیا ساخته ابواب
 احسان و انعام کشود - نغمه سرابی فی دلکش نوای قلم و آهنگ سرابی
 پرده کاغذ خوش رقم در مقام تهنیت موافق و مخالف نوازی است که از
 مزامیر عروق هر کس ترانه توصیفش گوشزد زهره چنگی و سامعه فروز
 فلک ارتنگی گردیده - اللهم از حسن قبول مستمعان بی بهره مباد -

—:0:—

”ازدواج خاقان جهان به مهارانی دختر راجه“

درهنگامی که دایره چنبری فلک بر مرکز مراد دولت خواهان چرخ می زد، تقرب پری و مردم فریب چار رکن گیتی زیب یعنی مجلس ازدواج فرخته عالی گهر والا نژاد پادشاه جم جاه، بحر موج عالم دهش و داد و خسرو دانش پرور مجد فرخ میر حسن انعقاد یافت. نوآئین مجلسی که گلهای کرشمه نازنینان بانداز سنبل زلف پاانداز نگاه نظارگیان حسن پسند بود. نزهت قرین محفلی که انبساط و نشاط از در و دیوارش صلاهی گرم بلند می نمود. خرد گم شده کوچه زلف مشکمویان، چشم حیران جمال ماہرویان، مخموران العطش صدای عشق را از گردش جام نرگس چشمان نشه رما بهم رسیده و از گرم جوشیهای مهر طلعتان قمر سیما دلها زیاده بر نبض عاشق طپیده. جماعه از دانایان ارسطو فطرت بزانوی ادب نشسته هزار رنگ حسرت برانجمن ماه و انجم فلک شکسته از شراب ریحانی سخن مست نشه بهجت و از نقل لقلهای افتراح انگیز لبریز مسرت. حلقه ای از جادو نوایان شعری معرود و باربدنسبان شیرینی آمود بر دایره نزاکت صف زده از نغمه چنگ و گردش جام و قلقل همیشه می راه خرد بسته. نهجی دلهای رسیده را بدام ناز طبنور می کشید که از مقام شناسان آهنگ عراق و حجاز صدای زه و احسنت بگوش می رسید. دف بدایره ارباب وفق طبایحه بر روی اهل نفاق می زد. زاهد خم پشت ریاضت سرشت جنگ باذکار زیر و بم مشغول. شاید زجاجی نقاب، چله نشین مینا، بصدای قلقل در نظر مقول. طمطراق آئین سواری و ستاره افشانی باغهای گلکاری که زبان در افشان آتشین فواره قلم در ریزش تقریر آن قاعر است. زیاده بر مراتب دانی چاؤ شان معرکه صف حسن و ناز بود

۱ - الف - بار بدمنجان . ۲ - الف - حضور .

که دلها از دست ربود - هر طرف مابرخی بر سمند خوشخرام جلوه سوار
و جولانگه عرصه دلغریبی و از قامت آئین بیداد اقامت بر سرو آزاد
بند انفعال مانده - جامه زیبی صدای نقاره و کرنا و لشکر شکن صف اعدا
جلوه نشانهای رنگین از خرام نیاز پیام مهوشان دلنشین و مسهره از هرچه
زیباتر مقیشی بر روی نوشه هزار رنگ حسرت بر روی ماه چارده انداخته
و لطافت و غرابت کلهای پهلجهڑی، و ستاره افشانی گری فرش نورانی
مستابی، براق ستاره‌های هوئی میایی، گل کردن پتهپول، چراغان
افروزی چلچراغ، برق اندازی پویٹ، شمرعیش آوردن درختهای آتشین
پیکر، خلیل نگاهان کلیم نسب را بسان شجره طور حیرت تماشا از خود
برده، با شان جمشیدی و فریدونی بمنزل مقصود رسیده بر سنت سنیه نبویه
علیه افضل الصلواة و التحیته قران ماه و مشتری و پیوند وصلت محبت
پروری حسن انعقاد یافت - دست ملائک قدسی عمل بدعای امتداد عمر
و دولت بر آسمان بلند و زبان حضار محفل جنت مشاکل^۲ بنغمه^۳ استقامت
جاه و حشمت طراوت پیوند گردید که اللهم تا قران ماه و مشتری در
بروج فلکی موجب نظام امور خیر و سعادت است، تزویج این دو تابنده
اختر برج نکوئی منتج هزاران عیش و عشرت باد، بالنون والصاد - میراحسن
ایجاد تخلص که به تسوید فرخ سیر نامه مامور بوده، معالی خان خطاب
یافته بود، قطعه ای در تاریخ سال ازدواج مبارک گفته که بیتی ازان
نوشته شد:

ز باغ مهراج جسونت سنگه
بمشکوی دولت در آمد گلی

محرر عبرت نامه را هم غزل مشعر بوصف^۴ و تاریخ طوی مبارک

۱ - الف - غرائب -
۲ - الف - خوش -
۳ - الف - شکل -
۴ - الف - توصیف -

بیاساقی که ہنگام تماشااست
 نگہ از موجہ گل بادہ پیامت
 بانداز توان پیمود ساغر
 نگاہ مست او گرم تقاضاست
 فلک ز ابر بہاری نغمہ تار
 ہوا از سبزہ و گل عطر پیراست
 جہان از خرمی چون گل شگفتہ
 چمن را زعفران زاری ہوبداست
 درین ہنگام نیک آوان دلکش
 کہ فیضش روح پرور راحت افزاست
 وزارت آبرو نواب ذوالقدر
 کہ فطب الملک نامش بر زبانہاست
 برای ازدواج خسرو ہند
 بہ ترتیب موجہ محفل آراست
 چہ محفل گلشن مینو طرازی
 نسیمش چون نسیم خلد پیدااست
 باہنگ نوای چنگ کوک است
 کہ ناہید فلک محو تماشااست

چو تاریخ قرآنِ آن دو اختر
 بجسم از خرد کان پیر داناست
 که وصل مشتری یا ماه زبید
 بگفتا سال این تزویج زیباست
 سرِ بد خواه پامال حوادث
 بدولتخواه وقت خورا مهیاست

—:0:—

۱ - الف - خود -

رفتن امیر الامرا سید علی خان بہادر بدکن و جنگ با داؤد خان و کشتہ شدن افغان

از انجا کہ پادشاہ مرا سیمہ خاطر مجد فرخ سیر مزاج مستقل نہداشت و ارکان سلطنت ہم از حفظ مراتب قوانین خلافت حسابی برنگرفته ہر یگ بروضعی سلوک می نمود و ضابطہ از نوکری و آفائی در آداب سلطنت و فرمانروایی ترویج نہداشت۔ عرض خاطر بندگن حضرت و بعضی جمہاندیدہ ہای عالم خبرت مصروف آنکہ ہر یکی از امرای عظام خصوص از جامعہ سادات کرام بصوب صوبجات متعین گردیدہ پادشاہ را باختیار خود گذاشتند۔ طرفہ تر اینکہ عزیزان را دوری از حضور ہرگز پسند خاطر نبود۔ رکن السلطنت خاندوران تقرب تمام داشت و مبر جملہ بجای خود در تمشیت امور و قربت حضور قدم می گذاشت لیکن این بزرگ ہرچہ بہ تعلیم و تلقین پادشاہ می کوشید از خرابی ملک و نفاق رؤسا و ہلاک بندہ ہای خدا و مذات نوکران فدویت انتہا بخاطرش دلنشین میکرد۔ چنانچہ میل کشیدن شاہزادہا و کشتن ہدایت اللہ خان نائب وزارت پسر عنایت اللہ خان کشمیری و قتل ہدایت کیش و سیدی قاسم و بعضی دیگر از مشورت او بود۔ شاہ قدرت اللہ نام درویش کہ در خدمت شاہ شہید اخلاص تمام داشت و مردی بی بدی بودہ و میلہ کار کشایی خلقی می بود و ذخیرہ مشوبات اخروی برای خود و برای بندگان عالی متعالی جمع میکرد، در حالت انقلاب سلطنت خلد منزل از لاہور روپوش شدہ یکرست بالہ آباد وطن خود رفتہ نشستہ بود۔ درین ولا خلف رشید شاہ شہید نخت آرای عدالت و حکومت ہندوستان شد، با امید عزت و وقار سابقہ رسیدہ شرف اندوز ملازمت شدہ بود۔ میر جملہ را از

۱۔ الف۔ می گزارند۔ ۲۔ معدا اللہ خان ہدایت اللہ خان۔

خوبیهای ذاتی جگر خار زار حسرت شد و حسد را بازار گرم گردید -
 فقیر مذکور را به بهانه ضیافت بخانه خرد برده به سخت ترین غذایی کشت -
 شنیده شد ظاهراً در وقت پرواز طائر روح از قفس قالب ، خادمی بنا بر دریغ
 و افسوس ، دست تغابن بهم سوده گفت که شاه جیو چه شد - فرمودند
 که این هم قدرت الله - هم چنین حرکات ناپسندیده از امرای این وقت
 بسیار ظاهر می آمد و مغایه بجای خود فکر می نمودند که قسمی این
 بر دو برادر از بارگه حضور دور افتند و سادات نیز مرگوز خاطر داشته
 که زیاده سرهای ارتفاع و عروج و صعود مراتب دنیا در حق این جماعه
 مگس خزان بلا پر هیجاست - سادات را حفظ آداب سلطنت و شرم حضور
 بندگن حضرت رخصت نمی داد که برای سقیفها سازی چند خاکمال بدهند
 و فرق ثانی را دل دوستی نبود که در عرصه جرأت و بهادری قدم
 توانند کشود - خرابی ملک را زیاده بر اختلاف مزاج پادشاه و انحراف
 لشکر گمراه باعشی نمی باشد - باری زمانه تا بوده است چنین بوده است -
 از دفاتر نوابیج حالات برهمی سلطنت دہلی و قتل و خرابی احوال سلاطین
 این مکن شرف چه در عمل غوربان و چه در هنگام کج آهنگی اناغنه و چه
 در وقت تسلط رای پتورا و دیگر اوقات بر ارباب خیرت پیدامت -
 تعبیر پرداز عالم کون و فساد و منتظم کارخانه ایجاد در خاطر و مواس
 ذخلو بندگن حضرت و ارکان مست بین سلطنت القا نمود که تا دوسه
 کس مثل میرجمله و نواب امیر الامرا شیر حمله از تسلط حضور دور
 نباشند ، تمشت امور خلافت بوجه احسن نمی شود که او منشای نقصان
 زرها و مخترع شور و شرها مت و نواب نیز از متصدی گری در گذشته
 حرف شمشیر و سپر بر زبان دارند - باری بتجویز خاندوران صوبه داری
 صوبه بهار و پتنه بنام میرجمله مقرر شد که او از حالت افانت در جرای
 امور قضا و پیشه تجارت دران طرفها بسر برده و نواب و نوکران ایشان

عاشق کارزار و محراب مشتاق پیاده و سوار بودند - حکومت اقلیم وسعت کلیم دکن نامزد ایشان باشد که از مدت ارتحال حضرت خلد مکان بنا بر شوخی غنیم لئیم ملک ویران و رعیت پریشان است - مصلحتاً بتجویز ذوالفقار خان ، داؤد خان پنی در آن حدود بر تمام صوبجات و قلعهای حصانت سات ضابط بود و الوس زیاده بر مور و ملح از افغانه و غیره ریاست او را قبول می داشتند و زمینداران سرکش نیز از شجاعت و تهور او سر حساب راه می رفتند - چندگاه نواب نظام الملک هم نقش خوبی کرده ررهای خطیر بوصول آورده پیشکش جناب خاقانی نموده بودند اما ضبط داؤد خان از عالم دیگر بود - اوباشی نیز در مزاجش مخمر بود و مرتکب مناهی و مستغرق شرب و تماشای ارباب لهو و لعب بوده اناخیر و لا غیر بر زبان داشت - برشکار سگان توجه مفرط ظاهر می کرد - بجهت ظاهراً خود عرایض عقیدت مضمون ارسال حضور فیض گنجور می نمود لیکن از ایام کشتن ذوالفقارخان که دراصل این افغان نواخته و پرداخته او بود ، عقده ها در خاطر می داشت و بجای خود دم استقلال می زد - نظر بر اینکه

زهر طرف که شود کشته شود سلطان است

نواب را بنظم و نسق آن طرفها از تغیر داؤد خان مقرر فرمودند - چندگاه در مباحثه تقدیم و تاخیر بر آمدن میر جمله و ایشان گذشت - آخر الامر بر یگ بکم تفاوت باافواج بسیار و اسباب حرب و پیکار متوجه صوبه های مفوضه شد - میر جمله خود با آن همه فوج مغل و اهل پورب و جمع مواد و استعداد کارهای عمده غیر از خرابی ملک رعیتی و قتل بندگان خدا و گرفتاری اطفال رعایا که مغلان بلا تماشای از دختر و پسر غربا و اغنیا پرکرا از وجاهت بهره مندی یافتند ، بتعدی و تسلط گرفته می بردند ، کاری نتوانست کرد - تا یک دو سال

۱ - الف - بحسب ظاهر - ۲ - الف - کشیده -

خراب حال در آن ملک بود. چون مکرر مکرر مستغیثان مسم رسیده و غربای جفا کشیده از آن دیار آمدند و در عدالت عالیہ دشواری' شکاء ناله و فریاد از حد بردند، خدیو مغلوب فریب و ریو جمعی بد سر انجام افسون کلام حکم بعزل میرجمله و نصب سر بلند خان عظیم الشانی فرمود. چون در سرکار میرجمله نظم و نسقی از منصفیان ضابط نبوده، با وجود اتلاف زرهای نا محصور زیر طلب سپاه و مدیون مردم قرضخواه بود. اسباب حشمت اکثر بطلب مغلیہ رفت و جزوی بعلت عدم بار برداری در هر جا افتاده ماند. بعضی اجناس و فیلان و افراس مردم و پیر زمینداران که در میان گورکھپور و پتنہ حکم حکم اوست، کشیده بردند. خود بدولت قرین خسران و نکبت باسعدودی از خدم روپوش برآمده در دارالخلافت ڈولی سوار داخل شد. معلوم هیچکس نبود که کی آمد و کجا فرو آمد و ملازمت گیتی خدیو کی باز کرد بعد از چند گاه چون حالت ریاست او نیف دریافتند، حضرت ہم خیریت در جدائی او دیدند. بظاہر از نظر یکسو کرده بطرف کابل و کشمیر، ہرجا دلش خواستہ باشد، رخصت کردند. ابن عزیز تا سمرند رسیدہ رحل اقامت افکند و بعراض سہاعت مضمون رخصت اقامت طلبید. مدنی در آنجا بودہ با فضلا و صاحبہ صحبت می داشت و تقسیم اوقات در تحصیل حسنات و توفیق خیرات مہرات قرار داد. در سراہای شاہراہ برای مسافر و کم مایہ های فقیر علوفہ خانہ مقرر و معین ساخت کہ این معنی بعرض مقدس برسد و ذریعہ شفاعت و اعتبار او در دربار جہاندار گردد. بعد از چندی بلاہور آمدہ در حویلی خانخانان بہادر شاہی فرو کش نمود. یکسال و کسری بغراغ خاطر و عیش وافر گذراند. در اصل چون مزاج پادشاہ پر سادہ و سہل گیر بود توجہ دلی میرجملہ داشتند اما از کم ظرفی این عزیز و ملاحظہ سادات او را بحضور نمی توانستند نگاہداشت

اگرچه همیشه التماس طالب می نمود - آخر طاقت نیاورده بی حکم حضور برسم ایلغار بدہلی رسیده اولاً بر دربار قطب الملک عجز و الحاح درپیش گرفت و باز ہم بوسیلهٔ جالبۂ ایشان بملازمت اقدس رسید - از قربتی کہ داشت بغراسخ دور گذران می نمود - باری از نواب صاحب خود بگویم - ایشان غافل از نیرنگی روز بہ بازان گرگ خصال بر جناح استعجال روانۂ ملک دکن شدند - میرجملہ و عزیزان حضور فرمانی بنام داؤد خان پنی درست کرده فرستادند کہ چون بودن فلانی در حضور باعث شر و شور بود ، روانۂ ملک دکن نموده شد - آن لایق العنایت بہر فریب و جنگ کہ میسر آید ، او را از ہم گذرانند - افغان اگرچہ پیش ازین ہم مغرور مال و مست بادہ دولت و اقبال در ریاست و ضبط آن حدود کوس لمن الملک می تواخت اما بدست آویز فرمان مستعد کارزار شدہ نشست بلکہ راہ آمدن برایشان نگذاشت - برگھاٹ نرہدا و دیگر مکاںہای حیرت افزا مردم کار آمدنی خود گذاشت - نواب بہ برہانپور رسیده نوشتہ متضمن پندو موعظت باو فرستاد کہ از حرکتہای بی برکت باز آید یا بسرعت ہرچہ تمامتر بچنگ بیاید - او را اجل رہبری کردہ بمیدان ناورد آورد و در سواد برہانپور جنگی سخت در پیوست - در کوشش و کشش از ہر دو طرف یکجا بر دیگری تفوق نداشت - افغانہ بمقتضای رزم آزمایی از بندوق و تیر و جمدھر و شمشیر حسابی بر نگرفتہ پر دلیر می آمدند و سادات از غیرت طبعی و شجاعت نسبی در جانفشانی صرفہ نکرده پروانۂ شعلۂ خنجر بودند - از سید عالم علی خان برادر زادۂ حقیقی نواب کہ دہ دوازده سالہ بود بہراولی لشکر علم بہادری می افراخت ، کارہای نمایان بظہور آمد کہ بر فیل سواری داؤد خان رسیده شمشیر ہا زد و میر مشرف نیز بوقت رسید و کومک خوبی کرد - بعد زد و خورد بسیار نسیم فتح بر پرچم اقبال وزید و تیری از بندوق اجل بداد حان رسید - فلک بکام

۱ - الف - بحکم . ۲ - لمن الملک الیوم ؛ لله الواحد القہار - قرآن ۳۰-۱۶۰

سادات گردید و عمده های اکثر علف تیغ بیدریغ شدند و بقیة السیف
 المهزیمت من الغنیمت گفته رو بجهت اشتات آور دند - زلزله سخت دران
 سرزمین واقع شد - نواب بر سلامت جان و مال و روئداد دولت و
 اقبال و اشتال افضال مفضل بر کمال ذوالجلال سجدهات شکر بدرگاه الهی
 بجا آورده عرایض مبارکباد بجناب خاقانی و برادر بزرگ نوشته در چند روز
 عرض اموال و کارخانجات داؤد خان دیده بغراغ خاطر متوجه پیش شدند
 زمینداران عمده آن سر زمین و راجه های با تمکین بمبارکباد رسیده سر انقیاد
 بر جاده بندی گذاشته کمر بغرمان برداری بستند - اتفاقاً فرمانی که درباب
 تحریک هیجا نسبت بنواب امیر الامراء از جناب پادشاه بی پروا بداؤد خان
 رسیده بود ، از اموال ضبطی برآمده بمطالعہ در آورده خیلی بد بردند و از
 جا رفتند - کیفیت کار به برادر بزرگ نوشتند - سبحان الله حسن خدمت و
 جانفشانی در بارگاه خاقانی این نتیجه داد - بناگی بخار کینه بدماع تکبر
 صعود کرده چشم حقیقت بین را خیرد نرد - با این معنی دار و مداری از
 نوکری آقایی در میان بود - مدعیان حضور و توطئه بندان فساد و فتور
 عرصه خالی دیده نواب قطب الملک را تنها یافته بر پوچ و حشوی که
 می خواستند افسون تمثالی بگوش پادشاه دمیده مزاجش مختل و ارکان سلطنت
 سترازل میگرددانیدند تا یک ماه دو ماه نواب قطب الملک بمجرا نمی آمد
 و کچهری نمی کرد - کارها در گرو انتظار طاقت از مردم می برد اما هنگامه
 نوکری سپاهی در هر سرکار گرم بود - ازینکه مید عبدالله خان قطب الملک
 بهجوم فوج و گرد آوردن لشکری موج در موج تقید تمام داشت ،
 دل باختهای عرصه مردم افگنی هم برای حفظ جان و مال خودها باری
 در قدردانی و احترام جان بزر فروشان عالم ننگ و نام می افزودند -
 جمعی مشیر مجلس خاص بوده بعرض می رسانیدند که قلمدان وزارت را از
 قطب الملک باید طلبید و بدیگری از بندگان فرمان پذیر عنایت شود -

۱ - الف - دل باجنگهای - ۲ - الف نیک نام -

درین صورت اگر مید مصدر شوخی گردد ، بلا تردد توپخانه^۱ اجل نشانه مشرف بر حویلی او چیده بضرب توب و رهکاء کارش تمام باید ساخت و گروهی از مال اندیشی حرف تزویر را آپ سی دادند که جنگ دو سر دارد و اتلاف جانهای بندگان خدا در مقتضیات حرص و هوا برگز نمی زبید نواب را بفرآوان عنایت مخصوص ساخته در غسلخانه^۲ دیوان خاص محبوس باید نمود - هر دو صورت در قالب وقوع درست نمی آمد - چه شوکت و صولت مادات عالیدر جات آنچهان در دلهای مردم جا گرفته بود که هیچکس در برابر ایشان قدم جرأت نمی توانست در میدان مسابقت گذاشت - چندین مرتبه حضرت جهت رفع غبار خاطر بخانه^۳ قطب الملک تشریف آورده ماحضر نوش جان فرمودند و بر بستر استراحت کردند - این بزرگانرا برگز خطره ای خلاف آئین بندگی در خاطر نبود - اکثر خود بخود استعفای نوکری معروض داشته اجازت نشست بگوشه^۴ انزوا می خواستند طرفه اینکه آن جوان مهربان خاطر جدائی ایشان را هم اختیار نمی کرد بهر خرابی و کنده کاری می گذشت - برنیک و بدی و خوشی و نا پسندی که از مکر و تزویر اهل تدبیر و کم توجهی پادشاه بی وزیر بعرضه^۵ ظهور و فعل می آمد ، هو بهو بتوسط نوشتههای علانیه و خفیه بنواب امیرالامرا می رسید و دریای غضب بتلاطم آمده از موج قهر ساحل عافیت می برید تا اینکه عرصه^۶ نفاق بر برادر کلان تنگ شنیده^۷ تهیه^۸ روانه شدن به دارالخلافت مصمم خاطر فرمودند و جوانی را از شریف زاد های آن ملک بنا پر پخته کاریهای عالم گیر و دار به ترغیب حشمت یا به ترتیب صولت بشاهزادگی برداشته بسر مجد اکبر قرار دادند و حکم تیاری اسباب و کارخانجات صادر شد - آلات حرب و پیکار و اسباب ضرب و کارزار بهیچ رو کمی نداشت - غره محرم ۱۱۳۰ از خجسته بنیاد نهضت نمودند و بی توقف مقام کوچ بکوچ از راه راجپوتانه متوجه دارالخلافت شدند - موای فوج

۱ - الف - چون - ۲ - ب - شده -

هندوستان و مردم باربه و لشکر سرپه و تلنگه و بهیل و دگر اصناف دکن و خنر خان خواهرزاده داؤد خان پنی باجم غفیر از افغانه زیاده بر تعداد و شمار فراهم آمده در رکاب فیروزی مآب شرف حضور داشتند - هرگاه این خبر وحشت اثر بعرض مقدس رسید ، سر از گران خواب غفلت برداشته فرمان واجب الاذعان بصوبه داران و فوجداران و راجه های تهور نشان و زمینداران مالوه و سرومچ و بندیل کهند و غیره شرف ایراد یافت که تا ممکن سَد راه آن میل بنیاد افکن باشند و نیز مصلحتاً اخلاص خان را که مردی بکمالات صورت و معنی آراسته و بخلیه علم و ادب پیراسته با جمعی از منصبداران پیشوا فرستادند که در راه هر جا ملاقات دست بهم دید ، از صحت و سلامت و دولت و حشمت برادر کلان خطر جمع کرده بهر نحویکه میسر آید ، ایشانرا از راه برگردانند - چون قضا ماده کار قسم دیگر مخمر ساخته بود ، هرچه برای اصلاح مقدمه می اندیشند ، نتیجه از فساد می داد - صوبه داران و فوجداران شارع عام بعضی بطمع و اکثری از براس جان راه فرار سرکردند و اخلاص خان بعد دید و وادید بهمدگر عرض و التماس مقدمات بی اثر یافته به تبعیت مزاج وهاج ایشان راه امن و امان برای خود کشاده دیده در رکاب فیض نصاب رهگری هندوستان بود تا آنکه در عرض دو ماه و کسری نزدیک دارالخلافه رسیدند - هر روز غلغله تازه در شاهجهان آباد از آمد آمد ایشان نشاط البساط برای برادران و خویشان بهمرابی نواب قطب الملک بهم می رسید ، مال اندیشان عاقبت بین از چشم بیداری فتنه خفته چندین سالها در گرداب حیرت بودند که بیوبی مقدمه فساد در کدام صورت جلوه گری نماید و شاهد شنگول تقدیر بر کدام وضع نقاب از رخ کشاید - حضرت نیز از لا علاجی بر تملقات انزوده عمده های سلطنت را از چند منزل برسم استقبال فرستاده و فرامین عنایت تضمین بنا بر دلدهی و داجوئی شرف اصدار یافت - آمده آمده مرای

الہ وردیخان کہ از شاہجہان آباد دوازده کروزہ مسافت دارد ، دائرہ جای لشکر نصرت پیکر گردید۔ عمدہ امرای ذیشان خواجہ، عبیداللہ ظفر خان و رکن السلطنت اعتضاد خان کشمیری کہ بامداد طالع نافرجام یک سالہ دولت او موجب دیرین نکبت گردیدہ بانواع ذلت گرفتارش ساخت ، بموجب حکم اقدس بتوزک تمام بدیدن ایشان رفتند۔ خودنمایی اسباب جاہ ازین جاہ بی رو و راہ درپیشگاہ نظر نا پسند آمد۔ در ملازمت توجہی ندیدہ برجع القہقری بمجرای ولی نعمت رسیدند۔ از ثروت و جاہ رفعت بارگاہ و ہجوم لشکری چون بحرامواج و انحراف مزاج بعرض رسانیدند۔ حضرت را بنابرین کہ آثار ادبار نزدیک بروزگار رسیدہ بود ، دل ازجا رفت و غیر از تسلیم و رضا چارہ ندیدند۔ بعضی از فدائیان نمک حلالی مثل غازی الدین خان داروغہ توپخانہ و راجہ دھیراج جی سنگھ سوائی و ریزہ منصبداران قدیم و خاص معروض داشتند کہ حضرت بدولت و اقبال یرسم شکار ازین چار دیوار نکبت آثار برآیند و بر لب دریای جمنا خیام فلک احتشام نصب شود و ملازمت امیر الامرا بیرون قلعہ باشد کہ صلاح دولت و مقرون بمصلحت است :

چو تیرہ شود مرد را روزگار
ہمان آن کند کش نیاید بکار

”معزولی محمد فرح سیر پادشاه از تخت سلطنت“

عرض و التماس آرای مناصبان در برابر گفته های سران فریب
اعتقاد خان معتبر نداشته بعز قبول موصول نشد. درین کم مدت حرفهای
سخافت انتمای اعتقاد خان و بعضی دیگر حضرت را آنقدر از جا برده بود
که هرگز توجه بدیگری نداشتند و پیش آمد آن پیر فرتوت اکثری از اهل
عقیدت را دلسرد عالم نوکری نموده. بیشتر گرم اختلاطی کشامره
از عشایر و قبایل این سرده که نامعلوم النسب و بذل و عنایت جواهر
بیش قیمت و اجناس منتخب سلاطین سلف در حق او و منسوبان او
نواب قطب الملک را بگوشه نشانده و امیرالامرا را از دکن بهندوستان
آورده. باری عرضیهای نواب بخشی الممالک در مقدمه ملازمت اشرف
و تفضلات حضرت بنظر مبارک می گذشت و بدرجه تلقی حسن قبول
می یافت. در همه چیز خود را محور رضای این برادر داشته بر
عنایات می افزودند. نزدیک لته فیروز شاه مرحوم در رسنه غارگاه
پادشاهی نزدیک بحوبلی برادر کلان دائره لشکر فیروزی اثر مقرر شد و
بملاقات همدیگر داد عیش و عشرت دادند. پنجم شهر ربیع الثانی سنه ۷
ملازمت گیتی خدیو میسر آمد. بعد ادای بندگی و گذرانیدن بعض تحائف
آن ملک و اظهار مراتب تفضلات خاقانی بخار خاطر سر کشید و زبان
را شکوه تقریر ابله فریبی ارباب تزویر که مزاج اشرف را از جا برده
بودند، ساختند بلکه فرماینکه در باب تحریک داؤد خان بچنگ نواب
شیر توان اصدار فرموده بودند و از اسوال افغان بضبط در آمده بود،
بر آورده نمودند. حضرت که از چندین وجوه گرفتار منصوبه سرده
غدار بودند، لب بمعذرت و تجاوب کشودند و فرمان را جعلی قرار داده

بی اطلاع خود وقوع این حرکت ناپسندیده بکردن جماعه تزویر کیش بستند۔ تا دیری گذارش مقدمات ملکداری و بندوبست فوائین برہم شدہ شہریاری درمیان بود۔ آخرین حرف برین ختم کردند کہ تسلیم و تحویل شاہزادہ کہ ہمراہ آورده ام و راہ آمد و شد مجرا و سلام برای فدوی و برادر کلان من بچپندیں شرط مشروط است کہ اعتقاد خان و بعضی دیگر از پیشگاہ خلافت مطرود باشد و زیادہ برین دماغ ریاست و امارت نخرانند و خدمات عمدہ تقریب حضور کہ عبارت از داروغگی غسلخانہ و توپخانہ و بست و کشادہ ابواب قلعه است، باختیار سادات باشد۔ بہر تقدیر:

”ہرچہ استاد ازل گفت بہان میگویم“

شغیہ رخصت شدند و قرین دولت و کامرانی بسراچہای اقبال آمدند۔ از انجا کہ مقدمات سلاطین ہرچہ باختفا و استتار کوشند، بہان قدر اظہار و اشتہار گیرد۔ راجہ جی سنگھ و بعضی دیگر عریضہ نوشتند کہ ہنوز آب یاس از سر نگذشتہ باید از خشک مغزی سودا با فاقہ آمد و از قلعه برآمدہ دستبرد غلامان عقیدت شعار نماشا کنید۔ ہرگز پسند خاطر و منظور نظر نبود۔ بر رخصت راجہ جی سنگھ امر جازم و حکم محکم شرف نغاذ یافت۔ آن عزیز لاچار برخاستہ روانہ انبیر گردید و باز ہم مصلحتاً نزدیک بدہ بیست کرہ وقفہ اختیار کرد و انتظار اخبار گردش روزگار و اختلال احوال خسرو خسران مال می برد و نیز بحکمت عملی سر بلند خان را کہ کلاہ گدائی بر سر گذاشتہ نزدیک فریدآباد ترک علائق کردہ نشستہ بود، طلبیدہ و بتملقات بسیار گرم جوشی نمودہ صوبہ داری دارالملک کابل و بندوبست الوس اناغندہ و مغل بنامش مقرر نمودہ بہانروز خلعت رخصت پوشاینده روانہ کردند۔ از ہرگتات عمدہ صوبہ پنجاب ہرچہ درخواست کرد در جاگیر او نوشتند و از امداد نقود جنس وغیرہ و جواہر زیر بار احسانش کردند۔ این کہنہ گرگ ہم رنگ صحبت قسم دیگر یافتہ برآمدن خود از مہلکہ عذاب غنیمت دانست۔ از حضوریان دربار خاندوران و

و ظفر خان و جمعی دیگر را ایشان در خاطر نمی آوردند و از شورش فوج مغل' بنا بر اینکه راس رئیس این قوم مجد امین خان بطمع شوم آمده مطیع' شده بود، خاطر جمع داشتند. و راجه اجیت سنگه با آن همه نسبت قرابت که دخترش مهارانی کاشانه افروز دولت سرای خاص خاقانی شده بود و بنا بر وثوق عقیدت موروثی یکمرتبه بخاطر داشت. این بر دو برادر که باخودها دستار بدل کرده رابطه' اخوت مرعی داشتند و قطع نظر از همه چیز وفور دولت و کثرت نعمت و شومی طمع و سورت و لع همه کورنمکان را از جابرده بود، روز سه شنبه که مطلعش از انتشار سپیده صبح قیامت خیز می داد، در تمام دولت خانه بندوبست مردم سادات شد که سید غلام علی خان را بداروغگی توپخانه و دیوان خاص سرافراز کرده بودند. قطب الملک بخاطر جمع با راجه اجیت سنگه بسعادت کورنش شرف حضور یافتند. حضرت در فکر اینکه امیرالامراه شاهزاده بی مسمی را آورده تحویل بندگان پادشاهی می کند و تصفیه غبار خاطر ساسی شود و قضا رنگی دیگر بر روی کار آورده و امیرالامراه با مردم عمده خود در حویلی شایسته خان مرحوم کنار شاه نهر محاذی لاهوری دروازه دولت خانه آمده نشسته بمردم قدیم و معتمد و برادران اعتضاد نیک و بد تاکید رفت که مسلح و مکمل بر رهگذر آمد و رفت خلق محافظ باشند. اگر کسی از مغل یا هندوستانی حرکت مذبحی درپیش کند، همان وقت سرش را باید برید و میان چارسوی مذلت کشید. باین داعید های واپس دست بظلم کشودند. قطب الملک در عرض و التماس مطالب وقت گذران بود و از حضرت بآمدن امیرالامراه و آوردن شاهزاده پیکر افترا تاکید رفت تا اینکه روز از سمت الراس برگشت حضرت عنوان کار را خاتمه دولت و حکومت دریافت، برخاستند و نزدیکی به تخت پس پرده غافل از اینکه هنوز این سفاکان بیباک همین جا امتاده

۱ - الف - مثل - ۲ - الف - مطلع -

اند، زبان اعتراض برکشادند و داد بی و قاحت و بی آزمی دادند که من هر چند باین ناسیدان سلوک پسندیده کردم و گفته‌های ایشانرا بدرجه پذیرایی سپردم، برگز از بی حیایی باز نمی آیند و دری از تسکین خاطر بر روی من نمی کشایند - اگر خدا نخواستہ همینکه این روز بد از من پس سر شود و ازین چهار دیوار بلا بنیاد برآیم و جماعه فدائیان قدیم الخدمت بشرف مجرا بار یابند، هرچه از دست خواهد برآمد، خدمتگاری این هر دو برادر میکنم بلکه ایشانرا بخراب ترین حالتی با عیال و اطفال بکابل و ہزارجات می فرستم و سگان شکاری می طلبم - دیگر حشو و پوچ از غبار خاطرش هرچه بر زبان رفت، اینہا ہمہ قطب الملک و راجہ اجیت سنگھ و برادران نواب شنیدند - از غضب سلطانی کہ از ہفت سال ابر تمثال تتق بسته تراکم آورد، بود، ترسیدند کہ مبادا در صورت انتشار برقی بر خرمن امید بندہا بزند - پیش ازان بعلاج این مرض باید کوشید :

ازان سار بر پای راعی زند
کہ ترسد سرش را بکوبد بسنگ

لحظه بلحظه رویداد حالت اندرون قلعه در رقعہا بنواب امیرالامرا می نوشتند و در خدمت ایشان متملقی چند از انجمنہ اخلاص خان و سید ہاشم علی خان سرخیل شوم طمعان مجد امین خان و جمعی دیگر فراہم آمدہ بزائوی ادب نشسته بودند - ہر ہمہ مقدمات ابلہ فریب و تزویر و ریب بر زبان آوردند کہ قابوی وقت باز بدست نخواہد آمد و ہرگاہ درین وقت از گرفت و گبر تقصیر رود، بعد ازان جان و مال بلک از آبروی خود دست بآب یاس باید شست و در اصل این عزیز از روی شرع و عرف بیگانہ ریاست است کہ در مصارف اموال و پیش آوردن ارذال تمیز نمی کند - بہر تقدیر بقطب الملک نوشتند کہ شا بخاطر جمع کار خود بکنید و از بیرون قلعه بندہ خبردارم همینکہ رقعہ رسید،

نجم الدین علی خان باجمعی از افغانہ بر دیہوری دوید و حضرت را باواز درشت بیرون طلبید۔ ہرگز از آن جوان پہلوان جرأت بوقوع نیامد بلکہ از ہراس جان بگوشہای پنهان شد۔ دیندار خان بی دین پسر جلال خان روپیلہ کہ طرفدار کوهستان سہراند بود و با گوروی مقہور جنگہا کردہ ، بالفعل در جرگہ نوکران قطب الملک بامتیاز تمام جا داشت ، بحیابی کردہ تہتک آستانہ عظمت و جلال نمودہ اندرون محل در آمد و حضرت را از طرفی کشیدہ آورد و بی ادبانہ پیش آمد۔ آسمان بر خود لرزید۔ زمین راجگر ترقید۔ در و دیوار فریاد میکرد۔ دولت و حشمت خون می خورد۔ قوایم نخت خلافت شکست۔ بنای مردی از پا نشست۔ کلاہ سروری چاک برتن می دوخت۔ تاج را از جواہر داغ بر دل می سوخت۔ لسان وقت مضمون این رباعی بگوش ارباب ہوش می رسانید :

قادرا۔ قدرت تو داری برچہ خواہی آن کنی
مردہ را جان ہم تو بخش زندہ را بی جان کنی
تخت از شاہان ستانی ، عاجز یک نان کنی
ہر گدای را کہ خواہی در جہان سلطان کنی

القصہ بہ تباہ ترین حالتی کہ شایان گفتگو نباشد بر تریپولہ قلعہ محبوس و عزلت گزین کنج افسوس گردید۔ معتمدان خاص کہ در حقیقت نمکحرامان بی اخلاص بودند ، مؤکل گہشتند و آب و طعام بہ پروانگی مقرر شد۔ از اشتہار اخبار سراسر اضطرار در تمام شہر ماتی سخت رومود و لیکن ہیچکس را دل و دستگاہ آن نبود کہ غبار خاطر تواند بر آورد۔ قمر الدین خان بہادر و زکریا خان پسران محمد امین خان و عبدالصمد خان

۱۔ یہاں مصنف کو مغالطہ ہوا ہے۔ زکریا خان ، محمد امین خان کا بیٹا نہیں تھا بلکہ عبدالصمد خان کا بیٹا تھا۔

دلیر جنگ و جمعی دیگر از مغلیه تا دروازه قلعه رسیده اکثری از مرہتہ و تلنگہ سپاہ دکنی را علف سیف تلف و حیف نموده می خواستند تا حویلی امیرالامراء رسیده کاری از پیش برند - همینکہ خبر بہ مجد امین خان رسید ، بمنع پرداختہ ہر دو پسر را پیش خود طلبیدہ گفت : ”بچہا - شہارا چہ می رسد بنشینید و عبث شیوہ شوخی مگزینید کہ ماہا بجان و دل بندہ مخلص جناب حضرتیم - اگر نواب بذات مقدس از جلوس میمنت مانوس قدر و منزلت تخت و تاج بیفزایند اول من سلام میکنم و بعد ازان کیست از مغلان کہ گردن تابی حکم تواند کرد لیکن ایشان داعیہ سلطنت ندارند - ازان جوان مطلق حیوان کہ صدف را از گہر و پا را از سر باز نمی شناخت ، چہ توقع بود در کم فرصت کہ بدستبرد بعض مغل جمعی از مرہتہ و تلنگہ کشتہ شد و اسب و اسباب دکنیان بغارت رفت - یکمرتبہ اشراف و اسافل شہر از اہل حرفہ وغیرہ کہ از وقوع این واقعہ و حدوث این سانحہ دل پری داشتند بخار خاطر برآورده دست تعدی بجان و مال مسافران بی خانمان کشادند - از ہر سو تیر و شمشیر بدکنیان دلیر می رسید - در ہان ہجوم عام منتاجیو نامی سردار دکنیان کہ رئیس بیست ہزار سوار دکنی بود ، از تیرباران خلاق از عہاری قیل افتاد و جان شہرین و زیور جوہرین کہ در گلو و دست داشت برباد داد - دکنیان باہمہ ہنرہای سپہ گری و غرور شجاعت پروری و درازی ہرچہاها و پرواز ہروت بیحس و حرکت و مہوت شدہ بودند - ”اری باپ اری باپ“ گفتہ دہوپ و سپر می انداختند و گاہ بدہن گرفتہ خود را گلو قرار می دادند - از پل میتای بہ لاہوری دروازه و چاندنی چوک و پای دیوار قلعہ دولت خانہ قطارہا ازین بیچارہہا مجروح و مقتول افتادہ بود و لکدکوب خلقی بودند - درین اثناء خبر رسید کہ غازی الدین خان کوسہ کہ بر زبان مردم بہ ’لچہ‘ مشہور است ، و سادات خان با فوجی از مردم معدود سوار شدہ از راہ چالدنی چوک رو براہ دولت خانہ

و حویلی نواب امیرالامراء می آیند - هر که از مردم بارهه و دکن که در رسته بازار از پیاده و سوار پُر بود ، معارض می شود ، به تیر و بندوق یکسو می کنند و برخاک هلاک می افکنند و از طرف دیگر حرف بی اصلی می گفتند که اعتقاد خان نیز با مردم خود از حویلی به تهیه جنگ برآمده است از غایت هراس نمی تواند از چوک سعد الله خان مرحوم این طرف قدم گذاشت - از جرأت و همت این مرد کشمیری خاطر جمع داشتند - متوجه بدقع او نا شده فوجی بریاست سورن داس هندوی پیشکار سید دلاور علی خان بخشی سرکار بمقابله غازی خان بهادر نمک حلال و سادات خان فرستادند - هندوی بیچاره انقیاد امر نموده یتقابل این دو امیر و دو شیر جلادت هنر رسید و خوب رسید - از طرفین جوانان بازوی همت کشادند و دست تلاش از آستین جرأت برآورده داد شجاعت دادند آخر الامر سادات خان زخمی شده تاب اقامت نیاورده عنان اسپ بفرار منعطف کرد - پسرش که جوانی شکیل و بخویبها بی عدیل بود ، بدست مردم نواب گرفتار آمد - مردم غازی الدین خان و خودش بقوت دل و همت جان کارزار نمایان بجا آوردند - توقعی از امداد و اعانت و اقدام خاندوران و ظفر خان و دیگر نمک حلالان که داشت از هیچکس همتی و حرکتی بوقوع نیامد - ازین یک کس با معدودی از خدام چه بر می آید چون از امداد و اعانت بنده های پادشاهی و مغضوبان الهی مایوس مطلق شد و فیل سواری او نیز از کثرت بان و گولده جزائر رو گردانید خود بهادرانه و رستانه پشت پروی فیل و رو بسوی جهانه عزرائیل نشست و دستی بر تیر و کمان چست داشت و هر که نزدیک بغیل او رسید ، می خواست که حمله برد ، به تیر جانگیرش برخاک هلاک می انداخت - هم بحفظ خود می کوشید و هم جواب فرستادهای حریفان بیال مرغ تیز پرواز نیز می بست - آمده آمده داخل حویلی خود شد و در پروی مردم

بسته بر دروبام مورچال قائم کرد - فوج سرکار تا سر کوچہ حمیدالدین خان چیلہ رسانیده برگشتند و پسر سادات خان را بحال تباہ رو برو آوردند - نواب کہ در بعضی مقدمات آیہ رحمت بودند ، بدادہی او کوشیدہ فکر اندمال جراحاتش کردند و بخلعت تازہ و الطاف بی اندازہ مخصوص ساختند - درین اثناء شب پردہ ظلمت بر روی روز افگند - اگرچہ روزی بدتر از شب دیجور گشت و خلقی پایمال حوادث گشت لیکن جمعہ را صبح امید بر رسید و اسباب حشمت و مواد رفعت بہم رسید -

چنین است رسم این گزرگاہ را
کہ دارد بآمد شدن راہ را
درختی کہ او سر بر آرد بلند
بدیگر درختان رساند گزند

تمام شب عجب غافل و طرفہ شورشی بر احوال خلائق بود - بعضی بخیالات مست توطئه بند تمہید بودند کہ صبحدم راجہ جی سنگھ می رسد و سر بلند خان کہ نزدیک سرای مہر پرور از دہلی نہ کرورہ دائرہ دارد ، از آنطرف می آید و یوسف بیگناہ زندانی سیہ چاہ نکبت را سرفراز حشمت بر می آرند لیکن :

کسی را کہ قہر تو از سر فگند
بپامردی کس نگرود بلند

بر تخت نشستن محمد رفیع الدرجات بدستیاری
قطب الملک سید عیدالله خان و امیر الامرا
بمهادر و دیگر سادات

صبحدم که پادشاه خاور بر کرسی زر نشسته جلوه افروز چشم خلایق
گردید ، عزیزان تفحص احوال سلاطین اساری نموده بتاریخ نهم شهر
ربیع الثانی روز چهارشنبه یک نیم پاس روز برآمده مجد رفیع الدرجات پسر
پادشاهزاده رفیع الشان شهید را که بوجاهت صورت و خوبی سیرت موجه
و مهذب یافتند ، بی تقید و تحقیق ساعت بر سریر خلافت حسن تمکین داده
نوبت شادی بلند آوازه ساختند . امرای خجالت تقاضای از برطرف رسیده
سعادت کورنش دریافتند و ندور جلوس تهنیت مانوس علی قدر حال
گذرانیدند و موافق ضابطه بهر کدام از خلاع فاخره و امتعه و نقود و
بیره پان و ارکجه عنایت شد . این بر دو برادر بد ناسی نیز در مراتب
بندگی ثابت قدم بوده باآداب نوکری پرداختند و عرض احوال خزاین
اندرون محل و دفاین قلعه بر گرفتند . مصارف و کارخانجات سلطانی منتضای
مصلحت خود ها مقرر کردند و بندوبست امور و طالب و تنخواه وقت
گذاران سنین و شهرور از کل و جزو هر چه بود باختیار ایشان بود . اگرچه
ایشان هر چه کردند از خوف جان و حفظ آبروی خود و خاندان خویش
کردند اما در حقیقت ارتکاب این همه گستاخی و اختیار این همه سوء ادب
که به نیرنگی تقدیر در حق ولی نعمت ازین چند اس بی سعادت بوقوع
آمد ، نیل بدنامی بر پیشانی خود کشیدند و عتقرب اوقات از شومی
کردنر دیدند آنچه دیدند :

۱ . الف . اموال . ۲ . الف . گذران .

مشو غافل درین دیر خرابات
که واجب شد طبیعت را مکافات

هر چه بر عهد فرخ میر آمد ، از مصاحبت مردم بد گهر و مقتول و معیوب نمودن پادشاهزاده‌های عالیقدر و بنده‌های عقیدت پرور بوده در همان اثنا ، بعقیده اینکه امنیت ملکداری وقتی بظهور پیوندد که جمعی بریاست و حراست اطراف بر گماشته خود به تسکین خاطر در خدمت تازه پادشاه عداوت پرور حاضر باید بود ، چین قلیچ خان نظام الملک را که از چندگه ترک همه چیز گفته بگوشه نشسته بود طلبد اشته بصوبه داری مالوه و اجین از جناب خلعت رخصت دهانیدند واحدیان شدید تعین شدند که سر بلند خان را از سرای مهر پرور کوچانیده بکابل رسانیدند - فرامین عنایت تضمین و احکام واجب الاحترام بهر کدام از طرفدار این ممالک محروسه شرف صدور یافت که پنبه از گوش غفلت کشیده در مراتب بندگی و غلامی افزوده در حفظ و حراست ملک و نگهبانی خلق و اعتدال احوال دقیقه ای از دقایق حزم و هوشیاری نامرعی نگذارند و مجاری امور حضور فیض گنجور را بدستور ازمنه پیشین نه انگارند که پیشتر مشتی ربه را بدندان و چنگ گرگان می سپردند و درین دولت سر ای کنجشک در بال عقاب آشیان مکرد و راجه جی سنگه سوائی از استماع این هنگامه و این صحبت راه سلامت بروی خود باز دیده بر سبیل استعجال بانیر موطن آبای خود رفته نشست و جمعی از والا شاهیان مجد فرخ میر و بعضی از میرزادهای غیرت پرور بودن دهلی را ترک کرده باختفا و علانیه رو براه راجپوتانه پیش جی سنگه رفته جا می یافتند و در انتهاز فرصت و آرزوی روزی خاطر بمراد خویش بودند - اعتقاد خان کشمیری را طلب داشته نظر بند نگاهاشتند و بااسترداد مواهب بیموقع فرمودند - از نوادر هفت اقلیم و اسباب

ثروت و جاه صاحب تخت و دیهیم هر چه بود ، از بی امتیازی آن جوان
خانه ویران و حسن طمع و ولع این پیر فرتوت نکبت نشان همه تحویل
خود کشیده بود :

داده خود سپهر بستاند
نقش الله جاودان ماند

ده پانزده روز نگذشت که فیلان و شتران زیر بار از خیم فلک احتشام
و اسباب توشکخانه و دیگر کارخانجات از نقد و جنس از خانه او می
آوردند و داخل دولتخانه می شد :

کلاه کیان هم کیان را سزد
درین خز تن رومیان کی خزد

خاندوران بتوسط رقعی عجز مضمون تسلی دل محزون کرده آمده دید .
دیگر شایسته خان کشمیری تغائی مجد فرخ میر که دولت و حشمت افزون
از قیاس داشت بعجز و الحاح در آمد و از پیشگاه دولت به تسکین امانت و
خیانت عرض و مال فارغبال شده ملازمت نمود . اگرچه آخرها از حرکت
بیجا رسوا و خراب شد اما دران وقت اینها هیچکس را بی آبرو نکردند .
باری ازان زندانی کنج پشیمانی بگویم . آب و طعام بی حلاوت ، صبح و شام ،
برای او می رسید و بر زوال ملک و مال و وبال و نکال احوال سرامر
اختلال آه و ناله فلک گداز می کشید :

چه کردی با من ای گردون چه کردی
نشاندی آفتابم را بزرودی
ندارد کار دنیا اعتباری
وگر دارد دو روزی یا چهاری
بدنیا دل نه بندد هر که مرد است
که دنیا سر بسر اندوه و درد است

زمانه اکتفا بر این جور و جفا نکرده جمعی ظالم را بران آورد که چون باین روسیاهی در چشم ولی نعمت نتوان نمودار شد، مصلحت آنست که چراغ نور نظر از حدقه بصر آن پادشاه بحر و بر باید خاموش کرد - بهر رسوائی و بهر خرابی که در وقت مکالمه بی معنی و اظهار لایعنی تیره و خیره نباید شد، میل در چشمش کشیدند و صبح نگاهش بشام میاه مبدل گردانیدند - سبحان الله در وقتی که باغوای میر جمله مجد پهایون بخت برادر خرد و دیگر سلاطین را کور کرد، قضا این روز میاه را هم برای ایشان پس پرده شب انتقام آماده کرده باشد و خنجر و کاردی که بیدریغ بر جگر و گوی مجد معزالدین و جمعی دیگر از بندهای عقیدت آئین رانند، تقدیر بر موجه حبین این جوان بی تمکین بقلم قدرت رقم معاوضت بر نگاشته خواهد بود - از آن خوبتر اینکه اقدام بیجای چندی بی آرم و حیا که بالفعل با ولی نعمت نرد دغا باخته مصدر حرکات شنیعه می شوند و اسباب خسران و نقصان برای خود و عشایر خود آماده می سازند چه گمهای رسوائی برای ایشان در چمن روزگار خواهد شگفت :

شنیده ام که بقصاب گویمفندی گفت
در آن زمان که سرش را به تیغ تیز برید
سزای خار و خسی را که خورده ام دیدم
کسی که پهلوی چربم خورد چه خواهد دید

تا از وجود حسرت آسود مجد فرخ میر تخته بر سینه بخت و سنگ بر افسر بود، واقعه طلبان شهر و دیار و سر بزانو گذاشتهای تماشا خیال کوکنار اخبار وضعی می تراشیدند که تهور خان والا شاهی و روح الله خان پسر خانه زاد خان و جمعی دیگر راجه جی سنگو را بالشکر گران می آرند و حضرت را خلاص می کنند و گروهی زمانه آشوب تقدیر بودند که چون حضرت را هنوز بهره از بصارت است و این دو برادر از کرده ناکردنی پشیمان شده خون می گریند، در خلوت فلان روز مقرر گشته باز استعفای

جرائم خود کرده بر سر تخت بنشانند و خودها ترک نوکری و منصب گفته در باره بلباس فقر بنشینند یا به بیت الله می روند - بر همین قیاس بهر کوی و برزن داستانی بی خوف و هراس مذکور السنه عوام بود - چون قوانین خلافت و جهاننداری که پرتوایست از انتظام قدرت حضرت باری جل شانسه ، تعدد حکومت بلکه نام شرک را نمی خواهد و ایشان را هم بقول باشم علی خان دکنی که در خلوتها بنواب امیرالامرا می گفت : حضرت سلامت - علاج مرض دو قسم است - یا تسکین مرض با ادویه یا از آن بقلع ماده - اینجا که فساد طبیعت گیتی از استعلاج در گذشته تا قلع ماده نشود ، صحت مزاج مملکت را متوقع نتوان بود - می خواستند بطور حضرت عالمگیر که برادرانرا باتهم دعاوی شرع از مردم بیحفاظ و بی ورع کشت ، این بیچاره را نیز جهان دستور بکشند - سیدی یاسین خان پسر سید قاسم کوتوال دہلی را طلبیده امیدوار چیزها کرده فرمودند که چون پدرت را مجد فرخ سیر بی جرم و گناه کشته بود ، چه باشد اگر بقصاص خون پدر دست بخنجر بری و کار او تمام سازی - آن جوان سعادت نشان برای نفع سربوم خسران آنجهان برای خود اختیار نکرده جواب داد که ماها از چندین پشت غلام زاده های این بارگه ثریا جاء بوده و هستیم - اگر مولی غلامی را مصدر تقصیر دانسته یا بی نقصیر بکشد ، قتل مولی لازم نمی آید و جمعی دیگر هم از ارتکاب این فعل شنیع پهلوانی کردند - چون وعده اذاجاء اجلهم لایستاخرون ماعاة و لایستقدمون رسیده بود ، میگویند کسی از چیلہ ها بطمع شوم عاقبت خود را تباہ و روی دلیری سیاه کرده بدو زخم کرد کار آن پادشاه مجبور مغفور تمام کرد - روز دیگر که لاش مبارک برای تصدیق مردم واقعہ طلب برآورده در قلعه بر بوریای انداخته بودند ، بر که و سما بچشم عبرت نگاه کردند - از ورم جشم و تیرگی رنگ ظاہر می شد اول بخفا یا زہر بلابل می خواستند مرغ روح را از قفس قالب برآوردند این

۱ - الف - برکه درد رفته بود -

معنی از سخت جانیها میسر نیامد - آخرها زخمی چند نزدیک یگلو و متصل مینه که جای دل و جگر است ، زدند که نمودار می شد :

ز بهر چه از بهر دو روزه عیش

الحاصل بتجهیز و تکفین پرداخته بمنزل آخرین رساندند - و جمعی از خواجه سراها و ریزه منصبداران و جزوی از اسباب توزک همراه بود لیکن چون خویبهای آن پادشاه بیگناه بی تدبیری جان و مال خود را وبال دین و ایمان کافر نعمتان دنیا قبله نموده ، بیاد مردم بود ، از نهایت افسوس و دروغ عالمی همراه تابوت غلو کرده بآه و ناله می پرداختند :

ای وای سرو باغ خلافت ز پا فتاد
گلزار روزگار ز نشو و نما فتاد
آن دم که ماه اوج بزرگی غروب کرد
گردون سیاه پوش شد و از صفا فتاد

خصوص گروهها گروه از فقیران بی اندوه که بزبان اهل اردو 'لچه' می نامند ، فریاد کنان و دشنام بدشمنان گویان می رفتند :

آن دم که این قضیه بسائل نمود روی
نگرفت دست قهر چرا دهر را گوی

در روضه^۱ نصیرالدین محمد بهایون پادشاه که مدفن خرد و کلان اهل این خاندان است ، بخاک پاک سپردند و فارغ از عقاب و عذاب چند روزه اش کردند - آنقدر الفت و محبت این پادشاه بسیار بخش بمردم کم استعداد بود که تامدتی فقرای محتاج و ابن السبیل هرگز در سواری امرا لب سؤال نمی کشادند - بلکه از بعضی اهل دول مثل ظفر خان طره باز خان وغیره که

۱ - الف - می گفتند -

نان و حلوا و قاشق اوغرا مقرر و معتاد بود ، اخذ آن ترک کردند و می گفتند دست و دهنی که لذت آشنای انعام و احسان آن پادشاه شهید بوده باشد ، او از جفا کاری تمک حرامان و کم همتی بد سرانجامان باین عذاب و گرفتاری و نکبت و خواری از دنیا رفته باشد ، زبر نصیب خلقی که باز ذایقه پذیر لقمه گرم یا داغ بتن گیر اعطای قراضه و درم این وخیم العاقبتان بخل شیم تواند شد و از جمله نشانهای مغفرت و حسن قبولیت آن روح مقدس آن که همین غربای مساکین و عقیدتمندان صاحب یقین مبلغی از دستمزد حرفه و پیشه فراهم آورده آب و آش 'روز پنجشنبه' بر دروازه روضه بهایون ، پخته بارباب استحقاق تقسیم نمودند - هر که از ارباب حشم در راسته بازار و پیش دربار جهاندار بنگاه مردم احادالناس در می آمد ، بی محابا زبان بشناعت دراز کرده تلخ و تند بیانگ بلند می گفتند و صرف از مال و جان خودها نداشتند . خصوصاً حالتی که بر مردم سواری و فوج راجه اجیت منگه که از راه دور دراز برای مجرا بدولتخانه می آمد و می رفت ، این همه خفت نصیب هیچ بنی آدم مباد - راجپوتان خون جگر می خوردند و دست بخنجر و شمشیر می بردند لیکن باخلق خدا و هجوم عام بی پروا تا کجا سر بشورش برداشته در جواب و سؤال باشند ، حتی که از یاوه گفتنیهای مردم در هوای راجه بعضی کشامره چمچه فروش و جمعی از دلان بلا کوش بجرم سفاقت مقتول و به تشهیر مخدول شدند و باز دست ازین حرکت باز نمی داشتند - در حق این دو برادر خود چه توان گفت که چه قدرها دعای بد بستر و علانیه میکردند و منتظر انتقام از جناب منتقم حقیقی بودند که عنقریب عاید روزگار ایشان گردد - چنانچه در ماه و کسری گذشته بود که آثار آن ظاهر شدن گرفت - از آن جمله آنکه :

—:0:—

۱ - الف - سواری - ۲ - الف - دعاوی -

کوچ نواب امیرالامرا ، سید حسین علی خان بہادر بسمت
اکبر آباد برای فتح قلعہ و دستگیر کردن محمد نیکو سیر
پسر سلطان محمد اکبر و کشتن تواری مترسین

یکشبتبد غره شہر رجب ۱۱۳۱ ھ خبر از اکبر آباد رسید کہ تواری
مترسین برہمن سرگروہ بکسریہ ہای متعینہ دولتخانہ و بعضی از مرزایان
حمیت بیگانہ کہ امداد طالع خداداد و مساعده بخت ازلی بنیاد نداشتند ،
شاہزادہ محمد نیکو سیر پسر سلطان محمد اکبر بن حضرت عالمگیر را کہ بعد
آوارگی پدر در سن چار سالگی بدست مردم پادشاہی افتاد و بحکم جد بزرگوار
با لواحق و توابع خویش در قلعہ اکبر آباد بقید بودہ چہل و پنج سالگی
رسیدہ و محض بر در و دیوار سنگلاخ چشم حیرت کشادہ درہای دولت و
تدبیر بر روی خود بستہ دید حتی کہ گاو یا اسب درین ایام شورش بنظرش
در می آمد ، حیرت زدہ از حضار پیشگاہ دربار می پرسید کہ اینہا را چہ
نامند و از اجناس حیوان کدامند ، بنفاق سادات عالیدرجات و شہرہ اینکہ
مدعی خون برادر زادہ خود شدہ از حبس برآورده بر سر برجی از قلعہ بچشم
رعایا بر آوردند کہ تخت سلطنت بجلوس میمنت مانوس این والا نژاد کہ ہم
بارت و ہم باستعداد شایان رعیت پروریست پایہ ہمدوشی عرش و کرسی
یافت . عوام کہ اولئک کلانعام ذہن رسا ندارند ، بارادت و بیعت زبان
اقرار کشادند و بطمع شوم اکثری از سادہ ترکان و بی برگان نام سپاہگری
بر خود بستہ داخل قلعہ شدہ زرها بخاک برابر دامن دامن پر یافتند و نمی
دانستند کہ وبال و خہار این دو روزہ نشہ ہوش ربا بکدام روز سیاه خواہد
نشانید و شہرت دادند نواب نظام الملک حاکم مالوہ و راجہ جی سنگھ سوائی
زمیندار انبیر و راجہ چھپیلہ رام ناظم الہ آباد وغیرہ متفق شدہ باعانت و

۱ - اولئک کلانعام بل ہم اضل - قرآن - ۸ - ۱۸۹ -



امداد آن بیچاره و بی استعداد رسیده پیکار طلب میدان مبارزت شده اند .
 سید غیرت خان خواهرزاده سید حسین علی خان امیرالامرا بهادر که
 بصوبه داری مستقرالخلافت اکبر آباد استیاز داشت ، بلند حوصلگی را کار
 فرموده با مردمیکه حاضر وقت بودند ، پای ثبات از دست نداد تا اینکه
 سید حسن خان فوجدار گوالیار و بعضی زمینداران آن اطراف و جوانب
 وغیره رسیدند و در شهر عمل و دخل مدعیان ترویج و تنفیذ یافت . در
 همان چار دیوار قلعه هر کرا خواستند بمنصب و خدمت بی اصل نواختند .
 از وصول این خبرها واقعه طلبان شهر دهلی و عوام الناس قریه و برگات
 بر نیرنگی تقدیر بی نبرده زبانها بطعن این بر دو برادر درکشادند و داد
 وقاحت دادند . زمانه عجب داد مکافات داده شومی کورنکی در کم مدت
 بیاد افراه گرفتار کرد . بقول بعضی که فراین عنایت و مهربانی از بند نیکوسیر
 باین بر دو برادر و بعض دیگر از امرای کهنه عمله مثل محمد امین خان وغیره
 رسید که سلطنت هندوستان بازچیمه اطفال و از عالم رؤیای خواب و خیال
 نیست که از ورثه بزرگ در گذشته باصاغر مقرر کردند و قید و حبس و
 قتل و اسیری محمد فرخ سیر بمقتضی اراده ازلی بوقوع آمده . الحال باید که
 از کرده نا کردنی نداشت کشیده و سر خجالت در داسان عجز پیچیده روی
 انقیاد بدرگاه ما آورد که سبقت نرم بر غضب و محلی مراتب و مناصب
 بهمان دستور خوابد بود . باظهار بعضی نواب قطب الملک را نشت تمول و
 اشتغال باسباب تعیش و تجمل اربن آورد که همان عزیز بی تمیز را باید دید
 و باکبر آباد رسیده آورد و از ریخن خونهای بی حساب و کراتاری خاکی
 خدا بعذاب و عقاب اجتناب ورزید لیکن از آنجا که صاحب داعیه های ولی
 الالباب را در همه حال پای ثبات از جا نمی رود ، همین که این انچه
 شورش بمسامع فیض مجامع نواب امیرالامرا رسید ، از غضب بر خود رسیده
 و تقید ماعت نجوم و تقدیم سعادت و نحوست رسوم نیرداختند از ناره داری
 شائسته خان مرحوم که تعلق باملاک ایشان گرفته کوچ برموده در حویلی
 اسد خان مرحوم فروکش گردید . بنا بر رسم و عادت ، تازه پادشاه از غم

و فکر عالم بی پروا را دیده ، خلعت رخصت برای از هم پاشیدن غبار فتنه که برخاسته بود ، یافته هفتم شهر رجب بر باره پله دایره لشکر فیروزی اثر گردید و هنگامه نگاهداشت سپاه و کسب و کار بر بیدمستگاه که می یافت ، مید عبدالله خان برادر کلان اکثر برای ملاقات و مشاوره پیش امیرالامرا برادر خرد می آمد و از خبرهای تراشیده مردم ، شاید که اصلی هم داشته باشد ، آنچه بگوش خورده ، حرفش همین که برای چه هنگامه آرای محاربه باید گردید - چه مضایقه اگر همان مدعی سلطنت را از اکبر آباد باید طلبید ، چه اگر اختلال و زوال جاه و حشمت و سستی پایه رفعت بخاطر بگذرد ، بالفعل بفضل ایزدی و اقبال سرمدی از حطام دنیوی و روزگار و اعوان و انصار آنقدر ها سامان معد و مهیا داریم که باوجود تمکن او بر سلطنت و اغوای بعض از حسد پیشهای هیچ یکی از امرای عظام و دنیاداران صاحب احترام را دل و دست آن بنظر نمی آید که بما خواهد پیچید .

این مال اندیش حقیقت کیش از استبداد خود در نگذشته سری بدین خیالات نمی آورد و می گفت که ریاست و بهادری ما اقتضا نمی کند مقدمه را که زاغان چند بو اوایلای بیمعنی سبب افساد کارهای سلطنت ساخته و پرده از روی کارهای چند بر انداخته باشند ، بر تدبیر عقلای دور اندیش و کنگاش محبان صداقت کیش رجحانی داده آید . باید که بااستعجال بر موقف شورش رسیده دستبرد خانه خرابان تماشا کرد . درین ضمن که بنا بر تهیه اسباب سپاهی و جمع مواد نبرد قریب یک ماه وقفه لشکر نصرت پیکر بر باره پله اتفاق افتاد . از قدرت قادر بیچون کسلی بمزاج آن تازه نهال جوئبار سلطنت راه یافت . چنان مسموع شده که هم در مدت قید تپ دق عارض وقت گردیده بود . در هنگامه دستگیر کردن مجد فرخ سیر و تلاش پادشاهزاده های دیگر بحسب نصیب و قسمت همین جوان که بوجاهت و

۱ - الف - بنا بر تخت نصیب وقت -

فراست مقبول و مطبوع طبایع انام شده بود ، بدست عزیزان آمد و بسبب اضطراب هیچکس از تشخیص مرض مطلع نگردیده بر تخت سلطنت اجلاس نمودند - بنا بر این معنی که از توره سلطنت خاطر جمع نداشتند فکری بوده نواب امیرالامرا پیشتر قدم براه نمی گذاشتند تا اواسط رجب طوطی روح آن نخل بهشتی باشیانه خلد پرواز کرد -

—:0:—

جلوس برکت مانوس رفیع الدولہ برادر رفیع الدرجات شاہ مرحوم

پادشاہزادہ رفیع الدولہ برادر کلانش را از جہاں اساری بر آورده
بسلطنت برگزیدند و ازین دغدغہ خاطر جمع داشتہ از کنار دریای جمنا
روانہ اکبر آباد شدند - ہجوم افواج فتح امتزاج دران دشتہای پهن طرفہ
صلابتی داشت کہ از ہر طرف لشکری موج مانند جیحون و جوانان
نہنگ تمثال سباح دریای خون بنظر در می آمد - بحر عبرت نامہ نیز
بہر بیدستگاہی پیامردی صاحبان بیان ناتوان غبار آما دست بدامن عزیزان
می رفت و بچشم عبرت نگاہ تماشای احوال خلایق مختلف اقبال می نمود -
چون مری وقت را سری بحرف سوزون بر جگر خون بود و سخن حالی در آن
وقت شگفتگی خاطر می افزود ، مطالعی از خاطر نقیر سرزد کہ در سواری
بعرض رسانید و بعنایت مری مورد تحسین گردید - آخر الامر قصیدہای
ترتیب یافت - دو سہ بیت از ان می نگارد :

غبار فوج بود آیہ نشان ظفر
سواد سورہ فتح است ترحمان ظفر
عبور لشکر رسید کنار بحر چمن
سبک خرا می موج است ہم عنان ظفر
چہ جان برند کجا دشمنان قلعہ نشین
کہ پایہ پایہ رسید است نردبان ظفر
بگرد حلقہ چشم عدو چو مژگان شد
ہر آن خدنگ کہ برجستہ از کمان ظفر

بلاست تیغ پر آفت نشان که قبضه* او
 ز زردی رخ اعداست زرنشان ظفر

در عین اشتداد موسم گرما بیست و یکم شعبان به سکندره ظاهر آگره رسیدند
 واحدی را مدعی امداد و اعانت جمعی متحضر که فی الحقیقت برای خود
 رئیس زندان قرار داده بودند، ندیدند - سه روز دران منزل^۱ فتح شامل که
 در جنگ مجد فرخ میر با مجد معزالدین همدران مکان ظفر نصیب شده
 بودند، تیمناً فروکش کرده روز چهارم در باغ دهرآرای تشریف ارزانی
 داشتند و عام مردی و مردانگی افراشتند - تردد های نمایان از محاصران
 قلعه بوقوع می رسید و متحصنان نیز داد تهور^۲ داده به تیر بندوق و
 گلوله توپ کنجشک را نزدیک دیوار رسیدن ندادند - از سادات عالی
 درجات باره، همه جانفشانیها بظهور رسید و اکثری از جوان شهادت پیشه
 هدف تیر بندوق و جزائر شدند و بگفتگوی عوام درجه^۳ شهادت یافتند و
 نیک نام السنه^۴ انام گردیدند - منجر خان افغن لکهنو^۵ پای استقلال
 افشوده در قید قیود مردم صادر و وارد قورق خوبی کرد که پنج هزاری شد -
 حیدر قلیخان با آنکه خراسانیست گرد و پیش قلعه بامستقلال می بود و
 تدابیر صائبه از مورچال می اندیشید تا آنکه نقبهای متعدد زدند لیکن آدم
 ضعیف خلقت تا کجا در کوه متحصن که خندقش بعمق چاه و کنگره و باره
 اش باوج ماه رسیده باشد، سر بسنگ زند و جان و دل بیفائده کند -
 حیدر قلیخان از مصالح قلعه گیری توپ و جزائر و فرنگیان هزار بسیاری
 همراه داشت و تعداد توپ و ریهکه و جزائر و بندوق و باکچه بچه اندرون
 قلعه را خود حسابی نبود لیکن خواه از بی توفیقی ید از رحم دلی مجد نیکو سیر
 می گفت که سپاهیان بیچاره رعیت ما را که پایه^۶ فرزندی دارد، عبث
 نکشید و انتظار افواج از راجه جی سنگه سوانی و چهبیله رام دانستند
 که در صورت هجوم مردم یک مرتبه از قلعه برآمده باید

۱ - الف - پندر - ۲ - سموگره -

دستبردهای نمایان کرد و از فوزان و حرمات دولت نما قرعه سعادت و شقاوت باید زد و از چشم بند تقدیر ازلی غافل بوده نمی دانست که پپای خود در دام افتاده - بکسریه‌های کفره از بیحفاظی ضربهای گلوله در برابر مسجد بیگم صاحبه که محاذی دولتخانه ارک مبارک است ، سر می دادند - چنانچه به اکثری از عبارات ترپولیه و بعضی کنگره مینار و زینه سر می زد و دیگر عبارات سنگین شهر از صدمات پوشربای توپهای قلعه کشا ضائع شد که تعمیر آنها مبالغ گران سنگ باید که میزان قیاس بر نسنجد - ازین طرف نیز توپ شیردمان غازی خان و غیره ضربهای سخت سخت که جگرهای حاضران لخت لخت میکرد ، رسانید لیکن خرد و بزرگ هندوستان می دانند که قلعه سنگین و متین که از تنگ درزی سنگها که گویا از یک قلعه کوه تراشیده اند و عرض دیوارش نیز از بیست گز متجاوز نشان دهند ، در هفت اقلیم که تعمیر یافته باشد این همه تلاش مردم شجاعت پیشه و بهادران مرگ اندیشه هیچ کار نمی کرد تا اینکه در عرض یک ماه اکثری از شکم بنده های زر قبله که بگمان فاسد و خیال باطل داخل گردیده خود را از اعوان و انصار آن جامعه کفار می گرفتند ، از تنگ معاشی آذوقه بتنگ آمده در پرده شب خود ها را برخاک و سنگ انداختند و بدست محافظان مور چال گرفتار آمده بحضور نواب عالمیان مآب رسیدند و بیدلی مردم فتنه مرشت و صیه روزی تواری مترسین که بخطاب راجه بیربر و منصب پنج هزاری مغتخر شده بود و قلت آذوقه غلات و بعض ذخیره‌های کهنه از ماکولات که طبایع را بی تلاش بهلاک کشد ، معروض گردید - نواب بمقتضای ترحم ذاتی حکم انتزاع زر های پادشاهی که آب سبیل شده بود ، کرده و روادار قتل و اسیر مردم مستامین نمی شد و خلاص می کردند - همدرین اثناء راجه جی سنگه سوائی زمیندار انبیر ، بتحریک تهور خان و غیره مردم پادشاهی که در عهد محمد فرخ

۱ - ب - بکسر سرهای - ۲ - الف - بیحفاظی - ۳ - الف - فاعل - ۴ - الف - فاعل

میر مرحوم نیز نسبت بعقیده و اخلاص سادات ضایف نبود ، از متوطن مالوفه خود دل بر داشته و بزسم راجپوتیه که هرگاه دل نهاد مرگشوند ، جامه های زعفرانی در بر و گیاهی سبز بر سر گذاشته از مسکن خود حرکت مذبوحی نموده در هرگنه توده تانک که می گروهی اکبر آباد باشد ، رسیده بر زبان رفت که معامله قسم دیگر است - اگرچه از استماع این خبر وحشت اثر قدمهای بعضی از جا رفت و رنگ بر روی شکست ، نواب قطب الملک سید عبدالله خان بهادر نیز با تازه سرو جوئبار سلطنت از شاه جهان آباد باسامان بسیار نهضت فرموده هم از ان راه می خواستند که متوجه تخریب ملک و مرزوبوم آن زیاده سر گردند لیکن بنازم حوصله این بزرگ همت عالی اندیشه را که بالفعل سید دلاور علی خان بخشی فوج خود و میر مشرف و ظفر خان طره باز را در عین طغیان برسات بهراولی سمت فتح پور فرستاده فرمودند که از تنبیه کهان جات متحصن قلعه فتحپور پرداخته سد راه پیشقدمی راجه جی سنگه باشند - خود بدولت نیز مؤکد و ممدد بله و یورش بر قلعه بودند و هم توجه خاطر بمقابله آن خیره سر داشته به برادر بزرگ نوشته که زنهار متوجه دیار کفار نبوده هر جا که رسیده باشند ، مقیم همان دائره باید بود و الا بهمین سمت تشریف آرند که با یکدیگر مشاورت مملکت داری باید کرد - از آنجا که مؤیدان تائیدات الهی را از سیاهی فالیز حسده شرارت انگیز اصلاً توهمی بخاطر نبوده ، جی سنگه و دیگر مردم ناعاقبت اندیش نمی توانستند مسابقت کرد تا اینکه کوکب اقبال قلعه نشینان از اوج رفعت بحضیض ذات بهبوط کرد یعنی دو سه کس از امرای عظام شان که بتطمیع و ترغیب مردم مورچال بر آمده بودند ، بدست عقیدتمندان حقیقت کیش اسیر شدند چنانچه بحضور رسیده محبوس گشتند و از واژون کاری اختر سلطان محمد اصغر نامی برادرزاده محمد لیگر میر که بخمال باطل پیش جی سنگه رسیدن از قلعه خود فروهشته بود و می دانست که جماعتی بطمع خام رفیق او بوده در طریق آوارگی رهنائی خواهند کرد ، از اتفاقات بدست مردم چورامن جات که درین

سلطنت دزدی و رهنزی مطلق از آنها رفته ، درجاعه خدام بمناسب مراتب که منتهای آرزوی والا نسبتان بوده استیاز دارند ، افتاد - ظاهراً بدره‌های اشرفی قریب بیست هزار روپیه همراه داشت ، بمعنی نقد حضور نواب رحیم دل کریم الاخلاق آوردند - حکم نگهبان داشت شاهزاده فرمودند - زرهای آورده و خلعت خاصه و ده زنجیر فیل برای چورامن مرحمت شد - مخلصان را پایه اخلاص و اعتقاد بر افزود - بعد از چندی منصبداران دیگر از مغل و راجپوت از قلعه برآمدن گرفتند - دهمی بیستی که بحضور بندگان عالی می آوردند و حضار بزم سرور استفسار زندانیان دیگر می نمودند - ظاهر می شد که کار بر قلعه نشینان تنگ است و از کرده نا کردنی پشیمان - و دیگر از جمله احسان الاهی نسبت بمنظوران افضال نا منتاهی آنکه گندم و غلات دیگر اجناس از نخود و برنج و روغن و گوشت که طبیعت انسان بان تنویت یافته مضار و مشاق را متحمل تواند شد ، مطلق در قلعه نبود مگر موته و ماش بوسیده بفت هشت ساله که سائر حیوانات و دواب میل بدان کم می کردند ، ذخیره ها بوده - بعضی جان بزر فروشان در پرده ظلماتی شب از راه کنار دریا بسته های آرد و اجناس دیگر پانی قلعه برده کنگره نشینان ر مطلع کرده برسن و علاقه بانها می رسانیدند و مشت زری در حق السعی یافته گاه سالماً و گاه خامراً رجعت می کردند و چون معلوم شد ، بعضی از توپچیان همین مورچال بطمع شوم روادار این معنی بوده و نمک حرامی را مستحسن داشته بودند - بعقیدتمندان جان نثار تاکید رفت که اگر هم پشه ای در هوا پرزند و حبابی از دریا سر برآرد ، آنرا به تیر بندوق بخاک نشانند و این را بیاد صدیات بهوا فرستند - تدبیرات صالحه بکار رفت - از صد کس متجاوز که در پیشه شناوری قطره مانند غرقه دریا شدند و موج تمثال آرمیده خرام مطح آب بودند ، نوکرها گرفتند که هرگه حرکتی خلاف قاعده از آب سرزند ، تنی چند از ان طائفه بنرمند خود را بآب بزنند تا هر که از قلعه نشینان غرقه بحر خجالت می شده باشند یا از کافر نعمتان بیرون اراده فاسد رفتن اندرون داشته باشد ،

ماهی تمثال گرفتار دام قهر ساخته پیامها رسانند - درین صورت که ابواب
 رجا بران جماعه ضلالت پیمانها از همه سو بند و غلغله عدالت و فیضرسانی
 سادات بلند شد ، فلعه نشینان از اندوخته خاطر خودها مایوس مطلق
 شده بزبان بعضی برآمده پیغام عجز و استدعا قول و پیمان جان بخشی
 کردند - از انجا که ذات نواب عالمیان مآب محض بصلاح کار و تدابیر
 روزگر مهذب است ، بعضی از افاغنه که قدم خدمت داشتند ، از برادری
 معظم خن جماعه دار بیرون قلعه فرستادند که مجد نیکو سیر را باتوابع
 و لواحق بیارند و آن جماعه ضلالت پیشه و تواری مترسین عاقبت خراب
 غوایت اندیشه را زنده گرفتار کنند - از انجا که آب و داله آن صید
 گرفتار پنجه اجل آخر شده بود ، از حیات بیمزه ممت را متفوق دیده خود
 را خود کشت - بسمل واری آورده بودند - طاقت آن نداشت که جواب
 پرسیدها معروض کند - در طرفته العین جان داد و سرراه بر خاک خواری
 خفته عبرت گه دیگر گمراه ها گردید - مردم فدوی شب بهانجا توقف
 کرده روز دومی بیست و نهم شهر رمضان المبارک ۱۳۵۵ مجد نیکو سیر را
 با برادر زاده و دومی که بنسوت گرفته بابا مثل نام گذاشته بود و ظاهراً
 این هر دو برادر را حضرت عالمگیر به فتح قرین و فتح مبین شریف تسمیه
 بخشیده بود ، برابر هم بر دو فیل سوار کرده با فوج بسیار بدربار نواب
 آوردند - هجوم مرد و زن از لشکری و شهری که بر همه تماشا که
 قدرت الهی بودند ، حساب نداشت - روز گرفتاری بران دو بیچاره سیاه تر
 از شب کور بود - باری همینکه اندرون سراچه های اقبال داخل کردند ،
 نواب بمقتضای حفظ آداب خود یکسو شده فرمودند که در فلان رانوقی
 که شایزاده پیشین هم در انجا داشت ، برسه کس را یکجا نشانده - بعد
 از لمح خود تشریف بردند - آن ساده مرد پردرد که در محاوره و مکالمه
 زنان محل ایام عمر صرف کرده بود ، بمجرد دیدن تمام قد برخاسته بزبانیکه
 از محاوره مردان بیگانه باشد ، الفاظ عجز و الحاح برای جان بخشی خودها
 ظاهر کرد و سلامهای خلاف قاعده بجا آورد - نواب بمقتضای حفظ ادب

دستش گرفته منع فرمودند که خاطر جمع دارید و این خانه را بهتر از آن
 شمارید - در اینجا بدست کفار گرفتار بودید - در اینجا هر همه خدمتگار شما
 خواهند بود - بعجز تمام ظاهر کرد که تا امروز از صغر سن بچهل و پنج
 سالگی رسیده ام - گوشه دامن مرا هیچکس ندیده بود - این زاغان سیه
 بخت افترای بینگامه نموده مرا از مسکن عاقبت بمحشر مذلت انداختند
 خواجه مرا از سرکار پروانگی باید که در قلعه رفته تسلی والده مشفق و دیگر
 مردم محل کرده بیاید که آن هر سه اسیر دستگیر مشمول توجهات نواب
 عذر پذیر و محفوظ و مامون از عذاب جانگیرند - این هر سه تن را در
 خرگهی بستر و بالین از تجمل و قالین و دیگر ضروریات بخدام معتبر حواله
 داشته ترتیب کرده ، دادند و تاکیدات متواتره در ضبط خزاین و افشای
 دقایق و گرد آوری احوال منتشره بکار رفت و جماعه معتد بر دروازه
 نشستند - هر که از لشکر خود و مردم گمراه برآید ، بی تجسس و تفحص
 نگذارند - اموال بسیار از جیب و کنار پیاده و سوار بر آمد
 و بقید ضبط در آمد و خزائن درونی که اندوخته سلاطین سلف بکف
 کرامت شرف این شائسته خلف شاه نجف حواله رفت که از زندان قفل
 و بند خلاص داده باصناف سپاه و مردم دولتخواه و محتاجان بیدستگاه
 مرور ایام و تقریبات واجب الانعام فائز گردید - نوبت فتح تا سه روز
 بلند آوازه گردید و مژده جانفزا بگوش دوست و دشمن رسید - فدویان
 جان نثار ندور فتح گذرانیدند و ریا کاران غرض بنده برجان کاسته بحسب
 ضرور لابد کنان رسیدند - صدای تهنیت از هر سو بلند شد و زبان پرزه
 سرایان بیصرفه گو بند شد - در همان شب شتر سواران مژده رسان پیش
 نواب قطب الملک سید عبدالله خان رسیده مرور افزای خاطر حاضر و غائب
 شدند - بحسب نمود اهتزاز گونه برای آن بوسف زندان اخوان نیز پیدا شد
 از جوار سرای چهارته و کامان بهاری که مضرب خیام پادشاهی بود ،
 نهضت فرسوده در سیه کیوج بموضع کراولی بهفت کسروپی
 مسافر انخلافت اکبر آباد که رو بر راه راجپوتانیه واقع است ،

وقفه لشکر معلی گردید. نواب امیرالامرا بهادر نیز بعد ضبط اموال و خزاین و تعیین قلعه دار و محافظان اماکن بتاریخ بیست و یکم شهرشوال ۱۱۳۱ از باغ دهرآرای کوچ فرموده در دو روز بکراولی رسیده بملاقات برادر و ملازمت گیتی خدیو حیرت نظر مسرور و معزز شدند. از وقوع این مقدمه دولت افزای که در وهم و خیال مردم کوتاه بین نبود، کمر خیره سران یکسر شکست و غبار فتنه و فساد از هر سو فرو نشست. لیکن راجه جی سنگه بمقتضای خبرگی ذاتی از جائیکه رسیده بود، برنخاسته رفتن خود را بموطن موقوف بر آن داشت که این بر دو برادر با رئیس خود بدبلی بردند و من بعد از چندی که عرق انفعال به او پاک نداشت پاک کنم آمده شرف ملازمت خواهم دریافت. بالفعل من بر سر راه حد خود نشسته ام و ترک وطن گفته، چه زبانزد مردم شده بود که آنبیر را وقت آمدن این طرف به براهمنه بخشیده بود. کسان خود را پیش مهاراجه اجیت سنگه که در رکاب حضرت ظل سبحانی و در خدمت این دو برادر بانی مراتب قدردانی، شرف حضور داشت، فرستاده از منصوبه زمیندارانه دری در آشنائی و دری بخیرگی می زد و این خبرها بر مزاج وهاج نواب امیرالامرا بهادر هموار نبوده موجب پیچان غبار غضب می شد. درین ضمن نیرنگی تقدیر خلی دیگر درمیان آورد که مزاج مقدس نوجوان حیرت پیشه شب وروز گرفتار اندیشه، یعنی محمد رفیع الدوله شاهجهان ثانی از مرکز اعتدال انحراف ورزیده به سقم و اختلال گرائید. زیاده بریک ماه صاحب فراش سخت بوده گاهی به بار عام و به تنفیذ احکام نمی توانست پرداخت. این دو برادر کوه تمکین برگز و سوسه ازین مراتب بمخاطر نیاورده به تشیید ارکان خلافت و تمهید مراتب سلطنت می کوشیدند و در اظر عوام نیز لشست و برخاست سلاطین از عالم قیود و قیام مهره های شطرنج و انموده حرفی که بمیان می آمد، از وجود و عدم و صحت و سقم هادشاه در گذشته سلامت و نکابت این بر دو برادر غمین و خرم می بودند

۶ - ب - کتابت -

تا اینکه هفتم شهر ذیقعده ۱۱۳۱ شاهجهان ثانی بقول عوام از خفگی روزگار و حسرت چیزهای مختار از تخت سلطنت که بجز نام ناکام در میان نبود، بر تختهٔ مرگ دراز خوابید. این عزیزان از نهایت ضبط نگذاشتند که دقیقه ای در مراتب مملکت داری و انقلاب روزگار که در شاه گردیهای بی اختیار بروی کار می آید، از افراط و تفریط راه یابد. مگر همینکه جامعه بر غلط قیاس از تقدیرات ایزدی چشم پوشیده افترا می کردند که اینها بروباه بازی در آمده تازه گلهای چمن خلافت را خص پوش گلخن حدشان ساخته بمزور می خواهند که یکی ازین دو برادر افسر ریاست بر سر و قبای سلطنت در برگردد. این معنی در وهم و خیال ایشان نمی گذشت. نعود بالله مما یفترون. مادات عالید رجات را انتزاع سلطنت از سلسله چغتاییه برگز مطمح نظر و مرکوز خاطر نبود و خیر سلطنت که بمشیت ایزدی در کم فرصت بوقوع می آمد، شهرتهای غیر واقع برای ایشان بر روی کار می رسید.

جلوس برکت مانوس حضرت محمد شاه بادشاه غازی خلدالله ملکه و سلطانه

لاچار فوجی ہریاست سید غلام علی خان بشاہجہان آباد فرستاد۔
پسر جہانشاہ مرحوم کہ محمد روشن اختر نام دارد، طابیدہ پانزدہم شہر
ذیقعد ۱۱۳۱ بزیبا خلعت خلافت آرامتہ درچشم جہانیان جلوہ افروز
معدلت ساختند و بلقب محمد شاہ ملقب و موسوم کردند۔ جوانیست
وجیہ و شایستہ و نسبت بہ برادران دیگر در حرف و حکایت دلیر و بایستہ۔
نعش آن حسرت سفر عالم کمرانی بمدفن چغتائیہ کہ عبارت از روضہ
ہمایون بادشاہ مرحوم است، فرستادند۔ باری ازین دغدغہ نیز خاطر جمع
داشتہ بقصد تنبیہ و تادیب جی سنگھ خیرہ سر بیست و دویم شہر ذیقعد
۱۱۳۱ از کراولی کوچ کردہ بیست و نہ روز در فتح پور وقفہ ہر دولشکر
واقع شد۔ مہاراجہ اجیت سنگھ پسر راجہ جسونت سنگھ کہ بخاطر
داشت این دو برادر ننگ و ناموس خود را بیاد دادہ عضد قوی اینہا بودہ
و ہست، اکثر در مشورت شریک بودہ نوشتجات و پیغام بہ راجہ جی
سنگھ کہ باری از استقامت راجپوتیہ پای جرأت او بھیچ باب کمی نکرده،
می فرستاد تا اینکہ بعد رد و بدل بسیار زری بی تعیین بقول بعضی بیست
لک روپیہ و بزبان جمعی کم جہت استخلاص النہر موطن سالوہ او کہ
بہ برہمنان دان ارتھان کردہ آمدہ، در تودہ تانک با اکثری از بندہ ہای
پادشاہی و الوسی از قوم خود پا قائم کردہ نشستہ بود، فرستادند و شہرت
یافتہ کہ زر عنایتی بابت کتخدائی او کہ بادختر اجیت سنگھ کہ از مدتی
منسوب بودہ، دادند۔ پھر تدبیر و تزویز ملکداری روز جمعہ بیستم شہر
ذی الحجہ ۱۱۳۱ از فتح پور کوچیدہ نزدیک کراولی دائرہ شد۔ شنبہ
پگاہ آن با کبرآباد رسیدہ در احاطہ چار دیوار پختہ باغ دہر آرای کہ در
وسعت مکان از عالم چار رکن عناصر اربعہ محیط قوام ابدان اشخاص لشکر

شده بود ، فروکش نمودند و افواج بحر امواج برای تصفیه و تزکیه خار و خس فتنه و فساد بعضی از قوم جات که درین سرزمین از قرون پیشتر و دهور بسیار بخیرگی و سرسختی' اشتهاار دارند ، بلکه سلاطین عالی مقدار امرای عظام را همواره به تنبیه و تادیب مفسده این ملک که به بینه زبالتزد عوام است ، مقرر داشته اند ، رخصت می یافت که بعضی حرکت خلاف قیاس ازین جامعه کناس بوقوع آمد یعنی شتران بار بردار سرکار قریب یک صد قطار غارت کرده بردند و نزدیک معد آباد پانزده کروبی از اکثر آباد ، در اماکن خودها که گزهی' های خام بمتانت تمام احداث کرده اند ، سری بکنج دزدیده' در خوف و رجا بسر می بردند . سید دلاور علی خان بخشی سرکار با جوانان جرار و پیکار طلبان کرار' که هر یک چون جوهر های چشمه' آبدار خنجر و شیرنیستان تیر پیکان شرر بودند ، بتخریب فتنه طاغیه رخصت یافت . این عزیز دلاور و بهادر یک هفته تردد های نمایان کرده مفسدان را اکثر قتیل تیغ آبدار و آواره وادی فرار ساخته سرخرو و ناجو بحضور دولت ظهور رسید .

—:o:—

۲ . الف . احرار .
۳ . الف . احرار .

۱ . الف . سرشیخی ، ج . سرشیخی .
۳ . الف . ورزیده .

نهضت فوج ظفر موج امیرالامراء بهادر بسمت صوبه اله آباد
بقصد جنگ گردپہر بہادر و رفتن
راجہ رتن چند برای صلح

درین اثناء اخبار موحشه از طرف اله آباد و پتنہ و پورب دیار رسیدہ کہ گردپہر لعل ملقب بہ دیا بہادر برادر زادہ راجہ چھیلہ رام متوفی ، ناظم اله آباد ، بمقتضای حادثات سن و شوریدگی احوال نظر بوفور اسباب دنیا کہ از مدت ابتدای سلطنت مجد فرخ میر مرحوم برای شان میسر بودہ ، تن بمطاوعت نمی دہد و بعضی از خزاین فرستادہ مرشد قلی خان حاکم بنگالہ و اکثری از اموال تجارت پیشہ ہا بحیلہ و حوالہ داشتہ بحضور نمی فرستد ۔ از جناب فیض مآب ارشاد نامہا قرامین مطاعہ بمواعظ و اندرز از عنایات پادشاهی و الطاف این ہر دو برادر منظور و محفوظ الہی درباب حصول سعادت و ملازمت بندگان حضرت و اشتہال کرم از جناب خلافت سمت ترسیل یافت ۔ آن برہمن زادہ خودی پرست چون گوسالہ شیر مست ، در عرضداشت خود حرکتی چند کہ ناشی از حسن ادب نباشد ، التماس کردہ اینکہ ہنوز مرا از مام عم خود فراغ نیست و رسوم شیون و زاد آخرت کہ بزبان این طائفہ کریا کرم گویند باقی ۔ ہم دربن مکان لب دریای تریپی کہ از سہ دریای گنگ و جمن و سرستی دریای بصلابت و ہیبت یکجا می رود و معبد پراہمہ ہنود است ، باید بود ۔ تا یک سال بر آمدن من ازینجا بشرف ملازمت بندگان حضور معلی نمی شود ۔ سید شاہ علی خان و بعضی دیگر کہ نا دیر باز پیش چھیلہ رام بطلب خزاین و اموال پادشاهی رفتہ بودند ، دربن ضمن از ہنگامہ های حیرت افزا و انتظار اوامر حضور معلی مسابقت تمی توانستند کرد ، مامور شدند کہ او را از اله آباد ، اگر بمقولیت برآید ، روانہ صوبہ اودہ و سرکار لکھنؤ و گورکھپور نمایند کہ ہنظم و نسق صوبہ داری

آنجا و فوجداری سرکارهای مذکور از پیشگاه خلافت و اعانت بندگان پادشاهی کوشیده و بااستحکام قلعه و حفظ اموال سعی بلیغ نماید و الا خود مستعد تنبیه او بوده بحضور بر نگارد که افواج دیگر باخراج او فرستاده آید. اتفاقاً میید مذکورا بسبب بعضی امور پله شوخی او گران دیده و مال اندیشی را کار فرموده معروض داشت که آنچه لوازم مواسات و مهربانی بود، بآن شیر جنگ نادیده از شهزاد پور بنوشت و فوائد خاطر نشان او کرده لیکن او را نکبت خانه خرابی نمی گذارد و بااستحکام برج و باره قلعه متین و حصن حصین اله آباد و جمع ذخائر از غلات مشغول است. از این خبر وحشت اثر مزاج بندگان نواب عالی برآشفته حیدر قلی خان را باکثری از مردم پادشاهی متعینه آن سمت فرموده حکم به بستن پل دریای جانا و عبور پیشخانه کردند. در کم فرصت پل تیار شد و بنا بر تدبیر ریاست تخمیر از امرای متعینه خود را حکم بمرور شد و لشکر بامن و آسائش از دریا گذشت. چون ذات شریف مقید بسعادت و نحوست اوفات بر ضوابط اهل تنجیم نیست که بهانا هرچه مختار سعادت مندان ازلی است، همان سعید و برچه متروک ایشان، از سعادت بعید، سوم صبرالمظفر روز جمعه از باغ دهر آرای سوار شده و برسم ادب پرستان از پیش خلافت خلعت رخصت یافته از راه دریا برکشتی سوار در باغ جهان آرای بیگم صاحب نزول فیض حلول فرمودند. کشتی را بحر فیض در آغوش و دریا را از موج گهر عرق نثار در جوش، دریا از سطح آب فرش حریر موج وار گسترده و مابی در مراتب خدمت زبانی معذرت گم کرده، موج شمشیر آبدار مغربی بفتح و نصرت بنظر گذرانیده و گرداب گرده سپر پیشکش عرض رسانید. حباب بتاشای لقای فیض انتہاء چشم کشاده دست بدعا بر آورده و مهاس گذاری قدوم فیض لزوم نفس می شمرد. القصه بمقتضای صوابدید ارکان دولت حیدر قلی خان را که بتهور و تدبیر جنگ تفنگ و تیر ششمر بود و در سواد سورت بندر و پورپ دیار از دستش کارهای نمایان برآمده، بر سر منقلا روانه اله آباد فرمودند که گرم و

گیرا شتافته بمواعظ بوش افزا و حرفهای بهم و رجا اورا از قلعه برآورده
اگر نقشی از سعادت بجهن داشته باشد ، باستلام آستان فیض نشان مستسعد
گردیده بخدمتی از صوبجات بهان طرف سر افراز خواهد شد والا از بهان راه
بصوبه داری اوده و فوجداری سرکار لکهنؤ و بیسوارها وغیره مستبشر
بوده روانه آنطرف شود . خان شہامت نشان در کم فرصت خود را
با رفقای کار آمدنی بالہ آباد رسانیده از هجوم حشم و خدم و وفور اسباب و
مردم در استحکام قلعه و بارہ دریافت کہ معاملہ چیست . یک دو مرتبہ
آن جوان تہور نشان از عالم مہانداری بر آدمیت افزوده خان را بعنوان
شایستہ دریافت و حرفهای خود سری بتصریح و کنایہ بر زبان آورد کہ
چون اعتماد حفظ آبروی بحضور این صاحبان از میان برخاستہ ، طبیعت
اصلاً و مطلقاً بواگذاشت این قسم سکن متحصن کہ ہم پناہی بجهت
حفظ جان و ناموس وہم در صورت ارتحال عاریتی مرا باعث نجات عقبی
است ، راضی نمی شود . عرابض حیدر قلی خان شبانروز بسعی شتر سواران
باد سوار و قاصدان سرعت درکر از استمزاج صلح و جنگ و گرمی ہنگامہ
تیر و تفنگ می رسید و ارشادنامہ ہا نیز ناشی از مراتب آشتی و پرخاش
سمت تبلیغ می یافت تا اینکہ مدت چار ماہ بچہا و حوالہ درگذشت و آن
جوان جلادت نشان سامان قلعداری از ذخائر غلات و مرب و باروت و
دیگر آلات حرب کہ تا دہ سال کفایت کند ، بہم رسانید و بر ہر شرف
و کنگرہ قلعه بلای برق نشان اجل دہان درچیدہ . درین ضمن دو سہ کرت
با مردم حیدر قلی خان کہ اکثر عرب و ارمنی و فرنگی بودند ، بعدر
گفتگو ہم شد و جنگ تیر و بندوق نیز در میان آمد . بعضی عرب زادہا
درجہ شہادت یافتند . آخرالامر حیدر قلی خان از اصلاح مزاجش کہ
مقدور خود ندیدہ دست باز گشیدہ معروض داشت کہ تابندگان عالی خود
بدولت متوجہ این سمت نشوند ، این جوان آتش مزاج از حرارت در نمی
گذرد . بنا بر آن بیست و دویم جامادی اول ۱۱۳۲ از باغ جہان آرای اوچ

فرموده بر جهرله' در باغ بلند دائره شد . همیشه دبدبه' کوچ و غلغله'
نگاهداشت فوج و آوردن ضرب توپهای محشر صدا برالسنه' افواه بود .
درین ضمن نواب قطب الملک بی تابی کرده پیشخانه خود از آب جمن
گذرانید که افتتاح قلعه' اکبر آباد حصه برادر او بود و قلعه اله آباد و
من بتسخیر همت بلندی اقتضا می توانم کشود . آخر بعد از تدابیر بسیار
و الدیشهای دور از کار راجه رتن چند با مصانع فراوان بچنگ زرگری رفت و
بهمه مکر و تزویر او را از قلعه اله آباد برآورده بحر است صوبه' اوده
و آن حدود فرستاد و شاه علی خان سید بارهه پصوبهداری و قلعداری
اله آباد مقرر کرد . دیا بهادر زرهای بیشمار از قیمت ذخائر اجناس قلعه
و دیگر تنخواه منصبداران متعینه تجویزی خود ، هرچه قدر خواست ،
ببصرفه و بیحساب گرفت .

—:0:—

۴

۱ - ب - جرأت -

تمهید رفتن امیر الامرا ، سید حسین علی خان بهادر بسمت دکن و جنگ سید دلاور خان بخشی

از انجا که قضا در کارهای دیگر بود و در بنای دولت این پر دو برادر تخلصی می خواست راه باید ، اول سر رشته تدبیر که از دست ایشان رفت ، آن بود که راجه رتن چند ، کلید عقل ایشان ، باصلاح معامله به پورب رفت . درین ضمن امیر الامرا ، به سید دلاور خان بخشی خود که بتسخیر راجپوتانه برآمده در نواحی بوندی و کوته فتح های نمایان کرده بود و اموال قیمتی غنیمت آورده ، نوشت . بشهرت اینکه برای آوردن قبایل از خجسته بنیاد رهگرای آنطرف است و دراصل بخمال بیجا کردن نواب نظام الملک ناظم صوبه مالوه و اجین برود . و در ظاهر فرمان مهر و نشن آن بیچاره حاکم و محکوم چند ناکس فرستاد که نظام الملک خود را بحضور معالی برساند . صوبه داری اگر آباد می دهم از انجا که نجات و بزرگی و فراست و سترگی و شمول کرم بر غربا و غمخواری فقرا که در ذات آن بزرگ مخمر است ، محتاج بگفتن و نوشتن نیست که او در خوبیهها از امتداد اعصار شهره زورگار است ، دریاوت که معامله چیست . از مالوه برآمده یک دو کوچ رو بهندوستان کرده راه برنانه پور گرفت و از اراده خود بر زبانهاداد . همینکه برسات آخر شد ، بطواف بیت الله می روم . این مرد بعقل و تدبیر خود مغرور که امیر الامرا ایش می گویند ، سید دلاور خان بیچاره را بطعن و طعن نوشت که جبن و غردلی تو بیش ازین چه خواهد بود که فلاں از دستت جان هسلست برد ، تعاقب هم نتوانستی کرد . دلاور علی خان را رگ هاشمی جوش زد و غیرت سیادت بر آن آورد که چار نا چار با اجل دو پیار باید شد . جمعی از راجپوتان ریاست نسب مثل بهم سنگه راجه کوته و گج سنگه راجه نرور و بعض دیگر که بموجب امر نواب امیر الامرا رفیق

طریق بخشی و وابسته نام و انگ و دست در زیر سنگ اکثر رسمیات بودند ، بر همه عهود و موثقی مؤکد بسته قسم یاد کردند و کمر همت چست بر بسته خاطر داشت این بزرگ که دولت از خانه اش آهنگ رفتن داشت ، آماده مرگ شده و براه برهانپور کوچیدند . نواب نظام الملک را بمقتضای راستی و راستکاری نزاعی و پرخاشی بخاطر نبوده در برهانپور بفراغ خاطر و جمعیت ظاہر و استتال رعایا و دلدهی غربا نشسته بود و بوجهی من الوجوه تعرض بالحوال کسی نمی کرد و شیخ انور خان پیرزاده ، ناظم آن صوبه و جمعی از رؤساء که بدید و وا دید آمدند ، باحترام دریافته لوازم رعایات مرعی داشت . چون اخبار کوچ سید دلاور علی خان شنید ، یک دو مرتبه مراسلات آشتی مضمون نوشته فرستاد که با کسی که ترک تسلط گفته چندی بحسب ضرور در طرفی انزوا گزیده باشد ، اینقدر ها پیچیدن سود نبخشند و خالق و خالق نپسندد وهم از فکر محاربه غافل نبوده . بتعین جواسیس و ہرکاره و فراہم آوردن آلات حرب و دلدهی رتقاء ہمت گماشت ، چنانچہ عوض خان نامی از صوبہ برار با فوج بسیار کہ قرابتی ہم بنواب سی دلشت ، بر جناح استعجل رسیدہ رفیق شد و همچنین اشری از زمینداران عمدہ دکن کہ از مدت دراز با نواب غازی الدین خان مرحوم رسوخ عقیدت داشتند ، آمدہ آمادہ امداد و اعانت گشتند . سید دلاور خان بیچارہ مجبور امیرالامرا جبراً و قہراً گرم و گیرا شتافته از دریای نریدا گذشت و از مزاحمت بعضی مردم حسابی بر نگرفت . نواب نظام الملک نیز دریافت کہ :

کاریکہ بصلح بر بیاید

دیوانگی برو بسباید

قبائل و عیال و اطفال خود را با معتبر مردم بقلعہ اسیرگرہ کہ عمارتی عالی برقلہ کوهی آسمان ارتفاع احداث یافته ، فرستاد و مؤکلان را ملبغی گران سنگ دل خوش کردہ مفاتیح قلعه و بعض از مصالح جنگ

از آنها درخواست - از آنجا که حسن سلوک دلنشین مردم بود ،
 اقتراحش روا شد و آرزوی او مقرون با دعا - از این رهگذر خاطر جمع داشته
 نهم شعبان ۱۱۳۲ از برهانپور بتمپیه جنگ سوار شد - در دو کوچ آمده
 رسید و ازین طرف سید مذکور هم از رهگذر تقاضای طلب سه ماهه فوج
 حضور خاطر مطمئن نداشت لیکن اجل خونها بجل گردانیده میعاد آب خورد
 اکثری در رسید - نزدیک قصبه بندی چون فاصله چار گروهی میان
 بر دو فوج مانده بود ، مردم بخشی و راجپوتیه متعینه از هر نگاه
 مسلح و مکمل شده تیار و مهیا می بودند - مردم نظام الملک از راه
 حزم و احتیاط مسابقت نمی توانستند کرد و گروه از هرکاره
 و جاسوس تعیین کرده از کم و کیف این مردم اطلاع حاصل می
 کردند و با غیاث خان و عوض خان افغان که مقدمه الجیش اقبالش
 بودند ، مشورتها می رفت و بمقتضای حزم و احتیاط صد دو عبد کس را
 از هرکاره و جواسیس معتبر بتغیر لباس برگماشته بود که اگر هم
 طنین مگس می شنیدند بکوش او می رسانیدند و اگر پشه در هوا
 بر می زد ، دماغ اطلاعات خلل پیدا می کرد . بنا بر قاعده قدیم خود ها
 فوجی از پانصد پغتمصد کس سوار و پیاده بقراولی و براولی بر آمده بر
 دور لشکر دلاور علی خان بفاصله دو گروهی گشت میکردند - احیاناً
 اگر مفلوکی از انفار سپاهیان که برای کاه می رفتند یا بیوپاری رسد بقابه
 شان می رسید بسر وقتش می رسیدند و ازین طرف هم جمعی از سادات
 و راجپوت رفقای راجه بهیم سگه و راجه گجسنگ نوبت بنوبت سوار
 می شدند - مغلان دلیرانه به پشت بر گرفته طرح می دادند - گاه بیگانه فی
 الجمله زدو خوردی هم بمیان می آمد و سواى ازین چون مردم بخشی
 دغدغه شبخون و عدم تعیین روز جنگ خاطر جمع داشتند ، بنا بر احتیاط
 به چند تیر پرتاب بیرون دائره خود انتظار حریف می بردند - بر روز و

بر شب شتر سواران سرعت بدرقه حسب ارشادهای مؤکد به سید می
 رسیدند که اتمامت در تاخیر طالب را زیان دارد - تا اینکه چهاردهم
 شعبان ۱۱۳۲ که بر قاعده دوام بخشی با پانصد کس از سوار و پیاده و
 دو سردار دیگر راجه بهیم سنگه و گجسنگه فیل سواران بتفاوت یک و نیم
 گروه از دائره خود برآمده برپشته ایستادند که بغتته غباری از فوج
 مغل برخاست و این گرگان باران دیده افواج را چند توپ مقرر کرده
 جمعی از راست و گروهی از چپ و فوجی بمقابل نمودار شد و از جهت
 مغالطه دوسه کس که بسن و سال و خط و خال بانظام الملک مانا
 بودند، هر یک را نظام الملک قرار داده بودند - مردم بخشی برچند
 از دیر طلبی بیدل بودند اما غیرت هندوستانیت نگذاشت - بلا تماشای
 یکرامت بر روی شان می رسند و باهم دستگیری نمایان از تیر و بندوق
 می شود - همینکه این خبر بفوج سادات و راجپوتیه می رسید مانند تیر
 بندوق بشعله قهر افروخته ده ده بیست بیست کس رسیده شریک جنگ و
 نشانه تیر و تفنگ می شدند - مغلان بر رسم قدیم خود قرار بر فرار داده
 می رفتند و این بیخبران کار جهالت را پیش برده بتعاقب می شتافتند
 تا پنج شش گروه تعاقب کردند - اگر جمعی ازان خداع پیشه ها از چپ
 و راست بهم رسیده دستبرد می نمودند لیکن اینها بهیچ چیز مقید نشده
 می خواستند تا هر لشکر رسیده کارش تمام کنند غافل ازینکه بمقتضای
 اردت الهی کار ایشان تمام می شود - تا ممکن عزیزان بهیچ وجه صرفه از
 جان و مال ناکرده سدا سکندری فوج را از پا اکنندند و با اکثر مغلان
 فیل سوار که مقابل می شد از غلط نمایی خود را نظام الملک قرار می دادند
 و ابله فریبی کرده کار را پیش می بردند و اکثری بخاک فنا هم می نشستند
 فیل سواری سید عالم علی خان چون در برابر فیل عوض خان رسید،
 سید می خواست حمله برده حریف را بخاک اندازد - مغل بمضمون الحرب

خدعتہ فیل را اشارہ کرد کہ بدوزانو بر زمین نشست و باین حیله از گزند دشمن باز رست و سادات اکثری بر روی توپخانه بلا تماشای می رفتند و خدنگ بلا را نشانه می شدند - بعد زد و خورد بسیار سعی و تلاش جوانان جرار تیر بندوق بہ سینہ سید دلاور خان رسید - با این حالت سپرو شمشیر بدست مانند برق از پشت فیل سحاب پیکر برجست و چندی از حریفان نکبت نشان را بزخہای بغل کشا پشت و پہلو بہم خست و بدعوت رب کریم رخت حیات بر بست - چون امام جواتمردان و سرور گردان بمدلول اناللہ واناللہ راجعون سر نیاز بر خاک گذاشت ، خلل در کار مردم بیقرار افتاد - اکثری از کمال غیرت و افسوس رفیق سفر آخرین آن نتیجہ خیر المسلمین شدند و بعضی المہزینت من الغنیمت گفتہ راہ فرار سر کردند - راجپوتان غیرت کوش بلا نوش چون ترکیب معاملہ قسم دیگر یافتند بر طور خود بہ بہگوتی قسم یاد کردہ ہر یک بر روی شمشیر دلیر آمدہ کارستانہا کردند و کارنامہا بیاد بہادران رستم جگر گذاشتند - بہیم سنگہ راجہ کوتہ از ضرب گلولہ توپ اجل دہان بجهان جاودان شتافت و گجسنگہ راجہ نور کہ عجب جوانی با حسن و جمال ظاہر از معنی حقیقت جوہر فدویت باخبر ہود ، با چہل و پنجہ کس از اقربا و رفقا از اسپان پیادہ شدہ بدستیاری کوتہ یراق تا میدان دراز حریف افکن و مخالف شکن گردید و خود نیز از کثرت زخم تیغ و خنجر در ہان عرصہ دراز کشید و آسودہ خوابید :

اگر نا خدا جامہ برتن درد
خدا کشتی آنجا کہ خواہد برد

جانفشانی عزیزان ہیچ فائدہ نکرد - در اصل بنای کار این بزرگان از ہا افتادہ بود - اساس خیالات دور از کار کاری دور از قیاس می نمود - مغلیہ بطور خود دست بغارت اموال و تعرض احوال جمعی حوادث ہامال کشادند - رجبہ و غارت از حد بردند - آخر بحکم نواب نظام الملک کہ ضابط

وقت بود ، رفاہیتی برای محرومان رختہای پای داده و پوش باختہای بیدست و پا افتادہ ، رو نمود بلک باستہالت حوادث زدہای این لشکر بی سر کوشیدند و محرومان را از جا بر داشتہ بردند و جراحان سبکدست جہت اندمال زخم آن جماعہ مقرر کردند و بکمال تعظیم بتجهیز و تکفین سید دلاور علی خان مرحوم فرسودہ تابوت او را بہ خجستہ بنیاد کہ پسران سید شہید متعینہ سید عالم علی خان بودند ، فرستادند . بعد دستداد این قسم فتحی عظیم تقویتی قویم درکار این جماعہ راہ یافت . نواب نظام الملک سجدات شکر بجناب فتاح بر کمال بجا آورد . در برہانپور با استقلال تمام نشست و ہم از تیاری اسباب نبرد غافل نبودہ و ہم دری بصلح کشودہ معذرتہای چندی از نیرنگی تقدیر و رویداد قضایای ناگزیر بجناب نواب ماکنٹ نشان نوشتند . اینہا بہت دست نہامت بدندان گزیدہ بر کردہ نہ کردنی نادم گشتہ لیکن بظاہر بیچ از جا نرفتہ بعزم پیکار و رزم نظام املک از فضی ارم تماشای باغ دہر آرای کوچ فرمودند و در موضع سہارا نزدیک بسرای خواجہ کہ تالابی عظیم پختہ ولبریز آب سرد و گوارا تر از تسنیم دارد و پنج کروی اکر آباد دائرہ لشکر مقرر شد . ہر دو برادر و راجہ رتن چند بیدولت با خود ہا در خطوت زمانہ آشوب تدبیر بودہ ختم کلام بر قطع تیر و شمشیر انتقام می کردند . برای مجد امین خان کہ از امرای کہتہ عملہ عہد خلد مکان و منصوبہ چین بلا نشان بود و جمعی دیگر از مغلیہ کہ بحسب ضرورت در رکاب حضرت می گردیدند و منتظر قابوی وقت بودہ شمشیر غضب از نیام حسد بر می کشیدند ، شادیمہا دست داد .

مجد امین خان در ظاہر بچابلوسی می افزود و از قبایح نظام الملک و شناخت او حرفہای حیرت افزا بدربار مکنٹ مدار بر زبان می آورد . رمز شناسان حقیقت کار را در می یافتند کہ فلک بکام مدعیان گردیدہ و

نوبت حکومت بدیگران رسیده و گاهی مضمون بند تدبیر باین عنوان بودند که بالفعل این کهنه گرگ را که راس رئیس این قومش می گویند و عموی نظام الملک است ، از میان باید برداشت و عبدالصمد خان دایر جنگ را که سپر پناه اکثر مردم بیدستگاه این فرقه است ، از صوبه پنجاب معزول کرده براه بلخ و بخارا باید فرستاد . محمد امین خان بوسیله منہیان صداقت نشان و جاموسان خبر رسان از تہ کار آگاہ گشته در انتہاز فرصت بوده دستی بہ تزویر و انسون می سود :

نہان کی مانند آن رازی کزو سازند محفلہا

عوام را شورشی عجب در سر افتاده بود . ہمین کہ محمد امین خان بدربار بخشی المالک و قطب الملک می آمد و اندگی درنگ می شد ، غلغلہ از سپاہ و مردم ہمراہ او بر پا می شد کہ او را مقید کردند تا بخاک فنا سپردند . چون بسلامت بر می آمد ، تسکین خاطر ہمربانش می شد . فی الواقعہ بعض اوقات ارادہ مصمم می نمودند کہ آن پیر فرتوت را رہرو وادی فنا باید ساخت ، غافل ازین کہ قاتل این ہر دو برادر و سرخیل این لشکر ہم او خواهد بود . اکثر شب حیات محمد امین بحفظ یزدان و حمایت اخلاص خان می بود . او از راہ خیر اندیشی بنواب می گفت کہ این مرد دیرینہ را عبث بمعرض خفت و انتقام نرہہ های دیگر مردم نکشید . چون صاحب الوس است ، زنبور خانہ را مشورائید کہ دیگر تسکین دلہا و تمکین محفلہا مشکل خواهد بود . نواب ص حبان خصوص امیرالامرای حیرت نشان گتہای اخلاص خان را آید رحمت می دانست ازین داعیہ مطلق دست برداشته در توقیر آن مرد پیر بلک تمام این فرقه محشور التزویر می کوشیدند . چنانچہ داروغگی توپخانہ پادشاہی از سید غلام علی خان پسر نواب سید خانجہان تغائی زادہ خود گرفتہ بجیدرقلی خان سپردند و بلای سخت برای جان خودہا آمادہ کردند . اذا اراد اللہ شیئاً فمہیا اسبابہ . از جملہ اسباب عمدہ ہلاک بزرگان تحویل

خدمت داروغگی توپخانه بحیدر قلی خان فتنه نشان بود - بعد کنگش های چند روزه مقدر شد که نواب قطب الملک بشاهجهان آباد رفته بنشیند و امیرالامرا در رکاب بندگان حضرت قدر قدرت روانه دکن شوند - بانظام الملک دستبردی ضرور است و الا دلقی در بر و کلاهی بر سر ترک هندوستان باید گفت - زبانزد اکثر خلایق چنان بود که منصوبه بازی شطرنج تا زمان قائم است که این پر دو رخ بر بساط سلطنت قائم اند و هندوی فرزین نهاد معلم وقت - همیکه یک کس جدا شد ، شاه مات زمانه عالمی را فیل مال تفرقه خواهد کرد - مجد امین خان اکثر می گفت که باید از تقصیر نظام الملک در گذشت و نظم و نسق صوبیجات دکن که از نشیب و فراز آنطرفها و قرف دارد ، برو باید گذاشت - بنده کفیل این معنی که عیال و اطفال سرکار و ننگ و ناموس ذی اقتدار که از مدت توجه اواب امیرالامرا ، بعزم گرفت و گیر مجد فرخ میر ، بملاحظه اینکمه والله علم ، زمانه کدام ایرنگ بازو و فلک ازصلاح و جنگ چه درپیش سازد ، در خجسته بنیاد نگذاشته - سید عالم علی خان را بصوبه داری دکن اورنگ آباد وغیره و حفظ ناموس عصمت بنیاد بر آنطرفها گذاشته بودند ، بخیربت و سلامت احوال طلبیده می دهم - قمرالدین خان پسر خود را می فرستم که سعادت اندوز خدمت صاحبزاده عالیشان سید زاده عالم علی خان و بدرقه قافله پردگیان عصمت نشان گردیده در خدمت می رسد - حضرت عبث زمانهرا بسر شورش نیارند و بآرام تمام در اکبرآباد بتمشینند - لیکن غرور جاه و جلال و ادبار دولت و اقبال نمی گذاشت و کشان کشان تا سر زمین فتنه کمین که کربلای سادات و محوط آفات توان گفت ، می برد ، و ما تدری افس بای ارض تموت -

—:0:—

۱ - ماقدری نفس بای ارض تموت - قرآن : ۳۱-۳۲ -

جنگ نظام الملک و سید عالم علی خان برادرزاده امیر الامرا ، نائب صدر بیدار دکن

هنوز دائرہ لشکر نزدیک احاطہ باغ دہر آرای بود کہ اخبار شورش
سید عالم علی خان و کمر بچنگ نواب نظام الملک بستن زبانزد عوام الناس
بلک رقم پذیر کلک بعضی از خاص و کرام شدہ بود کہ این جوان
جلادت نشان بملاحظہ اسوال و جان فارغبال در گرد آوری اسباب
جنگ است۔ نظر باینکہ نواب بعد فتح داؤد خان جہت تسکین الوس
افغانان و رعایت محال آنان ، دختری از اقربای قریب داؤد خان در حبالہ
سید عالم علی خان آورده بودند و بشرف از دواج آن وصلت و عزت
اتصال این نسبت پایہ اعتبار و افتخار پس مانده های او را بفلاک رسانیدہ
بودند، لشکری ازین جماعہ نیز بر فاقتش کمر بست و از زمیندران عمدہ دکن
مثل راجہ ساہو و سنتا جی مندھیما و حاندو جی دیہاریہ و ازین قبیل
مرد کہ چند محرک خرابی اسوال آن جوان شیفتہ جدال و قتال شدند۔
نواب نظام الملک باوجود عظم شان و دست داد این قسم فتح دولت
نشان و امتحان کارہای عمدہ عظمت بنیان از شوخی و بیباکی آن جوان
ملاحظہ مند بودہ نوشتجات تسکین سات باو و ہم بحضور نواب صاحبان
می فرستاد کہ پیشتر از شہادت سید دلاور علی خان بخشی سرکار کہ
بمقتضای عناد طنت روزگار بوقوع آمدہ سر از گریبان الفعال نمی توام
کشید۔ برنیہ ایہای صاحبزادہ نوجوان و تازہ نہال گلستان آسال صاحبان
حیغم می آید۔ مبادا آن نورچشم دولت از ضایع شدن بیجا ، مردک وار ،
عالمی را سیمہ پوش بلاگرداند۔ این ہر دو برادر نیز کہ قبلہ گمش بودند ،
ہزار تاویل موعظت و پند و بعضی کلمات زجر ناپسند می نوشتند کہ تا

رسیدن نواب امیر الاسراء از بلد خجسته بنیاد بیرون نیاید و زبان گفتگو بمقدمات پوچ نکشاید - چون مزاجش بغایت تند و از آتش غضب شعله خس تمثال گردن بلند می نمود و حرف دیرینه های مال اندیش و کلانان کعبه و قبله خویش نشنود - و با فوجی گران سنگ از مردم اوباش و دنبگ خواه خواه از اورنگ آباد کوچ کرده ابن شیر آر میده را بجوش و خروش آورد - ناچار این مرد بزرگ هم از برهانپور کوچیده بمقامه بر آمد و بتجمل و تحمل افزون از قیاس روان شد - مغلان بر وضع خود مکانی قابل مورچال از جروجو و پشته و کو تلاش می کردند که کار از ناورد میدان در گذرانده بحکمت عملی حریف طفل مزاج را از پا در آریم - باین راه ناصواب راه بالا گھاٹ بریده طرف ملکا پور گرفتند - رفته رفته در جای مهیب که از کمر و کتل بسیار و ناهمواری و درشتی خارزار پای خیال هم فگار می گشت ، رسیدند و از گردونها ضرب توپ و رمله بر روی حریف گذاشته مورچال قائم بستند - ابن پسر مدهوش بیخبر خود را از حریف غالب انگاشته تعاقب کرد - در اثنای تاخت اکثر از بیهوده لافان سرکه تقریر و طعام تلاشان مائده تزویر کتاره گزیده با معدودی از مردم بارهه و چندی از دکنیان آبرو بخیل دهوپ و کتاره سمندر تمثال خود را در پاویه دوزخ انداخته نشانه برقندازان اجل در آستین و خونخواران قابوی و کمین ساخت - هندوستانیان غیرت کوش و دکنیان خونها در جوش تلاشها در حریف افگتی کردند اما از بی تدبیری خویش و منصوبه بازی حریف عاقبت اندیش بیشرفت نشد -

زموزونی ضربهای سنان
برقص آمده اسپ زیر عنان

بشمشیر پولاد و تیر خدنگ
گذرگاه بر مور گردند تنگ

چو زنبور کیلی کشیدند نیش
زمین را بزنبور کردند ریش

بعد از زد و خورد بسیار چون ایام انسردهگی آن تازه گل بوستان عمر در رسیده از اخگرهای گلوله بندوق بدنش لاله شمال داغدار الم گردید. میگویند مجروح ناتوان پیش نظام الملک آوردند. هر چند بزبان شفقت تسکین خاطرش کرده در فکر اندمال جراحاتش شدند، هیچ از شوریدگی نیارامید و فائده بران مرتب نگشت. بفرهیم شهر رمضان المبارک جان بجان آفرین سپرد و کار جهالت دوبالا کرد. چون این خبر درد جگر و تیرگی نور نظر باین بر دو برادر رسید دلهاخسته و خاطرها شکسته گردید. دریافتند وقت آن رسیده که بساط دولت و حکومت در نور دیده شود و قرعه کار بنام دیگران افتد. در ظاهر هیچ از جا نرفتند و جگر خراشی نشتر غم پیش هیچکس نگفتند بلکه بعضی از امراء که در هنگام تفریب فاتحه عزا پرسی حرفی از تأسف و تلهف از عنقوان شباب آن نو نبال آسمال سیادت بر زبان می آوردند، بد می بردند و زبان را درر بار شکر الهی کرده می گفتند که الحمد لله از خرد و بزرگ ما هیچکس را پای همت از جانرفته و عارگریز بر خود نپسندیده. ازین طفل کم تجربه وسواسی بخاطر داشتم ثم الحمد لله که مردانه و جوانانه رفت. از حدوث این حادثه جگر خراش و ظهور این نایب زهره پاش عمده های لشکر را دل بجا نماند. بعضیها بتعارض و دیگر عذرهای لگ کناره گزیدند. نواب خود بمقتضای حدت مزاج فارغ از امداد و اعانت خویش و برادر و بی پروا از خدمت وابسته و نوکر بودند. از هر که بوی قصور بدماغ پر شور می رسید، در وا گذاشت او بجد می شدند. سید فیروز علی خان تغائی سید عالم علی خان بنا بر آزار مزمنی که از مدت دراز مکلف وقتش گردیده صاحب خراش داشت و پیش ازین چندگاه به بخشی گری سرکار وقت گذار و هنگام آرای

معرکه و پیکار بود ، در پرده رمز و ایما از فجوای کلامش دریافتند که استعمال دوا در ازالهٔ مرض موقوف بر موافقت آب و هواست و این معنی در حرکات هر روزهٔ سفر و برهمی اسباب جمعیت خصوص ازین بابت سفری که میر لشکر شوریدگی در سر و لشکریان را از اخبار موحشه کار ابر بوده باشد ، کجا میسر می آید - بتغییر سلوک ارادری بوطن رخصت کردند .

بمردم دیگر علی بذالقیاس در عشرهٔ اخیر شوال از موضع سهارا کوچ کرده نزدیک بکراولی متصل موضعی بر پشتهٔ بلند که جهیل آبی دارد ، دائره کردند و هفت روز مقام فرمودند - تهیهٔ اسباب و توزک مردم رکاب بهر بیدلی میگردند - نواب قطب‌الملک با مردم ضروری خود جدا شدند .

—:o:—

۱ - الف - استعمال -

۴

کوچ فرمودن نواب امیر الامرا بطرف دکن بعزم جنگ با نواب نظام الملک بانتقام خون سید عالم علی خان

حضرت ظل سبحانی و توپخانه و ارباب کچهریها همراه امیر الامرا
باراده میر اقلیم دکن کمر محکم بسته . مجد امین خان بمقتضای منصوبه
بازی ظاهر می نمود که اکثر مغلهای دیرینه با بنده رفیق و خویشان و
اقربای ایشان پیش نظام الملک نوکراند . از فوج بنده کاری برآمدن صورت
نخواهد بست . همراه برداشتن من فائده نمی آرد بلکه هم ضرر دارد و
با خلوتیان محرم خود میگفت : بر دو صورت بر اینها می زیم اگر همراه
می برند ، در اثنای راه قابوی وقت یافته کرایشان آخر می کنم .
یا در روز گرانی پله صبکدستی تیر اندازان من را ایشان ظاهر خواهد شد .
و اگر میگزارند ، فرصت باز پیوستن به برادر نخواهیم داد . نواب صاحب را
هم همین دو خطر دلکوب که برداشتن قطب الملک را و گذاشتن او بر
دوبلاست . لاچار بر دلدهی افزوده و در مخاطبات عمومی بزرگوار گفته و
مبلغی خطیر به تنخواه سفالانش داده همراه گرفتند . سبحان الله نیرنگی زنده
چها که نکرد و چها که نکند . با دشمن و قاتل خویش چه سلوک درپیش
کرده اند . همچنین سعادت خان فوجدار بندوق و بیانه را که اقربای
گنج علی خان بوسیله حسن اخلاص و جوهر ذاتی خود در خدمت نواب
امیر الامراء اعتبار تمام پیدا کرده بود ، غافل از نیرنگی این جماعه همراه
گرفتند . او هرچه از تنخواه مردم همراه از نقد و جنس و جاگیر درخواست
کرد ، دادند . سعادت خان بر روز در کوچ و مقام پره فوجی گران سنگ
از دور و دراز مسلح و مکمل بنظر نواب میگذرانید و از عرض و محله
مردم خود خاطر جمع میکرد . ایشان را بیهوشی مرگ دهن بسته . و دست

ایذا شکسته بود - چون مجد امین خان و حیدر قلی خان و میر جملہ (اگرچه مرد این میدان نبود) در مشورتها شریک شده در معرکۂ مرد افگنی با بیچگی برای خاک سال نواب سی خواستند ، چنانچه بوی ازین معنی بمشام بعضی از ارباب عقیدت هم می رسید - گاه گاهی از نوکران فدوی مثل معظم خان افغان با جمعی از برادران مثل سید غیرت خان و میر مشرف حرفی بعرض نواب می رسید که حضرت از منصوبه و اشلخا مغلی خبردار باشند و جریده با مردم معدود بدربار جهاندار پادشاهی لیامده باشند که متمگری بیک ترک ادب کار عالمی برهم زند و جهان در چشم وابسته های سیاه سازد - از غفلت و بیهوشی متغیر نگردیده می فرمودند : من هر چند می خواهم باین زنبور طینتان طرح صلح اندازم و بر اعتبار افزوده خاطر این مردم جمع کنم و از خود سازم لیکن یاران و برادران نمی خواهند که امنیتی بسطنت بهم رسد - درین عرصه کیست که دست برمن خواهد انداخت - منصوبهٔ دیگر و اسباب هلاک این بزرگ بیخبر آنکه دل نشین او کردند که تا خدمت میر آتشی بمغل مقرر نشود ، بندوبست این کار خانه و توقعات فتح و ظفر بر حریف نتوان داشت - بهتر از حیدر قلی خان که فدوی حضرت است و در علم جراثقال و اختراع پنهانهای دور از خیال با وجود کوتاه دستی و قصیر قامتی ید طوائی دارد ، دیگر یافته نمی شود - چون حیدر قلی خان خود را شیعهٔ مومن و فروخته و غلام سادات دور از مکر و فن می گفت^۲ و فی الواقع از سلوک غلامانه و تقدیم خدمات آشنا و بیگانه و اظهار کمال رسوخ اخلاص با سید غیرت علی خان و دیگر صاحبزاد های نوجوان دلیل فاطع بر فدویت و معیت او بود که می گفت که از تنور خام این طوفان شود پیدا ، داروغگی توپخانه از سید غلام علی خان گرفته بمیدر قلی خان مقرر کردند - این کوتاه قامت دور از سلامت ، بندوبست عجیبی بر روی کار آورد - فرا دور جالی از

۱ - الف - شاخ - ۲ - الف - حکم - ۳ - الف - می گرفت -

رہنگہا و توپها و بیرقہای دارائی سرخ عجیب نمودی داشت و از غایت استحکام کار سد سکندری می نمود - خرد و بزرگ ہرکہ طرح و ترکیب این کار خانہ را تماشا می کرد ، آفرین گرا سلیقہ او می بود و نیز مقرر ساخت کہ بدستور سلاطین سلف و اہل ولایت ہرگاہ حضرت ظل اللہ از سواری یا شکار مراجعت فرمودہ داخل دولتخانہ فیض نشانہ شوند ، دہ بیست توپ و رہنگہ شلق طریق خلاص می شدہ باشد تا مردم دور و نزدیک از کوچ و مقام و تردد و آرام خبر یافتہ بہ تسکین خاطر بمقدمت معیشت توانند پرداخت - برہمین وضع و دستور از فتحپور انتہاض الوبہ فلک فرما شد - در دو سہ کوچ قصبہ بہادر کہ از کثرت سایہ درختان دلنشین و آبہای شیرین دم مساوات بہ بہشت برین می زند ، مخیم خیام دولت احتشام گردید - چون در دو منزل سابق از بی آبی و خارزار ناہموار اطراف قصبہ بیانہ تکلیف تمام بر مردم عوام لشکر گذشتہ بود، دو روز مقام فرمودند کہ ضعیف و توانا بیاسایند و شکرانہ فتاح حقیقی ادا نمایند - دویم ذی الحجہ ۱۱۳۲ برخاستہ در سہ کوچ بہ لکی درہ کہ از تودہ تانگ سرحد راجہ جی سنگھ دو سہ کروزہ این طرف باشد ، رسیدند دامن کوزہ دائرہ لشکر شوریدہ سر مقرر شد از وحشت آن سر زمین فتنہ کمین چہ نویسد کہ از خشونت و سمومیت سبزہ و عفونت گیاه و بیہوش ہوا ہوش از سر و طانت از قوی می رہود - سنگستانی پر نشیب و فراز از کم آبی دوزخی بی شک و ریب - چار شنبہ ششم ماہ مذکور ، ہمینکہ حضرت ظل سبحانی چند آروزہ جریبی قطع راہ نمودہ داخل دولتخانہ اقبال نشانہ شدند ، امرای عظام بر ضابطہ قدیم و دوام با نواب اسیر الا مرہ در خدمت بودہ تا دیوری رسانیدہ از آنجا مراجعت کردہ ہر یک راہ خانہ خود در پیش داشت - درین اثناء اسیر لامرا غافل از منصوبہ دشمنان یزید اقران ہا ہفت و ہشت کس از خواص و یگان و دونی از مخلصان با اختصاص بر ہالکی سوار درمیان جالی رو براہ دولتخانہ می روند -

۱ - الف - آفرین کرد .
۲ - بہادر پور -



محمد امین خان و سعادت خان و بعضی دیگر از جلادان همراه بودند -
محمد امین خان مکاری در پیش نموده به بهانه استفراغ غش کرده خود را از
رفاقت کشیده می خواست که بر زمین دراز افتد - باری مردم بگلاب و
بید مشک رسیدند - درین اثناء اشارت کرد که مرا در رانوقی حیدر
قلی خان که بعلاقه داروغگی توپ خانه همیشه خیمه او اندرون جالی
نصب می شد ، برسانید - مردم دویده آن مکار غدار را آنطرف بردند -
درین حالت که گرد و پیش پانکی نواب زیاده بر دوسه کس از خدمتگاران و
برادران غمخوار بیش نبودند - حیدر بیگ نامی از متعینین محمد امین خان
با چند کس مغل از طرفی پیدا شد و فریاد فریاد گفته کاغذی التماس
مضمون از گریبان بر آورد - الفاظ درشت و دعا های بد نسبت محمد امین
خان که بخشی دویم و در رفیق پروری و دیگر مصارف نهایت تنگدل و
شوم بود ، یاد کرده نزدیک تر آمد که خانه کوچک خراب ما ها از دست
ظلم او بعداب سخت گرفتاریم - تنخواه مناصب ما را خود می خورد و ما مردم
از گرسنگی قاقا شده ایم و اسپان دم خیز و بساق دکن درپیش - برای خدا
و رسول مجتبی و علی مرتضی نواب که بخشی المالک و قدردان و صاحب
دستگاه و سپاهی پرورند ، اندکی گوشه آشنای احوال ما باشند که اجر
عظیم خواهد بود - خدمتگار خاصه خواسته بود که التماس از دستش گرفته
بنظر بگذراند - مغل بیتابی کرد - نواب بمقتضای رحمدلی فرمودند که
آمدن دهید - آن قاتل و ذلیل هر دوسرا نزدیکتر آمده التماس بدست ایشان
می دهد و در کمال سرعت پیش قبض ساطور جان و دل ناسور از کمر کشیده
به پهلوی نواب می زند و از پالکی کشیده می غلطاند ایشان اندکی سرعوب
بودند - در حالت کشتنی تا کسی بداد رسد معده و احشاء از شکم برآمد -
همین قدر گفتند که اسپ بیارید که سوار می شویم - در همین فرصت
جوانی چار ده ساله برادر زاده نواب ، پسر نولب اولیا سید اسدالله خان
بهادر که سید نورالله خان نام داشت و نزدیک پالکی نواب پیاده می رفت،

همینکه معامله را قسم دیگر دید ، شور کرده گفت که نواب را دغاکاران کشتند و خودش نیمچه حائل که داشت مانند مصرع برق کشیده بر حیدر بیگ عاقبت خراب رسیده و زخمی بغل کشا زد و معاً دوسه زخم دیگر رسانیده او را پهلوی نواب شهید بر خاک انداخت - دیگر آن جوان سعادت نشان را فرصت یکسو شدن نداده بزخمهای بیشمار کارش تمام کردند و سر ریاست افسر نواب شهید را از تن جدا ساخته پیش مجد امین خان که در رانوقی حیدر قلی خان نشسته بود ، بردند - و امیدوار انعام و احسان بیشمار بمقتضای قول و قرار شدند :

زینسان سر شریف جدا از بدن دریغ
در خاک خفته غرقه خون بی کفن دریغ
تا روز حشر نوحه گرند اهل آسمان
در ستمش بر آمده از مرد و زن دریغ
اما چگونه خنجر پیداد رانده اند
بر گردنی که بوده زه پیرین دریغ
جبریل بر ملائک هفت آسمان نداشت
سیلاب دیده بهر حسین و حسن دریغ

آن قصیرالقامت طویل الوخامت این معنی را فوز عظیم پنداشته فرق مبارک در دامن و خون یک عالم دیت بگردن گرفت - بر دیوری خاص آمده حضرت را بیرون طلبیدند - ایشان اول خود را از وقوع این قسم حادثه حیرت افزا اندکی سر بگریبان تأمل فرو برده بر مردم زبان اعتراض کشادند که شما سخت بد کردید و بنای سلطنت را برهم زدید - کشتن یک تن هزاران مردم پر شور و فتن را شوریده روزگار مآخثید - آن پیر کهنه عمل و قمرالدین خان پسرش و دیگر غداران پر حیل خواهنخواه حضرت را کشان کشان بر معرکه گاه آوردند - هیچکس را بر موقوف انتقام

حاضر نیافته سوار شدند و پیش باب بازاد^۱ نقارخانه ایستاده حکم بغارت دیره و خزاین امیرالامرا فرمودند. مجد امین خان بدستخط خود چندین احکام بخاندوران و مردم دور و نزدیک نوشت که وقت امتحان جوهر اخلاص است - هر که بوقت رسیده مصدر تردد خواهد شد، در جرگه^۲ حلال نمکان سرخروی صورت و معنی خواهد شد و هیچکس از اهل حشمت بروقت حاضر نشد مگر مجد امین خان پدر و پسر و حیدر قلی خان حق فراموش خاطر و سعادت خان حاضر وقت بوده از کثرت بندوق و رهکله رعد و برق غلغله روز در چشم مردم تیره کرده بودند. طفه تر اینکه نوکران معتبر امیرالامرا غافل ازین هنگامه برای نصب دائره و سامان مبیست تلاش داشتند و اعتماد برین که هر روز هنگامه^۳ داخل شدن حضرت بسرا چهای عظمت و جلال مردم توپخانه بموجب ضابطه که حیدر قلی خان در ایام داروغگی توپخانه قرار داده بود و توپهای محشر صدا و رهکله های عدم بلا را شلق طریق سرسی دادند که هوا تیره و چشمها خیره و گوشها کر و دلها پر حذر و جانها در اضطراب و روانها گرفتار عذاب می شد و غلغله^۴ امروزی نیز از همه قیاس خواهد بود - باری چون طوفان بلا صدا نیزه از سر بالا گذشت، اول کسی که پروانه وار خود بر آتش کباب کرد، سید غیرت خان خواهر زاده نواب شهید بود. این جوان غیرت سرشت بدستور مردم دیگر کمر وا کرده میل بامتراحت داشت که این خبر قیامت اثر گوشزد او گردید. یکتهی جامه در بر فیل سوار شده با مردم معدود که ریاده بر^۵ چهل و پنجاه کس همرا هاش نبودند، سر از پاوها از سر نشناخته یگراست بر جالی پادشاهی رفت - بمجرد مقابله با فوج سلطانی اکثر رفقا از تیر بندوق برخاک بلاک افتادند - تنها بر عاری نشسته نیر اندازی میکرد - همینکه فیل سواری حیدر قلی خان مقابل شد، نظر باینکه شاید در برابر دستگیری و احسانها رعایتی و احوال پرسی ازو

۱. ب. بازار -

بظهور رسد ، می خواستند از جفای زمانه و نیرنگی تقدیر با او گرم سخن شده کاری پیش برند - بقول آنکه از آشنایان بر کرا می دید افزون می گریست آن حق فراموش خدا ترس حقوق احسان و رعایت آن جوان مغفرت نشان بعقوق متبدل ساخته بیانگ بلند گفت: تمک حرام از پشت فیل فرود آ که تقصیر ترا از جناب خلافت استعفا کنم - این صاحبزاده را که شهدا انتظار قدوم می بردند و صدای لبیک می گفتند ، سخت شوریده گفت :

”زهی وفاداری و حسن اخلاص شاه“

در همین اثناء حبشی پسری ، بندوق فرنگی تیار ، در هوده سواری حیدر قلی خان نشسته بود ، با او گفت - ”ما در خطا - چه می بینی !-“ آن خطا کار بیخطا زد و از سینهٔ مید غیرت علی خان گذشت - این جوان غیرت ضمیر تاب نیاورده برق تمثال از پشت ابر سیاه فیل برجست و فرصت انتقام از دشمنان خون آشام نیافت - الوداع گفته رفیق سفر آخرین نواب امام الشهدیدین گردید - مید کریم الله خان بارهه که بعد شهادت سیاه دلاور علی خان به بخشی گری مقرر شده بود ، با کم مردم حمله های مردانه کرده تا بدر دایرهٔ جالی رسید لیکن رفیقانش نشانهٔ تیر های بندوق بلا نشان بوده بر خاک هلاک می خفتند - شیخ نجم الدین نیک اندیش خان داروغه عدالت که پیر مردی راست و درست ، معامله فهم حقیقت مرشت که از یمن عنایت نواب غریب پرور از رتبهٔ مسکنت بمعراج امارت رسیده بود ، یا پنج شش کس از سواران رفیق خود که لاله گورسهای منشی و مرزا وغیره باشند ، باوجود کبر سن جوانانه تاخت اندرون جالی رفته نزدیک لاش مغفرت فراش رسید - فراش می خواست که خود را قربانی کند و زخم منکر بر شانه و پهلوئی او از تیر رسید - بیطاقت شد - مردم حیدر قلی خان از جهت اخلاص که بخان مذکور بتصمیم خاطر داشت ، بموجب ایتمای او برداشته آوردند و فکر اندمال جراحاتش کردند - راجه محکم سنگه چون بوقت کار نرسیده بود ، حیرت زده با فوج از مردم خود طرفی ایستاده

تماشای نیرنگی قدرت میکرد و چور امن هزاری از قدمان سرکار تردد نمایان کرد - رفته رفته تا دیوری خص رسیده بود لیکن فائده نداشت - رای صورت سنگه ملتانی و لاله آنند سنگه خاف اشن با چهل و پنجاه کس از سوار و پیاده هرچند می خواستند که با وجود کم حاصلگی روزگار و وارستگی وضع و اطوار درین وقت شریک رنج بوده از جوهر ذتی خود در چشم ولی نعمت عرض دهند اما در منصوبه بازی اعدا که کار از دست رفت ، تردد تلاش و شورش پرخاش بی فائده دیده بر دائره خود قائم ایستادند و بوابسته ها تاکید رفت که احتیاط نمایند ، نباشد که میخ چوبی از سرکار یا طنابی از خیمه های حضار وا گذارند - بخاطر توکل بخدا اسباب بر بسته بردارند محرر عبرت نامه نیز دران معرکه جهان آشوب در خدمت رای صاحب قبله و لاله جیو شرف حضور داشت - حفظ الهی و دل و بهمت این بزرگ صورت و معنی کاری کرد که تند بادی ازان حادثه جای محشر غوغا بهیچ کس از رفقای ایشان نرسید - راجه رتن چند که شامت طامع و دعای بد خلق لنگر خرابی پیا انداخته بود و در صف جنگ طرف شده کار پیش بردن یک طرف از کید خرنابکار بقال نتوانست گریخت و در خدمت نواب قطب الملک آقای خود رسید - عبد الرحمن خان وغیره افغانه سمرند و بعضی منصبداران هر چند ترغیب نمودند که ترا ازین مهلکه سلامت بدر می بریم ، سوار شو - چون وقت ادبار او رسیده بود ، بتدبیرات واپسی خانه خراب خود اکثری را گرفتار عذاب ساخت - بمجرد طلب مجد امین خان بمراه راجه دیارام وکیل او رفت و از بیوقوفی خود دید آنچه دید - همان وقت مقید کردند - هرچند تحقیق و تفتیش خزاین و دفاین ازو بمیان آمد سر بدوش خجالت فرو برده بهیچ ظاہر نکرد و بعد از ده پانزده روز ازین واقعه در راه از پشت فیل می خواست که بیفتد و در تغیر لباس راه فرار درپیش گیرد ، مغلان محافظ و موکل بر سر کاری برده به تیغ بیدریغ از هم گذرانیدند - لاله جسوات رای خلف بهیبه صاحب رای منشی سرکار که

حسن صورت کر و فر اسباب ظاهر بوفور داشت و خود را باوجود نازکیهای مرزا یانه ، پهلوان مرد عرصه نبرد میگرفت و خالی از دل و جگر هم نبود ، مبلغ خطیری از اندوختای پدر و اسباب توشکخانه حیرت آنیانه بغارت داده خود را یکسو کشید . معظم خان جمعدار پورب دیار که بارهای متعدد در صفوف معرکه کارنامهای رستمی کرده بود ، با وفور غیرت و اعتبار ازین سرکار جماعه برادران پیش فرار درین وقت بمقتضای نحوست ساعت خدمتی شایسته نتوانست بتقدیم رسانید غیر ازآنکه اسباب و رخوت بغارت لچه ها داده در ماتم نواب بروز سیاه نشست . عمر خان برادرش در همان چپقلش کشته شد . جوان صالح و سپاهی جانفشان بود . سید جان علی برادر میر علی خان داروغه داغ و تصحیح از خدمتگاران قدیم نواب شهید زیاده بر حوصله خود تردد نموده ترک چند روزه هستی گفت . خزاین موفور بغارت رفت و کارخانجات عمده آواره شد . القصه تا دو پاس روز این هنگامه خرد سوز برپا بود . سه پیر منادی ندای جمعیت در داد . ترتیب عالمی برپم خورده و بتجدید بیاتی دیگر بچشم جهائیان فرا نمودند . تا سه روز دائره لشکر پادشاهی در همان زمین فتنه کمین بود . در همان اثناء تاریخ غریب از عالم القه حواله شد که برای تفریح خاطر دوستداران اهل بیت نوشته می شود . بعد از چندگه از رویداد این حوادث از بزرگی بگویشم رسیده که ظاهراً در علم رؤیا شخصی می بیند که بارگاه عالی برپاست و لشکری از شهدا گرد و پیش فروکش نموده . سید حسین علی خان باجامه خون آلود بر در آن عالی بارگاه حاضر آمده رخصت بار می خوابد تا اینکه جمعی از خلوت سرای تقدس فضا مأسور شدند که بتعظم بیارند و باعزاز تمام شرف ملازمت حضرت امام حسین مرتضی شهید کربلا دریافتند و حرفی نظلم طریق از فریق عصیان غریب بر زبان نواب رفت . این عبارت اعجاز

۲ - الف - فید -

۱ - الف - ترکیب -

۳ - الف - رفعت -

بشارت ارشاد شد - 'بلغ وعدک و غلب عدوک' - هر دو فقره تاریخ شهادت نواب است - قلب مستوی و قلب بعض - طرفه کلامی ندرت مضمون است دور نیست که مقرون بصدق باشد - عزیزی دیگر تاریخ شهادت نواب شهید یافت - - محرم حسین تازه شد! - محمد امین خان هم مرد و تاریخهای مردن محمد امین خان هم متعدد ، یکی از دیگری خوش مضمون تر - اکثری در سفائن اهل سخن مندرج است - بالفعل تسلط این فرقه مهر خموشی بر زبان عبرت بیان گذاشته -

—:o:—

۴

رسیدن اخبار شهادت نواب امیر الامرا سید حسین علی خان
مرحوم قطب الملک سید عبداللہ خان و سامان جنگ
نمودن او با بادشاہ و محمد امین خان

در یک شب و روز این اخبار تزلزل آثار بنواب نکبت گرفتار یعنی
نواب قطب الملک رسانیدند۔ چگویم چہارفت وچہ قسم بسمل ناخوردہ زخم
خنجر گردیدہ وچہ نشترہای الم بخاطر شکست۔ روز روشن بچشم او سیاہ شد و
حلاوت زندگانی تلخ گردید کہ اعتراضی باین شکوہ نماند و بازوی باہن
قوت برہم شکست۔ سرعت اندیشہای عالم محاربتہ معروض نمودند کہ
ہنوز دشمنان عاقبت خراب آنقدر استقلال بہم نرسانیدہ اند و نصف لشکر بل
متجاوز از نوکران نواب شہیداند۔ اگر در آن وقت از بیخبریہا نتوانستند جوہر
عقیدت بمعیار امتحان رسانید۔ بالفعل ہمینکہ اشعہ لوای فتح پیرا در چشمہ ایشان
پرتو اندازد و تسکین بخش خاطر میشود، بیدریغ خود را در رکاب ظفر
نصاب رسانیدہ انتقام کش دشمنان حسد اندوز خواهند شد و جمعی پہلو دزد
معرکہ و تلاش صورت مقدمہ قسم دیگر در مجالی تقدیر چہرہ افروز اظہار
ساختند۔ برقی کہ از صواعق غضب الہی و نحوست بخت بر خرسن امید بندہا
افتادنی بود، افتاد و بالفعل توره در دست مغلان است و اسباب تسلط
تمام سلطنت از توپخانہ پادشاہی و مصالح حرب نواب غفران پناہی و ہجوم
اکثری از امرا کہ بہ تہیہ سفر دکن و جنگ بہ نظام الملک متعینہ بود،
پیش حریفان معد و مہیا۔ طریق صواب و راہ مداد این است کہ بشاہجہان
آباد رسیدہ یکی از ہادشاہزادہای اسیر را بر تخت خلافت جلوہ پیرای چشم
خلائق ساختہ نگہداشت۔ افواج از جوانان ہندوستان را وا نمودہ و توپہای
مشر صدا ہمراہ گرفتہ رو براہ جنگ مغل باید برآمد۔ چون ارادہ الہی در
تخریب بنیان دولت ایشان متعلق گشتہ بود، ہرچہ برای بہبود خود و
خلائق در کارخانہ خیال نوطہ بند مشورت می نمودند، نتیجہ برعکس

می داد - در آن هنگامه و صحبت غریب این معنی مستحسن آرای مصیب افتاد - هان روز از حوالی سرای بودل برخاسته روانه شاپجھان آباد شدند و در دوسه کوچ داخل شهر گردیدند - و سلطان مجد ابراھیم پسر کلان بادشاهزاده مجد رفیع الشان را بفر فریدونی و شان جمشیدی بر تخت سلطنت حسن تمکین داده سکه و خطبه بنام ناسی و اسم گرامی زیب تخت و تاج خلافت چهره پیرای اعتبار و سامعه افروز ساکنان هر دیار کردند و بامتخراج دفاین راجه رتن چند و اندوختههای خود حکم فرمودند و منادی ندادر داد : "هر که نام مرد بر او اطلاق توان کرد و اسپ و یابو اگر همه بارکش و پالانی باشد ، بدر بار فیض بار رجوع آورده سپرها پر از زرو دامنها لبریز گهر گرداند" - خرد و بزرگ شهر باقتضای ولع و طمع مشتی زر کسب و کار دیگر گذاشته بباد بروت شعله افروز لاف و گزاف می گردیدند و اسپان داغ کرده بلکه خود بداغ بیحقیقتی و بیوفائی متهم خاص و عام می شدند تا اینکه نزدیک به پنجاه هزار سوار از مردم قدیم و جدید در رکاب موجود شدند - اگرچه بر آشفتگی طور لشکر و جوش سودای انتقام خون برادر اعتماد بر توپخانه و اسباب دیگر نداشتند ، می خواستند در وهله اول مقابله از کوه یراق کار دغا کاران تمام کنند اما بنا بر التماس بعضی کهنسال چندضرب توپ و دو صد ریکه و پانصد جزایر همراه برداشتند - از امرای جمعی مغلیه مثل غازی الدین خان و حامد خان جنگلی شاهزاده و بعضی دیگر که رسوخ اخلاص و بندگی بجناب این بزرگان داشتند ، از تصمیم خاطر رفاقت اختیار کردند - بارها نواب قطب الملک فرمود که عزیزان تصدیع نکشید - مارا اعتبار ازین فرقه ، هر چند بندوستان زا باشد ، از خاطر رفته - غازی الدین خان چون از عهد مجد فرخ میر شهید به ثبات قول و درستی عزم اشتهار داشت ، از رهگذر صفای خاطر او را امیرالامراء 'برادر' گفته ، همراه گرفته - حامد خان اگرچه عم زاده مجد امین خان بود ، اما از بدسلوکیهای او

دلپری داشت ، بکمال اعتقاد در خدمت ایشان کمر بست - شیخ صبغتہ اللہ لکھنوی باچار پسر جوانان حسینان و فوجی از مردم جلادت نشان حاضر وقت بود - سید تاج محمود شہاست خان با مردم بارہہ رفیق شد - از ہنود معتبر مردم پورب و بکسریہ دو سہ ہزار کس شرف حضور داشتند - تخمیناً با شصت ہزار کس و پادشاہزادہ قدسی نفس سلطان محمد ابراہیم صاحب تاج و دیہم از شاہجہان آباد رویجنگ حریف برآمدند - در لشکر محمد شلہی چہ چیزہای دور از کار اشتهاری یافت کہ ہزاران ہزار سادات سبز پوش از علائق دنیوی دل برداشتہ محض بہ نیت شہادت و علاقہ اخوت قدم براہ گذاشتہ اند - مغلان بتدبیرات عمیق فرو رفتہ در سر انجام اسباب و دلدہی عزیزان پر اضطراب می کوشیدند - اکثری از نوکران بی سامان امیرالامرا کہ درین طوفان بدتمیزی ہمہ چیزہای دادہ زندگی بار خاطر داشتند ، بامداد و اعانت می خواستند از خود بکنند و بہر غریب و غنی آنقدر تملق و تکلف درپیش می کردند کہ اگر وقت جنگ بکار نیایند بالفعل سیاہی فالیز طریق ہمراہ باشند و متفرق نشوند - فرا دور لشکر طلاہیہای فوج گذاشتند و بر زمینداران حدود تاکید رفت - ہر کہ از لشکر پادشاہی باہجوم فوج وغیرہ اسباب جنگ تا لشکر قطب الملک رسیدن بخوابد ، نگزارند و لوت کردہ بستہ بیارند - ازین جہت ہیچکس اگرچہ از جان و دل بندگی و فدویت بسادات داشتہ می بود ، نمی توانست رسید - چون بانی مقدمہ محمد امین خان بود ، خود شرم بہر کوچہ و بازار می گردید - خانہ میر مشرف رسیدہ امیدوار تفضلات خاقانی می نمود و باوجود تعصب و اختلاف دین و مذہب ، از عالم غرض و بندگی ، بخانہ راجہ محکمہ سنگہ کہ رفیق طریق و مصاحب شفیق نواب شہید بود ، رفتہ بدلدہی و تملق افزودہ پیغام منصب شش ہزاری صاحب نوبت از جناب خلافت رسانید - عزیزان چون قابوی وقت ہمین قسم می دیدند ، ”بہ آری و بلی“ گزرانیدہ دفع الوقت می

کردند - صمصام الدوله خالدهوران اسیرالامرا بهادر بخشی الممالک مقرر شد -
 اگرچه درین روز شعله افروز از بس خویشتن داری و رعب و هراس سادات
 که دلنشین مردم بود ، نتوانست رسیده شریک مغلان شده کاری پیش برد ،
 لیکن در جنگ قطب الملک فوج هندوستان ملازم رکابش سرکوب مغلان
 بود و از خودش نیز کمال استقلال ظاهر شد - چورامن جات را که از خاک
 برداشته و نواخته سادات بود ، بلک چندین مرتبه از جناب خلافت جان
 بخشی داغ جبهه اخلاص و بندگیش نموده بودند ، طلبیده بنوازش دور
 از قیاس نواختند - طرفه حرکتی دران وقت ازان مردک ذوفنون سر زد -
 در وقتیکه مجد امین خان باو گفت که تو از مدتها دست گرفته سادات
 بوده ای ، مارا اعتماد بر بندگی و اخلاص تونیست تا بآئین و مذهب خود
 قسم یادکنی - گفت : ”نواب صاحب فی الواقع در باب من ازان بزرگان
 احسانها بظهور رسیده که باید هزار جان و مال و اهل و عیال خود فدای
 عبودیت شان تمایم - اما الحال در جناب خلافت نشان که قبله آستان است ،
 به بهگوتی قسم در وقت مقابله خدمتی خواهم نمود که نواب خود بخود
 خواهند دید“ - دراصل حرف راست و درست ادا کرده که روز معرکه تمام
 کارخاجات سلطنت و اسباب و اموال اکثر غریب و اهل دولت تا راج کرد -
 شیر افکن خان از کرا، جهان آباد رسید و مجد خان بنگش با آنکه نشو و
 نمای دولتش از خاله قطب الملک بود اما بطمع وولع دوات آمده بشرف
 سلامت سرافراز بندگی گردید - گردهر بهادر هم بموجب انقیاد احکام مطاعه
 باجمعی شایسته از لکهنؤ ، بیسواره کوچیده نزدیک رسیده بود و شهرت آمد
 آمد راجه جی سنگه هم تسکین خاطر دل از دست رفتها می افزود و در
 عرض پانزده بیست روز جمعی کثیر فراهم آوردند - باوجود این هم بلطایف
 الحیل می گزرانیدند - در هر دو منزل یک دو مقام کرده سامان لشکر از
 اسپ و شتر و پرتال و نفر درست میکردند - دران دشتهای وحشت افزا گاهی رو

با کبر آباد گاهی رو بدھلی میگردند - پنج شش گروه مسافت بیفائده قطع کرده در خارزاری فزوکش می نمودند و هرگز بشهر و قصبه که دور و نزدیک نارنول و الور و تجاره و کھوکھری گشت میکرد ، داخل نمی شدند و نشان و سکان معرکه صریح مقرر نمی کردند - در بروجوی و نشیب کوچ و مقام کرده رفع الوقت میگردند - بناہر فیلاسوفی دو سہ صد کس مغل را نصف شب ز لشکر رخصت کرده می گفتند کہ پنج شش گروه زمین بطرف معین طی کرده بعد دو سہ پھر مسافر طریق داخل شهر شوند و خود را فرستاده نظام الملک وا نمایند و جمعی را باستقبال بر می آوردند و گاہ بیگاہ گروهی از راجپوتیہ غیر معروف را همین قسم ماسور کرده شہرت می نمودند کہ راجہ جی سنگہ مواتی پردھان خود را بانوج کثیر و عرضداشت عقیدت مضمون بجناب خلافت فرستاده خودش نیز صبح و شام می رسد - القصہ از راه کھوپری و رادھا کند و کاما پھاری بشیرگدہ معمورہ بلوچان لب دریای جمن رسیده وا گذاشت - بیگاہ تخفیف زیادتی اسباب ہمراہ کرده کنار دریا متصل حسن پورہ دائرہ لشکر ظفر اثر مقرر شد و از انطرف قطب الملک اول خود انتظار این مردم غدار نزدیک شہر می برد - چون منصوبہ های ایشان قسم دیگر یافت و بسبب قرب شہر مردم لشکرش نیز بحیلہ و حوالہ شبہا بسر می بردند - یک دو منزل کوچیدہ خرمہا نمید کہ مدعیان در فلان سر زمین دام تزویر چیدہ اند - با کمال آشفتگی خاطر کہ جگر لخت لخت خنجر الم بود ، استقلال ظاہر از دست نداده در دو سہ کوچ از سرای ہودل چند کروہی سمت دریا لیکن از کنار آب تخمیناً فاصلہ چار گروه خواہد بود ، آمدہ وارد شدند و ہر جمعہ خرد و بزرگ بتصمیم خاطر مقرر کردہ بودند کہ چون مغلیہ از ارباب توپخانہ فرا دور لشکر مور چلمہای قوی بنیاد قائم کردہ اند ، مارا در بند مورچل بندی پابند بودن با قلت اسباب ضرور صرفہ نمی کند - باید از تیرگی ہوای ہیجا مشوش نبودہ عنانہای

۱ - ب - قول شومی - ۲ - ب - بلوچ خان -

اسپان برق شتاب برداشته بر خرمن هستی دشمنان خس بنیاد ریخت و دود از نهاد
شان بر آورد یا از اسپان پیاده شده سپرهای توکل بر رو کشیده و شمشیر
همت بدست گرفته قطره تمثال غلطان و پیچان غبار خصومت مدعیان
فرو نشاند تا آنکه دوازدهم محرم چهارشنبه بر دولشکر برابر شده در
مسابقت انتظار یک دیگر از شبخون و دیگر نیرنگیهای گوناگون ایمن
نبوده بهزار تکلف شب دریم و رجا روز کردند -

—:0:—

۴

۱ - الف - خمیس -

مقابله سید عبداللہ خان قطب الملک با حضرت محمد شاہ پادشاہ غازی و جنگ نمودن و دستگیر شدن

صبح پنج شنبہ سیزدہم محرم ۱۲۳۳ ھ قیامت قائم شد و طوفان بلا از تنور زمانہ جوشید۔ "سرافیل صور قیامت دمید"۔ گولہای رعد صدا ہوش از سر و توان از جگر جوانان می برد۔ از لشکر پادشاہی مدعیان لقمہ دہان بلا می شدند۔ حیدر قلی خان میر آتش طرفہ منصوبہای مخالف شکن ہر بساط معرکہ چیدہ بود۔ در لمحہ چندین زلزلہ برای زمین می رسید و چند مرتبہ آسمان گریبان طاقت می درید۔ بجای خود جوانان مسلح و مکمل نیز از مردم قدیم و خاص مثل سید اکرم علی خان بارہہ کہ بزرگی با کمال شجاعت و سخاوت و فضائل دیگر آراستہ پیش فیل حضرت حاضر بود و شیخ غفور اللہ خان و میان لعل خان و دیگر منصبداران و رسالہای امرا و ملازمان خانگی سمصام الدولہ و میر مشرف و راجہ حکم سنگہ کندراؤا و سعادت خان و ظفر خان وغیرہ تیار بودند۔ از محمد امین خان و پسرش قمرالدین خان چہ گفتن است کہ مرد میدان معرکہ بودند۔ چہ خیالہای دور از کار می پختند۔ حیدر قلی خان داروغہ توپخانہ عجب بی رنگیہا فراتر از قیاس بر روی کار می آورد۔ راستی اینکہ ہنرہای غریب از مقدمات جراثقال و حریف افگنی عرصہ جدال و قتل در پیکر عنصری و قالب بیولاتی حیدر قلی خان تعبیر پردازی قدرست۔ ظاہراً دیگری ہم از ارباب حشم باین خوبیہا متصف نبوده باشد۔ باوصف این ہمہ اسباب نبرد و فراہم آوردن مردان مرد حریف آن سرگذشتہا بھیج وجہ نبودند۔ چنانچہ بارہا محمد امین خان از فیلبان خود پرسید کہ این فیل چند تروہ راہ می تواند رفت؟ گفت: ہشتاد تروہ۔ نواب صاحب خاطر جمع دارند۔ در صورتیکہ فتح نصیب دشمنان خواہد شد، نواب صاحب را در پنج شش روز پیش نظام الملک خواہم رسانند۔ سبحان اللہ:

کسی را که دولت کند یاوری
که باشد که با وی کند داوری

چون اراده الهی بفتح و نصرت این جماعه و خرابی و پریشانی فریق ثانی متعلق گشته بود ، گلوله‌های که ازین طرف خلاص شد چندین سرداران عمده را بیجان و غایب می ساخت و تیری که از دست جوانان رها می شد ، الف قاستاترا چون خاکی بر خاک می انداخت - پادشاه سلاطین قبله گه حضرت محمد شاه بر فیل سوار بکمال استقلال تماشای تلاش جوانان عرصه مبارزت می نمودند و از طرف قطب الملک تیر و تفنگ و ناوک و خدنگ می رسید ، اکثر خطا می رفت - قال الله تعالی توتی الملک من تشاء و تنزع الملک من تشاء والله ذوالفضل العظیم - این بزرگان یعنی سید عبدالله خان و برادران ایشان بر بله و اوتاره پر بجد بودند - دراصل زبانزد خرد و بزرگ هندوستان است که اوتاره سادات و دست بکوته براق بردن بلاست - اما هرسخن وقتی و هر نکته مکانی دارد - در عین وقت که جنگ ترازو شده بود ، راجه محکم منگه معرض پیشگاه خلافت نموده که مردم چورامن جات تمام بهیر و کارخانجات خالصه را لوت کرده می برند - پیر غلام مامور شود که بر آن مقهور رسیده بسزا رساند - حضرت هرگز روا دار نشدند - این عزیز خود بخود حق نمک سادات و رابطه بندگیهای آنها را بر عرض ناموس خود مقدم داشته بی اجازت بندگان حضرت محض بعلاقه قدم خدمت و شکر توجهات نواب غریق بحر رحمت با پانصد از رفیقان جان نثار عنان اسپان برق شتاب برداشت - روبراه لشکر قطب الملک برآمده در ساعتی برابر فیل نواب رسیده مجرا کرد - نواب بمقتضای تفضل بکمال شفقت معانقه فرمود - فیل مست برای سواری راجه عطا کرده و برابر خوداستاده فرمودند - از حسرت برادر شهادت گهر و اویدا بسیار نمودند - ازین رهگزر لشکر پادشاهی هیچ کس تعاقب نتوانست کرد - انتقام را موقوف بر وقت دیگر داشته بر معرکه حریف کشی قائم بودند - در لشکر قطب الملک حرف از

تاخت و پله بود اما راجه محکم سنگه و بعضی دیگر معروض نمودند که بر روی این قسم توپخانه محشر نشانه رسیدن و مردم عمده خود را بر خاک آتشین حیران و بریان ساختن و سوختن از مصلحت دور است. ازین طرف هم که چند ضرب همراه است، پیش باید کرد و بر لب ناله خشک که جنگ افتاده بود، قائم کرده منتظر لطیغه غیبی باید شد. چون راجه محکم سنگه از عمده های عالم سپاگری می دانستند و فی الواقع در اقلیم دکن بابت تسخیر ستاره گره و در جاهای دیگر داد دایری داده لیکن هر گاه خدای مصلحت دان از حربه کسی اثر بردارد در بارگاه بندگی بجز بیچارگی چه می تواند کرد. در همین زلزله قیامت اثر اکثر مردم آدمی و شرفای هندوستانی ضایع شدند. سید تاج محمود المخاطب بسید شهابت خان باپسری نوجوان که پیرزاده اش می گفتند، پیاله شهادت در کشید. شیخ صبغتم الله لکهنوی با سه پسر جوان و شایسته جوهر جان فدای دوستی و اخلاص این صاحبان کرد. عبدالقدیر خان تتهوی که مصاحب محمد معظم بهادر شاه و صاحب فضیلت دستگاه بود، بداعی اجل لبیک گفت و جمعی دیگر از باربه بصدمه گولهای قیامت صدا مسافر عالم بقا شدند. نواب بمقتضای تهور ذاتی و افعات ناگزیر عزیزان بیچ بخاطر نیاورده تماشای تردد جوانان از اقربا و آشنامی نمودند تا مقدمه زد و خورد بسه پهر کشید و هوش از سر و آرام از خاطر مردم رسیده به بهانه آب دادن اسپان و شتران عنانها معطوف دانستند. راه دریا که سه گروه بل متجاوز بود، در پیش گرفتند. گروهها گروه مردم روی از قبله صورت و معنی برتافته نام دریا گفته راه فرار سر کردند. در حقیقت غرق دریای انفعال می شدند. استغفرالله قطره از آب مروت بر رو نداشتند تا اینکه شام حجاب ظلمت بر روی روز انداخت. اگرچه شب ماه بود که از بیحیائی زرد رویان را رنگ بر رو شکسته سیه کلیان جهان بی آزر می اگر همه در روز روشن سیه کاری نمایند، از سیه بختی

برای شان شب یلدای وخامت مهیاست - در پرده شب هزاران هزار مردم
یکراست بشاهجهان آباد روی فرار آوردند - تمام شب از اردوی نکبت غنو
تا باره پله قطار بسته بودند مگر معدودی از آبرو طلبان و برادران که
بر اطراف و جوانب مورچال قائم بودند ، بزور بازوی همت سد شکنندگی
بر روی آن سیل طوفان ذیل می بستند - سید نجم الدین علی خان برادر خرد
نواب صاحب صوبه شاهجهان آباد بکمال شجاعت و جلادت رگ و ریشه
تخم ظلم و فساد ازین سر زمین پاک سوخته ، باآنکه تیری درچشم و گولہ
جزائر بزائوی او رسید لیکن قدمی از پیش قدمی کوتاهی نکرده - سید
سیف الدین علی خان برادر خرد بتهور و دلاوری تمام میر میدان معرکه
افگنی بود - سید افضل خان صدرالصدور و رای ٹیک چند پاسی کھتری
پیشکار او نزدیک بفیل نواب ابستاده کار طلب و جد آور بودند -
غازی الدین خان و احمد بیگ کوکه مردانه مهارانه تردها می نمودند
و نواب الہ یار خان شاهجهانی هم بروی اجل دلیر می رفت - بر جنگ ہزبر
شیر می رفت - تاصبحدم غیر از اشخاص معدود از ملازم قدیم و جدید ہمراہ
قطب الملک ہیچکس نماند - برادران و عزیزان ، غافل از نیرنگی تقدیر ،
اطراف دیگر ، یک قدم از مورچال خودہل عقب تر نمی گذاشتند و از
خویشین پردازی باحول دیگری نمی پرداختند - درین طرف حیدر قلی خان
تمام شب عجب ہنگامہ قیامت تمون برپا کرده بود - همینکہ اندکی تیز دستی
کسی از مورچال حریف بروی آشکار می شد ، در طرفہ العین توپہای ہزار
منی بہرہای جراثقال مشرف برروی حریفان می کشید و از نقد و جنس
خانمان خود ہمہ بمردم توپخانہ بخشید - ترددات کہ درین جنگ ازین عزیز
بظہور رسید ، در ہیچ تاریخی از جنگہای سلاطین سلف بنظر نیامد ، سپیدہ
صبح تیری بہ پیشانی سید عبداللہ خان رسید - مردم خاندوران و حیدر قلی
خان فرا دور فیل خاصہ سواری ایشان گرفتند - می خواستند مقید کردہ
بمضور اشرف بیارند - آن بزرگ ہوش باخته از ملاحظہ اینکہ خفت نصیب
جور و ظلم دشمنان نگردد شمشیر در دست ، خود را از پشت فیل برخاک

انداخت - جوانی از ملازمان خاندوران بر او رسیده زخمی رسانید که انگشت
 او از دست زخمی شد - سید نیز زخمی بغل کشا بر او زد که از پای جوان
 و شانه اسب در گذشت - درین کشمکش فیل سواری ایشان عاری خالی
 بنظر حیدر قلی خان در می آمد - متعجب شده در تفحص می شونند -
 کسی از ملازمانش خبر می دهد که قطب الملک مجروح پیاده استاده -
 حیدر قلی خان در ساعت بر سر وقتش رسیده بتعلق پیش می آید و به تسکین
 جان بخشی خاطر ایشان جمع کرده باعزاز تمام بر فیل خود نشاند
 دستهای ایشان را بضابطه سلاطین از شمال خود بسته بحضور حضرت
 ظل سبحانی آورد - سلام علیک گفته بمهربانی فرمودند که سید شما خود
 کار خود را باین حدود رسانیدید - جوانی غیر از ندامت نداشتند - همین قدر
 گفتند که تقدیر الہی همچو خواسته بود - مجد امین خان باکو تادقامتی
 چند وجب از زمین برجسته شادی کنان بعرض رسانید که نمک حرام حواله
 پیر غلام شود - خاندوران بسر گوشی معروض داشت - "زہار زہار -
 سید را حواله مجد امین خان نفرمائید کہ فی الحال بہی آبروئی خواهد
 کشت و این معنی دور از مصلحت است - ندامتی کہ مجد فرخ سر بعد از
 کشتن ذوالفقار خان کشید ، برای او فائده نکرد - پیش حیدر قلی خان
 باشد یا حواله مؤکلان درگاہ فرمائید" - بالتماس حیدر قلی خان بتحویل او
 گذاشتند - شکرانہ فتاح حقیقی و مفضل تحقیقی بجا آوردند - از ہر طرف
 نوبت فتح بلند آوازہ گردید و جانہا تازہ شد - با این حالت مورچال
 نجم الدین علی خان و غازی الدین خان قائم بود و ہرگز دست از حرکت
 بیفائده بر نمی داشتند - بعد از دستگیر شدن قطب الملک دو گہری برادران
 ایشان تردد کردند - آخر الامر چون دریافتند کہ زمانہ نیرنگی در پیش
 آورده و دائرہ فلک خارج آہنگی کرد - بہر خرابی می خواستند از دریای
 جمنہ گذشتہ بوطن خودہا راہ سپردند - سید نجم الدین علی خان زخمی و
 بیطاقت بدست مردم شیرافکن خان گرفتار شد و سید سیف الدین علی خان
 با سلطان ابراہیم ازان مہلکہ برآمد لیکن از کمال بی سامانی او را نتوانست

همراه برداشت - در قصبه بیگپور گذاشته خود بسمت بارهه مسافر شد
 غازی الدین خان و اله یار خان و بعضی دیگر سعی و تلاش خود بیفائده
 دیده راه شاهجهان آباد درپیش گرفتند - مغلان بر وضع خود دست بغاوت
 کشاده از اسپ و شتر و گاو و خر هرچه بدست ایشان می رسید ، مال پدر
 و شیر مادر دانسته مفت می شمردند - کافر بدذات چورامن جات خدمتگاری
 طرفین بجا آورد - کارخانجات حضرت معلی و اسباب امرا ، برادران و
 نوکران چورامن بردند - اموال منادات خود بمقتضای سوابق بندگیها از
 برکات می دانست - بقیته التاراج مغل که مفت این مردکها بود -
 تا دوپهر جمعه چهار دهم محرم ۱۱۳۳ آتش خلیل شعله افروز بود -
 کنار دریای جمنا متصل موضع حسن پور نزدیک نخلستان دائره لشکر
 فیروزی اثر گردید - دو روز مقام فرموده مظفر و منصور متوجه
 شاهجهان آباد شدند - در سه کوچ خضرآباد لب دریای جمنا سواد شهر
 منزل سرانقات معلی شد - بیست و یکم محرم محترم بدولت و اقبال و عظمت
 داخل دولتخانه فیض نشانه شدند و بجلوس برکت بانوس سریر سلطنت
 مصیر نور افزای خلائق و رعایا و تسکین بخش دیرین شورشهای فتنه انگیز
 گردیدند - دولت مبارکباد گفت - عدالت بر بخود شگفت - اقبال سجده نمود -
 سعادت در فیض کشود - بخت شکرانه بجا آورد - حشمت تسلیات کرد -
 بمقتضای تفضلات بهر کدام از خانه زادان قدیم و جدید خلعت و خدمت
 و اضافه منصب و رفعت مرحمت شد - مجد امین خان از راه تغلب و
 تسلط وزارت و تقدیم این قسم عمده خدمت دیگری را درگاه خلافت
 موجود نا انگاشته هرچه از تصرفات طبیعت خلقی خدیعت می خواست بی
 عرض و التماس بجناب فیض اقتباس جاری می نمود - پرگنات عمده از خالصه
 و جاگیرات قطب الملک و امیرالامرای شهید بنام خود و پسر خود و دیگر
 وانه طلبان دوات خبر نوشت و خزاین و دفاین حوبلی های ایشان ،
 عبدالسلام ، غلام مجد امین خان ، پیش از رسیدن او ضبط نموده بود با آنکه
 خودش و پسرش نیز خود را متببی میکردند - بغض و عداوتی که بخاطر

آنها خطور کرده بود ، در حق این بر دو برادر و دیگر سادات بعرض ظهور آوردند و می آرند - همیشه داستان بجزو و حشو اینها در جناب سلطنت می گفت لیکن چون خدای کریم غافر الذنوب و ستار العیوب است ، خرابی بارهه و هتک پرده و ناموس مردم زیانگاره که نخواسته بود ، سید نصرت یار خان ساکن کتهوره که در رکاب حضرت ظل سبحانی حاضر بوده مصدر آردداست شایسته گردیده وسیله شفاعت جماعه واجب التفصیر شد - چنانچه حضرت قدر قدرت مکرر از زبان گوهر بیان فرمودند که تقصیرات مردم بارهه برای خاطر سید نصرت یارخان بخشیدیم و آباد داشتیم - زهار هیچکس حرف خرابی این ملک و تعذیب مردم آنجا بعرض اقدس رساند - با این حالت مجد امین خان را خار خار حسد هزار نشتر بر رگ جان می زد - چون درگه خلافت راه عرض مسدود یافت به عبداللطیف بیک عامل خود که در اطراف بدآون و سرکار سنبله موجب فتنه و تزلزل بود ، نوشت که با پنج شش هزار سوار جرار از دریای گنگ گذشته به بتجسس بیحساب رعیت و املاک بارهه ویران و خراب مازد - چون فضل ایزدی حافظ ننگ و ناموس این ضلع بود ، از حرکتهای مذبوحی دشمنان فتنه بنیان هیچ نمی کشود - سوای این مردم بارهه ازین باب نیستید که دستمال چنگال برگرگ و شغال شوند - سادات عالیدرجات یک طرف اسافل آنجا گوجر و دیگر زمینداران آش مغلان خوب پختند که دندان طمع آنها شکسته شد - باری این کهنه عمل را زیاده بر دو ماه و کسری بعد از حصول کامرانی زندگانی وفا نکرد - چهاردهم محرم محترم قطب الملک دستگیر شد و بیست و هشتم ربیع الاول مجد امین خان جان سپرد - درین کم مدت بغربای همسایه حویلی نیز تکلیفات مالا یطاق ازوا گذاشت خانه و رواق درمیان آورد - با آنکه حویلی او واقعه اجمیری دروازه در وسعت چون دشت کربلا ویران و فراخ و مانند کوه ماران سنگلاخ است ، مردم آزاری خوخوانی او را برین داشته بود که از اجمیری دروازه تا چوک اله آباد و تمام تعلدالی بلک چاوری جامع مسجد جهان نما داخل حویلی خود نماید - درین صورت

خرابی تمام برای هزاران ضعفاء و اغنیا که از آباء و اجداد زمین گیر و خو پذیر امکنه خود ها بودند ، می رسید - خدا داند تیر آه نیم شبی کدام کمان قاستی گوشه گیر بجانش رسید که در بند بندش نکبت افتاد و بعصب ترین حالتی جان داد - چندین مرتبه چشم برهم بست و باز جفای نفس بتعذیب جانش عبرت نشانه بیاد مردم می گذاشت بهر خرابی و دشواری حسرت آباد جهان گذران پدرود کرد - ارباب سخن در رحلت او داد سحر بیانی داده اند بالفعل تسلط این قوم مهر خاموشی بر لب گذاشته بگوش ارباب هوش رسیده - طرفه اینکه خلف الصدق او نواب مستطاب قمرالدین خان بهادر برخلاف اطوار پدر عجیب توفیقات حسنه یافته - با این همه تساط و سنگینی قوج و ترقیات دولت اوج در اوج ، باهر غریب و غنی بشگفتگی پیشانی و فیضرسانی و کامرانی زیست می کند - اندوختهای پدر بکمال عیش و عشرت می خورد -

بخور ای نیک سیرت سره سرد
 کن نگون بخت گرد کرد و نخورد

درین فرقه تورانیان بخوبی نظام الملک امیری بلک فقیری مهذب الاخلاق مفسور الاشفاق شاید بوده باشد - چنانچه در اوراق سابق مکرر از خوبی و بزرگی ایشان قلم و رقم سعادت اندوز شده - ازان در گذشته نواب مستطاب قمرالدین بهادر است که درین عروج ظاهر و گرد آمد زر و لشکر امتیاز حق و باطل مد نظر دارند - خدا بر خوبیها بیفزاید - آخر الامر نواب فطرب الملک در دولتخانه ارک مبارک حواله کسان حیدر قلی خان می بود آن عزیز بمقتضای حفظ آداب و حسن عقیدت اینکه شیعه مومن است ، خدمتگذاری سید بوجه احسن از خوراک ملایم طبع و پوشاک مرغوب خاطر می نمود اما از زندگی نواب تهلکه تمام بخاطر مغلان راه داشت - نباشد کدام وقت طوهان سر کشد - چنانچه واقعه طلمان روزی هزار بار توطه پرداز و افترا تقریر می بودند که مهارج اجیت سنگه عرضداشت

برای استخلاص قطب‌الملک مرسل داشته و انقیاد و اطاعت خود موقوف بر خلاص او گذاشته - ازین قاش حشو و پوچ می تراشیدند - بعد از چند روز حضرت ظل سبحانی از روی عنایت از مردم حیدرقلی خان گرفته نزدیک بدیوری خاص نگهداشتند - توجه مفرط از عنایات اولوش و ارگجه و پان و ملبوس خاص نسبت بسید ظاهر می فرمودند - این معنی موجب شورش مزاج مغلان بود تا سال در منصوبه تراشی بسر شد - آخر الامر بلطایف الحیل حضرت را برآن آوردند که به پیاله زهر قاتل کار این بزرگ بیدل تمام کردند - سبحان الله یحیی و یمیت :

که زهر را نصیب حلق حسن کنیم
گر تیغ بر حسین ، کشد کبریای ما
ما پروریم دشمن ما می کشیم دوست
کس را مجال نیست ز چون و چرای ما
المنته لله که بخون گر خفتم
یک چند چو غنچه عاقبت بشکفتم

صد شکر که بآبیاری نخلبند حقیقی چمن آرزو سر سبز شد و ثمره امید حلاوت افزای کام و زبان گردید یعنی از تسوید این اوراق عبرت مذاق بر حسب آرزو انتظار کرد و فراغ دست داد - هر چند نسبت با وراق سابق در اجزای آخر عبارت و مضمون رنگ بست متانت و ندرت نیست ، چه اختلاف اوقات و انتشار حواس مغلوب آفات بر این معنی دلیل قاطع و حجت ساطع است اما بد تقدیر افسانه طریق بر صفحه روزگار خواهند نوشت - امید از بزرگان استعداد و بزرگان کریم نژاد آن دارد که بلغو و سقم عبارت و مضمون بعرض اعتراض نیاورده باصلاح سیات منت بر این غلام سادات گذارند و از مقوله لعل لعل عذرا و انت تلوم فارغ نشمارند - قبول خاطر و لطف سخن خدا داد است -

تعليقات

سکھوں کے دس گورو

ص - ۱۳۲

ولادت	وفات	
۵۸۸۰	۵۹۵۳	۱ - نانک شاہ پسر کالو کھتری بیدی
۵۹۵۲	۵۹۶۰	۲ - لہنا عرف انگد پسر رامو کھتری
۱۵۶۶ ب	۱۶۳۱ ب	۳ - امرداس پسر بجز کھتری بھلا
۵۹۸۲	۵۹۸۹	۴ - رام داس پسر ہرداس کھتری سوڈھی
۵۹۸۹	۱۰۲۲ ھ	۵ - ارجن پسر رامداس
۱۶۵۲ ب	۱۶۹۵ ب	۶ - ہرگوبند پسر ارجن
۱۶۸۶ ب	۱۷۱۵ ب	۷ - ہررای پسر گورو دتا
۱۷۱۳ ب	۱۷۲۱ ب	۸ - ہرکشن پسر ہررای
۱۶۶۹ ب	۱۷۳۲ ب	۹ - تیغ بہادر پسر ہر گوبند
۱۷۱۸ ب	۱۷۶۵ ب	۱۰ - گوبند سنگھ پسر تیغ بہادر

ص - ۱۳۲

گورو نانک کے متعلق لکھا ہے کہ وہ شیخ فرید گنجشکر سے ہم کلام ہوئے۔ یہ صحیح نہیں کیونکہ گورو نانک کا زمانہ ۱۴۶۹ ع سے ۱۵۳۹ ع تک کا ہے اور شیخ فرید ۱۲۶۶ ع میں فوت ہو چکے تھے۔

ص - ۱۴۰

امرتسر کا تالاب گورو نانک نے تعمیر نہیں کروایا بلکہ چوتھے گورو رامداس نے تعمیر کرایا تھا۔

سعد اللہ خان :

عہد بہادر شاہ کے آخری سالوں میں وہ ' وزارت خان ، کے لقب سے نائب وزیر تھا ۔ وہ جہاندار شاہ کے حامیوں میں سے تھا لیکن دوسرے افسروں کے ساتھ اس کی بھی معافی ہوئی لیکن ۲۱ محرم ۱۱۳۵ھ کو اچانک اسے قید کر لیا گیا اور اس کی جائداد ضبط کر لی گئی ۔ سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ ذوالفقار خان کو قتل نہ کرنے کے بارے میں بادشاہ بیگم دختر عالمگیر نے فرخ سیر کو مشورہ دیا تھا لیکن سعد اللہ خان اس کے میر سامان نے بادشاہ بیگم کے خط کی عبارت بدل کر ذوالفقار خان کو قتل کرنے کی رائے شامل کر دی ۔ چنانچہ ذوالفقار خان کے قتل پر بادشاہ بیگم نے اعتراض کیا تو فرخ سیر نے اس کا خط دکھایا ۔ اس پر سعد اللہ کو مروا دیا

سیدی قاسم حبشی ۔

کوئٹوال دہلی ۔ یہ دہلی کے نزدیک پرگنہ کا فوجدار تھا ۔ اس نے ایک تاجر کے بیٹے اودھو کو قتل کر دیا ۔ اس کے باپ نے انتقام لینے کے لیے شاہ گنج اور شاہدرہ کی ہر دکان سے دس دس بارہ بارہ روپے چندہ اکٹھا کیا اور میر جملہ کو بڑی رقم ادا کی اور سیدی قاسم کو قتل کروا دیا ۔

پہادیت کیش خان

(نو مسلم) وقایع نویس کل : اس نے جہاندار شاہ کو شاہزادہ عہد کریم برادر فرخ سیر کی پناہ گاہ سے متعلق اطلاع دی تھی اور اسی خبر کی بنا پر شاہزادے کو وہاں سے لا کر قتل کروا دیا گیا ۔

وہ شاہزادے جن کو ناپینا کیا گیا :

- ۱- اعزالدین جہاندار شاہ کا بڑا بیٹا
- ۲- والا تبار پسر اعظم شاہ
- ۳- ہمایوں بخت برادر خرد فرخ سیر

—:o:—

فرہنگ اشخاص

اجیت سنگھ،

مہاراجا جسونت سنگھ کا بیٹا تھا۔ عہد عالمگیر تک وہ دشوار گزار پہاڑوں میں آزادانہ زندگی گزارتا رہا۔ عالمگیر کی وفات پر اس نے جودھپور کے فوجدار کو مغلوب کر کے جودھپور پر قبضہ کر لیا۔ بہادر شاہ کے عہد میں اس نے اطاعت قبول کر لی اور تین ہزاری منصب پایا۔ فرخ سیر کے عہد میں وہ اجمیر و گجرات کا صوبیدار مقرر ہوا۔ اس نے اپنی لڑکی بادشاہ کے نکاح میں دی اور مہاراجا کا خطاب پایا۔ محمد شاہ کے عہد میں وہ نظامت گجرات سے معزول ہوا۔ اس نے اجمیر پر قبضہ کر لیا۔ آخر شاہی فوج کے ہاتھوں مغلوب ہوا اور اس کی بجائے اس کا بیٹا ابھے سنگھ جانشین ہوا۔

اسدخان امیر الامرا -

محمد ابراہیم نام تھا۔ اکیسویں سال شاہجہانی میں داخل خدمت ہوا۔ چوبیسویں سال میں ہزاری منصب ملا۔ چھبیسویں سال میں اختہ بیگی اور عرض بیگی وقائع کی خدمات سپرد ہوئیں۔ دو ہزاری منصب ہوا اور اسد خان خطاب ملا۔ اکتیسویں سال میں تن بخشگیری کی خدمت سپرد ہوئی۔ تیسرے سال عالمگیری میں سہ ہزاری منصب، پانچویں میں چار ہزاری، تیرھویں میں نائب وزیر، چودھویں میں میر بخش ہوا۔ انیسویں میں وزارت کل کا عہدہ اور ہفت ہزاری منصب عطا ہوا۔ پینتالیسویں سال میں امیر الامرا کا خطاب ملا۔ وہ عالمگیری عہد کے آخر تک وزیر رہا۔ بہادر شاہ کے سال اول میں وکیل مطلق کے بعد خانہ نشین ہو گیا۔ ۱۱۲۶ھ میں فوت ہوا۔

اعتقاد خان ،

محمد مراد کشمیری - بہادر شاہ کے عہد میں شاہزادہ جہاندار کا وکیل تھا۔ ہزاری منصب اور وکالت خان کا لقب رکھتا تھا۔ فرخ سیر کے عہد میں اس کا نام واجب القتل اشخاص میں تھا لیکن قطب الملک اور امیرالامرا کے ساتھ سابقہ تعلقات کی وجہ سے جان بخشی ہوئی۔ ہزار و پانصدی منصب اور محمد مراد خان کا خطاب ملا۔ فرخ سیر کی ماں کشمیر کی تھی، اس لیے محمد مراد نے خاصا تقرب حاصل کر لیا تھا۔ آہستہ آہستہ رکن الدولہ اعتقاد خان بہادر کا خطاب اور آٹھ ہزار ذات دس ہزار سوار کا منصب حاصل کیا۔ سادات بارہ کی بیخ کنی کے لیے اس کے مشورے سے سربلند خان کو مراد آباد سے، نظام الملک کو دکن سے اور سہاراجا اجیت سنگھ کو جودھپور سے بلایا گیا لیکن خاندوران کے درمیان آنے سے کچھ صلح ہو گئی، لیکن بعد میں پھر بگاڑ ہو گیا۔ ایک مرتبہ بادشاہ اور اعتقاد خان کے ساتھ قطب الملک کی سجادلانہ گفتگو بھی ہوئی۔ فرخ سیر کی گرفتاری اور رفیع الدرجات کی تخت نشینی پر اعتقاد خان نے اپنے بچاؤ کے لیے کوشش کی لیکن آخر قید ہوا اور اس کا مال و اسباب ضبط کر لیا گیا۔ وہ گوشہ نشین ہو گیا۔ امیرالامرا کے قتل پر قطب الملک نے اعتقاد خان کو دوبارہ منصب و مال دے کر انتقام لینے کے لیے اپنے ساتھ تیار کیا، مگر وہ چند کوس جاگر لوٹ آیا اور گوشہ نشین ہو گیا۔

اعتماد الدولہ دیکھیے محمد امین خان

باقی خان

تیسویں سال عالمگیری میں حیات خان کا خطاب ملا۔ شاہزادہ محمد معظم کے ہاں داروغہ غسل خانہ مقرر ہوا۔ انچاسویں سال دوہزاری

منصب ملا اور کامگار خان کے بجائے اکبر آباد کا قلعدار مقرر ہوا۔ بہادر شاہ کی فتح یابی پر قلعے کی کنجیاں اس کے حوالے کی گئیں۔ وہ قلعدار کی حیثیت سے ہی فوت ہوا۔

باقی خان چیلہ

شاہجہان کا قابل اعتماد غلام تھا۔ آہستہ آہستہ دوہزاری اور دوہزار سوار کا منصب پا کر چھترہ (بندھیل کھنڈ) کا فوجدار مقرر ہوا۔ مترہویں سال شاہجہانی میں وہ داروغہ غسلخانہ مقرر ہوا۔ اس کے دو بیٹے سردار خان اور باقی خان تھے۔

ہازید خان

ہازید خان۔ سلطان احمد کا دوسرا بیٹا، حسین خان کا بھائی اور شمس خان کا چچا۔ مجدد معظم کا ملازم ہو کر اعظم شاہ کے خلاف جنگ میں شریک ہوا۔ قطب الدین خان خطاب ملا۔ شاہزادہ عظیم الشان نے اسے جموں کا ناظم مقرر کیا۔ رائے پور میں گورو بندہ کے خلاف سکھوں کے ساتھ لڑائی میں زخمی ہو کر مارا گیا۔

برفی راجہ

یہ نام اس لیے معروف ہوا کہ ناہن راجہ بادشاہ اور عائد دہلی کو برف سے لدی ہوئی کشتیاں بھیجا کرتا تھا۔ یہ علاقہ کوہستان سرسور میں ہے۔ (خلاصہ التواریخ، سجان رای، ص ۳۶)

ہراچہ

مسلمان قوم۔ تجارت اور دکانداری کام۔ ان کے مورث اعلیٰ کا نام ہراچہ تھا۔ پشم فروشی اور پشم سازی ان کا پیشہ تھا۔ کفایت شعاری اور کم خرچی میں مشہور ہیں۔

جے سنگھ سوائی

انبر کا راجہ - جے سنگھ نام تھا - باپ کا نام بٹن سنگھ - عالمگیری عہد کے چوالیسویں سال میں ایک ہزار پانسو ذات اور ایک ہزار سوار کا منصب اور جے سنگھ کا خطاب ملا - ۱۱۱۳ھ میں اسد خان کے ہمراہ دکن میں قلعہ کھلنا کی مہم میں بہادری سے لڑا - دوہزار ذات اور دوہزار سوار کا منصب پایا - تخت نشینی میں مجد اعظم کا ساتھ دیا - بعد میں بہادر شاہ سے جا ملا - فرخ سیر کے عہد میں دھیراج کا خطاب ملا - چورامن جاٹ کی قوت توڑنے کی مہم میں کامیاب ہوا - وہ نیکو سیر کی طرنداری میں بدنام ہوا - وہ علم نجوم و ریاضی میں ماہر تھا - اس نے دہلی اور اپنے آباد کردہ شہر جے پور میں رصدگاہیں تعمیر کروائیں -

چورامن جاٹ

ان جاٹوں کا سرغنہ تھا جو اکبر آباد اور دہلی کے درمیان رہتی لوٹ مار کرتے تھے - اعظم و معظم کی لڑائی میں اس نے شکست خوردہ جماعت کو خوب لوٹا - بہادر شاہ جب دکن سے واپس آ رہا تھا تو یہ خدمت میں حاضر ہوا اور سکھوں کے خلاف نبرد آزما ہونے کے لیے مقرر ہوا - بہادر شاہ کی وفات کے بعد سلطنت میں انتشار کی وجہ سے بھر اپنے علاقے میں چلا گیا اور لوٹ مار شروع کر دی - فرخ سیر نے اس کے خلاف فوج بھیجی - وہ قلعہ تھون میں ایک سال تک بند رہا - آخر قطب الملک کے توسل سے عفو جرائم اور پابندی عہد پر مجبور ہوا اور اسے اچھا منصب ملا - اس نے سادات بارہہ کا ساتھ دیا اور ان کے ساتھ جنگوں میں ریک رہا - قطب الملک کے آخری معرکہ میں شریک تھا - اس نے شاہی افواج کا مال و اسباب لوٹا اور سادات کی شکست کے بعد ان کا مال بھی لوٹا اور سادات کے زوال کے ساتھ وہ بھی ختم ہوا -

چھبیلہ رام ، راجا

ناگر برہمن تھا - سلطان عظیم الشان بن بہادر شاہ کی سرکار میں

ملازم تھا۔ پور کڑہ جہان آباد کا فوجدار مقرر ہوا۔ فرخ سیر نے جب تخت کے لیے جدوجہد شروع کی تو وہ لاکھوں روپے اور فوج لے کر اس کی اعانت کو پہنچا۔ فتح پر پانچ ہزاری منصب اور راجا کے خطاب سے نوازا گیا۔ پہلے آگرہ اور بعد میں الہ آباد کا صوبیدار مقرر ہوا۔ لوگوں نے مشہور کر دیا کہ وہ نیکو سیر کو تخت دلانے کی سازش میں شریک ہے۔ حسین علی خان امیر الامرا نے اس کی تنبیہ کا ارادہ کیا لیکن وہ اس سے پہلے ہی یعنی ۱۱۳۱ھ میں وفات پا گیا۔

حسین علی خان

قطب الملک، سید عبداللہ خان لقب، سید حسین علی خان امیر الامرا کے بھائی۔ عالمگیر کے عہد حکومت میں 'خان' کا خطاب پایا تھا۔ سلطان پور میں فوجدار تھے۔ بعد میں اورنگ آباد کے محافظ بنے۔ محمد معظم نے تین ہزاری منصب اور بخشی کا عہدہ دیا۔ محمد اعظم شاہ کے خلاف جنگ میں کارہائے نمایاں انجام دیے۔ چار ہزاری منصب ملا۔ پہلے اجمیر کے صوبیدار اور بعد میں الہ آباد کے صوبیدار متعین ہوئے۔ مجہاندار شاہ کے خلاف فرخ سیر کا ساتھ دیا۔ کامیابی پر ہفت ہزاری ذات اور ہفت ہزار سوار کا منصب اور سید عبداللہ خان قطب الملک، بہادر، یاروفادار، ظفر جنگ کے خطابات ملے اور وزیر اعظم کا عہدہ عطا ہوا۔ انہوں نے پورے اختیارات سے امور سلطنت کو چلایا۔ بادشاہ اور دوسرے امرا حسد و رقابت کی وجہ سے مخالف ہو گئے۔ آخر رنجش اس قدر بڑھ گئی کہ انہوں نے فرخ سیر کو تخت سے ہٹا دیا۔ وہ روح اللہ کے ہمراہ جسے سنگھ سوانی کی بغاوت فرو کرنے کے لیے فتح پور گئے۔ اپنے بھائی امیر الامرا کے قتل پر انہوں نے سلطان ابراہیم کو تخت پر متمکن کر کے محمد شاہ اور نظام الملک کے خلاف جنگ آزما ہونے کے لیے تیاری کی۔ ۱۳ محرم ۱۱۳۳ھ کو حسن پورہ میں لڑائی ہوئی اور قطب الملک شکست کھا کر گرفتار ہوئے۔ ایک سال کے بعد زہر دے کر انہیں ختم کر دیا گیا۔

حسین علی خان

امیرالامرا - سادات ہارہہ کے نامور فرد - سید عبداللہ خان کے بیٹے اور حسن علی خان قطب الملک کے بھائی - عالمگیر کے عہد میں رنتھبہور اور بعد میں بنڈون اور بیانہ کے فوجدار مقرر ہوئے - انہوں نے جنگ تخت نشینی میں اعظم شاہ کے خلاف حصہ لیا - اس لیے دہلی پہنچنے پر انہیں تین ہزاری منصب اور نقارہ عطا ہوا اور شاہزادہ عظیم الشان کے تحت عظیم آباد کے نائب صوبیدار ہوئے - بہادر شاہ کی وفات پر فرخ میر بن عظیم الشان پٹنہ میں تھا - اس نے اپنے باپ عظیم الشان کے نام کا خطبہ پڑھایا اور مکہ جاری کیا - ربیع الاول ۱۱۲۳ھ کو عظیم الشان کے ہلاک ہو جانے کی خبر ملی تو اس نے خود بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا - جہاندار شاہ کے خلاف فتح پانے کے لیے حسین علی خان نے مردانہ وار کوشش کی اور فرخ میر کو کامیاب کرایا - انہیں سات ہزار ذات اور سات ہزار سوار کا منصب ، امیرالامرا بہادر فیروز جنگ کا خطاب ملا اور میربجشی کا عہدہ - انہوں نے راجا اجیت سنگھ رائیور کو مغلوب کیا اور وہ اپنا بیٹا دربار میں بھیجنے اور بیٹی کا ڈولہ دینے پر رضامند ہو گیا - ۱۱۳۷ھ میں وہ دکن کے صوبیدار نامزد ہوئے - داؤدخان پنی برہانیور کے نائب صوبیدار نے راستہ روکا - مقابلہ کیا اور مارا گیا - انہوں نے اورنگ آباد میں قیام کیا - مرہٹوں نے حسین علی خان کے مامور سرداران لشکر کو پسپا کیا - فرخ میر نے سادات کو نیچا دکھانے کے لیے خفیہ طور پر مرہٹوں اور صوبیدار کو امیرالامرا کی مخالفت پر آمادہ کیا - دہلی میں ان کے بھائی قطب الملک کی جان بھی خطرے میں تھی ، اس لیے انہوں نے راجا ساہو سے ان شرائط پر صلح کر لی کہ وہ ملک میں لوٹ مار نہیں کرے گا - گذرگاہوں کی حفاظت کرے گا - پندرہ ہزار سوار ناظم صوبہ کودے گا - اسے چھ صوبوں کی چوٹھ اور سردیس مکھی اور کوکن کا علاقہ تنخواہ میں ملے گا - محاصل ان کے کارندے خود وصول کریں گے - بادشاہ نے اس معاہدہ کی تصویب سے

انکار کر دیا۔ ربیع الاول ۱۱۳۱ھ کو امیرالامرا دہلی واپس آگئے۔ بادشاہ سے صلح ہوئی۔ لیکن بادشاہ نے درپردہ دل میں عناد رکھا اور انہیں راستے سے ہٹانے کا منصوبہ بنایا۔ امیرالامرا اور ان کے بھائی نے حفظ بقا کی خاطر فرخ سیر کو گرفتار کر لیا۔ بعد میں نا بینا کرا کے قتل کروادیا۔ ان کی وساطت سے یکے بعد دیگر رفیع الدرجات، رفیع الدولہ اور محمد شاہ بادشاہ بنے۔ امیرالامرا نے نیکوسیر کی بغاوت فرو کی۔ چھبیلہ رام اور گردھر بہادر کی سرکشی کو دبایا۔ نظام الملک صوبیدار مالوہ کے ساتھ عالم علی خان، برادر زادہ امیرالامرا، نائب صوبیدار دکن کے درمیان جنگ ہوئی اور عالم علی خان مارا گیا۔ امیرالامرا انتقام لینے کے لیے نظام الملک سے نبرد آزما ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں محمد ابن خان کی سازش سے ۶ ذی الحجہ ۱۱۳۲ھ کو قتل کر دیے گئے۔

حسین خواجہ

علی مراد کوکلتاش کا بہنوئی تھا۔ جہاندار شاہ کے برسر اقتدار آتے ہی اسے پہلے اعظم خان اور بعد میں خاندوران کا خطاب ملا اور شاہزادہ اعزالدین کا اتالیق مقرر ہوا۔

حمید الدین خان بہادر

باقی خان چیلہ قلماق (قلعدار آگرہ) کا پوتا اور سردار خان کوتوال کا بیٹا تھا۔ اٹھالیسویں سال عالمگیری میں داروغہ کارخانہ نقش و نگار ہوا اور چار صدی ذات اور پچاس سوار کا منصب ملا۔ بتیسویں سال میں داروغہ فیلخانہ، تینتیسویں میں خان کا خطاب ملا۔ انتالیسویں سال میں دو ہزاری منصب پر فائز ہوا۔ وہ مرہٹوں کے خلاف کئی معرکوں میں شریک ہوا۔ بیالیسویں سال میں وہ داروغہ غسلخانہ اور بعد میں داروغہ جواہر خانہ مقرر ہوا۔ راج گڑھ اور تورنا کی فتح میں اس نے نمایاں خدمات انجام دیں۔ کارہائے نمایاں کی وجہ سے اسے بادشاہ کا تقرب و اعتماد حاصل

تھا۔ عالمگیر کی وفات پر اسے بڑا صدمہ ہوا۔ وہ نعلش کے ساتھ خلد آباد گیا اور وہیں درویشانہ ندگی گزارنے لگا۔ وہیں ایک حوبلی بنائی۔ لیکن محمد اعظم اس کو اپنے ساتھ لے آیا اور وہ محمد معظم شاہ کے خلاف جنگ میں شریک ہوا۔ شکست کے بعد بھی معظم نے اس سے اچھا سلوک کیا۔ اسے میر توزک اول اور گرز برداروں کا داروغہ مقرر کیا۔ جہاندار شاہ نے اسے ذلیل کر کے قید و بند میں ڈال دیا۔ فرخ سیر کے زمانے میں اسے رہائی ملی۔ عبدالصمد خان ناظم صوبہ پنجاب اسے ہمراہ لے گیا اور سکھوں کے خلاف اس نے خدمات انجام دیں۔ محمد شاہ کے عہد میں پھر اس کی قدر و منزلت ہوئی اور اسے داروغہ گرز برداران مقرر کیا گیا۔

حیدر قلی خان

محمد رضا نام۔ اسفرائن (ایران) سے تعلق تھا۔ ہندوستان میں پہلے سلطان عظیم الشان کے پاس ملازم ہوا۔ فرخ سیر کے زمانے میں حیدر قلی خان کا خطاب، دکن کی دیوانی اور دوسری خدمات سپرد ہوئیں۔ نظام الملک صوبیدار دکن سے اس کا نباہ نہ ہو سکا۔ اس لیے وہ دیوان احمد آباد، متصدی بندر سورت اور نائب ناظم گجرات ہوا۔ صفدر خان ثانی کو شکست دی۔ نیکوسیر کے خلاف آگرہ کے محاصرے میں اس نے نہاں خدمات انجام دیں۔ محمد شاہ کے عہد میں سید خانجہان باریہ کے انتقال پر اسے میر آتش بنایا گیا۔ امیرالامرا سید حسین علی خان کے قتل کے بعد اس نے شاہی فوج کا ساتھ دیا۔ اسے چھ ہزاری ذات اور چھ ہزار سوار کا منصب ملا۔ قطب الملک کے خلاف جنگ میں بھی اس نے توپخانے سے بڑا کام لیا اور قطب الملک کو گرفتار کر کے محمد شاہ کے سامنے پیش کیا۔ اس خدمت پر اسے سات ہزار ذات اور سات ہزار سوار کا منصب اور معزالدولہ کا خطاب ملا۔ ۱۱۳۳ھ میں وہ گجرات کا صوبیدار اور بندر سورت کا متصدی متعین ہوا۔ نظام الملک سے اختلاف کی بنا پر وہ دربار میں واپس ہوا۔ لیکن اسے صوبہ اجمیر کی تسخیر پر مامور کیا گیا۔ فتح

کے بعد پھر دربار میں آگیا۔ ایک دن اچانک مکان میں آگ لگنے سے وہ جل گیا۔

خاندوران، محمد عاصم

آباء و اجداد بدخشان سے آکر اکبر آباد میں آباد ہوئے۔ محمد عاصم نام۔ ابتدا میں سلطان عظیم الشان کے محافظ دستے میں معمولی منصب پر مامور ہوا۔ بعد میں فرخ سیر کے مزاج میں دخیل ہو کر تقرب و اقتدار حاصل کیا اور داروغہ دیوان خاص کا عہدہ پایا۔ فرخ سیر کی تخت نشینی پر سات ہزار ذات اور سات ہزار سوار کا منصب اور صمصام الدولہ خاندوران بہادر منصور جنگ کا خطاب ملا۔ بادشاہ اور سادات کے جھگڑے میں یہ سادات سے قطع تعلق نہ کر سکا۔ امیرالامرا کے دکن منصوب ہونے پر وہ نائب میر بخش اور محمد امین خان بہادر کی بجائے بخش دوم مقرر ہوا۔ پھر گجرات کا صوبیدار بنا۔ محمد شاہ کے عہد میں قطب الملک اور بادشاہ کی لڑائی میں ہراول پر قائم رہا۔ بعد میں امیرالامرا اور میر بخش مقرر ہوا۔ مدت تک استقلال سے صاحب منصب و اقتدار رہا۔ ۱۱۴۷ھ اور ۱۱۵۹ھ میں سرہٹوں سے زبرد آزما ہوا۔ ۱۱۵۱ھ کو کرنال میں نادر شاہی فوج کے مقابلے میں زخمی ہو کر مارا گیا۔

داؤد خان پنی

داؤد خان اور اس کے بھائی بہادر خان اور سلیمان خان، خضر خان پنی کے بیٹے تھے۔ باپ بیجاپور کی سرکار میں ملازم تھا۔ ایک کشمکش میں وہ قتل ہوا۔ داؤد خان اس وقت قلعہ نادرک میں تھا۔ خانجہان کو کہنے سے اس کی پرورش کی۔ بیسویں سال عالمگیری میں شاہی خدمت میں داخل ہوا۔ چار ہزاری منصب اور خان کا خطاب ملا۔ چھبیسویں سال وہ قلعہ جنجی کی تسخیر کے لیے متعین ہوا۔ تینتالیسویں سال میں وہ حیدر آباد کا نائب فوجدار ہوا۔ اڑتالیسویں سال میں کام بخش کے ہمراہ حیدر آباد کا نائب

صوبیدار مقرر ہوا۔ انچاسویں سال واکنکیرہ کی تسخیر میں اچھی خدمات انجام دیں۔ بہادر شاہ اول کے عہد میں تیسرے سال خاندیس و برار کے علاوہ دکن کا صوبیدار ہوا۔ فرخ میر کے عہد میں وہ گجرات کا ناظم تھا۔ امیرالامرا جب دکن کا صوبیدار متعین ہوا تو برہانپور سے باہر داؤد خان سے مقابلہ ہوا اور وہ ۱۱۲۷ھ میں گولی لگنے سے فوت ہوا۔

دلیر دل خان

لطف اللہ خان صادق کا بھائی۔ امیرالامرا حسین علی خان کے ماتھ وابستہ تھا۔ ۷۰ ہزاری منصب رکھتا تھا۔

ذوالفقار خان نصرت جنگ

محمد اسماعیل نام۔ اسد خان آصف الدولہ کا بیٹا۔ ۱۰۶۷ھ میں آصف خان یمن الدولہ کی بیٹی مہرالنسا یعنی ممتاز محل کی بہن کے بطن سے پیدا ہوا۔ گیارہویں سال عالمگیری میں ۷۰۰۰۰ منصب ملا۔ بیسویں سال میں امیرالامرا شائستہ خان کی بیٹی سے شادی ہوئی۔ پچیسویں سال عالمگیری میں میرٹ گیا۔ راجہ حسونت سنگھ کے خلاف معرکہ میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ تیسویں سال داروغہ غسل خانہ مقرر ہوا۔ ۱۰۸۱ھ میں قلعہ راہیری بر قبضہ کیا اور سنبھا کے اہل و عیال کو گرفتار کیا۔ ۷۰ ہزاری ذات اور دو ہزاری سوار کا منصب ملا۔ پینتیسویں سال عالمگیری میں قلعہ نرمل فتح کیا اور چار ہزاری منصب پایا۔ قلعہ جنجی کی محکم میں اسے سخت تگ و دو کرنا پڑی کام بخش کے ساتھ اختلاف کی وجہ سے اسد خان کی حراست میں اسے نظر بند بھی رکھا۔ اکتالیسویں سال میں پنج ہزاری ذات اور چار ہزار سوار کا منصب اور نصرت جنگ کا خطاب ملا۔ اکتالیسویں سال جنجی کا زبردست قلعہ فتح ہوا اور اس کا نام نصرت گڈ رکھا گیا۔ کرناٹک کے چھوٹے بڑے سو قلعے، فرنگی بندرگاہوں سمیت ممالک محروسہ میں شامل ہوئے۔ چھیالیسویں سال میں وہ میر بخشی ہوا۔ اسی کی کوششوں

سے واکنکیرہ کا دشوار قلعہ فتح ہوا۔ عالمگیر کی وفات کے وقت اس کا منصب چھ ہزار ذات اور چھ ہزار سوار تھا۔ شاہزادہ محمد اعظم نے اسے میر بخشی کا عہدہ دیا۔ معظم شاہ کے خلاف جنگ میں اس نے شکست ہوتے دیکھ کر اعظم شاہ کو پیچھے ہٹنے کا مشورہ دیا لیکن وہ میدان سے نہ ہٹا اور مارا گیا۔ ذوالفقار اپنے باپ کے پاس گوالیار چلا گیا۔ بہادر شاہ نے سات ہزار ذات اور سات ہزار سوار کا منصب اور صمصام الدولہ امیر الامرا اور نصرت جنگ کا خطاب دیا۔ میر بخشی کا عہدہ اور دکن کی صوبیداری ملی۔ اس کے قتل تک کے واقعات عبرت نامہ میں مرقوم ہیں۔

رتن چند ، راجہ

قوم کا بنیا۔ سید عبداللہ خان بارہہ کا دیوان۔ نائب صوبیدار سید عبدالغفار اور سید عبداللہ خان کے بہنوئی ابوالحسن کے درمیان جنگ ہوئی تو رتن چند بھی تین چار سو سواروں کے ساتھ شامل ہوا۔ فرخ میر اور جہاندار شاہ کی جنگ میں بھی اس نے نمایاں خدمات انجام دیں۔ راجہ کا خطاب اور دو ہزاری منصب پایا۔ بعد میں اس نے بڑا اثر و رسوخ اور اقتدار حاصل کیا۔ عنایت اللہ خان دیوان خالصہ اور دیوان تن نے بادشاہ سے نفاذ جزیہ کا حکم لیا اور متوسلین رتن چند کے مناصب ضبط کیے یا کم کیے لیکن قطب الملک نے ان احکام کو نافذ کرنے سے انکار کیا۔ بادشاہ نے رتن چند کے ایک خائن متوسل کی گرفتاری کا حکم دیا۔ اس کی تعمیل بھی نہ ہوئی۔ ۱۱۳۲ھ میں محمد امین خان کی سازش سے امیر الامرا سید حسین علی خان قتل ہوا تو رتن چند بھی گرفتار ہوا۔ وہ بھیس بدل کر بھاگنا چاہتا تھا کہ محافظوں کے ہاتھوں قتل ہوا۔ (امرانے ہنود)

روح اللہ پسر خانہ زاد خان

خانہ زاد خان کا لقب بھی روح اللہ تھا جو عالمگیر کے معتبر ملازمین میں تھا یعنی خانسامان، بخشی دوم اور داروغہ خاص رہا۔

۱۱۱۵ھ کو اس کی وفات پر اس کے بیٹے اعتقاد خان کو روح اللہ کا خطاب ملا۔

سر بلند خان

مبارزالملک دلاور جنگ - مجدد رفیع نام - تون کا رہنے والا تھا - وہ اپنے باپ میر افضل کے ساتھ عالمگیری عہد میں ہندوستان آیا - روح اللہ بخشی کی بیٹی ہدیہ بیگم سے اس کی شادی ہوئی - ہدیہ بیگم کی جن عائشہ سلطان عظیم الشان سے بیاہی ہوئی تھی - اسے سر بلند کا خطاب ملا اور صوبہ بنگال میں امور نظامت میں دخیل رہا - فرخ میر سے ناچاقی کی وجہ سے وہاں سے واپسی پر کڑھ کا فوجدار مقرر ہوا - بعد میں ذوالفقار خان نے اسے گجرات کا نائب صوبیدار مقرر کیا - فرخ میر کی کامیابی پر قطب الملک کی سفارش پر پرانی خطا معاف ہوئی اور وہ صوبیدار اودھ متعین ہوا - بعد میں میر جملہ کی واپسی پر پٹنہ کا صوبیدار بنایا گیا - وہ فوج کی تنخواہیں دینے میں ناکام رہا - اس لیے اسے وہاں سے معزول کر کے دربار میں بلا لیا گیا - رفیع الدرجات کے عہد میں وہ کابل کا صوبیدار مقرر ہوا - آخر عمر قرضخواہوں سے بچنے کے لیے دہلی میں مقیم رہا - حملہ نادر شاہ کے وقت جرمانہ وصول کرنے پر مامور ہوا - ۱۱۵۸ھ میں فوت ہوا - وہ درشت مزاج اور سخت گیر تھا -

شاہ دولا گجراتی

جذب و مستی سے بھر پور مسنجات الدعوات بزرگ تھے - بچپن میں باپ کی وفات پر ایک ہندو کے ہاں خدمت گزار بن کر رہے - بعد میں اس نے آزاد کر دیا - سیالکوٹ میں سید مرست کے پاس روحانی تربیت حاصل کی - وہ سہروردی اور چشتیہ سلسلے میں بیعت تھے - ان کے ہاں سماع کی مجالس جمتی تھیں ۱۰۷۵ھ کو وہ گجرات میں فوت ہوئے - نالہ ڈیگ پر انہوں نے پل تعمیر کرایا جو پل شاہ دولا نام سے معروف ہوا -

شاہ عبدالرحمان بختیار : دیکھیے عبدالرحمان بختیار ، شاہ ۔

شمس خان

اس کا نام نور خان تھا ، باپ کا نام پیر خان تھا جس نے بہادر شاہ کے عہد میں اچھا منصب پایا لیکن موت نے زیادہ فرصت نہ دی ۔ شمس خان ، حسین خان اور بازید خان کا بھتیجا تھا ۔ دادا سلطان احمد تھا جو کچھ عرصہ کے لیے مجد اعظم کا ملازم رہا ۔ شمس خان نے سکھوں کے خلاف لڑائی میں نام پایا ۔ اس نے راہوں کے قریب لڑائی میں سکھوں کو بھر پور شکست دی ، جو سلطانپور سے ۷ کوس پر ہے ۔ شمس خان سرہند کی تسخیر میں مصروف تھا کہ مجد امین بہادر نے خود سری کا الزام لگا کر اسے معزول کرادیا ۔ وہ رائے پور کے قریب سکھوں کے ساتھ لڑائی میں مارا گیا ۔

شہداد خان

ء

عبدالرحیم نام تھا ۔ بہادر شاہ اول کے زمانے میں پانصدی منصب اور شہداد خان کا خطاب ملا ۔ اس نے قطب الدین خان فوجدار جموں کے ساتھ خدمات سر انجام دیں ۔ جب قطب الدین ، بندہ بہادر کے ہاتھوں قتل ہوا تو اس نے جموں کا انتظام حکومت سنبھالے رکھا ۔ اس نے عیسائی خان مٹین کے خلاف عبدالصمد خان ناظم صوبہ لاہور کی حمایت کی بعد میں اکھئی جنگل کا فوجدار متعین ہوا ۔ جب وہ عیسائی خان کے خلاف زبرد آزما ہوا تو اس وقت وہ دوآبہ کا فوجدار تھا ۔ عیسائی خان نے جب شہداد پر حملہ کیا ، تو اس نے عیسائی خان کی تلوار ہاتھ میں پکڑ لی اور اس کی انگلیاں بے کار ہو گئیں ۔ شہداد خان کے ساتھیوں نے عیسائی خان کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا لیکن شہداد خان ، عبدالصمد

خان کو فہرست اشیا مہیا نہ کرسکا۔ اس لیے اسے لاہور میں ٹھہرا کر اس پر سختی کی۔ میر جملہ نے لاہور میں شہداد خان کی کارگزاری دیکھی تھی۔ وہ جب دہلی واپس گیا تو اس نے بادشاہ کے سامنے اس کی تعریف کی اور اسے دہلی بلا لیا۔ امیرالاسرا اور قطب الملک نے بھی اس کی قدردانی کی اور مناسب منصب پر فائز کیا۔ مجدد شاہ کے زمانے میں وہ ہانسی حصار کا فوجدار تھا۔ فساد و سرکشی کے زمانے میں اس نے اپنی طاقت کا رعب جھادیا۔ اس پر اسے شش ہزاری منصب ملا۔ نادرشاہ کے خلاف لڑائی میں مارا گیا۔

عبدالرحمان بختیار، شاہ

وطن قصبہ تھارہ تھا۔ لاہور میں ملک پور کے نزدیک ایک گاؤں پیروکی میں دفن ہوئے۔ ان کے روحانی کمال کا یہ ثبوت ہے کہ میاں مہتہ کانسہ اس کے مرید تھے۔ وہ اسلام شاہ سوری کے عہد میں زندہ تھے۔ کیونکہ ان کے متعلق ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی دو بیٹیاں حافظ قرآن تھیں۔ تلاوت و عبادت میں مصروف رہتی تھیں۔ قاضی نے اسلام شاہ سے شکایت کی کہ اقتضای شریعت کے مطابق ان دونوں کی شادی کرنی چاہیے تھی۔ شاہ عبدالرحمان نے کہا: ”لڑکیاں عاقلہ بالغہ ہیں۔ ان سے پوچھنا چاہیے“۔ لڑکیوں نے کہا: ”ہمارا نکاح تلاوت قرآن سے ہو چکا ہے“۔ قاضی شرمندہ ہوا۔

(اخبارالاولیا، عبداللہ خویشگی، روٹوگراف شمارہ ۱۲۳،

پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور)۔

عبدالصمد خان، سیف الدولہ دلیر جنگ:

خواجہ احرار کے خاندان سے تھے۔ اپنے چچا خواجہ زکریا کی لڑکی سے شادی ہوئی۔ دوسری بیٹی اعتماد الدولہ مجدد امین خان بہادر کے عقد میں

تھی۔ عبدالصمد خان عالمگیری عہد میں ہندوستان آئے اور چار سو کے منصب پر مامور ہوئے۔ بہادر شاہ کے عہد میں سات سو کا منصب ملا۔ بہادر شاہ کی وفات پر تخت نشینی کے لیے شاہزادوں کی جنگ میں ذوالفقار خان کا ساتھ دیا۔ فرخ سیر کے عہد میں پانچ ہزاری ذات اور اور پانچ ہزار سوار کا منصب، دلہر جنگ کا خطاب اور لاہور کی صوبیداری ملی تاکہ سکھوں کے مظالم کا قلع قمع کرے۔ اس نے حکمت عملی سے کام لے کر گورو بندہ کا کامیاب محاصرہ کیا اور اسے گرفتار کر کے دہلی روانہ کیا (۱۱۲۷ھ)۔ اس کارگزاری پر سات ہزار ذات اور سات ہزار سوار کا منصب اور سیف الدولہ کا خطاب ملا۔ لاہور کی نظامت کے زمانے میں عیسیٰ خان مٹین کی سرکشی کو ختم کیا۔ حسین خان خویشگی قصوری کو شکست دی۔ ساتویں سال مجد شاہی میں وہ ملتان کا ناظم مقرر ہوا۔ ۱۱۵۱ھ میں فوت ہوا۔

عبدالله خان بارہہ، سید

سید میاں کے نام سے معروف تھے۔ ابتدا میں شاہزادہ مجد معظم کے ملازم ہوئے۔ ۱۰۹۳ھ میں ایک ہزار ذات اور چھ سو سوار کا منصب ملا۔ ۱۰۹۵ھ میں ابوالحسن والی حیدرآباد کے خلاف مہم میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ محاصرہ بیجا پور کے سلسلے میں شاہزادہ معتوب ہوا تو ان کو بھی نظر بند کر دیا گیا۔ آخر روح اللہ کی سفارش سے خطا معاف ہوئی۔ روح اللہ جب بیجا پور سے دربار میں بلائے گئے تو یہ پہلے نائب اور بعد میں صوبیدار کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۰۹۹ھ میں سنبھا بھونسلی کے بیٹے راما اور مرہٹہ قیدی فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے تو انہیں بیجا پور کی صوبیداری سے معزول کر دیا گیا۔ ۱۱۰۰ھ دوبارہ ناندیر کے صوبیدار متعین ہوئے۔ ان کے دو بیٹے حسن علی خان (قطب الملک) اور حسین علی خان (امیر الامرا بخش الملک) تاریخ میں بڑے نامور ہوئے۔

عبداللہ خان ، قطب الملک سید حسن علی خان : دیکھیے
حسن علی خان -

علی مراد کوکلتاش

جہاندار شاہ کا کوکہ تھا - جہاندار شاہ جب صوبیدار ملتان تھا تو علی مراد کا بڑا اثر رسوخ تھا - جب وہ بادشاہ ہوا تو اس نے علی مراد کو خان جہان بہادر ظفر جنگ کوکلتاش کا خطاب اور ۲۰۰۰ ہزاری منصب دیا - وہ فرخ میر کے خلاف جنگ میں مارا گیا - (۱۱۲۳ھ)

عنایت اللہ خان

مرزا شکر اللہ کا بیٹا تھا - اس کی ماں حافظ ، مریم زیب النساء دختر عالمگیر کی معلمہ تھی - چونکہ اس کا خاندان ایران سے آکر کشمیر میں آباد ہو گیا ، اس لیے یہ لوگ کشمیری کہلائے - ماں کی سفارش سے عنایت اللہ خان پہلے مشرف جواہر خانہ مقرر ہوا - اکتیسویں سال عالمگیری میں چار سو ذات اور ساٹھ سوار کا منصب ملا - پینتیسویں سال میں زیب النساء کا خانساماں مقرر ہوا - چھتیسویں سال میں وہ دیوانی تن ، اکتالیسویں سال میں صدارت ، پینتالیسویں سال میں دیوانی خالصہ کی خدمات سپرد ہوئیں اور ایک ہزار ذات اور ایک سو سوار کا منصب پایا - عالمگیر کو اس پر بڑا اعتماد تھا - وہ اسد خان وزیر کا نائب ہو کر کاغذات پر دستخط کرتا تھا - بہادر شاہ کے عہد میں وہ اپنے منصب پر بحال رہا - جہاندار شاہ کے عہد میں وہ کشمیر کا ناظم ہوا - اور اسے چار ہزار ذات اور ہزار سوار کا منصب ملا - محمد شاہ کے زمانے میں اسے ہفت ہزاری منصب ملا - نظام الملک کے دکن سے دہلی پہنچنے تک وہ نائب وزیر اور میر سامان کے فرائض انجام دیتا رہا - ۱۱۳۹ھ کو انتقال ہوا - وہ بڑا اچھا انشا پرداز اور کاتب تھا - اس نے احکام عالمگیری اور کلات طیبات مرتب کیے -

عیسیٰ خان مٹین

راہپوتوں کی شاخ مٹین یا منج سے تعلق تھا۔ یہ لفظ مآثر الامرا میں 'مبین' اور منتخب اللباب (ج ۲ ص ۷۶۶) میں مہین لکھا گیا ہے۔ شروع شروع میں ڈکیتی اور غارتگری سے مال اکٹھا کیا۔ معزالدین جہاندار شاہ کی معیت میں بہادری سے لڑا اور پنجہزاری منصب پایا۔ دوآبہ پٹھ اور لکھی جنگ کی فوجداری ملی لیکن وہ سرکشی کی زندگی سے باز نہ آیا اور غارتگری جاری رکھی۔ ناظم صوبہ عبدالصمد خان نے شہداد خان کو اس کی سرکوبی کے لیے بھیجا لیکن تھارہ کے مقام پر اسے پسپا ہونا پڑا۔ اسی کشمکش میں عیسیٰ خان کو گولی لگی اور وہ مارا گیا۔ اس کا سر کاٹ کر دہلی بھیج دیا گیا (۱۱۲۹ھ)۔

غازی الدین خان غالب جنگ

احمد بیگ نام۔ تورانی النسل تھا۔ ۱۰۷۶ھ میں پیدا ہوا۔ وہ جہاندار شاہ کا دودھ شریک بھائی تھا۔ اس سے ناراض ہو کر بنگال چلا گیا۔ پٹنہ میں فرخ میر کی ملازمت میں اس کا مصاحب بن گیا۔ فرخ میر کی معزولی پر وہ دہلی کے بازاروں میں مخالفین سے نبرد آزما ہوا۔ امیر الامرا کے قتل پر وہ قطب الملک کا حامی بن گیا۔ مجدد شاہ کے عہد میں اس کا خطاب غالب جنگ چھین لیا گیا اور لطف اللہ صادق کو دیا گیا۔ اس نے اعتراض کیا اور کہا۔ ہم دونوں باہم جنگ آزما ہوتے ہیں۔ جو جیت جائے وہ اس خطاب کا حقدار بنے۔ بادشاہ مسکرا دیا اور اس کا خطاب بحال کر دیا۔ ۱۱۳۹ھ میں فوت ہوا۔

غازی الدین خان فیروز جنگ

اس کے والد خواجہ عابد بخارا میں پہلے قاضی اور بعد میں شیخ الاسلام تھے۔ وہ ہندوستان میں آیا اور عالمگیر کے عہد میں صدر کل اور بعد میں اجمیر

اور اس کے بعد ملتان کا گورنر رہا۔ ۱۰۹۲ھ میں وہ ظفر آباد بیدر کا گورنر ہوا۔ ۱۰۹۸ھ میں گولکنڈہ کے محاصرے میں گولی لگتے سے مارا گیا۔ وہ قلیچ خان کے لقب سے سرفراز تھا۔ اس کا سب سے لائق بیٹا غازی الدین خان فیروز جنگ تھا۔ اس کا نام میر شہاب الدین تھا۔ وہ ۱۰۶۰ھ کو سمرقند میں پیدا ہوا۔ ۱۰۷۹ھ میں ہندوستان آیا۔ عالمگیر کے عہد میں ۳۰۰ ذات اور ۷۰ سوار کا منصب ملا۔ وہ دکن میں مرہٹوں کے خلاف لڑائیوں میں شریک رہا۔ ابراہیم گڑھ، حیدرآباد اور ادولی کی فتوحات میں پیش پیش تھا۔ ۱۱۱۸ھ میں عالمگیر کی وفات پر وہ برار کا صوبیدار تھا۔ اعظم و معظم کی لڑائی میں اس نے نمایاں حصہ لیا۔ بہادر شاہ کے عہد میں اسے دکن سے نکال کر احمد آباد گجرات بھیج دیا گیا۔ وہ ۱۱۲۲ھ میں فوت ہوا۔ اس وقت وہ سات ہزاری منصب رکھتا تھا۔ اس کا تمام مال و اسباب ضبط کر لیا گیا۔ وہ زندگی کے آخری بیس سال میں بینائی سے محروم رہا۔ اس کے باوجود وہ فوجی خدمات انجام دیتا رہا۔

قطب الملک حسن علی خان دیکھیے حسن علی خان۔

قمر الدین میر نظام الملک

غازی الدین خان فیروز جنگ کا بیٹا۔ اس کی ماں سعد اللہ خان وزیر شاہجہان کی بیٹی تھی۔ وہ ۱۰۸۲ھ میں پیدا ہوا۔ ۱۰۹۵ھ میں اسے ۳۰۰ ذات اور سو سوار کا منصب ملا۔ ۱۱۰۱ھ میں اسے چین قلیچ خان کا خطاب ملا۔ ۱۱۰۸ھ میں عالمگیر کی وفات پر وہ بیجا پور کا گورنر تھا۔ بہادر شاہ کے عہد میں وہ صوبیدار اودھ اور لکھنؤ کا فوجدار مقرر ہوا۔ ۱۱۱۹ھ میں اس نے تمام منصب اور خطابات واپس کر دے لیکن منعم خان کی درخواست پر اپنا استعفا واپس لے لیا اور سات ہزار ذات

اور سات ہزار سوار کا منصب قبول کیا۔ والد کی جائیداد ضبط ہونے پر دوبارہ استعفا دیا۔ اس مرتبہ اس کا استعفا قبول کر لیا گیا اور گزارے کے لیے چار ہزار روئے سالانہ مقرر ہوا۔ بہادر شاہ کی وفات پر غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ کا خطاب ملا۔ جہاندار شاہ کے عہد میں وہ آگرہ کے دفاع پر متعین ہوا۔ فرخ میر اور جہاندار شاہ کی لڑائی میں وہ غیر جانبدار رہا۔ چنانچہ فرخ میر کے عہد میں وہ دکن کا صوبیدار مقرر ہوا اور خانخانان اور نظام الملک کے خطابات سے سرفراز ہوا۔ جب امیر الامرا حسین علی خان صوبیدار دکن نامزد ہوا تو اسے مراد آباد کا ناظم بنا کر تبدیل کیا گیا۔ جب امیر الامرا نے فرخ میر کو معزول کر کے محمد شاہ کو تخت نشین کیا تو نظام الملک مالوہ کا گورنر بنا۔ اس کے بعد تفصیل عبرت نامہ میں موجود ہے۔

کوکلتاش دیکھیے علی مراد کوکلتاش

کھول

راجپوتوں کی ایک قوم جو اپنے مورث کے نام سے معروف ہے۔

گردھر بہادر

ناگر برہمن۔ باپ دیارام۔ شاہزادہ عظیم الشان کا ملازم تھا۔ اس کا چچا چھبیلہ رام الدآباد کا صوبہ دار مقرر ہوا تو یہ اس کا سپہ سالار بنا۔ ۱۱۳۱ھ میں چچا کے انتقال پر اس کا جانشین ہوا۔ اس نے قلعے پر قابض ہو کر آزادی کا دم مارا اور دربار میں حاضر ہونے سے انکار کیا۔ امیر الامرا نے قلعے کے محاصرے کا حکم دیا۔ آخر رتن چند دیوان کی کوششوں سے مصالحت ہوئی اور اسے صوبیدار اودھ اور پنج ہزاری

منصب دے کر الہ آباد کو چھوڑنے پر رضاسند کر لیا۔ ۱۱۳۳ھ میں مالوہ میں مرہٹوں سے لڑتا ہوا مارا گیا۔

لطف اللہ خان صادق انصاری

ہانی پت کا رہنے والا تھا۔ بہادر شاہ اول کے عہد میں دربار میں رسانی ہوئی جہاندار شاہ کے زمانے میں معتوب ہوا۔ اس نے فرخ سیر کا ساتھ دیا۔ قطب الملک نے دیوان خالصہ کا عہدہ دلوایا۔ مجدد شاہ کے عہد میں چھ ہزاری منصب اور شمس الدولہ بہادر تھور جنگ خطاب ملا۔ احمد شاہ کے زمانے میں فوت ہوا۔ بہادر شاہ متذبذب تھا کہ اسد خان یا منعم خان کو وزیر منتخب کرے۔ لطف اللہ نے اسد اللہ کا نام دیا۔ بادشاہ نے خوش ہو کر اسے خان صادق کہا۔ نادر شاہ کے حملے کے وقت وہ دہلی کا گورنر تھا۔ اس نے مقابلے کے بغیر شہر حوالے کر دیا، اس لیے وہ معتوب بھی ہوا۔

محکم سنگھ کھتری

امیر الامرا سید حسین علی خان کا دیوان تھا۔ ۱۱۲۷ھ میں داؤد خان ہنی کے خلاف لڑائی میں بہادری دکھائی۔ ۱۱۳۲ھ میں امیر الامرا کے قتل پر حیدر قلی خان کی سفارش سے جان بخشی ہوئی اور شش ہزاری منصب ملا۔ بعد میں وہ ہفت ہزاری منصبدار ہو گیا۔ ۱۱۳۳ھ میں قطب الملک اور مجدد شاہ کے درمیان لڑائی میں قطب الملک سے جا ملا اور لڑتا ہوا مارا گیا۔

مشرف، میر

پہلے امیر الامرا حسین علی خان کا داروغہ توپخانہ تھا۔ حسین علی خان سے ناراض ہو کر دکن سے دہلی آ گیا۔ اور بادشاہ کا ملازم ہوا۔

(۱۱۳۰ھ)

محمد امین خان بہادر ، اعتمادالدولہ نصرت جنگ

سمرقند کا رہنے والا تھا ۔ اس کے والد میر بہاء الدین حاکم بخارا کے خلاف بغاوت کے الزام میں قتل کر دیے گئے (۱۰۹۸ھ) ۔ محمد امین عہد عالمگیری میں اپنے عم زاد غازی الدین خان فیروز جنگ کے ساتھ دکن میں مامور ہوا ۔ ۱۱۰۹ھ میں وہ دربار میں بلا کر صدر بنایا گیا ۔ ۱۱۱۸ھ میں مرہٹوں کی شکست کے بعد اس کو چین بہادر کا خطاب ملا ۔ بہادر شاہ کے عہد میں وہ مراد آباد کا فوجدار تھا ۔ بعد میں اس نے سکھوں کے خلاف مہم میں نمایاں حصہ لیا ۔ وہ جہاں شاہ کے ساتھ جنگ تخت نشینی میں موجود تھا لیکن اس نے زیادہ حصہ نہ لیا ۔ فرخ سیر کے عہد میں چھ ہزار ذات اور چھ ہزار سوار کا منصب ، اعتمادالدولہ نصرت جنگ کا خطاب اور بخشی دوم کا عہدہ ملا ۔ ۱۱۳۳ھ میں ۵۳ سال کی عمر میں وہ تورانیوں کا مسلم لیڈر تھا ۔ محمد شاہ کے عہد میں اس کی سازش سے امیر الامرا حسین علی خان قتل ہوا اور اسے آٹھ ہزار ذات اور آٹھ ہزار سوار کا منصب اور وزیر الممالک کا خطاب ملا ۔ ۱۱۳۴ھ میں فوت ہوا ۔

مرل

ایک چوہان تھا جو دہلی سے نقل مکانی کر کے سندھ میں مقیم ہو گیا ۔ مرل اسی کا قبیلہ یا قوم ہے ۔ بہاولپور میں اس قوم کے لوگ ملتے ہیں ۔

مڑل

راجپوت قوم کی شاخ جو ملتان میں ملتی ہے ۔

منج

راجپوتوں کی ایک شاخ جو جالندھر ، لدھیانہ اور آس پاس کے علاقوں میں آباد ہے ۔ اسے مٹین کہنا صحیح نہیں ۔ وہ لدھیانہ کے گوڈے واہا کا

لقب ہے - (Glossary of the Tribes and castes of Panjab, iii, 68-69)

مہین ، دیکھیے منج -

منعم خان ، خانخاناں

۱۰۶۳ء میں پیدا ہوا - اس کا باپ سلطان بیگ برلاس آگرہ کا کوتوال بھی رہا - اس کی وفات کے بعد منعم خان ، روح اللہ میر بخش کی ملازمت میں داخل ہوا - دکن میں جانبازی دکھانے کی وجہ سے عالمگیر متوجہ ہوئے - چونتیسویں سال عالمگیری میں وہ ہفت چوکی کا امین مقرر ہوا - سرہٹوں کے خلاف وہ جنگوں میں شریک رہا - ۱۱۱۴ء میں وہ ہزار ذات اور تین سو سوار کا منصبدار ہو کر داروغہ فیلخانہ تھا - بعد میں مہظم شاہ کے پاس کابل چلا گیا اور دیوان مقرر ہوا - ۱۱۱۵ء میں لاہور کا نائب صوبیدار متعین ہوا اور ۱۵۰۰ ذات اور ہزار سوار کا منصب پایا - اس کے بعد کے حالات عبرت نامہ میں موجود ہیں -

میر جملہ

نام عبداللہ تھا - شریعت اللہ لقب - عالمگیر کے عہد حکومت میں توران سے ہندوستان آیا - پہلے جہانگیر نگر میں قاضی تھا - بعد میں عظیم آباد (پٹنہ) کا قاضی ہوا - فرخ میر کے ساتھ روابط کی وجہ سے اس کی حمایت میں لڑا - جہاندار شاہ پر فتوحیاب ہونے کے بعد اسے میر جملہ خانخاناں معظم خان بہادر مظفر جنگ کا خطاب ملا - بادشاہ کے مزاج میں دخیل ہونے کی وجہ سے سادات بارہہ یعنی قطب الملک اور امیر الامرا سے کشیدگی تھی - آخر بادشاہ نے امیر الامرا کو دکن اور میر جملہ کو

ہٹنے کا صوبیدار مقرر کیا لیکن وہ چوری چھپے ہالکی میں بیٹھ کر واپس آ گیا۔ اس بہانے سے کہ وہ لشکریوں کی تنخواہیں ادا کرتے سے مجبور ہے۔ اس کے منصب میں کمی کر کے اسے پنجاب کی طرف جانے کی اجازت دی۔ فرخ سیر کے قتل پر وہ صدارت کل کے عہدے پر فائز رہا۔ محمد شاہ کے عہد میں انتقال کیا۔

نصرت یار

سید نذر محمد نام۔ عہد محمد شاہ میں آٹھ ہزار کا منصب اور رکن الدولہ کا خطاب رکھتا تھا۔ بہار کا صوبیدار رہا۔ راجا اجیت سنگھ کی بغاوت فرو کرنے کے لیے نمایاں خدمات انجام دیں۔

نظام الملک : دیکھیے قمر الدین۔

وزیر خان

محمد خان نام تھا۔ کرنال میں کنج پورہ کا رہنے والا تھا۔ پہلے کار طلب خان بعد میں وزیر خان کا خطاب ملا۔ سہ ہزاری منصب رکھتا تھا۔ وفات کے وقت اس کی عمر ۸۰ سال تھی۔

—:0:—

فرہنگ الفاظ ہندی و مقامی

ارگجہ : ارگجا - Name of a perfume of a yellowish colour composed of several scented ingredients.

اری باپ اری باپ : باپ رے باپ - غم ، تعجب اور خوف کے وقت یہ کامہ بولتے ہیں - خدا کی پناہ - خدا بچائے -

اوتارہ : آتارا - جنگ کے واسطے سواروں کا پیادہ ہونا -

اوغرا - A dish of food so called

بان : وان - نیر

بانیا : بنیا - Shopkeeper usually a corn chandler

برچھا - A long slender spear

برسات : بارش کا موسم

بھیر : بازاریان لشکر - لفظ ہندی کہ بتفریس واقع شد

بیرہ پان : بیڑہ پان - گلوری - کتھا ، چونہ اور چھالیا پڑا ہوا پان - وہ بنا ہوا اور پتوں میں لپٹا ہوا پان جو شادی وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے - (فرہنگ آصفیہ)

بھروپیا : An actor, a mimic

بھگوتی : دیوی - The Goddess

ہانکی : A litter, sedan

پرتال : پرتل - اسباب جو ٹٹو پر لادا جاتا ہے -

A president, leader, chief : پردھان

پھلجھڑی : ایک قسم کی آتشبازی - اس کے چلنے سے پھول اوپر اٹھ کر نیچے گرتے ہیں -

پوپٹ : تکونی شکل کا ٹکڑا جس میں بارود بھری ہوتی ہے . آتشبازی تکہ : اپلا - Dry cow-dung flattened into cakes used for fuels (Johnson)

جالی : لوہے کے تاروں کا بنا ہوا جال جو دروازوں اور کھڑکیوں پر لگاتے ہیں -

جزائر : جزائل - نام سلاح جنگ و آن بندوق کلان باشد -

جمدھر : ایک قسم کا خنجر :

جھرنہ : جھرنا - spring or cascade

جھروکہ : جھروکا - کھڑکیاں جو ایوان شاہی میں سیر تماشا دیکھنے کے واسطے باغ یا دریا کی طرف واقع ہوتی ہیں -

جھیل : دریاچہ

چلچراغ : ایک قسم کی آتشبازی - لکڑی یا چاندی کا درخت نما جس میں موم بتیاں رکھ کر جلاتے ہیں - candleabrum

چوکیات : جمع چوکی - پھرا - پامبانی - لشکر کے صاحب لوگوں یا امیروں کے پاس شب پاشی کے لیے جانا - وہ مکان جہاں امرا کے درباری اور حضار اپنی اپنی حاضر پاشی کے وقت موجود رہتے ہیں -

چھلا : chihla, chahla معنی کیچڑ ، دلدل mud, mire

چیرہ : چیرا - ایک قسم کی منقش پگڑی -

چیللا : شاگرد - مرید بندہ خاص - شاہی غلام

دان ارتھ : دان خیرات - صدقہ - ارتھ - property, wealth

دیرہ : ڈیرا - خیمہ عارضی قیامگاہ -

دیو ریہا : جمع ڈیوڑھی - مکان کا وہ حصہ جو بیرونی دروازے سے

ملحق ہو - دہلیز - آستانہ - درگاہ

دیوہرہ : دیوہرا - بتخانہ

دھوپ : ایک قسم کی تلوار جو سیدھی ہوتی ہے -

ڈولہ : A wife, from an inferior family, married by a

person of rank, who gives a present to her parents. She ranks below wives of equal family but above concubines. To give a daughter to a superior by way of tribute.

ڈولی : a kind of sedan

رانوتی : راؤٹی - ایک قسم کا چھوٹا خیمہ - چھولداری -

رہکھ : ایک چھوٹی توپ جو گڑیوں پر رکھ کر اے جاتے تھے -

سبیل : پانی دودھ شربت کا وقف - کسی کے نام پر یا کسی کی یاد میں -

سہرہ : سہرا - پھولوں یا سنہری تاروں کی لڑیاں جو دولہا دلہن کے سر پر سے منہ پر لٹکائی جاتی ہیں -

فیلاسوفی : Philosophy بمعنی چالاکی - عیاری - تدبیر کاری -

کچہ بچہ : کچ بچ - تنگ جگہ اور کثرت اشیا -

کچھری کردن : عدالت میں بیٹھ کر فیصلہ کرنا ۔

کریا کرم : Performance of obsequies

گڑھی : قلعچہ خام

گورو : گرو ۔ پیر و مرشد ۔ سکھوں کے رہنما ۔

لوت : لوٹ ۔ لوٹنا ۔

لچہ : لچا ۔ اوباش ۔ شریر ۔

ماش : آڑد ۔ ایک قسم کا غلہ جو نہایت لیسدار اور مونگ سے بڑا ہوتا ہے ۔

مجررا : اصطلاح ہندوستانی ۔ ملاقات امرا و سلام و تسلیات

مقیشی ۔ چاندی سونے کے چوڑے تار کا

مہتابی : ایک قسم کی آتشبازی جس کے روشن کرنے سے چاندنی سی چھٹک جاتی ہے ۔

موٹھ : موٹھ ۔ موٹ ۔ ایک غلہ کا نام ۔

نرغہ : نرغا ۔ گھیرا ڈالنا ۔

ہتھ پھول : ایک قسم کی آتشبازی جس کو ہاتھ میں لے کر چھوڑتے ہیں جس میں سے پھول جھڑتے ہیں ۔

ہلاہ : ہلا ۔ حملہ ۔ چڑھائی ۔

ہوائی : ایک قسم کی آتشبازی ۔ دمبدم ٹوٹ کے اس سے ستارے جھڑتے ہیں ۔

ہیر : اہیر ۔ A caste or tribe whose business it is to attend on cows.

---:0:---

فرہنگ ترکی و عربی و فارسی

آبسال : باغ

آشلق : آشلق - (ترکی) تہمت

اولجہ : آلجہ - مال و جنسی و بندی کہ در تاخت ملک بیگانہ گیرند
(فرہنگ اندراج)

ولوش : Provisions from the king's table (Johnson)

التمغا : وہ معافی جو بادشاہ کی طرف سے نسلاً بعد نسل معاف رہے

اور اس پر کوئی ٹیکس نہ ہو -

تغائی : (ترکی) - برادر مادر - ماموں

خودک : (عربی) واو معدولہ - خلجان خاطر و وسواس

دارائی : ایک قسم کا ریشمی کپڑا جسے اردو میں دربائی بھی
کہتے ہیں -

زخم 'منکر' : بد و قبیح زخم -

مر چنگ : دست را بزور بر سر کسی زدن -

سقیفہ سازی : To speak falsehood

طرفدار : An officer employed to collect the revenue of
a particular place (Johnson).

عبرہ : خراج ملک و محصولات -

علاقہ : کنڈا وغیرہ جس سے کوئی چیز لٹکانی جاتی ہے -

غردل : غ مفتوح : بددل ضد شجاع -

فروردی : فروردین - ایرانی کیلنڈر کا پہلا مہینہ جو ۲۱ مارچ سے شروع ہوتا ہے اور جس سے بہار کا آغاز ہوتا ہے -

قاق : (ترکی) - بمعنی گوشت خشک کردہ شد کہ آنرا بریان کردہ می خورند و فارسیان بمعنی لاغر و ناتوان استعمال کنند -

قطرہ زنان : قطرہ زدن - دویدن - سعی کردن -

قطرہ کردن : “ “ “

قورق خوبی کردہ : نگہبانی

کورگہ : (ت) نقارہ

کوکن : آلو

مبیت : رات گزارنے کے لیے - سونے کی جگہ

واگویہ : بازگفتن حرف شنیدہ را - چرچا کرنا -

یزنہ : (ت) شوہر خواہر

—:0:—

فرہنگ مقامات

ابودانہ : بودانہ شہر لاہور سے تین چار کوس دور (خانی خان -
۶۸۶ : ۲)

اعظم آباد : تحصیل لاڈوہ ضلع تھانیسر میں قصبہ - اس میں سرای ،
شہر پناہ اور باغات ہیں - اورنگ زیب کا بیٹا محمد اعظم یہاں
پیدا ہوا تھا -

املی محل : ہرانی عالیشان عمارت - سلطان سنگھ رئیس دہلی نے
خریدلی ہے اور اس کو اپنے طرز پر بنا رہے ہیں -
(واقعات دارالخلافت دہلی ، حصہ دوم ، ص ۱۷۳)

امین گڑھ - تحصیل لاڈوہ ضلع تھانیسر میں ایک بڑا ڈوٹن - وہاں
یانڈواں کے عہد کا پرانا قلعہ موجود ہے -

بارہ پلہ : یہ پل ہمایوں کے مقبرے کے جنوب مشرق میں تھوڑے ہی
فاصلے پر واقع ہے - خواجہ سرا مہربان آغا نے ۱۰۲۱ھ میں
بنوایا تھا گیارہ دروں کا سنگ بستہ پختہ پل

باغ دہر آرا : آگرہ چھاؤنی کے جنوب مغرب میں ایک بڑا باغ
بقول مختلف زیرا دختر بابر ، دہرا خواہر اکبر یا دہرا دختر
شاہجہان کے نام سے منسوب ہے - پہلے اس کے ارد گرد
دیوار تھی - اب صرف کھلا میدان ہے -

(District Gazetteer, Vol. 8, Agra, P. 268).

بجوارہ : بجوارہ - سرکار جالندھر میں موضع

برج : متھرا کا ضلع جس میں گوگل اور بندرا بن شامل ہیں ۔
متدوں کے اوتار کرشن کا مقام ولادت ۔

یگھور : آگرہ کی تحصیل خیر گڑھ میں گڈوں ۔
(آگرہ ڈسٹرکٹ گزٹ ، ص ۳۰۴)

بوندی : راجپوتانہ کی ریاست ۔ اس کی حدود جے پور ، کوٹہ ،
سندھیا اور اودیپور سے ملتی ہیں ۔ رقبہ دوہزار دو سو اکیانوے
مربع میل ۔ طول ۸۵ میل اور عرض ۵ میل ۔

بیانہ : ریاست بھرت پور میں ۔

بیگپور : پرگنہ پلووال میں ۔ بلوچ پور سے ۱۵ میل شمال میں
(دریائے جمنا کے نزدیک)

بیرووال : بیرووال ۔ دریائے بیاس کے کنارے شاہان سلف کے لیے
دریا عبور کرنے کی جگہ ۔

بھیلووال : تپہ بھیلووال ، سواد لاہور (آئین اکبری)

پل شاہ دولہ ، موضع ۔ یہ گڈوں نالہ ڈیگ پر واقع ہے ، متعلق
ضلع گوجرانوالہ ۔ ایک صوفی بزرگ شاہ دولہ نے نالہ ڈیگ پر
پل تعمیر کرایا تھا ۔ اس پل کی نسبت سے گاؤں معروف ہے ۔

تربولہ : وہ مقام جہاں ایک سمت میں برابر تین دروازے ہوں ۔

تلاوری : تراوڑی ۔ ترائن ۔ تھانیسر سے سات کوس دور ۔

تلبغہ ، محلہ : تل بھوگا ۔ جانب مشرق شیش محل کے تا دیوار فصیل
غربی لاہور ، دروازہ ٹکسالی تک ۔

(تاریخ لاہور ، مفتی تاج الدین ، مطبوعہ اورینٹل کالج میگزین ،

نومبر ۱۹۴۳ ع ص ۷۹)

تلون : سرکار جالندھر میں ایک پرگنہ - (آئین اکبری ، ص ۳۷۷)
تھانیسر : یہ شہر اس سڑک پر واقع ہے جو لدھیانہ سے کرنال کو
جاتی ہے - کرنال سے ۲۳ میل شمال کو -

ٹوڈہ ٹانک : ایک پرگنہ - آگرہ سے ۸۰ میل جنوب مغرب میں

جاجنو : آگرہ سے ۷۰ میل دور - تحصیل خیراگڑھ میں

چاوری : چاوڑی - جامع مسجد کے پیچھے کا بازار - دلچسپ میرگہ -
(آثار الصنادید ، باب دوم ، ص ۲۹)

چاری : چمیاری - تحصیل اجنالہ ، ضلع امرتسری میں گاؤں -

چنبہ : چنبہ - جالندھر ڈویژن میں ریاست -

حسن پورہ : دریائے جمنا کے دائیں کنارے پر، پرگنہ پلووال میں -

حصار : ضلع ہریانہ میں ، دہلی سے مغرب کی طرف ۱۰۰ میل -

دموہہ : دیسوہہ - جالندھر دوآب میں قدیم قصبہ - دو طرف پہاڑی
ندیاں اور ایک طرف جھیل ہے - دوسری طرف ریگستان -

سادھورہ : ساڈھورہ سرہند کے علاقے میں - یہ قصبہ اس سڑک پر

واقع ہے جو لوڑیا سے ناہن کو جاتی ہے - اس کی طرف دریائے

مارکنڈا چلتا ہے - شہر پناہ ہے - اقبالہ سے ۲۸ میل جنوب -

مانبھر : اجمیر سے شمال مشرق -

سرای چھاتہ : Sarai chath - (Later Mughals, ii, P. 70)

سلطانپور : دوآبہ جالندھر میں قصبہ - فوجدار کا مسکن - لدھیانہ سے

۴۰ میل مغرب میں -

سایطالپور : آگرہ چھاؤنی میں مغرب سے مشرق کی طرف جاتے ہوئے
ایک گاؤں - (District Gazetteer, Vol. 8, Agra, P. 301)

سموگڑھ : شہر آگرہ سے بارہ میل دور - دارا شکوہ اور عالمگیر کی
لڑائی اسی مقام پر ہوئی تھی -

سہارا : آگرہ سے ۵ کوس دور گاؤں

سہرند : سرہند - ریاست پٹیالہ میں - انبالہ سے ۲۸ میل شمال مغرب
شاہدرہ : دریائے راوی کے دائیں کنارے لاہور سے تین میل دور -
شہزاد پور : ضلع کانپور میں ، عرض بلد ۲۶.۷۷ - طول بلد ۸۰.۲ -
عظیم آباد : قدیم شہر - کرنال سے ۹ میل دور - شہر پناہ پختہ تھی -
عوان : اوان - شمالا مار باغ سے شمال مشرق میں گاؤں -

فرید آباد : دریائے راوی کے کنارے قصبہ -

کاشی : بنارس کا نام - دریائے گنگا کے کنارے ہندوؤں کا متبرک شہر
کتھورا یا کیتھورا : تیس دیہات میں سے ایک جو بارہہ کی ایک
شاخ کا مسکن تھا -

کٹھوہہ : ریاست جموں میں ضلع کٹھوہہ - اس میں بلاور اور
جسروٹہ مشہور قصبے ہیں -

کراولی : آگرہ سے ۱۸۱۷ میل دور

کڑہ جہان آباد : کوڑہ جہان آباد - ضلع فتح پور میں -

کلا نور : ضلع گورداسپور میں قصبہ - اس جگہ ۵۱۵۵۶ میں
اکبر تخت نشین ہوا -

کوٹ ادیسہ : دریائے بیاس کے کنارے قلعہ ادیسہ -

کوٹلہ مالیر : مالیر کوٹلہ - دریائے ستلج کے علاقے میں - پٹیالہ سے
۴۵ میل شمال مغرب -

کوٹلہ : راجھوتانہ میں ریاست - اس کی حدود جہالہ واڑ ، گوالیار ،
چھپرا اور دریائے چنبیل سے گھری ہوئی ہیں - ناشو - سلطانپور -

کٹول - شاہ آباد اور ناہر گڑھ مشہور قصبے ہیں -

کیتھل : ستلج پار - پختہ مشہور شہر -

کھرام : گھڑام - دوآب ستلج و جمنا میں - ریاست پٹیالہ میں قصبہ -

لتھ فیروز شاہ : فیروز شاہ کی لاٹ - اشوکا کی لاٹ جو کوٹلہ
فیروز آباد میں فیروز شاہ تغلق کے حکم سے ۱۵۷۷ء میں نصب
کی گئی تھی -

لکھی جنگل : فیروز پور کے جنوب میں -

مخلص پور : دریائے جمنا کے کنارے نہر جمنا شرق اور نہر جمنا
غربی کے مخرجوں سے چند میل نیچے واقع ہے - سر زمین ڈاہر
شکار گاہ سلاطین سے بارہ میل مشرق میں واقع ہے - اسلام خان
بن شیر خان سور نے یہاں قلعہ بنانا شروع لیا تھا جو نامکمل
رہ گیا اور بعد میں ویران ہو گیا - بندہ نے اسے دوبارہ مرمت
کرایا اور اس کا نام لوہ گڑھ رکھا

میراتہ : سرکار ناگور ، صوبہ اجمیر میں پرگنہ - (آئین اکبری)

نارنول - اجمیر سے ۱۵۰ میل شمال مشرق -

ہاندہ گوجر : تحصیل لاہور میں گاؤں - شیخ جلال گوجر خلیفہ
عبدالجلیل چوہڑ شاہ بندگی کا مزار -

ہانسی : حصار سے مشرق کی طرف تیرہ کوس ، نہر فیروز شاہ کے کنارے واقع ہے ۔

ہنڈون : آگرہ سے پچاس ساٹھ میل جنوب مغرب میں ۔ جے پور میں ۔
ہنڈیا : صوبہ مالوہ میں سرکار ۔ دریائے نربدا کے کنارے پختہ قلعہ موجود ہے ۔

ہوڈل : ہوڈل ۔ سرکار سہارا میں قصبہ ۔ دہلی سے متھرا شاہراہ پر ، دہلی سے ۵۴ میل دور ۔

ہجبت پور پتی : سرکار بٹالہ میں ۔ (آئین اکبری)

—:0:—

۷

اشاريه

مقامات

الف

الور : ۲۶۷ -
 الہ آباد : ۱۶۴ ، ۱۶۶ ، ۱۹۸ ،
 ۲۲۲ ، ۲۳۷ ، ۲۳۸ ، ۲۳۹ ،
 ۲۸۸ ، ۳۰۲ ، ۳۰۳ -
 امرتسر : ۱۴۰ ، ۲۸۱ ، ۳۱۵ -
 املی محل : ۳۱۳ -
 امین گڑھ : ۱۴۴ ، ۳۱۳ -
 انبالہ : ۳۱۵ ، ۳۱۶ -
 انبیر : ۱۲۸ ، ۲۰۸ ، ۲۲۲ ، ۲۲۳ ،
 ۲۳۵ ، ۲۸۷ -
 اوجین : ۱۰۰ -
 اودھ : ۲۳۷ ، ۲۳۹ ، ۲۴۰ ، ۲۸۲ ،
 ۲۹۵ ، ۳۰۱ ، ۳۰۲ -
 اود پیور : ۳۱۴ -
 اورنگ آباد : ۱۸۱ ، ۲۳۹ ، ۲۸۸ ،
 ۲۸۹ -
 ایران : ۱۸۷ ، ۲۹۹ -

ب

باجوارہ : ۳۱۳ -
 بارہ پلہ : ۱۹۱ ، ۳۱۳ -
 بارہہ : ۱۶۵ ، ۱۷۷ ، ۲۰۵ ، ۳۱۳ ،
 ۲۶۵ ، ۲۷۳ ، ۲۷۵ ، ۳۱۶ -
 بارہ دری شایستہ خان : ۲۲۳ -
 باغ جہاں آرابیکہ : ۲۳۸ ، ۲۳۹ -

آگرہ : ۳۵ ، ۱۰۹ ، ۱۱۳ ، ۲۹۰ ،
 ۲۹۱ ، ۳۰۲ ، ۳۰۵ ، ۳۱۳ ،
 ۳۱۴ ، ۳۱۵ ، ۳۱۶ ، ۳۱۸ -
 ابراہیم گڑھ : ۳۰۱ -
 ابودانہ : ۱۴۶ ، ۳۱۳ -
 اجمیر : ۱۴۴ ، ۱۹۰ ، ۱۹۱ ،
 ۱۹۲ ، ۲۸۳ ، ۲۸۸ ، ۲۹۱ ،
 ۳۰۰ ، ۳۱۷ -
 اجمیری دروازہ : ۲۷۵ -
 اجنالہ : ۳۱۵ -
 اجین : ۲۱۶ ، ۲۴۱ -
 احمد آباد : ۲۹ ، ۲۹۱ ، ۳۰۱ -
 ادولی : ۳۰۱ -
 اسفرائین : ۲۹۱ -
 اسیر گڑھ : ۲۴۲ -
 اعظم آباد : ۱۴۴ ، ۳۱۳ -
 اعوان : ۳۱۶ -

اکبر آباد : ۲۰ ، ۲۷ ، ۲۸ ، ۲۹ ،
 ۳۶ ، ۱۰۴ ، ۱۱۳ ، ۱۵۱ ،
 ۱۶۳ ، ۱۶۷ ، ۱۷۰ ، ۱۷۵ ،
 ۲۲۴ ، ۲۲۶ ، ۲۲۹ ، ۲۳۲ ،
 ۲۳۵ ، ۲۳۶ ، ۲۴۱ ، ۲۴۲ ،
 ۲۶۷ ، ۲۸۶ ، ۲۸۷ ، ۲۹۲ -

- باغ دہر آرای : ۲۲۷ ، ۲۳۳ ، ۲۳۵ ، ۲۳۸ ، ۲۴۶ ، ۳۱۳ -
 باغ دھرمو : ۱۴۶ -
 بالا گھاٹ : ۲۵۰ -
 بتالہ : ۱۸۱ -
 بتالہ : ۳۱۸ -
 بجوارہ : ۱۳۴ ، ۱۳۵ ، ۳۱۳ -
 بخارا : ۲۴۰ ، ۳۰۰ ، ۳۰۴ -
 بداون : ۲۷۵ -
 بدخشان : ۱۸۶ -
 برار : ۲۴۲ ، ۲۹۳ ، ۳۰۱ -
 برج : ۳۱۴ -
 برہانپور : ۱۵۱ ، ۲۰۲ ، ۲۴۱ ، ۲۴۲ ، ۲۴۳ ، ۲۴۶ ، ۲۵۰ ، ۲۸۹ -
 بکھور : ۱۶۶ ، ۳۱۴ -
 بلاور : ۳۱۶ -
 بلاوری : ۱۴۴ -
 بلخ : ۱۸۶ ، ۲۴۷ -
 بلوچ پور : ۳۱۴ -
 بنارس : ۳۱۶ -
 بندرابن : ۳۱۴ -
 بندیل کھنڈ : ۲۰۵ ، ۲۸۶ -
 بنگال : ۳۵ ، ۲۹۵ ، ۳۰۰ -
 بنگالہ : ۱۶۶ ، ۲۳۷ -
 بوندی : ۲۴ ، ۳۱۴ -
 ہادر (قصبہ) : ۲۵۵ -
 ہار : ۹۹ ، ۱۹۸ ، ۳۰۶ -
 ہاولپور : ۳۰۴ -
 یاس ، دریا : ۳۱۴ ، ۳۱۶ -
- بیانہ : ۲۵۳ ، ۲۵۵ ، ۲۸۹ ، ۳۱۴ -
 بیاہ ، آب : ۱۱۱ ، ۱۸۵ -
 بیت اللہ : ۲۱۹ ، ۲۴۱ -
 بیت العتیق : ۱۲ -
 بیجاپور : ۱۰۸ ، ۱۲۹ ، ۱۳۰ ، ۱۵۱ ، ۲۹۲ ، ۲۹۸ ، ۳۰۱ -
 بیرووال : ۳۱۴ -
 بیسوارہ : ۲۳۹ ، ۲۶۶ -
 بیگپور : ۲۷۴ ، ۳۱۴ -
- بھ
- بھرت پور : ۳۱۴ -
 بھنڈیاں : ۱۴۳ -
 بھوپال : ۳۵ -
 بھیلو وال : ۱۴۲ ، ۳۱۴ -
- ب
- بانی پت : ۳۰۳ -
 پتنہ : ۲۰۱ ، ۲۳۷ -
 پٹنہ : ۹۹ ، ۱۶۶ ، ۱۹۸ ، ۲۸۹ ، ۲۹۵ ، ۳۰۰ ، ۳۰۶ -
 پٹیالہ : ۳۱۶ ، ۳۱۷ -
 پٹھ (دو آب) : ۳۰۰ -
 پرسرور : ۱۸۱ -
 پرویز آباد : ۱۴۶ -
 پل شاہ دولا : ۱۱۱ ، ۲۹۵ ، ۳۱۴ -
 پل میتای : ۲۱۲ -
 پلووال : ۳۱۴ ، ۳۱۵ -

ٹوڈہ ٹانک : ۳۱۵ -

ج

- جاجو : ۳۶ -
 جالندھر : ۱۴۳ ، ۳۰۳ ، ۳۱۳ ،
 - ۳۱۵
 جسروٹہ : ۱۵۱ -
 جسروٹہ : ۳۱۶ -
 جسونت پورہ : ۱۹۳ -
 جمن ، دریا : ۲۳۰ : ۲۶۷ -
 جمنا ، دریا : ۱۷۰ ، ۲۲۶ ، ۲۳۸ ،
 ۲۷۳ ، ۳۱۳ ، ۳۱۵ ، ۳۱۷ -
 جموں : ۱۳۳ ، ۱۳۵ ، ۱۸۰ ،
 - ۱۸۶ ، ۲۹۶ -
 جنجی : ۱۳۱ ، ۲۹۲ ، ۲۹۳ -
 جودھپور : ۲۸۳ ، ۲۸۵ -
 جہانگیر نگر : ۱۶۶ ، ۳۰۵ -
 جے پور : ۲۶۷ ، ۳۱۳ ، ۳۱۸ -
 جیحوں : ۲۲۶ -
 جہالہ واڑ : ۳۱۷ -

ج

- چاندنی چوک : ۲۱۲ -
 چاوری : ۲۷۵ -
 چاوڑی : ۳۱۵ -
 چاری : ۱۳۲ ، ۳۱۵ -
 چمیاری : ۳۱۵ -
 چنبل ، دریا : ۵۳ ، ۱۵۱ ، ۳۱۷ -
 چنبہ : ۱۸۱ ، ۳۱۵ -

- پنجاب : ۱۳ ، ۲۳ ، ۱۱۱ ، ۱۳۹ ،
 ۱۳۰ ، ۱۳۱ ، ۱۳۳ ، ۱۳۵ ،
 ۱۸۰ ، ۱۸۱ ، ۲۰۸ ، ۲۳۷ ،
 ۲۹۱ ، ۳۰۶ -
 پیروکی : ۲۹۷ -

ت

- تپہ بھری : ۱۳۱ -
 تجارہ : ۲۶۷ -
 تراوڑی : ۳۱۳ -
 ترائن : ۳۱۳ -
 تربتی ، دریا : ۲۳۷ -
 ترپولہ : ۲۱۱ ، ۲۲۸ ، ۳۱۳ -
 تلاوری : ۳۱۳ -
 تلینغہ (محلہ) : ۳۱۳ -
 تل بھوگا (محلہ) : ۳۱۳ -
 تلون : ۱۱۱ ، ۳۱۵ -
 تودہ ٹانک : ۲۲۹ ، ۲۳۵ ، ۲۵۵ -
 توران : ۱۸۷ ، ۳۰۵ -
 تورنا : ۲۹۷ -
 تون : ۲۹۵ -

تھ

- تھارہ : ۲۹۷ ، ۳۰۰ -
 تھانیسر : ۱۳۳ ، ۳۱۳ ، ۳۱۴ ،
 - ۳۱۵

ٹ

- ٹکسالی دروازہ : ۳۱۳ -

چوک الہ آباد : ۲۷۵ -

چوک سعد اللہ خان ۲۱۳ -

چھ

چھپرا : ۳۱۷ -

چھترہ : ۲۸۶ -

ح

حسن پورہ : ۲۶۷ ، ۲۷۳ ، ۲۸۸ ،

- ۳۱۵

حصار : ۳۱۵ -

حیدر آباد : ۱۰۸ ، ۱۵۱ ، ۲۹۲ ،

- ۳۰۱ ، ۲۹۸

خ

خاندیس : ۱۵۱ ، ۱۹۳ -

خجیستہ بنیاد : ۱۰۰ ، ۱۲۹ ، ۲۳۱ ،

- ۲۵۰ ، ۲۳۸ ، ۲۳۶

خضر آباد : ۲۷۳ -

خلد آباد : ۲۹۱ -

خیر گڑھ : ۳۱۳ ، ۳۱۵ -

د

دابر : ۱۳۵ ، ۱۴۰ -

دسوہہ : ۱۸۱ : ۳۱۵ -

دکن : ۸ ، ۲۷ ، ۳۳ ، ۳۵ ، ۹۹ ،

۱۰۵ ، ۱۱۰ ، ۱۱۵ ، ۱۱۶ ،

۱۵۱ ، ۱۵۳ ، ۱۷۳ ، ۱۹۸ ،

۲۰۰ ، ۲۰۲ ، ۲۰۵ ، ۲۱۳ ،

۲۳۱ ، ۲۳۲ ، ۲۳۸ ، ۲۳۹ ،

۲۵۲ ، ۲۵۶ ، ۲۶۴ ، ۲۷۱ ،

۲۸۵ ، ۲۸۷ ، ۲۸۹ ، ۲۹۰ ،

۲۹۱ ، ۲۹۲ ، ۲۹۳ ، ۲۹۴ ،

۲۹۹ ، ۳۰۱ ، ۳۰۲ ، ۳۰۴ ،

- ۳۰۵

دوآبہ باری : ۱۶۵ -

دہلی : ۹ ، ۲۷ ، ۲۸ ، ۳۰ ، ۳۳ ،

۳۵ ، ۱۱۴ ، ۱۷۲ ، ۱۷۹ ،

۱۹۸ ، ۲۱۶ ، ۲۱۹ ، ۲۲۳ ،

۲۳۳ ، ۲۶۷ ، ۲۸۲ ، ۲۸۶ ،

۲۸۷ ، ۲۸۹ ، ۲۹۰ ، ۲۹۵ ،

۲۹۷ ، ۲۹۸ ، ۲۹۹ ، ۳۰۰ ،

۳۰۲ ، ۳۰۴ ، ۳۱۳ ، ۳۱۵ ،

- ۳۱۸

ڈ

د

ڈابر : ۳۱۷ -

ڈیگ ، نالہ : ۳۱۴ -

ر

راجپوتانہ : ۱۹۵ ، ۲۰۴ ، ۲۱۶ ،

۲۳۲ ، ۲۳۱ ، ۳۱۳ ، ۳۱۷ -

راج گڑھ : ۲۹۰ -

راجوری : ۴۰ -

رادھا کند : ۲۶۷ -

راوی ، دریا : ۱۴۶ ، ۳۱۶ -

راہیری ، قلعہ : ۲۹۳ -

- سورت : ۲۳۸ ، ۲۹۱ -
 سوری (موضع) : ۱۴۲ ، ۱۵۴ -
 سہارا : ۲۵۲ ، ۳۱۶ ، ۳۱۸ -
 سہراڈ : ۱۳۴ ، ۱۳۵ ، ۱۳۶ ،
 ۱۲۸ ، ۱۴۰ ، ۱۴۳ ، ۱۴۵ ،
 ۲۱۱ ، ۲۶۰ ، ۳۱۶ -
 سیالکوٹ : ۱۴ -

ش

- شالا مار : ۱۳۶ ، ۱۴۷ -
 شالا مار باغ : ۳۱۶ -
 شام : ۱۴۶ -
 شاہ آباد : ۳۱۷ -
 شاہجہان آباد : ۹ ، ۱۰۰ ، ۱۱۳ ،
 ۱۲۵ ، ۱۳۳ ، ۱۳۸ ، ۱۴۳ ،
 ۱۴۹ ، ۱۵۱ ، ۱۵۲ ، ۱۵۳ ،
 ۱۷۵ ، ۱۸۳ ، ۱۹۰ ، ۲۰۵ ،
 ۲۰۶ ، ۲۲۹ ، ۲۴۸ ، ۲۶۲ ،
 ۲۶۴ ، ۲۶۵ ، ۲۷۲ ، ۲۷۳ -
 شاہدرہ : ۲۸۲ ، ۳۱۶ -
 شاہزاد پور : ۱۶۷ -
 شاہ عالمی دروازہ : ۸ -
 شاہ گنج : ۱۸۱ ، ۲۸۲ -
 شاہ نہر : ۱۸۲ ، ۲۰۹ -
 شہزاد پور : ۲۳۸ ، ۳۱۶ -
 شیخوپورہ : ۱۸۵ -
 شیر گڑھ : ۲۶۷ -
 شیش محل : ۳۱۴ -

- رائے پور : ۲۸۶ ، ۲۹۶ -
 روضہ ہایوں : ۲۲۰ ، ۲۲۱ ،
 ۲۳۵ -
 روم : ۱۴۶ -
 رہیل کھنڈ : ۳۵ -
 رہیلہ (مقام) : ۱۴۶ -

س

- سادھورہ : ۱۴۰ ، ۱۴۴ -
 ساڈھورہ : ۳۱۵ -
 سامانہ : ۱۳۹ -
 سانبر : ۱۹۰ -
 سانبہر : ۳۱۵ -
 ستلج : ۱۱۱ ، ۱۴۰ ، ۱۸۵ ، ۳۱۷ -
 سرای چھاتہ : ۲۴۲ ، ۳۱۵ -
 سرای خواجہ : ۲۴۶ -
 سرای مہر پرور : ۲۱۶ -
 سرمستی ، دریا : ۲۳۷ -
 سرمور ، کوهستان : ۲۸۶ -
 سرویج : ۲۰۵ -
 سرہند : ۲۷ ، ۱۳۳ ، ۱۳۹ ، ۲۹۶ -
 ۳۱۵ ، ۳۱۶ -
 سکندرہ : ۱۷۰ ، ۲۲۷ -
 سلطانپور : ۱۶۶ ، ۲۸۸ ، ۲۹۶ ،
 ۳۱۵ ، ۳۱۶ ، ۳۱۷ -
 سمرقند : ۳۰۱ ، ۳۰۴ -
 سمو گڑھ : ۱۷۰ ، ۲۲۷ ، ۳۱۶ -
 سنام : ۱۳۹ -
 سنہیل : ۲۷۵ -
 سندھ : ۳۰۴ -

- کاشی : ۱۳۳ ، ۳۱۶ -
 کاماں پہاڑی : ۲۳۲ ، ۲۶۷ -
 کانپور : ۳۱۶ -
 کتھورا : ۳۱۶ -
 کتھورہ : ۲۷۵ -
 کٹول : ۳۱۷ -
 کٹھویہ : ۱۳۶ ، ۳۱۶ -
 کراولی : ۲۳۲ ، ۲۳۳ ، ۲۳۵ ،
 ۲۵۲ ، ۳۱۶ -
 کریلا : ۲۳۸ ، ۲۶۱ ، ۲۷۵ -
 کرنائک : ۲۹۳ -
 کرنال : ۲۹۲ ، ۳۰۶ ، ۳۱۵ ،
 ۳۱۶ -
 کڑہ : ۱۶۷ ، ۲۹۵ -
 کڑہ جہان آباد : ۱۰۶ ، ۲۶۶ ،
 ۲۸۸ ، ۳۱۶ -
 کڑہ مانک پور : ۳۶ -
 کشمیر : ۳۰ ، ۱۳۷ ، ۲۰۱ ،
 ۲۹۹ -
 کلانور : ۱۳۰ ، ۱۸۰ ، ۳۱۶ -
 کنج پورہ : ۳۰۶ -
 کوٹ ادریسہ : ۱۸۶ ، ۳۱۶ -
 کوٹ مرزا جان : ۱۸۱ ، ۱۸۲ ،
 کوٹلہ بیگم : ۱۳۲ -
 کوٹلہ فیروز شاہ : ۳۱۷ -
 کوٹلہ مالیر : ۱۳۸ -
 کوٹلہ مالیر : ۳۱۷ -
 کوتلی شاہ جیو : ۱۵۳ -
 کوتہ : ۲۳۱ ، ۲۳۵ -
 کوٹہ : ۳۱۳ ، ۳۱۷ -

ظ

ظفر آباد بیدر : ۳۰۱ -

ع

- عظیم آباد (پٹنہ) : ۱۶۶ ، ۱۷۷ ،
 ۲۸۹ ، ۳۰۵ ، ۳۱۶ -
 عوان : ۱۳۶ ، ۳۱۶ -

غ

- غزنین : ۱۵۱ -
 غوربند : ۱۵۰ -

ف

- فتحپور : ۲۲۹ ، ۲۳۵ ، ۲۵۵ ،
 ۲۸۸ ، ۳۱۶ -
 فرید آباد : ۱۳۱ ، ۳۱۶ -
 فیروز پور : ۳۱۷ -

ق

- قصور : ۱۵ ، ۱۸۱ ، ۱۸۵ ،
 قلعہ اکبر : ۳۳ -
 قلعہ اکبر آباد : ۱۱۰ ، ۲۳۰ -
 قلعہ ادریسہ : ۳۱۶ -
 قنوج : ۱۸۱ -

ک

- کابل : ۱۰۹ ، ۱۳۰ ، ۱۳۷ ،
 ۱۵۱ ، ۱۵۹ ، ۲۰۱ ، ۲۰۸ ،
 ۲۱۰ ، ۲۱۶ ، ۳۰۵ -

۱۵۳ ، ۱۶۵ ، ۱۶۹ ، ۱۸۰ ،
 ۱۸۳ ، ۱۹۸ ، ۲۹۶ ، ۲۹۷ ،
 ۲۹۸ ، ۳۰۵ ، ۳۱۳ ، ۳۱۶ ،
 - ۳۱۷

لاہوری دروازہ : ۲۰۹ ، ۲۱۲ -
 لٹھ فیروز شاہ : ۲۰۷ -
 لٹھ فیروز شاہ : ۳۱۷ -
 لدھیانہ : ۳۰۴ ، ۳۱۵ -

لکھنؤ : ۸ ، ۱۵۳ ، ۱۶۰ ، ۱۷۱ ،
 ۱۷۷ ، ۲۲۷ ، ۲۳۷ ، ۲۳۹ ،
 - ۳۰۱ ، ۲۶۶

لکھی جنگل : ۱۸۵ ، ۲۹۶ ، ۳۰۰ ،
 - ۳۱۷

لکی درہ ، ۲۵۵ -

لودیانہ : ۱۳۰ -

لوڈیا : ۳۱۵ -

لوہ گڑھ : ۱۳۵ ، ۳۱۷ -

م

مارکنڈا ، دریا : ۳۱۵ -

مالوا : ۳۵ -

مالوہ : ۲۹ ، ۱۰۰ ، ۱۱۵ ، ۲۰۵ ،

۲۱۶ ، ۲۳۱ ، ۲۹۰ ، ۳۰۲ ،

- ۳۱۸ ، ۳۰۳

مالیر کوئلہ : ۳۱۷ -

متھورا : ۳۱۳ ، ۳۱۸ -

محلہ املی : ۲۷۵ -

محلہ تبلیغہ : ۱۵۵ -

محلہ سید نظام بخاری : ۸ -

کوچہ حمیدالدین خان چیلہ : ۲۱۳ -

کوکن : ۲۸۹ -

کوہ مارا : ۲۷۵ -

کھرام : ۳۱۷ -

کھوکھری : ۲۶۷ -

کھوپری : ۲۶۷ -

کیتھل : ۱۳۹ ، ۳۱۷ -

کیتھورا : ۳۱۶ -

گ

گجرات : ۱۸۱ ، ۲۸۳ ، ۲۹۱ ،

۲۹۲ ، ۲۹۳ ، ۲۹۵ ، ۳۰۱ -

گوالیار : ۱۱۶ ، ۲۲۳ ، ۲۹۴ ،

- ۳۱۷

گوجرانوالہ : ۳۱۳ -

گور داسپور : ۱۰ ، ۲۷ ، ۱۸۲ ،

- ۳۱۶

گور کھپور : ۲۰۱ ، ۲۳۷ -

گوکل : ۳۱۳ -

گولکنده : ۳۰۱ -

گومتی ، دریا : ۱۶۰ -

کنگ ، دریا : ۲۳۷ ، ۲۷۵ ، ۳۱۶ -

کھڑام : ۱۳۹ ، ۳۱۷ -

ن

لاڈوہ : ۳۱۳ :

لاہور : ۸ ، ۹ ، ۱۰ ، ۱۵ ، ۲۳ ،

۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸ ، ۲۹ ، ۹۸ ،

۱۱۱ ، ۱۱۳ ، ۱۳۵ ، ۱۳۰ ،

۱۳۲ ، ۱۳۳ ، ۱۳۶ ، ۱۵۱ ،

نہر فیروز شاہ : ۳۱۷ -

و

واکنگیرہ : ۲۹۳ ، ۲۹۴ -

ہ

ہاندو گوجر : ۱۵۷ ، ۳۱۷ -

ہانسی حصار : ۱۶۰ ، ۲۹۷ ، ۳۱۸ ،

ہریانہ : ۳۱۵ -

ہند : ۳۴ -

ہندوستان : ۱۰۵ ، ۱۳۷ ، ۱۵۹ ،

۱۶۴ ، ۱۸۶ ، ۱۸۷ ، ۱۹۸ ،

۲۰۵ ، ۲۲۳ ، ۲۴۱ ، ۲۶۴ ،

۲۶۶ ، ۲۹۱ ، ۲۹۵ ، ۲۹۸ ،

۳۰۱ ، ۳۰۵ -

ہندون : ۲۵۳ -

ہندون : ۲۸۹ ، ۳۱۸ -

ہندیا : ۲۴۳ -

ہندیا : ۳۱۸ -

ہوڈل : ۳۱۸ -

ہیبیت پور : ۱۲۹ ، ۱۸۱ ، ۳۰۵ -

مخلص پور : ۱۴۰ -

مخلص پورہ : ۱۴۴ ، ۱۴۵ ، ۳۱۷ -

مراد آباد : ۲۸۵ ، ۳۰۲ ، ۳۰۴ ،

ملتان : ۸ ، ۱۵ ، ۱۱۱ ، ۱۱۳ ،

۱۵۱ ، ۱۶۴ ، ۱۶۵ ، ۲۹۸ ،

۲۹۹ ، ۳۰۰ ، ۳۰۴ -

ملکا پور : ۲۵۰ -

ملک پور : ۲۹۷ -

میرت : ۱۲۸ ، ۲۹۳ ، ۳۱۷ -

ن

نارنول : ۲۶۷ ، ۳۱۷ -

ناشو : ۳۱۷ -

ناگور : ۳۱۷ -

ناندیر : ۲۹۸ -

ناہر گڑھ : ۳۱۷ -

ناہن : ۳۱۵ -

نہج : ۲۳۲ -

نربدا : ۳۵ ، ۲۰۲ ، ۲۴۲ ،

۳۱۸ -

نرمل ، قلعہ : ۲۹۲ -

نرور : ۲۴۱ ، ۲۴۵ -

نصرت گڑھ : ۱۳۱ ، ۲۹۳ -

نلدک ، قلعہ : ۲۹۲ -

نہرجمن : ۳۱۷ ،

Agra : 313, 316,

—:o:—

اشخاص و قبائل و دیگر اعلام

الف

- اختہ بیگی : ۲۸۴ -
 اخلاص خان : ۲۱۰ ، ۲۱۵ -
 ارجن : ۲۸۱ -
 ارمنی : ۲۳۹ -
 اسد اللہ خان : ۳۵ ، ۳۶ ، ۱۲۷ ،
 ۲۵۶ -
 اسد خان : ۱۴۲ ، ۱۴۳ ، ۱۴۸ ،
 ۲۲۳ ، ۲۸۳ ، ۲۸۷ ، ۲۹۳ ،
 ۲۹۹ -
 اسفندیار : ۱۷۷ ، ۱۹۲ -
 اسلام خان : ۱۴۹ ، ۳۱۷ -
 اسلام شاہ سوری : ۲۹۷ -
 اسلم خان ، سید : ۱۳۰ ، ۱۳۱ -
 اسماعیل ، حاجی سید : ۱۳۱ -
 اشرف ، سیر : ۱۷۱ ، ۱۷۳ -
 اشوکا : ۳۱۷ -
 اعتقاد خان ، مراد کشمیری : ۱۰۰ ،
 ۲۰۶ ، ۲۰۷ ، ۲۰۸ ، ۲۱۶ ،
 ۲۸۵ ، ۲۹۵ -
 اعتماد الدولہ : ۲۸۵ ، ۳۰۳ -
 اعزالدین : ۴۳ ، ۱۵۷ ، ۱۶۱ ،
 ۱۶۳ ، ۱۶۷ ، ۲۸۳ ، ۲۹۰ -
 اعظم خان : ۱۵۶ ، ۲۹۰ -
 اعظم شاہ : ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۱ ، ۳۶ ،
 ۳۲ ، ۲۷۰ ، ۲۸۳ ، ۲۸۶ ،
 ۲۸۹ ، ۳۰۵ ، ۳۶۰ ، ۳۹۰ -
- آدینہ بیگ : ۳۵ ، ۳۶ -
 آصف خان : ۲۹۳ -
 آنند روپ : ۱۰۲ ، ۱۵۷ -
 آنند سنگھ : ۹ ، ۲۶۰ -
 ابراہیم : ۳۰ ، ۳۹ -
 ابجدی ، محمد اسماعیل : ۲۱ -
 ابراہیم سلطان : ۲۷۳ ، ۲۸۸ -
 ابراہیم ، مرزا : ۱۷۸ -
 ابوالحسن : ۲۹۳ ، ۲۹۸ -
 ابوالفضل : ۱۰۳ -
 ابو سعید خان : ۱۲۲ -
 ابھے سنگھ : ۲۸۳ -
 اجیت سنگھ : ۱۶ ، ۳۰ ، ۳۳ ،
 ۱۳۷ ، ۱۹۰ ، ۱۹۱ ، ۲۰۹ ،
 ۲۱۰ ، ۲۲۱ ، ۲۳۳ ، ۲۳۵ ،
 ۲۷۶ ، ۲۸۳ ، ۲۸۵ ، ۲۸۹ ،
 ۳۰۶ -
 اچھے میاں : ۴۴ -
 احسان مالک : ۶ -
 احسن اللہ : ۴۱ -
 احسن ایجاد : ۱۹۵ -
 احمد بیگ : ۱۶۳ ، ۳۰۰ -
 احمد بیگ کوکہ : ۱۷۷ ، ۲۷۲ -
 احمد خان ، میر : ۱۸۱ -
 احمد شاہ : ۳۵ -

- افغانہ : ۱۵۳ ، ۱۷۳ ، ۱۸۵ ، ۱۸۶ ، ۲۰۵ ، ۲۰۸ ، ۲۳۱ ، ۲۶۰ - ۲۶۰
- افضل خان ، سید : ۲۷۲ -
- افضل ، شاہ : ۱۱ -
- افضل ، میر : ۲۹۷ -
- افغانان : ۱۸۶ -
- اکبر ، جلال الدین : ۳۸ ، ۱۴۰ ، ۳۱۶ ، ۳۱۳ -
- اکرم علی خان بارہہ : ۲۰۹ -
- الاجین بیگ : ۱۷۸ -
- الدور دینخان : ۱۲۴ ، ۲۰۶ -
- الديار خان : ۲۷۲ ، ۲۷۴ -
- امان اللہ خان : ۱۱۷ -
- اسانی : ۱۱ -
- امرداس : ۲۸۱ -
- امی : ۱۱ -
- امید بخش : ۴۳ -
- امیر الامراء حسین علی خان : ۹۹ ، ۱۹۰ ، ۱۹۱ ، ۲۰۳ ، ۲۰۴ ، ۲۰۶ ، ۲۰۷ ، ۲۱۰ ، ۲۱۲ ، ۲۱۳ ، ۲۱۵ ، ۲۱۹ ، ۲۲۲ ، ۲۲۳ ، ۲۲۴ ، ۲۲۵ ، ۲۳۳ ، ۲۳۴ ، ۲۳۱ ، ۲۳۷ ، ۲۳۸ ، ۲۳۹ ، ۲۴۰ ، ۲۵۳ ، ۲۵۵ ، ۲۵۸ ، ۲۶۳ ، ۲۶۴ ، ۲۶۵ ، ۲۷۴ ، ۲۷۵ ، ۲۸۳ ، ۲۸۵ ، ۲۸۹ ، ۲۹۱ ، ۲۹۲ ، ۲۹۳ ، ۲۹۴ ، ۲۹۷ ، ۲۹۸ ، ۳۰۰ ، ۳۰۲ ، ۳۰۳ ، ۳۰۵ -
- امیر الامراء نیز دیکھیے
- حسین علی خان ، سید -
- امینا ، مولانا : ۱۰۵ -
- امین خان اعتماد الدولہ : ۲۲ -
- انگت : ۱۳۴ -
- انگد : ۱۳۴ پ ، ۱۸۱ -
- انور خان ، شیخ : ۲۴۲ -
- اورنگزیب : ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۱ ، ۲۲ ، ۲۵ ، ۱۳۵ ، ۳۱۳ -
- اورنگزیب نیز دیکھیے عالمگیر
- ایجاد ، میر احسن : ۱۹۵ -
- ب**
- بابر : ۳۸ ، ۳۵۳ -
- باجی راؤ : ۳۵ -
- بادشاہ بیگم : ۲۸۲ -
- بادشاہ قلیخان : ۱۲۲ -
- باربد : ۱۹۴ -
- بارک اللہ : ۴۳ -
- باز خان افغان : ۱۲۲ -
- بازید خان : ۲۸۶ ، ۲۹۶ -
- باقر خان : ۱۵۲ -
- باقی خان : ۱۰۹ ، ۲۸۵ ، ۲۸۶ -
- باقی خان چیلہ : ۲۸۶ ، ۲۹۰ -
- بائی اودیپوری : ۴۰ -
- بایزید خان : ۱۴۴ ، ۲۸۶ -
- بتان : ۱۴۰ ، ۱۸۰ -
- بجوکھتری : ۲۸۱ -
- بجے سنگھ : ۲۸۷ -
- بختاور خان : ۱۰۵ -
- بخت النساء بیگم : ۴۲ -
- بخشی الممالک نیز دیکھیے
- حسین علی خان اور امیر الامراء -

- بھلہ : ۲۸۱ -
 بھیل : ۲۰۵ -
 بھیم سنگھ : ۲۴۱ ، ۲۴۳ ، ۲۴۴ -
 ۲۴۵ -
 بھیم سین : ۱۸۱ -

پ

- پالڈواں : ۳۱۳ -
 پتھورا ، رای : ۱۹۸ -
 پراچہ : ۱۴۱ ، ۲۸۶ -
 پیر خان : ۲۹۶ -
 پیر محمد ، ملا : ۱۴۱ -

ت

- تاتار خان ، سید : ۴۶ -
 تاج الدین ، مفتی : ۳۱۴ -
 تاج محمود : ۲۶۵ ، ۲۷۱ -
 تربیت خان : ۱۱۷ -
 ترخان : ۱۷۸ -
 تلنگہ : ۹۹ ، ۲۰۵ ، ۲۱۲ -
 تمن دار : ۱۳۸ -
 تواری مترسین : ۲۲۲ ، ۲۲۸ ،
 ۲۳۱ -
 تھور خان : ۲۱۸ ، ۲۲۸ -
 تیغ بہادر : ۱۳۴ ، ۱۳۵ ، ۲۸۱ -
 تیمور ، امیر : ۲۳ ، ۲۵ ،
 تیموریہ : ۳۴ ، ۳۸ ، ۳۹ ، ۴۰ -

ٹ

- ٹیکہ ، چند ، رای : ۲۷۲ -

- براہمہ : ۲۴۳ ، ۲۴۷ -
 برقی راجہ : ۱۴۵ ، ۲۸۶ -
 برہان الدین فاروقی : ۲۱ -
 برہان اللہ ، سید : ۸ -
 بشن سنگھ : ۲۸۷ -
 بکسریہ : ۲۲۲ ، ۲۲۸ ، ۲۶۵ -
 بلوچ : ۱۶۵ -
 بلوچان : ۲۲۷ -
 بلوشیے : ۲۲ -
 بندہ : ۲۰ ، ۳۱۷ -
 بندہ بہادر : ۲۷ ، ۲۹۶ -
 بندہ ، گورو : ۱۰ ، ۱۸۰ ، ۲۸۶ ،
 ۲۹۸ -

بولاقی زمیندار : ۱۸۵ -

- بہادر خان : ۱۷۸ ، ۲۹۲ ، ۲۹۶ -
 بہادر شاہ : ۱۰ ، ۱۹ ، ۲۱ ، ۲۷ ،
 ۲۹ ، ۳۸ ، ۱۰۶ ، ۱۲۶ ،
 ۲۸۲ ، ۲۸۳ ، ۲۸۵ ، ۲۸۶ ،
 ۲۸۷ ، ۲۹۳ ، ۲۹۴ ، ۲۹۶ ،
 ۲۹۷ ، ۲۹۹ ، ۳۰۱ ، ۳۰۲ ،
 ۳۰۳ ، ۳۰۳ -
 بہاء الدین : ۲ -
 بہاء الدین ، میر : ۳۰۴ -
 بیدار بخت : ۱۱۵ ، ۱۱۸ ، ۳۲ -
 بیدار دل : ۴۲ -
 بیربر ، راجا : ۲۲۸ -
 بینش : ۱۱ -

بھ

- بھگونت رای : ۱۴۱ -

ث

، ۲۱۳ ، ۲۱۶ ، ۲۱۸ ، ۲۲۲
 ، ۲۲۷ ، ۲۲۸ ، ۲۲۹ ، ۲۳۳
 ، ۲۳۵ ، ۲۵۵ ، ۲۶۶ ، ۲۶۷
 - ۲۸۸ ، ۲۸۷

ثاقب : ۱۱ -

ج

ج

چشتیہ : ۲۹۵ -
 چغتائیہ : ۱۰۳ ، ۲۳۴ ، ۲۳۵ -
 چوراہن جاٹ : ۲۲۹ ، ۲۳۰ ،
 ۲۶۶ ، ۲۷۰ ، ۲۷۳ ، ۲۸۷ -
 چوہان : ۳۰۴ -
 چین بہادر : ۳۰۴ -
 چین قلیچ خان : ۱۱۶ ، ۲۱۶ ،
 ۳۰۱ -
 چھبیلہ رام : ۱۶۳ ، ۱۷۱ ، ۲۲۷ ،
 ۲۳۷ ، ۲۸۷ ، ۲۹۰ ، ۳۰۲ -

ح

ع

حامد حسین ، سید : ۲۶ -
 حامد خان جنگلی : ۲۶۴
 حافظ شیرازی : ۱۲۴ -
 حجاز (راگ) : ۱۹۴ -
 حسن خان ، سید : ۲۲۳ -
 حسن درگہ ، شاہ : ۱۳۵ -
 حسن علی خان ، سید : ۲۴ ، ۴۶ ،
 ۱۵۷ ، ۱۶۴ ، ۲۸۸ ، ۲۸۹ -
 ۲۹۸ ، ۳۳۰ -
 حسن علی خان نیز دیکھیے قطب
 الملک -

جاٹ : ۲۳ ، ۳۵ ، ۲۳۶ -

جان علی ، سید : ۲۶۱ -

جانی خان : ۱۵۷ -

جسونتہ سنگھ : ۱۹۰ ، ۱۹۱ ، ۲۳۵ ،

۲۸۴ ، ۲۹۳ -

جگ جیون داس : ۲۱ -

جلال الدین محمد اکبر : ۱۷۰ -

جلال الدین رہیلہ : ۲۱۱ -

جلال گوجر ، شیخ : ۳۱۷ -

جمال الدین ، فقیر سید : ۳ -

جمشید : ۱۹۵ -

جنت آشیان : ۳۸ -

جنت مکان : ۳۵ -

جوان بخت : ۴۲ -

جہاندار شاہ : ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۱ ،

۲۷ ، ۲۹ ، ۳۹ ، ۴۱ ، ۴۴ ،

۴۵ ، ۱۵۱ ، ۱۵۴ ، ۱۵۶ ،

۱۵۷ ، ۱۶۴ ، ۲۰۴ ،

۲۳۵ ، ۲۸۲ ، ۲۸۳ ، ۲۸۵ ،

۲۸۶ ، ۲۸۸ ، ۲۸۹ ، ۲۹۰ ،

۲۹۱ ، ۲۹۴ ، ۲۹۹ ، ۳۰۰ ،

۳۰۲ ، ۳۰۳ ، ۳۰۵ -

جہانگیر : ۳۸ -

جے سنگھ : ۳۳ ، ۲۰۶ ، ۲۰۸ ،

خ

- حسین خان : ۲۸۶ -
 حسین خان ، سید : ۱۲۲ ، ۲۶۱ -
 حسین خان خویشگی : ۱۸۱ پ ،
 - ۲۹۸
 حسین ، خواجہ : ۱۶۸ ، ۲۹۰ -
 حسین خان ، خواجہ : ۱۶۷ ، ۱۶۹ -
 حسین علی خان : ۳ ، ۵ ، ۸ ،
 ۹ ، ۱۶ ، ۲۲ ، ۲۷ ، ۳۳ ، ۳۴ ،
 ۳۵ ، ۳۶ ، ۹۳ ، ۹۸ ، ۱۰۰ ،
 ۱۲۲ ، ۱۶۳ ، ۱۷۰ ، ۱۷۳ ،
 ۱۷۷ ، ۱۸۸ ، ۱۹۰ ، ۲۲۳ ،
 ۲۳۱ ، ۲۶۳ ، ۲۸۸ ، ۲۸۹ ،
 ۲۹۰ ، ۲۹۳ ، ۲۹۶ ،
 - ۳۰۳ ، ۳۰۳ ، ۲۹۸
 حسین مرتضیٰ : ۲۶۱ -
 حفیظ اللہ ، سید : ۳۶ -
 حفیظ علی خان : ۱۵۹ ، ۱۸۱ -
 حمید الدین خان : ۱۰۷ -
 حمید الدین بہادر : ۱۳۹ -
 حمید الدین خان : ۱۵۴ -
 حمید الدین خان چیلہ : ۲۱۳ -
 حمید الدین خان بہادر : ۲۹۰ -
 حیات اللہ : ۳۲ -
 حیات خان : ۲۸۵ -
 حیدر بیگ : ۲۵۷ ، ۲۵۷ -
 حیدر قلی خان : ۳۱ ، ۲۲۷ ، ۲۳۸ ،
 ۲۳۹ ، ۲۴۷ ، ۲۴۸ ، ۲۵۳ ،
 ۲۵۶ ، ۲۵۸ ، ۲۵۹ ، ۲۶۹ ،
 ۲۷۲ ، ۲۷۳ ، ۲۷۶ ، ۲۷۷ ،
 ۲۹۱ ، ۲۹۲ ، ۲۹۹ ، ۳۰۳ -
- خانی خان : ۶ ، ۲۹ ، ۳۵ ، ۳۶ ،
 - ۳۱۳
 خانی خان ، مجدد ہاشم : ۲۵ -
 خالصہ (سکھ) : ۱۳۷ -
 خانجہاں : ۲۹۹ -
 خانجہاں بارہہ ، سید : ۲۹۱ -
 خانجہاں ، سید : ۳۵ ، ۲۳۷ -
 خانجہاں کوکہ : ۲۹۲ -
 خانخانان دیکھیے منعم خان
 خاندوران خواجہ عاصم : ۹۹ ،
 ۱۷۷ ، ۱۸۸ ، ۱۹۸ ، ۲۰۸ ،
 ۲۱۳ ، ۲۱۷ ، ۲۶۶ ، ۲۷۶ ،
 ۲۸۵ ، ۲۹۰ ، ۲۹۳ -
 خاندوجی بہاریہ : ۲۳۹ -
 خالعالم دکئی : ۱۱۷ ، ۱۲۰ -
 خان مجد ، سید : ۸ -
 خاندزاد خان : ۲۱۸ ، ۲۹۴ -
 خجستہ اختر : ۳۱ ، ۳۳ -
 خداوردی خان آغر : ۱۳۱ -
 خضر خان : ۲۰۵ ، ۲۹۲ -
 خلد منزل : ۸۳ -
 خلد مکان : ۳۸ -
 خلیل : ۹۵ -
 خلیل اللہ خان : ۱۵۲ ، ۱۵۳ -
 خواجہ احرار : ۲۹۷ -
 خواجہ علی : ۱۳۸ -
 خواص خان : ۱۳۹ -

دیا بہادر گجراتی : ۱۵۴ -
دیندار خان : ۲۱۱ -

ذ

ڈوگر : ۱۸۵ -

ذ

ذوالفقار خان : ۱۲۷ ، ۱۳۱ ، ۱۳۹ ،
۱۵۱ ، ۱۵۶ ، ۱۵۸ ، ۱۵۹ ،
۱۶۰ ، ۱۶۱ ، ۱۶۹ ، ۱۷۰ ،
۱۷۱ ، ۱۷۲ ، ۱۷۳ ، ۱۷۸ ،
۱۷۹ ، ۲۰۰ ، ۲۸۲ ، ۲۹۳ -
۲۹۴ ، ۲۹۵ ، ۲۹۸ -
ذوالفقار علی خان : ۱۱۶ -
ذی جاہ : ۴۲ -

ء

ر

رائہور : ۲۸۹ -
راجپوت : ۱۳۰ ، ۱۷۹ ، ۲۳۰ ،
۳۰۰ ، ۳۰۲ ، ۳۰۳ ، ۳۳۰ -
راجپوتان : ۱۹۱ ، ۲۲۱ ، ۲۳۱ ،
۲۳۵ -
راجپوتیہ : ۱۲۸ ، ۱۳۳ ، ۱۶۰ ،
۲۲۹ ، ۲۳۵ ، ۲۳۳ ، ۲۶۷ -
راجہ بہادر : ۱۵۴ -
راما : ۲۹۸ -
رام داس : ۲۸۱ -
رامو کھتری : ۲۸۱ -

خوشحال چند : ۶ ، ۹ ، ۱۰ ، ۲۰ ،
۲۶ ، ۱۸۱ پ -
خویشگی : ۱۸۵ -

د

داراشکوہ : ۱۵۷ ، ۳۱۶ -
دانش : ۱۱ -

داؤد خان ہنی : ۲۷ ، ۱۶۳ ، ۱۷۳ ،
۱۹۸ ، ۲۰۰ ، ۲۰۲ ، ۲۰۳ ،
۲۰۵ ، ۲۰۷ ، ۲۸۹ ، ۲۹۲ ،
۳۰۳ -
دربار خان : ۱۴۹ -
دکنیاں : ۲۵۰ -
دلاور خان : ۲۱۳ ، ۲۲۹ -
دلاور علی خان : ۲۳۶ ، ۲۴۱ ،
۲۴۲ ، ۲۴۳ ، ۲۴۵ ، ۲۴۶ ،
۲۴۹ ، ۲۵۹ -

دلرس بانو - ۴۰

دلیر جنگ : ۱۸۱ ، ۱۸۳ ، ۱۸۵ -
دلیر دل خان : ۲۹۳ ، ۲۹۸ -
دلیر جنگ : ۱۸۱ -
نیز دیکھیے عبدالصمد خان -
دولت بن بولاقی : ۱۸۵ -
دولت خان رہیلہ : ۱۸۶ -
دنی چند درویش : ۱۸۲ -
دہرا : ۳۱۳ -
دھرب دیو جسروتیہ : ۱۸۱ -
دیا رام : ۲۶۰ ، ۳۰۳ -
دیا رام بہادر : ۱۷۱ -

ز

- زبردست خان : ۱۵۹ ، ۱۶۲ -
 زکریا خان : ۱۰ ، ۱۲ ، ۱۳ ، ۱۵ ،
 ۱۸۳ ، ۲۱۱ -
 زکریا ، خواجہ : ۲۹۷ -
 زلیخا : ۱۱۲ -
 زہرا : ۳۱۳ -
 زیب النساء : ۴۰ ، ۲۹۹ -

س

- سادات بارہہ : ۷ ، ۹ ، ۲۰ ، ۲۲ ،
 ۲۳ ، ۲۴ ، ۲۶ ، ۲۸ ، ۳۱ ،
 ۳۲ ، ۳۳ - ۳۵ ، ۳۵ ، ۱۲۸ ،
 ۱۸۷ ، ۱۹۸ ، ۲۰۳ ، ۲۲۲ ،
 ۲۲۷ ، ۲۳۸ ، ۲۶۶ ، ۲۷۰ ،
 ۲۷۳ ، ۲۷۵ ، ۲۸۵ ، ۲۸۷ ،
 ۲۸۹ ، ۲۹۲ -
 سادات خان : ۲۱۲ ، ۲۱۳ ، ۲۱۴ -
 سامی : ۱۱ -
 ساہو ، راجا : ۲۳۹ ، ۲۸۹ -
 سجان رای : ۲۸۶ -
 سچدانند : ۱۳۹ -
 سدا شیو بہاؤ : ۳۳ ، ۳۵ -
 سراج الدین علی خان : ۴۶ -
 سربلند خان : ۲۱۳ ، ۲۱۶ ، ۲۸۵ ،
 ۲۹۵ -
 سردار خان : ۲۸۶ ، ۲۹۰ -
 سرمد : ۱۳۵ -

رامی : ۲۲ ، ۲۳ -

رتن چند : ۱۸۸ ، ۲۳۷ ، ۲۴۱ ،

۲۴۶ ، ۲۶۰ ، ۲۶۳ ، ۲۹۴ ،

۳۰۲ -

رتن سنگھ : ۲۹ -

رستم : ۱۷۷ ، ۱۹۲ -

رستم دل : ۱۲۴ ، ۱۵۷ ، ۱۵۸ ،

۱۶۱ -

رستم علی : ۴۵ -

رستم علی بن محمد خلیل شاہ : ۲۵ -

رسول مجتبیٰ : ۲۵۶ -

رفیع الدرجات : ۲۰ ، ۳۹ ، ۴۴ ،

۲۲۶ ، ۲۸۵ ، ۲۹۰ ، ۲۹۵ -

رفیع الدولہ : ۲۰ ، ۳۹ ، ۴۴ ،

۲۲۶ ، ۲۹۰ -

رفیع الشان : ۴۱ ، ۱۰۱ ، ۱۵۹ ،

۲۱۵ -

رفیع القدر : ۴۱ ، ۴۴ -

رکن الدولہ : ۲۸۵ ، ۳۰۶ -

رگوناتہ راؤ : ۳۵ -

رمزی ، شاہ : ۱۱۳ -

رنگھڑ راجپوت : ۱۴۳ -

روح اللہ : ۴۱ ، ۲۸۸ ، ۲۹۴ ،

۲۹۸ ، ۴۰۵ -

روح اللہ خان : ۱۵۲ ، ۱۵۴ ،

۲۱۸ -

روشن اختر (نہد شاہ) : ۴۴ -

رومیاں : ۲۱۷ -

رویلے : ۲۵ -

ریو : ۸ -

شمس

- سعادت خان : ۲۵۳ ، ۲۵۶ ، ۲۶۹ -
 سعادت خان : ۱۲۲ ، ۲۱۳ ، ۲۸۲ ،
 - ۳۰۱
 سعادت خان : ۱۴۱ -
 سعیدی : ۱۵۸ -
 سعید بخت : ۴۲ -
 سکھ : ۲۷ ، ۲۸۷ ، ۲۹۱ ، ۲۹۶ ،
 - ۲۹۸
 سکندر شاہ : ۴۲ -
 سلطان احمد : ۲۸۶ ، ۲۹۶ ، ۳۰۵ ،
 - ۳۱۳
 سلیمان خان : ۱۵۲ ، ۱۵۴ ، ۲۹۲ ،
 - ۲۹۳
 سنبھا بھونسلے : ۲۹۸ -
 سنتاجی : ۳۵ ، ۲۱۲ ، ۲۴۹ -
 سنتھوک رای : ۱۸۰ -
 سندھیا : ۳۱۴ -
 سنجر خان : ۲۲۷ -
 سنگھان : ۱۴۴ -
 سوڈھی : ۲۸۱ -
 سورن داس : ۲۱۳ -
 سہراب خان : ۱۸۹ -
 سہروردی : ۲۹۵ -
 سید میان : ۲۹۸ -
 سیدی قاسم : ۱۹۸ ، ۲۸۲ -
 سیف الدولہ دلیرجنگ : ۲۹۷ ،
 - ۲۹۸
 سیف الدین : ۴۶ ، ۱۶۴ ، ۱۶۷ ،
 - ۲۷۳ ، ۱۷۷
- شاگر خان : ۱۵۹ -
 شاہجہان : ۲۳ ، ۳۸ ، ۲۳۵ ، ۲۸۶ ،
 - ۳۱۳ ، ۳۰۱
 شاہجہان ثانی : ۳۹ -
 شاہ دولا گجراتی : ۱۳۵ ، ۲۹۵ ،
 - ۳۱۴
 شاہرخ میرزا : ۱۵۴ -
 شاہ عالم بہادر شاہ اول : ۳۹ -
 شاہ عالم ثانی : ۳۵ -
 شاہ عبدالرحمن : ۲۹۶ -
 شاہ علی خان سید : ۲۳۷ -
 شاہ میر : ۱۴۶ ، ۱۵۷ -
 شاہنوار خان : ۲۶ ، ۱۵۴ -
 شاہنواز صفوی : ۴۰ -
 شائستہ خان : ۳۰ ، ۲۰۹ ، ۲۱۷ ،
 - ۲۹۳ ، ۲۲۳
 شجاعت اللہ ، سید : ۴۶ -
 شریعت اللہ ، میر جملہ : ۹۹ ، ۱۷۱ ،
 - ۳۰۵ ، ۱۷۷
 شریعت اللہ نیز دیکھیے میر جملہ
 شریف الدین حسینی : ۱۷۸ -
 شکر اللہ ، مرزا : ۲۹۹ -
 شمس الدولہ تھورجنگ : ۳۰۳ -
 شمس خان : ۱۴۵ ، ۲۸۶ ، ۲۹۶ -
 شمشیر خان قریشی : ۱۶۰ -
 شمشیر علی ، سید : ۴۵ -
 شہاب الدین ، میر : ۳۰۱ -
 شہامت خان : ۲۶۵ ، ۲۷۱ -

شہداد خان خویشگی : ۱۸۵ ، ۱۸۶ ، ۲۹۶ ، ۳۰۰ -
ظفر خان طره باز : ۲۲۰ ، ۲۲۹ -
ظفر علی : ۳۶ -

ع

عابد ، خواجہ : ۳۰۰ -
عارف بیگ خان : ۱۰ ، ۱۸۱ ، ۱۸۳ -
عاشق : ۱۱ -

عاصی کلانوری : ۲۳ -
عالم علی خان ، سید : ۹ ، ۳۶ ، ۱۷۷ ، ۲۰۲ ، ۲۳۶ ، ۲۳۸ ، ۲۵۱ -
۲۵۳ -

عالمگیر : ۲۲ ، ۳۵ ، ۳۶ ، ۳۸ ، ۳۹ ، ۴۰ ، ۱۰۵ ، ۱۰۷ ، ۱۰۸ ، ۱۰۹ ، ۱۱۰ ، ۱۲۸ ، ۱۷۲ ، ۱۷۸ ، ۲۱۹ ، ۲۲۲ ، ۲۳۱ ، ۲۳۲ ، ۲۳۹ ، ۲۸۲ ، ۲۸۳ ، ۲۸۵ ، ۲۸۸ ، ۲۸۹ ، ۲۹۱ ، ۲۹۳ ، ۲۹۷ ، ۲۹۹ ، ۳۰۰ ، ۳۰۱ ، ۳۰۵ ، ۳۱۶ -

عالمگیر نیز دیکھیے اورنگزیب -

عالی تبار : ۳۲ -

عائشہ : ۲۹۵ -

عبدالبدیع ، میر : ۱۶۰ -

عبدالجلیل چوہڑ شاہ بندگی : ۳۱۷ -

عبدالحمی ، میر : ۲۶ -

عبدالرحمن بختیار : ۱۳۳ ، ۲۹۶ -

۲۹۷ -

عبدالرحمن خان : ۲۶۰ -

ص

صاحب رای ، بیہ : ۲۶۰ -
صبغتملہ لکھنوی : ۲۶۵ ، ۲۷۱ -
صدرالدین ، شاہ : ۱۳۵ -
صدرالدین محمد فائز : ۲۶ -
صدرحسین ، سید : ۲۶ -
صدر خان ثانی : ۲۹۱ -
صمصام الدولہ : ۲۶۶ ، ۲۶۹ ، ۲۹۳ -

صورت منکھ ملتانی : ۹ ، ۸۰ ، ۱۰۲ ، ۱۵۷ ، ۲۶۰ -

ض

ضیاء اللہ لکھنوی : ۱۱۷ -

ط

طاہر ، شاہ : ۱۱ -

طہارمپ ثانی ، شاہ : ۲۳ -

ظ

ظفرخان : ۲۰۹ ، ۲۱۳ ، ۲۶۹ -

- عطاء اللہ : ۲۱ -
 عطاء اللہ ، میر : ۱۳۱ -
 عظیم الشان : ۳۱ ، ۱۵۸ ، ۲۸۶ ،
 ۲۸۷ ، ۲۹۱ : ۲۸۹ ، ۲۹۲ ،
 ۲۹۵ ، ۳۰۲ -
 علی رضہ - ۲۹ .
 علی خان ، سید : ۱۹۸ -
 علی خان ، میر : ۲۶۱ -
 علی مراد : ۱۶۱ -
 علی مراد خان : ۱۶۹ -
 علی مراد کوکلتاش : ۱۶۳ ، ۲۹۰ ،
 ۲۹۹ -
 علی مردان خان : ۱۵۹ ، ۱۶۲ -
 علی ہجویری : ۱۱۳ ، ۱۵۵ ، ۲۵۶ -
 عباد الملک : ۳۵ -
 عمر خان : ۲۶۱ -
 عنایت اللہ خان : ۱۹۸ ، ۲۹۳ ،
 ۲۹۹ -
 عنایت خان : ۳۰ ، ۱۱۱ ، ۱۲۲ -
 عنایت ، شاہ : ۱۳۱ -
 عوض خان : ۲۴۳ -
 عیسیٰ خان مٹین : ۱۶۵ ، ۱۷۳ ،
 ۱۸۵ ، ۱۸۶ ، ۲۹۶ ، ۲۹۸ ،
 ۳۰۰ -
- غ
- غازی الدین خان : ۱۱۶ ، ۲۰۵ ،
 ۲۱۳ ، ۲۴۳ ، ۲۶۳ ، ۲۷۲ ،
 ۲۷۳ ، ۲۷۴ -
 غازی الدین خان ، احمد بیگ : ۱۷۷ -
- عبدالرحیم : ۱۶۶ ، ۲۹۶ -
 عبدالرسول : ۲۱ -
 عبدالسلام : ۲۷۳ -
 عبدالصمد خان : ۱۰ ، ۱۲ ، ۲۳ ،
 ۱۸۰ ، ۱۸۲ ، ۱۸۳ ، ۱۸۶ ،
 ۲۱۱ ، ۲۳۷ ، ۲۹۱ ، ۲۹۶ ،
 ۲۹۷ ، ۲۹۸ ، ۳۰۰ -
 عبدالغفار خان : ۲۹ ، ۲۹۳ -
 عبدالقدیر خان : ۱۳۸ ، ۲۷۱ -
 عبداللطیف بیگ : ۲۷۵ -
 عبدالکریم کشمیری : ۳ -
 عبداللہ : ۳۰۵ -
 عبداللہ خان بارہہ : ۲۹ ، ۳۳ ، ۳۳ ،
 ۳۶ ، ۹۳ -
 عبداللہ خان ، سید : ۱۲۲ ، ۱۶۳ ،
 ۱۶۶ ، ۱۶۷ ، ۱۷۰ ، ۱۹۲ ،
 ۲۰۳ ، ۲۰۶ ، ۲۲۳ ، ۲۷۰ ،
 ۲۷۲ ، ۲۸۸ ، ۲۸۹ ، ۲۹۳ ،
 ۲۹۸ -
 عبداللہ خویشگی : ۲۹۷ -
 عبداللہ دلیردل خان : ۱۵۷ -
 عبداللہ ، مولوی : ۱۳ -
 عتیق اللہ ، شاہ : ۸ ، ۹ ، ۱۱ -
 عراق (راگ) : ۱۵۳ -
 عرب : ۲۳۹ -
 عرش آشیان : ۳۸ -
 عرض بیگی : ۲۸۳ -
 عزالدین : ۳۱ ، ۳۳ -
 عزت خان ، سید : ۳۶ -
 عزرائیل : ۲۱۳ -
 عزیزالدین : ۳۳ -

- غازی الدنن خان غالب جنگ :
- ۳۰۰
غازی الدین فیروز جنگ : ۳۰۰ ، ۳۰۱
- ۳۰۲ ، ۳۰۳
غازی خان بہادر : ۲۱۳ ، ۲۲۸
غفور اللہ خان : ۲۶۹
غلام حسین : ۲۵
غلام رسول : ۳۳
غلام علی خان : ۳۱ ، ۳۶ ، ۲۰۹
- ۲۳۵ ، ۲۳۷ ، ۲۵۳
غلام محی الدین : ۲۳
غلام محی الدین خان : ۱۵
غلام محی الدین شاہ : ۳
غیاث خان : ۲۳۳
غیرت : ۱۹۱
غیرت خان ، سید : ۳۶ ، ۲۵۳
- ۲۵۸
غیرت علی خان : ۳ ، ۲۵۹

ق

- قاسم کوتوال ، سید : ۲۱۹
قاسم ، میر : ۱۲ ، ۱۳ ، ۱۷ ، ۱۸
- ۲۷ ، ۳۲
قبچاق خان : ۲۳
قدرت اللہ ، میر : ۹
قطب الدین : ۱۵
قطب الدین بختیار کاک : ۱۱۳
- ۱۸۳
قطب الدین خان : ۲۸۶ ، ۲۹۶
قطب الدین ، خواجہ : ۱۷۸
قطب الملک ، عبد اللہ خان : ۲۰
۲۳ ، ۲۷ ، ۳۱ ، ۳۲ ، ۳۵
۳۶ ، ۹۳ ، ۹۸ ، ۱۶۳ ، ۱۷۷

ف

- فتح اللہ خان : ۱۵۹
فتح اللہ ، سید : ۱۵۹
فتح خان : ۱۵۳
فرخ سیر : ۱۶ ، ۲۰ ، ۲۱ ، ۲۲
۲۳ ، ۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸ ، ۳۰
۳۱ ، ۳۲ ، ۳۳ ، ۳۴ ، ۳۶
۳۷ ، ۳۹ ، ۴۱ ، ۴۳ ، ۱۶۳
۱۷۶ ، ۱۹۵ ، ۱۹۸ ، ۲۸۲
۲۸۳ ، ۲۸۴ ، ۲۸۵ ، ۲۸۷
۲۸۸ ، ۲۸۹ ، ۲۹۰ ، ۲۹۱

کریم اللہ خان بارہہ : ۲۵۹ -	۱۸۸ ، ۱۹۲ ، ۱۹۶ ، ۲۰۳
کریم النساء : ۴۱ -	۲۰۴ ، ۲۰۵ ، ۲۰۷ ، ۲۰۹
کفایت خان : ۱۴ -	۲۱۰ ، ۲۱۱ ، ۲۱۵ ، ۲۲۳
کلیم : ۱۹۵ -	۲۲۹ ، ۲۳۲ ، ۲۴۰ ، ۲۵۲
کتور سنگھ : ۱۶۷ -	۲۵۳ ، ۲۶۰ ، ۲۶۳ ، ۲۶۴
کو کلتاش خان، علی مراد : ۱۵۶ ، ۱۶۲ ،	۲۶۵ ، ۲۶۶ ، ۲۶۷ ، ۲۶۹
۱۶۹ ، ۱۷۰ ، ۱۷۱ ، ۱۷۲ ،	۲۷۰ ، ۲۷۲ ، ۲۷۳ ، ۲۷۴
۳۰۲	۲۷۵ ، ۲۷۶ ، ۲۷۷ ، ۲۸۵
کہاں جاٹ : ۲۲۹ -	۲۸۶ ، ۲۸۷ ، ۲۸۸ ، ۲۹۱
کیان : ۲۱۷ -	۲۹۲ ، ۲۹۳ ، ۲۹۵ ، ۲۹۷
	۲۹۸ ، ۲۹۹ ، ۳۰۰ ، ۳۰۳
	- ۳۰۵

کھ

کھول : ۱۴۳ ، ۱۸۵ ، ۳۰۲ -

گی

گنج سنگھ : ۲۴۱ ، ۲۴۳ ، ۲۴۴ ،
۲۴۵ -
گردہر بہادر : ۲۷ ، ۳۳ ، ۱۷۱ ،
۲۳۷ ، ۲۹۰ ، ۳۰۲ ، ۳۰۳ -
گنج بخش ، علی ہجویری : ۱۱۳ -
گج علی خان : ۲۵۲ -
گوبند سنگھ ، گورو : ۱۳۵ ، ۱۳۶ ،
۱۳۷ ، ۲۸۱ -
گوپال رای : ۱۱۵ -
گوچر : ۲۷۵ -
گوڈے واہا : ۳۴ -
گورو دتا : ۲۸۱ -
گورسہای ، لالہ : ۲۵۹ -

قلاق : ۲۹۰ -

قلی بیگ ، خواجہ : ۲۳ -

قلیچ خان : ۳۰۱ -

قمرالدین خان : ۱۸۳ ، ۲۱۱ ،

۲۳۸ ، ۲۵۷ ، ۲۶۹ ، ۲۷۶ -

قمرالدین ، میر : ۳۰۱ -

ک

کارطلب خان : ۲۰۶ -
کام بخش : ۱۹ ، ۳۹ ، ۴۳ ، ۲۹۲ -
کامراج : ۲۰ ، ۲۲ -
کامگار خان : ۲۸۶ -
کامور خان : ۲۴ -
کانو کھتری : ۲۸۱ -
کچکینہ : ۱۷۸ -
کرشن : ۳۱۴ -

ل

۲۸۸ ، ۲۹۱ ، ۲۹۳ ، ۲۹۶ ،

- ۳۱۳

محمد افضل ، حافظ : ۷۸ -

محمد اقبال مجددی : ۲۰ پ -

محمد اکبر : ۳۰ ، ۳۳ ، ۱۳۰ ، ۲۰۳ -

محمد اکبر ، سلطان : ۲۲۲ -

محمد امین جعفر آبادی : ۲۲ -

محمد امین خان : ۹ ، ۱۰ ، ۲۰ ، ۲۳ ،

- ۱۳۵ ، ۳۱ ، ۲۷

محمد امین خان : ۱۶۹ ، ۱۸۰ ،

۱۸۳ ، ۲۰۹ ، ۲۱۰ ، ۲۱۱ ،

۲۱۲ ، ۲۲۳ ، ۲۳۶ ، ۲۳۷ ،

۲۳۸ ، ۲۵۳ ، ۲۵۴ ، ۲۵۶ ،

۲۵۷ ، ۲۵۸ ، ۲۶۰ ، ۲۶۲ ،

۲۶۳ ، ۲۶۴ ، ۲۶۵ ، ۲۶۶ ،

۲۶۹ ، ۲۷۳ ، ۲۷۴ ، ۲۸۵ ،

۲۹۰ ، ۲۹۲ ، ۲۹۳ ، ۲۹۷ ،

- ۳۰۳

محمد بخش آشوب : ۲۲ ، ۲۵ -

محمد بن رستم حارثی : ۲۲ -

محمد بن معتمد خان : ۲۲ -

محمد بیدار بخت : ۱۲۱ -

محمد تقی : ۳۳ -

محمد جهانشاه : ۱۳۶ ، ۱۵۱ ، ۱۵۷ ،

- ۱۵۹

محمد خان : ۳۰۶ :

محمد خان بنگش : ۲۶۶ -

محمد خان ، سید : ۳۶ ، ۲۶۶ -

محمد خجسته اختر : ۱۵۲ -

محمد خلیل ، خواجہ : ۲۱ -

لال رام : ۲۳ -

لال کنور : ۱۵۷ -

لطف اللہ خان صادق : ۱۵۷ ، ۱۶۳ ،

۱۶۷ ، ۲۹۳ ، ۳۰۰ ، ۳۰۳ -

لعل خان ، میان : ۲۶۹ -

لکھی : ۱۳۱ -

لہنا : ۲۸۱ -

م

مبارز الملک : ۲۹۵ -

مبارک اختر : ۳۳ -

مبارک اللہ واضح : ۶ ، ۲۰ ، ۲۱ ،

- ۳۲

محمود خان : ۱۳۸ ، ۱۳۹ -

محمد سنگھ ، راجا : ۲۵۹ ، ۲۶۵ ،

۲۶۹ ، ۲۷۰ ، ۲۷۱ ، ۳۰۳ -

محمد : ۹۳ -

محمد ابراہیم : ۳۳ ، ۲۶۳ ، ۲۶۵ ،

- ۲۸۳

محمد احسن ایجاد : ۲۲ -

محمد اسماعیل : ۱۷۸ ، ۲۹۳ -

محمد اسماعیل ابجدی : ۲۱ -

محمد اصغر : ۲۲۹ -

محمد اعظم شاہ : ۳۰ ، ۱۰۸ ، ۱۰۹ ،

۱۱۰ ، ۱۱۵ ، ۱۱۷ ، ۱۲۰ ،

۱۲۶ ، ۱۲۸ ، ۱۶۵ ، ۲۸۷ ،

- محمد خلیل شاہ : ۲۵ -
 محمد دایم ، شیخ : ۱۸۱ -
 محمد رضا : ۲۹۱ -
 محمد رفیع : ۱۵۹ ، ۲۹۵ -
 محمد رفیع الدرجات : ۱۰۱ ، ۲۱۵ -
 محمد رفیع الدولہ : ۲۳۳ -
 محمد رفیع الشان : ۱۳۲ ، ۱۳۶ ،
 ۱۵۱ ، ۱۵۲ ، ۱۵۶ ، ۱۵۸ -
 محمد رفیع سربلند خان : ۱۰۹ -
 محمد روشن اختر : ۲۳۵ -
 محمد زمان رنگھڑ : ۱۲۳ -
 محمد سعید : ۱۰۹ -
 محمد سلطان : ۳۰ -
 محمد شاہ : ۳ ، ۱۰ ، ۱۴ ، ۲۰ ، ۲۲ ،
 ۲۳ ، ۲۴ ، ۲۵ ، ۲۷ ، ۳۰ ،
 ۳۲ ، ۳۵ ، ۳۸ ، ۳۹ ، ۴۰ ،
 ۴۴ ، ۲۳۵ ، ۲۶۹ ، ۲۷۰ ،
 ۲۸۳ ، ۲۸۸ ، ۲۹۰ ، ۲۹۱ ،
 ۲۹۶ ، ۲۹۷ ، ۲۹۸ ، ۲۹۹ ،
 ۳۰۰ ، ۳۰۲ ، ۳۰۳ ، ۳۰۴ -
 ۳۰۶ -
 محمد شاہ ، ذوالفقار ، میر : ۲۴ -
 محمد شفیع وار : ۲۳ ، ۲۵ -
 محمد صالح کنیو : ۱۰۴ -
 محمد عاصم ، خواجہ : ۱۶۳ ، ۱۷۷ ،
 محمد عاصم نیز دیکھئے خاندوران
 محمد عظیم : ۲۹ ، ۳۱ ، ۱۰۸ ،
 ۱۱۰ ، ۱۱۳ ، ۱۱۴ ، ۱۱۸ ،
 ۱۳۶ ، ۱۳۸ ، ۱۵۱ ، ۱۵۲ ،
 ۱۵۳ ، ۱۶۲ ، ۱۶۵ ، ۱۶۶ -
 محمد علی حسینی : ۲۴ ، ۲۶ -
 محمد علی عام : ۱۱ -
 محمد فاضل ، میر : ۱۵۷ -
 محمد فرخ سیر : ۹۸ ، ۱۰۳ ، ۱۰۶ ،
 ۱۰۹ ، ۱۶۲ ، ۱۶۵ ، ۱۶۸ ،
 ۱۶۹ ، ۱۷۰ ، ۱۷۳ ، ۱۷۵ ،
 ۱۸۷ ، ۱۹۰ ، ۱۹۳ ، ۲۰۷ ،
 ۲۱۶ ، ۲۱۷ ، ۲۱۸ ، ۲۱۹ ،
 ۲۲۷ ، ۲۲۸ ، ۲۳۷ ، ۲۳۸ ،
 ۲۷۳ ، ۲۷۴ -
 محمد فیروز مند : ۴۳ -
 محمد قاسم : ۲ ، ۶ ، ۸ ، ۱۳ ، ۱۹ ،
 ۲۵ ، ۳۰ ، ۳۶ -
 محمد قاسم حسینی : ۹۴ -
 محمد کام بخش : ۳۰ ، ۱۰۷ ، ۱۰۸ ،
 ۱۲۸ ، ۱۲۹ ، ۱۳۱ ، ۱۳۷ ،
 ۱۴۴ -
 محمد کاظم : ۱۰۵ -
 محمد کریم : ۳۱ ، ۱۳۸ ، ۱۵۴ ،
 ۱۶۱ ، ۲۸۲ -
 محمد ماہ اعظم خان : ۱۶۹ -
 محمد ماہ ، ملا : ۲۱ -
 محمد محسن صدیقی : ۲۵ -
 محمد مراد ، شیخ : ۲۵ -
 محمد مراد کشمیری : ۲۸۵ -
 محمد معزالدین : ۱۱۱ ، ۱۱۳ ، ۱۱۸ ،
 ۱۳۸ ، ۱۵۰ ، ۱۵۲ ، ۱۵۶ ،
 ۱۵۹ ، ۱۶۱ ، ۱۶۳ ، ۱۶۵ ،
 ۱۶۶ ، ۱۶۹ ، ۱۷۰ ، ۱۷۱

- ' ۲۸۹ ، ' ۲۹۲ ، ' ۲۹۸ ، ' ۳۰۱
 - ۳۰۵ ، ' ۳۰۴
 - ۲۹۹ : حافظ ، مریم
 ' ۱۲۴ ، ' ۱۲۰ : میر
 ' ۲۵۴ ، ' ۲۲۹ ، ' ۲۰۲ ، ' ۱۷۷
 - ۳۰۳ ، ' ۲۶۹ ، ' ۲۶۵
 - مصطفی : ۱۱۰ -
 - مطاب خان : ۱۱۷ -
 - مظفر خان : ۴۵ -
 - معالی خان : ۱۵۴ ، ' ۱۹۵ -
 - معتمد خان : ۲۲ ، ' ۱۰۴ -
 - معز الدولہ : ۲۹۱ -
 ' ۴۴ ، ' ۴۱ : معز الدین ، جہاندار شاہ
 - ۱۴۶ ، ' ۱۲۰ -
 ' ۱۷۸ : معظم خان ، میر جملہ
 - ۲۶۱ ، ' ۲۳۱ -
 - معظم خان افغان : ۲۵۴ -
 ' ۴۱ ، ' ۴۰ ، ' ۳۶ ، ' ۱۹ : معظم شاہ
 - ۳۰۱ ، ' ۲۹۴ ، ' ۲۸۷ ، ' ۴۳ -
 - معین الدین چشتی : ۱۹۱ -
 - معین الملک ، امیر : ۲ ، ' ۱۰ ، ' ۱۱ -
 ' ۲۰۸ ، ' ۱۸۸ ، ' ۱۸۲ ، ' ۱۷۹ : مغل
 - ۲۷۴ ، ' ۲۴۴ ، ' ۲۳۱ ، ' ۲۳۰ -
 ' ۲۱۲ ، ' ۲۰۸ ، ' ۲۰۰ : مغلان
 ' ۲۶۰ ، ' ۲۵۳ ، ' ۲۵۰ ، ' ۲۴۴
 ' ۲۶۲ ، ' ۲۶۶ ، ' ۲۶۴ ، ' ۲۶۵
 - ۲۷۷ -
 - مغلیہ : ۲۱۱ ، ' ۲۵۵ ، ' ۲۴۶ ، ' ۲۶۴ -
 - منج : ۳۰۰ ، ' ۳۰۴ -
- ' ۲۲۷ ، ' ۲۱۸ ، ' ۱۷۷ ، ' ۱۷۲
 - ۲۸۵ -
 ' ۱۱۰ ، ' ۱۰۸ ، ' ۱۰۶ : محمد معظم
 ' ۱۱۶ ، ' ۱۱۵ ، ' ۱۱۲ ، ' ۱۱۱
 ' ۱۶۵ ، ' ۱۴۴ ، ' ۱۳۷ ، ' ۱۱۸
 ' ۲۸۶ ، ' ۲۸۵ ، ' ۲۷۱ ، ' ۱۸۳
 - ۲۹۸ ، ' ۲۹۱ ، ' ۲۸۸ -
 - محمد نقی : ۱۴۱ -
 ' ۲۲۷ ، ' ۲۲۳ ، ' ۲۲۲ : محمد نیکو میر
 - ۲۲۹ -
 - محمد ہادی کامور خان : ۲۴ -
 - محمد ہاشم ، میر : ۹ -
 - محمد ہاشم خانی خان : ۲۵ -
 - محمد ہمایون : ۴۱ -
 - محمد یار خان : ۱۱۴ -
 - محمد یامین خان : ۲۶ -
 - محی الدین شاہجہان ثانی : ۴۳ -
 - محی السنہ : ۴۳ -
 - مختار خان : ۲۹ -
 ' ۱۵۸ ، ' ۱۵۷ ، ' ۱۴۸ : مخلص خان
 - ۱۶۶ ، ' ۱۶۲ -
 - مراد خان ، مولوی : ۱۴۹ -
 - مراد خان ، خواجہ : ۱۰۰ -
 - مرتضی : ۱۱۰ -
 - مردمی : ۱۱ -
 - مرل : ۱۴۰ ، ' ۳۰۴ -
 - مرل : ۳۰۴ -
 - مرشد قلی خان : ۱۶۶ ، ' ۲۳۷ -
 ' ۲۱۲ ، ' ۲۵ ، ' ۲۴ ، ' ۲۵ : مریشہ

ناصر علی ، سید : ۳۶ ، ۱۶۳ ، ۱۶۷ -

ناگر برہمن : ۲۸۷ ، ۳۰۲ -

نائک : ۱۳۳ ، ۱۳۷ ، ۱۴۰ -

- ۲۸۱

ناون راجہ : ۲۸۶ -

نجات علی ، سید : ۳۶ ، ۱۷۷ -

نجم الدین علی ، سید : ۳۶ ، ۱۶۳ -

۱۷۷ ، ۲۱۱ ، ۲۵۹ ، ۲۷۲ -

- ۲۷۳

نجیبای خالص : ۱۱ -

نذر محمد ، سید : ۳۰۶ -

نصرت جنگ : ۲۹۳ -

نصرت یار : ۳۰۶ -

نصرت یار خان : ۲۷۵ -

نصیر الدین ہایوں : ۱۲۵ -

نظام الدین اولیاء : ۱۱۳ -

نظام الملک : ۹ ، ۲۰ ، ۲۷ ، ۳۰ -

۳۱ ، ۳۵ ، ۲۰۰ ، ۲۱۶ -

۲۲۴ ، ۲۳۱ ، ۲۳۲ ، ۲۳۳ -

۲۳۳ ، ۲۳۵ ، ۲۳۶ ، ۲۳۸ -

۲۳۹ ، ۲۵۱ ، ۲۵۳ ، ۲۶۳ -

۲۶۷ ، ۲۶۹ ، ۲۷۶ ، ۲۸۵ -

۲۸۸ ، ۲۹۰ ، ۲۹۹ ، ۳۰۱ -

- ۳۰۲

نظام بخاری ، سید : ۸ -

نعمت خان بہادر : ۱۵ -

نعمت خان عالی : ۲۰ ، ۲۱ -

نعمت خان کھریل : ۱۳۱ -

نواب اولیاء ، سید احمد اللہ : ۳۵ -

- ۳۶

منعم خان ، خانخازان : ۱۰ ، ۱۱۱ -

۱۱۲ ، ۱۱۳ ، ۱۲۰ ، ۱۲۲ -

۱۲۶ ، ۱۲۷ ، ۱۲۸ ، ۱۲۹ -

۱۳۰ ، ۱۳۳ ، ۱۵۲ ، ۱۵۳ -

۱۶۵ ، ۳۰۱ ، ۳۰۵ -

ملہار راؤ ہولکر : ۳۵ -

ممتاز محل : ۲۹۳ -

منور علی خان : ۲۳ -

مورلی : ۶ -

موسی خان : ۱۳۱ -

مہابت خان : ۱۲۹ ، ۱۳۳ ، ۱۳۳ -

- ۱۵۳

مہتہ کانسہ ، میان : ۲۹۷ -

مہر النساء : ۲۹۳ -

مہربان آغا : ۳۱۳ -

مہر ، غلام رسول : ۳۳ -

مشین : ۳۰۰ ، ۳۰۳ ، ۳۰۵ -

میر اجملہ ، شریعت اللہ : ۹۹ -

۱۷۱ ، ۱۷۸ ، ۱۷۹ ، ۱۸۸ -

۱۹۸ ، ۲۰۱ ، ۲۰۲ ، ۲۱۸ -

۲۵۳ ، ۲۸۲ ، ۲۹۵ ، ۲۹۷ -

- ۳۰۵

میر ملنگ : ۱۳۰ -

ن

نادر شاہ : ۳ ، ۹ ، ۱۳ ، ۲۹۲ -

۲۹۵ ، ۲۹۷ -

نار سنگھ : ۱۳۹ -

ناصر خان : ۱۳ -

- نواب بائی : ۴۰ -
 نورالدین : ۲۱ -
 نور الدین ، سید : ۱۲۲ ، ۱۷۷ -
 نورالدین علی : ۴۶ -
 نور اللہ ، سید : ۴۶ -
 نور اللہ خان ، سید : ۲۵۶ -
 نور خان : ۲۹۶ -
 نورانی : ۳۰۴ -
 نور محمد خان : ۱۸۱ -
 نیکو سیر : ۹ ، ۲۰ ، ۲۷ ، ۳۳ ،
 ۳۹ ، ۴۳ ، ۲۸۷ ، ۲۸۸ ،
 ۲۹۰ ، ۲۹۱ -
 نین سکھ : ۲۲ -

ی

- یار بیگ ، حاجی : ۱۴۱ -
 یاسین خان : ۲۱۹ -
 یحیی خان ، میر : ۱۳ ، ۲۵ -
 یزید : ۱۰۰ -
 یحیی الدولہ : ۲۹۳ -
 یوسف : ۱۱۲ ، ۲۱۳ -

و

- والا تبار : ۲۸۳ -
 والا جاہ : ۱۱۵ ، ۴۲ -
 والا شان : ۴۲ -
 وزیر الممالک : ۳۰۴ -
 وزیر خان : ۱۳۳ ، ۱۳۶ ، ۱۴۸ ،
 ۱۷۹ ، ۳۰۶ -

•
 ہاشم علی خان : ۲۱۰ ، ۲۱۹ -

Dowson, 26
 Elliot, 26
 Hoey, William, 26
 Ibrat, 8
 Irvine, 6, 26
 Johnson, 308
 Marshall, 20 f.
 Storey, C.A , 20 f.

کتاب و رسائل، کتابخانے و ادارے

- بالمکند نامہ : ۲۳ -
 برٹش میوزیم : ۲۳ ، ۲۴ ، ۲۵ ،
 - ۵۰ ، ۲۶
 برہان النتوح : ۲۵ -
 بوڈلین لائبریری : ۲۵ -
 بیاض مجد قاسم : ۹ پ -
 بیاض میر قاسم : ۱۱ - ۱۸ -
 بیست و دو سالہ وقایع مجد شاہی :
 - ۲۵

پ

- پنجاب پبلک لائبریری : ۲ ، ۳ ، ۶ ،
 - ۲۶
 پنجاب یونیورسٹی لائبریری : ۲ ، ۳ ،
 ۹ پ ، ۱۱ ، ۲۱ ، ۲۲ ، ۲۹ -

ت

- تاریخ ارادت خان : ۶ ، ۳۲ -
 تاریخ اورنگزیب و جانشینانش : ۲۵ -
 تاریخ چغتائی : ۲۵ -
 تاریخ راحت افزا : ۲۶ -
 تاریخ شہادت فرخ میر و جلوس

الف

- آثار الصنادید : ۳۱۵ -
 آصفیہ لائبریری : ۲۱ ، ۲۲ ، ۲۵ -
 آئین اکبری : ۳۱۴ ، ۳۱۵ ، ۳۱۷ -
 احکام عالمگیری : ۲۹۹ -
 احوال الخواقین : ۶ ، ۲۵ ، ۴۶ -
 اخبار الاولیاء : ۲۹۷ -
 ارشاد الوزرا : ۲۶ -
 اسرار صمدی : ۲۳ -
 امتیصال سادات پارہہ : ۲۴ -
 اعظم الحرب : ۲۰ -
 اقبال نامہ چنہانگیری : ۱۰۴ -
 اکیر نامہ : ۳۶ ، ۳۷ ، ۳۸ -
 الہام منعمی : ۱۰ -
 اوریٹنٹل کالج میگزین : ۳۱۴ -
 انڈیا آفس لائبریری : ۳ ، ۲۱ ،
 ۲۲ ، ۲۳ ، ۲۴ ، ۲۵ -
 این لائبریری : ۲۲ -

ب

- بادشاہ نامہ : ۳۶ ، ۳۷ -

ر

- رایل ایشیاتک سوسائٹی گریٹ برٹن ہ
 آئرلینڈ : ۶ -
 رایل ایشیاتک سوسائٹی لندن : ۲۵ -
 رسالہ محمد شاہ و خاندوران : ۲۵ -

س

- سادات بارہہ (کتاب) : ۲۶ -
 سلاطین تیموری : ۷ -
 میدان بادشاہ گر : ۲۶ -

ش

- شاہجہان نامہ : ۱۰۵ -
 شاہ نامہ سنور کلام : ۲۳ -

ع

- عبرت نامہ : ۱، ۲، ۸، ۹، ۱۶،
 ۲۲، ۲۷، ۲۹، ۳۲، ۱۹ -
 ۳۷، ۹۳، ۱۹۵، ۲۲۶، ۲۹۳ -
 ۳۰۵ -

ف

- فتوحات صمدی : ۳۳ -
 فرخ میر نامہ : ۲۲، ۲۳ -
 فرخ نامہ : ۲۲ -
 فہرست مخططات فارسی برٹش میوزیم :
 ۸ پ -

محمد شاہ : ۲۵ -

- تاریخ شاہنشاهی : ۲۱ -
 تاریخ فرخ میری : ۲۲ -
 تاریخ فیض بخش : ۲۶ -
 تاریخ قبچاق خانی : ۲۳ -
 تاریخ لاہور : ۳۱۴ -
 تاریخ محمد شاہی : ۱۲، ۲۵، ۲۶ -
 تاریخ مجددی : ۴۴ -
 تاریخ مغلیہ کے فارسی مآخذ : ۲۰ پ -
 تاریخ مفضلہ : ۲۳ -
 تاریخ نادر الزمانی : ۶ -
 تاریخ ہند : ۲۵ -
 تحفۃ الہند : ۲۴ -
 تذکرۃ السلاطین چغتای : ۲۴ -
 تذکرۃ الملوک : ۲۵ -
 تنقیح الاخبار : ۲۱ -
 تیمور نامہ : ۲۳ -

ج

- جنگ نامہ : ۲۱ -
 جنگ نامہ محمد اعظم شاہ : ۲۱ -
 جوہر صمصام : ۲۵ -

خ

- خلاصۃ التواریخ : ۲۸۶ -

د

- دستور العمل : ۲۳ -
 دولت افزا : ۴۱ -

- معظم نامہ : ۲۱ -
 مفضل خان ، سید : ۲۳ -
 منتخب التواریخ : ۲۱ -
 منتخب اللباب : ۷ ، ۲۵ ، ۲۹ ،
 - ۳۰۰

ن

- نادر الزمانی : ۲۶ -
 نظم ملوک (مثنوی) : ۲۲ -
 نیرنگ نامہ : ۲۱ -
 نیشنل لائبریری پیرس : ۲۳ ، ۲۵ -

و

- واقعات دارالخلافت دہلی : ۳۱۳ -
 وقایع فرخ سیر و جنگہای عبدالصمد
 و سکھان : ۲۳ -

ہ

- ہفت گلشن مجد شاہی : ۲۴ -

ق

- قرآن : ۱۷۸ ، ۱۸۵ ، ۱۸۶ ،
 ۱۹۱ ، ۲۲۲ ، ۲۳۸ -

ک

- کتب خانہ رایل ایشیائیک سوسائٹی
 لندن : ۲۵ -
 کراچی یونیورسٹی لائبریری : ۴ -
 کلمات طیبات : ۲۹۹ -

م

- مآثر الامرا : ۲۶ ، ۳۰۰ -
 مثنوی زور آور سنگھ : ۲۴ -
 مجموعہ آذر (کتابخانہ) : ۲ -
 مجموعہ تاریخ شاہنشاہان ہند : ۲۲ ،
 - ۲۳
 مجموعہ شیرانی (کتابخانہ) : ۱۱ -
 محک السلوک و مصقلۃ النقص : ۲۳ -
 مرآة الصفا : ۲۶ -
 مرآة واردات : ۲۴ -

District Gazetteer, 313

District Gazetteer, Agra, 316.

Glossary of the Tribes and
 Castes of Panjab, 305.

History of India as told
 by its own historians, 26

Later Mughals, 6, 26, 315.

Mughals in India, 20 f.

Persian Literature, 20 f.

